بلائنڈ فرینڈز
تحریر: ارسہ راؤ

وہ بلیک تھری پیس پہنے۔۔۔ چمکتے شوز بڑھاتا۔۔ ہوٹل میں داخل ہوا۔۔۔

پیچھے ایک آدمی ادب سے چل رہا تھا۔۔۔

بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ اور ہاتھ میں موبائل پکڑے شاہانا انداز میں چلتا آرہا تھا۔۔۔

ڈیزائر کی مہک اتنی تیز تھی کہ پاس سے گزرنے والوں کو بھی حصار میں لے لیتی۔۔۔

لفٹ میں داخل ہو کر اس نے مڈل فنگر سے بٹن دبایا۔۔۔

فائیو۔۔۔فلور۔۔۔۔

چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے

انگلی میں ہمیشہ کی طرح فیروزہ پہنا تھا۔۔۔اور ہاتھ میں اومیگا کی واچ۔۔۔

چند ہی لمحے بعد لفٹ رکی۔۔۔۔وہ اسی مصروفیت سے باہر نکلا۔۔۔موبائل پر نظریں جمائے۔۔۔

پیچھے چلتا شخص بھی اسی رفتار سے چل رہا تھا۔۔۔

مانو وہ اس کا سیکریٹری ہو۔۔۔۔

اس نے ہنوز پلکیں اٹھا کر روم کا نمبر دیکھا۔۔۔

ٹو سکس فور۔۔۔

اس نے شہادت کی انگلی بڑھا کر بیل بجائی۔۔۔۔

فوراً ہی دروازہ کھلا۔۔۔۔ جیسے کوئی انتظار میں ہی ہو۔۔۔۔

اس نے فون سائیڈ بٹن دبا کر بند کیا۔۔۔۔

اور سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

جو جینس پر وائٹ ٹاپ پہنے، گھنگریالے بالوں کو رومال سے قید لیے پیچھے باندھا ہوا تھا۔۔۔۔

رنگت سفید۔۔اور پرکشش۔۔۔ خوبصورت تو وہ تھی۔۔۔ مگر اتنی نہیں کہ ابراہیم ہاشمی کو مائل کر سکے۔۔۔۔

میں آپ کا ہی ویٹ کر رہی تھی" وہ خوش دلی سے کہنے لگی۔۔۔۔"

اس نے سر کو خم دیا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔
مگر اگلے ہی لمحے اس کے قدم رکے۔۔۔۔
اس نے بھوری آنکھیں گھما کر پورے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔۔

سامنے ہی ٹیبل پر ڈرنکس اور بہت سے کھانے رکھے تھے۔۔۔۔
آس پاس کینڈلز سجی تھی۔۔۔۔
خوشبو سے کمرہ مہک رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب۔۔۔۔؟ مس انابیہ۔۔۔۔آئی تھنک آپ نے مجھے میٹنگ کے لیے" بلایا تھا"
وہ یاد دہانی کروانے لگا۔۔۔۔

اسے وہ سب عجیب لگ رہا تھا

"آف کارس۔۔۔۔بٹ۔۔۔میں نے سوچا ڈنر بھی ہو جائے گا اور۔۔۔۔"

وہ بات پوری بھی نہیں کر پائی تھی کہ ابراہیم کی بات نے اسے چپ رہنے پر مجبور کیا

"سوری۔۔۔۔بٹ میں ڈنر اپنی بیوی کے ساتھ ہی کرتا ہوں"

وہ کوٹ درست کرتا دو ٹوک کہنے لگا۔۔۔۔

بیوی۔۔۔۔؟"اسے جیسے جھٹکا لگا۔۔۔۔"

آئی تھنک ڈنر پر بلانے سے پہلے آپ کو میرے بارے میں انفارمیشن نکالنی"

"چاہیے تھی۔۔۔میں پچھلے چار سال سے شادی شدہ ہوں۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی مسکرایا۔۔۔۔

پھر پلٹ گیا۔۔۔

مسٹر ابراہیم۔۔۔۔"اس نے بے اختیار پکارا"

عموماً تو روم میں میٹنگ ہوتی نہیں ہے۔۔۔ لیکن آپ نے کہا کہ آپ کو"

"ملک سے باہر جانا ہے کل اور ارجنٹ ڈیٹیلز مجھے دینی ہیں تو میں آگیا۔۔۔۔

وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

مگر یہ سب دیکھ کر لگ نہیں رہا کہ اپ کو میٹنگ کرنی تھی۔۔۔۔آپ"

"کانٹریکٹ کسی اور کمپنی کو دے سکتی ہیں۔۔۔۔نو پرابلم۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا پلٹ گیا۔۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"احد۔۔۔۔بیٹا۔۔۔ گر جاؤ گے۔۔۔۔۔"

وہ زمین پر بیٹھا اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔

تین سالہ احد جو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا مڑ کر اپنے بابا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور جانے کب وہ پھسلا۔۔۔۔ پھر گرتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب بھاگا۔۔۔۔اور اچک کر اسے تھاما۔۔۔۔

احد کے ماتھے اور کہنیوں پر ہلکی خراش آ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کو چومتے ہوئے چپ کروا رہا تھا۔۔۔۔جو مسلسل روئے جا رہا تھا۔۔۔۔

ایدہ۔۔۔۔۔۔ایدہ" وہ جھنجھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔"
چہرے پر بلا کر سنجیدگی تھی۔۔۔۔

دکھنے میں وہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔پر کشش نقوش۔۔۔ہلکی سی بیئرڈ
۔۔۔۔سفید رنگت۔۔۔۔جو اس وقت غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

جی صاحب۔۔۔۔"ملازمہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔"
ہاتھ میں دودھ کا فیڈر تھا۔۔۔۔

"ایدہ کہاں ہے؟"
وہ تلخ لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔
احد کو کاندھے سے لگایا ہوا تھا۔۔۔

"جی وہ تو۔۔۔۔۔ باہر گئی ہیں۔۔۔۔"
وہ جھجھکتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

سنتے ہی آرب کے اعصاب مزید تن گئے۔۔۔اور چہرے پر غصہ ابھرا۔۔۔۔
مگر وہ کچھ کہے بنا۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتا اوپر روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"پاپا میں اپنی دوست کو نوٹ بک دی تھی۔۔۔ ہوم ورک کرنے کے
لیے۔۔۔۔اس نے یہ پھاڑ دی۔۔۔۔"
وہ معصومیت سے دکھانے لگی۔۔۔

"آپ نے اسے کیوں دی گھر کے لیے۔۔۔۔آپ کلاس میں دیتی"

وہ سمجھانے لگا۔۔۔

"پاپا وہ میری دوست تھی نا اس لیے دی تھی"

وہ الٹ سمجھانے لگی۔۔۔۔

"دوستوں پر بھی کبھی اندھا اعتبار نہیں کرنا چاہیے بیٹا۔۔۔۔"

وہ جانے کس کرب سے کہ رہا تھا۔۔۔۔

جانے کتنے دکھ سمٹ آئے تھے اس کے اس لائن میں۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ خود دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پھر سلک لمبے بالوں کو فولڈ کر کے جوڑا بنانے لگی۔۔۔۔
بڑی بڑی آنکھیں شیشے پر جمی تھی۔۔۔

تبھی کلک کی آواز آئی قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔
اس کے جوڑا بناتے ہاتھ لمحہ بھر رکے پھر دوبارا مصروف ہو گئے۔۔۔۔

جوڑا بنا کر اس نے کانوں میں پہنے ٹاپس اتارے۔۔۔۔
اور جیولری باکس میں رکھ دیے۔۔۔۔

ایک بار پھر سے اس نے شیشے میں دیکھا وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔
مسکراتا چہرہ لیے۔۔۔۔

مگر اس کے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹشو باکس سے ٹشو نکالا۔۔۔۔

اور ہونٹوں پر رگڑ کر لپسٹک صاف کی۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔۔اتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔"

وہ آئینے میں اسے دیکھ گلہ کرنے لگا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ ناراض ہے۔۔۔۔

کہاں تھے تم؟"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"اپنی دوسری بیوی کے پاس؟"

وہ شرارت چھپائے کہنے لگا۔۔۔۔

وہ آئینے میں اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔
پھر گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔

اور پلٹ کر جانے لگی تھی کہ اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔

"اچھا سوری نا۔۔۔۔۔مجھے دیر ہو گئی۔۔۔۔"
وہ اس کی پشت پر کھڑا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔

لیکن پتا ہے میں نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔"وہ اس کے کاندھے پر چہرہ"
ٹکائے معصومیت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

تو کھا لیتے"وہ بے رخی سے کہنے لگی۔۔۔"

"ایسے کیسے میں اپنی بیوی کے بناڈنر کرتا ہی نہیں۔۔۔۔"

وہ محبت سے کہنے لگا۔۔۔

"اہو۔۔۔۔ تم جھوٹ کے سارے رکارڈ توڑ چکے ہو"

وہ ہنسی دبائے کہنے لگی۔۔۔

"ارے۔۔۔۔میں نے سچ میں نہیں کھایا"

وہ صفائی دینے لگا۔۔۔

کیوں۔۔۔آپ کی دوسری بیوی نے۔۔۔ جس سے ابھی آپ مل کر آرہے "

"ہیں۔۔۔بقول آپ کے۔۔۔۔ کھانا نہیں کھلایا؟

وہ بھی الٹا طنز کرنے لگی۔۔۔۔

ارے نہیں کی دوسری شادی۔۔۔ایک ہی کر کے پھنس گیا ہوں"

"اور۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکا۔۔۔۔

سامنے کھڑی منہا کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو پرے دھکیلتی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

میں مزاق کر رہا تھا یار۔۔۔منہا۔۔۔یار۔۔۔"وہ بے بسی سے آواز" لگانے لگا۔۔۔

یو نو واٹ ؟تو کبھی چینج نہیں ہو سکتی۔۔۔ہاں ٹھیک ہے اس نے چھوڑ دیا) تجھے۔۔۔۔ہر وقت کا رونا دھونا۔۔۔میں پھنس گیا ہوں تجھ سے شادی (کر کے۔۔۔میری غلطی ہے۔۔۔مجھے کرنی نہیں چاہیے تھی

اس کی سماعت سے جملا ٹکرایا۔۔۔۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جتنی کوشش کرتا ہے اسے خوش رکھنے کی۔۔۔اتنا ہی ناکام ہوتا ہے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

میری غلطی تھی میں نے تم سے شادی کی۔۔۔ناہی تم بیوی ہونے کا کوئی"

"فرض پورا کر پائی ہو۔۔۔ناہی ماں ہونے کا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہی اس پر برس پڑا تھا۔۔۔

آبی۔۔۔۔کول ڈاؤن۔۔۔۔ہوا کیا ہے ہنی؟"وہ نرم لہجے میں پوچھنے"

لگی۔۔۔

وہ جینس پر ڈھیلی سی ٹی شرٹ پہنے، بالوں کو ہلکے سے جوڑے میں قید کیے۔۔۔۔ابھی گھر میں داخل ہی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟ تمہیں کیوں پتا ہو گا۔۔۔ تمہیں گھومنے پھرنے سے فرصت ہی "
"نہیں۔۔۔ تھی کہاں تم؟
وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔

میں پارلر گئی تھی۔۔۔۔آپی۔۔۔۔کل کامی کی برتھ ڈے پارٹی "
"ہے۔۔۔بس
وہ اب صفائی دینے لگی تھی۔۔۔
لہجہ نرم تھا۔۔۔۔

تمہارے یہ لیم ایکسکیوز مجھے نہیں چاہیے۔۔۔اوپر جا کر دیکھو۔۔۔کیا حال "
"کیا ہے تم نے میرے بیٹے کا
وہ غصے سے کہتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

احد۔۔۔۔۔۔"وہ بڑبڑاتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر بھاگی "
تھی۔۔۔۔

سامنے ہی بیڈ پر وہ سویا ہوا تھا۔۔۔ماتھے پر چوٹ کی وجہ سے پٹی چپکی
تھی۔۔۔۔

احد۔۔۔۔مائی لو۔۔۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھی اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔چہرے "
پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔

زیادہ فکر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔تم بلکل بھی ایک اچھی"
"ماں نہیں ہو۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں فیڈر لیے کمرے داخل ہوا تھا۔۔۔۔

آپی یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔۔؟"وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔"

تمہیں جب فکر ہے ہی نہیں تو کیوں پریٹینڈ کر رہی ہو۔۔۔جاؤ پارٹی کی"
"تیاری کرو

وہ بے رخی سے کہتا ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اس نے ابھی تک چینج نہیں کیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم نے ایسا کیوں کیا ایدہ۔۔۔ تم تو میری دوست تھی"
وہ بھیگی آنکھوں سے سوال کرنے لگی

میں اب بھی تمہاری دوست ہوں۔۔۔۔ مجھے تم سے نفرت نہیں
ہے۔۔۔۔ نا کبھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔ میں دشمن نہیں ہوں تمہاری"
وہ نرمی سے صفائی دینے لگی۔۔۔۔

"تم دشمن ہو۔۔۔۔ تم نے میری زندگی خراب کر دی ایدہ"
وہ روتے ہوئے جھنجھلائی تھی۔۔۔

منہا۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ تجھے میری نیچر کا پتا ہے۔۔۔ تو سمجھ سکتی ہے
نا۔۔۔ مجھے کوئی چیز پسند آجاتی ہے تو مجھے وہ ہر حال میں چاہیے ہوتی ہے"
وہ اسے شانوں سے تھامے سمجھانے لگی۔۔۔۔

"مگر آبی چیز نہیں تھا ایدہ۔۔۔۔وہ میرا سب کچھ تھا"
وہ اس کے ہاتھ جھٹک پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔۔

منہا۔۔۔میری شادی ہو گئی۔۔۔ تیری بھی تو ہو گئی ہے نا۔۔۔۔سب"
بھول جا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی پیچھے سے
آتے ابراہیم کی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔۔

"کیا بھولنے کو کہ رہی ہے تو اسے۔۔۔۔۔"
وہ مسکراتا ہوا آیا تھا

ایبو۔۔۔۔کیسے ہو؟ میں بس کہ رہی تھی اتنے دنوں بعد ملے ہیں کتنا اچھا"
"لگ رہا ہے۔۔۔۔پرانے دن یاد آ گئے۔۔۔۔

اس نے جھٹ بات بدلی۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتا منہا بنا کچھ کہے تیزی سے باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

سالن گرم کرتا ہاتھ جب بے دھیانی میں کڑھائی سے ٹکرایا تو ماضی کے خیالات فک سے اڑ گئے۔۔۔۔

اور منہ سے سسکی نکلی۔۔۔۔

کر کیا رہی ہو تم دھیان کہاں ہے؟ وہ تیزی سے اس کے جانب آیا" تھا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ تھام کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

پھر سنک کا نل چلا کر اس کا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔۔

ایک سکون ملا اس کی آنکھ سے دو آنسوں گرے۔۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سارا سکون۔۔۔سارا آرام اس شخص کے اندر رکھ دیا گیا ہو جیسے۔۔۔۔

وہ جانتی تھی سامنے کھڑا شخص اس کا شوہر، دوست، اس کا پارٹنر۔۔۔۔اس کی فکر کرنے والا۔۔۔اس کے پوری دنیا ہے۔۔۔۔

"ایسے مت دیکھو۔۔۔پیار ہو جائے گا"

وہ اس کے ذرا قریب ہو کر شرارت سے کہنے لگا۔۔۔۔

اور منہا ہنس دی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"بچی کو کیا سمجھا رہے تھے۔۔۔۔؟"

رتبہ ابھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کو ابھی سلا کر ہی اس کے پاس بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

جب اس کی بات پر اس کو دیکھا۔۔۔۔

پھر کتاب بند کر اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔۔

"کیا کچھ غلط کہا تھا۔۔۔۔؟"

وہ اسے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے آ بیٹھی۔۔۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

"دوستی بہت خوبصورت رشتہ ہوتا ہے نوریض۔۔۔ تم ہماری بیٹی کو اس رشتے کا غلط رخ دکھا رہے ہو۔۔۔۔

ایسے تو وہ کبھی دوست نہیں بنا پائے گی۔۔۔ کبھی کسی سے باتیں شیئر نہیں کر پائے گی۔۔۔ کبھی کھل مل نہیں سکے گی۔۔۔"

وہ اسے سمجھانے لگی۔۔۔

"یہی تو میں چاہتا ہوں۔۔۔ وہ کسی سے دوستی نا کرے کسی پر بھروسہ نہ کرے۔۔۔ کیونکہ رتبہ جب یہ بھروسہ ٹوٹتا ہے نا تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ ایک گلٹ ہوتا ہے اندر کہ میں نے ایسے دوست بنائے تھے۔۔۔"

وہ کرب سے کہنے لگا۔۔۔

اس کے انداز میں دکھ تھا۔۔۔

جسے رتبہ ہر بار محسوس کرتی تھی۔۔۔

"تم اپنے دوستوں سے ملتے کیوں نہیں ہو نوریض۔۔۔کل بھی منہا آئی تھی۔۔۔پوچھ رہی تھی۔۔۔۔مگر تم نہیں ملے۔۔۔۔تم اپنے دوستوں سے اتنا چڑتے کیوں ہو؟"

وہ اب جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"میں دوستوں سے چڑتا نہیں ہوں۔۔۔۔دوستی بہت خوبصورت رشتہ ہے۔۔۔بس۔۔۔دوستی کے بیچ کبھی محبت نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔میں منہا سے چڑتا نہیں ہوں۔۔۔وہ بہت اچھی ہے۔۔۔میں بس اس کا سامنا نہیں کر سکتا"

وہ کہتے ساتھ مڑ گیا۔اور واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

سکینہ۔۔۔سکینہ۔۔۔۔۔"وہ چلاتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔۔"

چہرے پر غصہ بے پناہ تھا

جی بیگم صاحبہ"سامنے بھاگتی ہوئی ملازمہ آئی۔۔۔۔"

احد گرا کیسے؟۔۔۔میں تمہارے حوالے چھوڑ کر گئی تھی نا"

"اسے۔۔۔۔۔؟

وہ غرائی تھی۔۔۔۔

"بیگم صاحبہ میں بس۔۔۔۔وہ۔۔۔جی بس میں دو منٹ کے لیے۔۔۔کچن میں گئی تھی۔۔۔دودھ لینے۔۔۔۔وہ یہیں کھیل رہا تھا۔۔۔پتا نہیں کیسے گر گیا؟"

وہ ہچکچاتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔

"دوسرے ملازم مر گئے تھے جو تم گئی۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے میرے بچے کو چوٹ لگی۔۔۔ تمہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی"

وہ غصے سے دھمکی دینے لگی۔۔۔

"نن۔۔ نہیں بیگم صاحبہ۔۔۔آئندہ ایسا نہیں۔۔۔۔"

وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

آئندہ تمہیں موقع ملے گا تب نا۔۔۔۔ کل سے آنے کی ضرورت نہیں "

ہے۔۔۔۔ تمہارا احساب ہو جائے گا۔۔۔۔ ناو گیٹ آؤٹ "

وہ تلخ لہجے میں اس کے سر آسمان گراتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

(تم نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ ایدہ۔۔۔ کیوں؟)

وہ روم میں آتے ہی ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے روم میں بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔ پاؤں میں پہنی سینڈلز بھی نہیں اتاری تھی۔۔۔۔

منہا کیوں رو رہی ہے تو؟" وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔ "

وہ بنا کوئی جواب دیے بس روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔۔

آنسوں متواتر بہ رہے تھے۔۔۔۔

"ایدہ نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟ ہوا کیا ہے بتائے گی مجھے؟" وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

"یار بتائے گی نہیں تو کیسے پتا لگے گا ہوا کیا ہے؟ رونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہوتا یار۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

مگر وہ سر جھکائے ہچکیوں سے روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔

"منہا۔۔۔ یار تم بھول کیوں نہیں جاتی ہو سب کچھ۔۔۔۔؟"
وہ زمین پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

یو نو واٹ ؟تو کبھی چینج نہیں ہو سکتی۔۔۔ہاں ٹھیک ہے اس نے چھوڑ دیا" تجھے۔۔۔ ہر وقت کا رونا دھونا۔۔۔ میں پھنس گیا ہوں تجھ سے شادی کر کے۔۔۔ میری غلطی ہے۔۔۔مجھے کرنی ہی نہیں چاہیے تھی"
وہ غصہ سے بولتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی جیسے روتی منہا چپ ہوئی۔۔۔ ہتھیلی سے رگڑ کر آنسوں صاف کیے۔۔۔
اور کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تو کیوں کی تھی شادی؟ میں نے کہا تھا؟ تم نے خود کی تھی۔۔۔۔"

وہ غرائی تھی۔۔۔۔

"ایم سوری۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا"

وہ یک دم صفائی دینے لگا۔۔۔

نہیں چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ طلاق دو۔۔۔۔ بولو ابھی بولو۔۔۔۔ میں سن رہی"

"ہوں۔۔۔۔ تم بھی چھوڑ دو۔۔۔۔

منہا نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"تجھ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔۔۔۔ اور دروازہ زور سے مار کر بند کیا۔۔۔۔

تبھی وہ جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ماضی کے خیالوں میں گم تھا۔۔۔دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی۔۔۔فوراسے واپس آیا۔۔۔

اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی آئی ہاتھ میں پانی سے بھرا جگ تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

ہو گئی فارغ؟" وہ اسے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔"

ہمم۔"وہ مسکرا کر سر کو خم دیتی بیٹھی۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔کتنی بار کہا ہے۔۔۔ملازمہ رکھ لو یہ کھانا وغیرہ مت بنایا کرو

آج ہاتھ بھی جلا لیا۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"مجھے اچھا لگتا ہے گھر کے کام کرنا۔۔۔تمہارے لیے کھانا بنانا"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر کہنے لگی۔۔۔

"تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو نا؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے لگا۔۔

وہ اسے دیکھ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

پھر مسکرا دی۔۔

اس نے اس کے گرد بازو حمائل کیے۔۔۔اور اسے خود سے قریب کیا۔۔۔

"ایم سوری۔۔۔۔میں جان بوجھ کر تمہیں اپ سیٹ نہیں کرتا۔۔۔"
وہ اس کے بالوں پر لب لگاتا کہنے لگا۔۔۔
جن سے خوشبو کی لہریں اٹھ رہی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پر سر ٹکائے آنکھیں موندے" کہنے لگی۔۔۔
وہ جانتی تھی۔۔۔وہ جان بوجھ کر اسے کبھی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔
ایک وہی تو تھا اس کا اپنا جب سب نے ساتھ چھوڑ دیا تھا ایک یہی تو تھا جو اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔
اور آج بھی ایسے بھی ایسے ہی ساتھ ہے۔۔۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھتا پرفیوم لگا رہا تھا۔۔۔

جب وہ پیچھے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

بے تاثر چہرہ لیے۔۔۔۔

ہاتھ میں اس کے تھری پیس کا کوٹ تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر آئینے میں اسے دیکھا۔۔۔

پھر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

وہ اسے دیکھ مسکرادی۔۔۔۔ پھر کوٹ پہنانے لگی۔۔۔

وہ کوٹ پہن کر اسے درست کرتا اس کی جانب گھوما۔۔۔

"ویسے ایک بات بتاؤ۔۔۔کل تم میرے لیے تیار ہوئی تھی؟"

وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر مسکرا دی۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے سر کو اثبات میں ہلایا۔۔۔"

اور ٹائی ہولڈر لگانے لگی۔۔۔

"پھر میرے آنے سے پہلے سب اتار بھی دیا۔۔یہ تو غلط بات ہے نا"

وہ خفگی سے کہنے لگا۔۔۔

"آج پھر ہو جاؤں گی تیار جی بھر کر دیکھ لینا۔۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرائی

اوہ۔۔۔۔سچ میں۔۔۔۔۔؟" وہ جیسے حیران ہوا۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔ورنہ ہم کامی کی برتھ ڈے پر کیسے جائیں گے ؟"
وہ اسے انداز سے کہہ رہی تھی۔۔۔
لیکن اس کی بات سنتے ہی ابراہیم کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

ہم نہیں جارہے وہاں" وہ دوٹوک کہتا مڑ کر آئینے میں بال درست کرنے" لگا۔۔۔

میری وجہ سے اپنے دوستوں کو اگنور مت کرو۔۔۔اور کامی کا تو کوئی قصور" نہیں تھا۔۔۔وہ ہر سال صرف اس آس پر ہمیں انوائٹ کرتا ہے کہ سب "ٹھیک ہو جائے گا
وہ سنجیدگی ڈے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"لیکن اب ایسا کچھ بھی ممکن نہیں۔۔۔"
وہ بے رخی سے کہنے لگا۔۔۔

"لیکن کیوں؟ کیا ہم سب بھول نہیں سکتے؟"
وہ پھر سے کہنے لگی۔۔۔۔

"تم جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔وہاں سب ہوں گے۔۔۔۔ایدہ اور آرب بھی"
وہ یاددہانی کروانے لگا۔۔۔دونوں کے ناموں پر زور دیا
وہ چند لمحے خاموش ہوئی۔۔۔
وہ لمحہ بھر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا رہا پھر واپس مڑ کر اپنی اومیگا کی واچ اٹھا کر پہننے لگا۔۔۔۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ ہم۔ چلیں گے"

اس نے گردن اکڑا کر کہا۔۔

تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے منہا۔۔۔ ہم نہیں جائیں"

"گے۔۔۔

وہ بنا مڑے کہنے لگا۔۔

ہم خوش ہیں اپنی زندگی میں۔۔انہیں دکھانے کے لیے ہی صحیح۔۔۔ ہم"

"ضرور جائیں گے ایبو۔۔۔

اس کا یہ جذبہ دیکھنے کے لیے ہی ابراہیم نے چار سال انتظار کیا۔۔۔

وہ فخریہ مسکرایا۔۔۔ وہ اسے آج اس اسٹیج پر لے آیا تھا۔۔۔

وہ اسے مضبوط دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔۔۔یہی الفاظ سننا چاہتا تھا جو آج منہا کہ رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

گھڑی گیارہ بجا رہی تھی۔۔۔۔اور دھوپ کب کی ہر سمت پھیل چکی تھی۔۔۔۔

تم آفس نہیں گئے آج؟" وہ جو سو کر اٹھی تھی اسے سامنے صوفے پر بیٹھا" دیکھ چونکی۔۔۔۔

ہر روز وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس چلا جاتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا ایدہ کبھی بھی جلدی نہیں اٹھے گی۔۔۔۔

شادی کو پانچ سال ہو گئے تھے۔۔۔ مگر وہ دونو آج تک ایک دوسرے کی زمہ داری نہیں اٹھا سکے تھے۔۔۔

وہ گیارہ بجے آرام سے اٹھتی اور بریک فاسٹ کیے بنا ہی بوتیک چلی جاتی۔۔۔۔
اس کی گھر آنے جانے کی کوئی ٹائمنگ نہیں تھی۔۔۔

مگر آج جب وہ اٹھی تو اسے سامنے دیکھا احد کو ساتھ بٹھائے وہ اسے شوز پہنا رہا تھا۔۔۔

وہ کمبل پھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کہاں جا رہے ہو؟" وہ صوفے پر احد کے برابر آبیٹھی۔۔۔"

"دادو کے پاش۔۔۔جائیں گے"

وہ خوشی سے بتانے لگا۔۔۔

ایدہ نے گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔

پھر سامنے بیٹھے آرب کو دیکھا۔۔۔

تم حیدر آباد جارہے ہو؟" وہ پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔مام کی کال آئی تھی۔۔۔شام تک آجاؤں گا"

وہ مصروفیت سے کہنے لگا۔۔۔سائیڈ پر رکھا موبائل اور چابی اٹھائی۔۔۔

"احد کو بھی لے کر جارہے ہو؟"

وہ پھر سے پوچھنے لگی۔۔۔

"ظاہر ہے۔۔۔ تم تو بوتیک چلی جاؤ گی۔۔۔ ملازموں کے سر چھوڑ کر

اسے۔۔۔ میں اور نقصان افورڈ نہیں کر سکتا"

وہ طنزیہ نگاہ پر ڈالتا احد کو گود میں اٹھا کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

وہ لاپرواہی سے شانے اچکاتی واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

♥♥♥♥♥

وہ کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ کہ فون چیخنے لگا۔۔۔

اس نے اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔

"سر آپ سے ملنے نوریض سر آئے ہیں"

وہ اسے انداز میں بیٹھا رہا۔۔۔

"اندر بھیجو۔۔۔۔اور دو کافی بھی"

وہ حکم دیتا فون بند کر گیا۔۔۔

کچھ ہی لمحے میں نوریض اندر داخل ہوا۔۔۔

مسکراتا ہوا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اس سے ملا۔۔۔

بیٹھو۔۔۔کیسے ہے ؟۔"وہ شاہانہ انداز میں ویلکم کر رہا تھا۔۔۔"

سب ٹھیک تو بتا؟"وہ بھی فارمل ہوا۔۔۔"

تبھی دروازے پر دستک ہوئی اور پئون اندر دو کپ کافی رکھ کر چلا گیا

"اتنی عزت کیوں دے رہا ہے میں کوئی پہلی بار تھوڑی نا آرہا ہوں"
وہ مسکرانے لگا۔۔۔

"کافی دن بعد چکر لگایا۔۔۔ کہاں گم تھا؟"
وہ پوچھ ہی بیٹھا۔۔۔

بس یار مت پوچھ بلکل ٹائم نہیں۔۔۔اب تو میم سلطانہ ایک اور ہوٹل بنوانا"
"چاہ رہی ہیں۔۔۔۔
وہ مصروفیت بتانے لگا

"کہاں ؟"

وہ کافی کا کپ اس کی جب بڑھانے لگا۔۔۔

"وہ سوسائٹی روڈ کے قریب جو تجھے بتایا تھا جگہ خریدی تھی تھی۔۔۔وہاں"

وہ کپ اٹھاتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو وہ جگہ اچھی ہے۔۔۔۔"

وہ بھی سپ لینے لگا۔۔۔

"فکر نہیں آرڈر تجھے ہی ملے گا"

وہ کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔ تو احسان جتا رہا ہے کمینے۔۔۔۔؟" وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

"احسان کیسا۔۔۔ دوست کا احسان نہیں ہوتا۔۔۔۔ اور تو اس قابل ہے۔۔۔ اگر میں ہیلپ نا بھی کروں تب بھی میم تجھے ہی کنسیڈر کریں گی"۔۔۔۔

وہ کافی کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں یار۔۔۔ پھر بھی تو نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔ تو ہر مشکل میں میرے ساتھ کھڑا ہوتا ہے"

وہ محبت سے کہنے لگا۔۔۔

تو نے بھی تو آج سے چار سال پہلے میری مدد کی تھی۔۔میرے لیے قربانی دی تھی"

وہ اسی محبت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ لمحہ بھر خاموش رہا جانے کتنی یادیں لہرائی تھی آنکھوں کے سامنے۔۔۔

کمیل آیا تھا" یک دم ہی اس نے بات بدلی۔۔۔

"ہاں میرے پاس بھی ہر سال کی طرح کارڈ دے کر گیا ہے"

وہ بے رخی سے کہنے لگا۔۔۔

اس سال ہم چلیں گے۔۔۔۔"وہ جیسے اپنا ارادہ بتانے لگا۔۔۔"

"کیا؟ تیرا دماغ ٹھیک ہے؟"

وہ اس بات سن حیران ہوا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ منہا بھی جانا چاہتی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے"
وہ پر سکون ہوا۔۔۔

وہاں آپی اور ایدہ بھی ہوں گے۔۔۔ "ہر کسی کی سوئی جیسے ن دونوں پر ہی آ کر رکتی تھی۔۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔ جب منہا کو کوئی پرابلم نہیں تو مجھے بھی نہیں۔۔۔ تو"
"بس تیاری پکڑ۔۔۔۔
وہ شانے اچکا کر کہنے لگا۔۔

"پھر بھی یار۔۔۔ تو ایک بار پھر سوچ لے"

وہ نرمی سے سمجھانے لگا۔۔۔

"چار سال سے سوچ رہا ہوں میں۔۔۔اب وقت آگیا ہے میدان میں اترنے کا"

وہ گہری سانس خارج کرتا کہنے لگا۔۔۔

مگر۔۔۔۔"وہ کچھ کہنا چاہتا تھا پر ابراہیم کے چہرے پر آج کچھ الگ" تاثرات تھے

"وہ آرب خان اور ایدہ رئیسی۔۔۔۔ہماری۔۔۔۔زندگیوں سے کھیل کر چلے گئے اور ہم ہجڑوں کی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں"

وہ تلخ لہجے میں کہنے لگا

چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

"مگر ہم ان کا کر ہی کیا سکتے ہیں؟"
وہ جیسے سوچتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"یہ تو میں نے بھی نہیں سوچا۔۔۔"
وہ کہتے ہی ہنس دیا۔۔۔
اس نے واقع نہیں سوچا تھا۔۔۔

بدلے میں نوریض اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔
وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔ سیریس بات پر بھی کھلکھلا کر ہنسنے والا۔۔۔

♥♥♥♥♥

ہنی میں نے تمہارا اور احد کا ڈریس ریڈی کروا دیا ہے وہی"

"پہننا۔۔۔اوکے۔۔۔۔ٹیک کیئر ہنی۔۔۔۔

وہ کہتی فون بند کر گاڑی بھی روک چکی تھی۔۔۔۔

چند ہی لمحوں میں گیٹ کھلا اور وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

ہیل اٹھاتی وہ ٹک ٹک کرتی وہ آگے بڑھی۔۔۔۔

سامنے سے خاور رئیسی صاحب دکھائی دیے۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ مسکرائے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔"وہ پکارتی آگے بڑھی اور ان کے سینے سے لپٹی۔۔۔۔"

"تم دو دن سے نہیں آئی میرے پاس"

وہ جیسے شکوہ کرنے لگے۔۔۔

"پاپا آپ کو پتا تو ہے میں بوتیک ہوتی ہوں۔۔۔۔اور پھر کامی کی برتھ ڈے آ رہی تھی تیاری تو کرنی تھی نا"
وہ جیسے مصروفیت گنوانے لگی۔۔۔۔

"برتھ پارٹی میری ہے یا تمہاری۔۔؟"
وہ کافی کا کپ پکڑے۔۔۔ جنس پر گول گلے کی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔۔
رنگت سانولی۔۔۔۔۔اور لمبے بال ہمیشہ کی طرح پیچھے پونی میں قید تھے۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتا اس کے قریب آیا۔۔۔۔

"تمہاری ہے مگر ہر سال کی طرح سب سے اچھی میں ہی لگوں گی۔۔۔۔"
وہ بالوں کو ہلکے سے جوڑے میں قید کیے۔۔۔۔چند آوارہ لٹوں کو انگلی سے لپیٹتی اترا کر کہنے لگی۔۔۔۔

"شادی ہو گئی ایک بچے کی ماں بن گئی تم۔۔۔۔ لیکن خوش فہمی برقرار ہے"
وہ کافی کا سپ لینے لگا۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔اماں نہیں کہتی تھی۔۔۔میں گھر میں سب سے الگ ہوں؟"
وہ جیسے یاد دہانی کروا رہی تھی۔۔

خاور صاحب ہنس کر اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"ہاں کیوں کہ تمہیں ہم ایڈاپٹ کیا تھا تو الگ تو ہو گی نا۔۔۔۔"

وہ پھر سے چھیڑتا سامنے صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔

"کامی۔۔۔۔آج تیری برتھ ڈے ہر ورنہ۔۔۔۔"
وہ بس انگلی دکھا کر رہ گئی۔۔۔

"ہاں پتا ہے تیرے ہاتھ بہت چلتے ہیں۔۔۔۔"
وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔۔
اور پھر سے کافی پینے لگا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آج کیسے کمیل کی برتھ ڈے پر جانے کے لیے راضی ہو گئے آپ؟"
وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"بس ایبو نے کہا کب تک یہ ناراضگی رکھیں گے۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔۔"

وہ وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔۔۔

"اچھا تو یہ سب ایبو کے کہنے پر کیا جارہا ہے"

وہ مصروفیت سے کہنے لگی۔۔۔

"ہاں اور کیا۔۔۔ورنہ میرا نہیں خیال سب پہلے جیسا ٹھیک ہو سکتا ہے"

وہ لاپرواہی سے کہتا باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اور وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بلیک ڈریس پہنے۔۔۔لمبے سلکی بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔
آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ریڈی بیٹھا اس کے تیار ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ اسٹول پر بیٹھ کر سینڈل پہننے لگی۔۔۔
وہ مسکراتا اسے دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

میں پہناؤں؟" وہ محبت سے پوچھنے لگا۔۔۔"

نہیں۔۔۔" وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔"
وہ لمحہ بھر اسے دیکھتا رہا۔۔۔پھر زمین پر بیٹھا اور پاس رکھی بلیک سینڈل
اٹھائی۔۔۔اور اسے پہنانے لگا۔۔۔

"میں انہیں اپنی خوشیاں دکھانا چاہتی ہوں"
وہ اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

اس کی بات سن ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔
اس کی آنکھوں میں غرور تھا۔۔۔۔ محبت تھی۔۔۔۔ جانے کیا تھا۔۔۔

منہا۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم مضبوط بنو۔۔۔۔ سب کا سامنا کرو۔۔۔۔ نڈر" ہو کر۔۔۔۔ بے فکری سے۔۔۔۔ تمہارے پیچھے تمہارا ابیو کھڑا ہے نا سب کچھ ہینڈل کر لے گا۔۔۔۔"
وہ اس کا ہاتھ کر محبت سے کہنے لگا۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جانے کتنی دیر۔۔۔۔

نظروں کا تسلسل تب ٹوٹا جب اس کا فون بجا۔۔۔۔

"ہاں بس نکل رہے ہیں۔۔۔۔۔تو ریڈی ہے؟"

وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اور اپنا کوٹ درست کرنے لگا۔۔۔

وہ بھی اٹھ کر اپنا پرس اٹھانے لگی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔"وہ فون بند کرتا اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ رئیسی ہاؤس کے باہر گاڑی روک چکا تھا۔۔۔۔

گیٹ کھلا تھا۔۔۔۔اور باہر تک روشنیاں پھیلی تھی۔۔۔۔

لوگوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔۔۔۔

ہم رک کیوں گئے؟"وہ تاثف سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"نوریض اور رتبہ آرہے ہیں... ساتھ چلیں گے"

وہ بتانے لگا۔۔۔۔

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

"فون پر فون کرنے پر زور ہے بس پہنچا ابھی تک نہیں۔۔۔۔

وہ اکتاہٹ سے کہتا موبائل نکال کر دیکھنے لگا۔۔۔

سامنے ہی مس انابیہ نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ کا بٹن دبایا اور فون جیب میں رکھ لیا۔۔۔

منہا کی نظریں سامنے تھی وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی نوریض کی گاڑی آرکی۔۔۔۔

وہ دونوں اسے دیکھ باہر نکلے۔۔۔۔

"کب سے ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ کیا اپنی سسرے کے پاس چلا گیا تھا۔۔۔؟"

وہ برے تاثر سے کہنے لگا۔۔۔

تبھی پیچھے سے باہر نکلتی رتبہ پر نظر پڑی۔۔۔۔

جو بلو فراک پہنے ہائی پونی میں بال قید کیے۔۔۔اپنی بیٹی کو گاڑی سے باہر نکال رہی تھی۔۔۔۔

قسم سے میرا دھیان نہیں تھا۔۔۔"وہ جیسے زبان دانتوں تلے دبائے کہنے" لگا۔۔۔

نوریض اس کی بات پر ہنس دیا۔۔۔

ویسے آپس کی بات ہے۔۔۔یہ کامی کب بڑا ہوگا۔۔۔برتھ ڈے"
"پارٹی۔۔۔۔۔بے بی کو برتھ ڈے پارٹی پسند ہے
ابراہیم نے منہ بنا کر کہا۔۔۔اور دونوں نے بیک وقت تالی ماری۔۔۔
پھر خوب ہنسے۔۔۔کھلکھلا کر۔۔۔گردن پیچھے پھینک کر۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جنس پر وائٹ شرٹ اور سکائی بلو کوٹ پہنے۔۔۔
وائٹ جو گرز کے ساتھ۔۔۔ بالوں کو ہمیشہ کی طرح پیچھے پونی میں قید کیے ہوئے۔۔۔۔ وہ واقع پر کشش لگ رہا تھا۔

کامی۔۔۔۔"وہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب وہ آتی دکھائی دی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔"وہ چلتا اس کے قریب گیا۔۔۔"

تم نے انوائٹ کیا تھا نہیں؟"وہ پوچھنے لگی۔۔۔"

"ہاں ہر سال کی طرح۔۔۔ مگر مجھے نہیں لگتا وہ لوگ آئیں گے"

کامی نے شانے اچکائے۔۔۔

"ہاں مجھے بھی نہیں لگتا۔۔۔۔"

وہ افسردگی سے کہنے لگی۔۔۔۔

تبھی سامنے سے آتے آرب پر نظر پڑی۔۔۔

جو نیوی بلو کلر کے تھری پیس میں اپنے بیٹے احد کا ہاتھ پکڑے آرہا تھا۔۔۔۔

اس کے ڈریس کا کلر ہی ایدہ کا خون جلانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

آرب نے سامنے ان دونوں کو کھڑا دیکھا۔۔۔۔

پھر ان کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

سامنے سے وہ ریڈ ساڑھی میں ملبوس دکھائی دی۔۔۔ بالوں کو میسی بن میں قید کیے۔۔۔ سلیولیس بلاؤز سے دودھیاں بازوں چمک رہی تھی۔۔۔

آرب نے سرسری نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔
پھر کمیل کی جانب بڑھ گیا۔۔

"ہیپی برتھ ڈے بڈی۔۔۔۔"
وہ اس کے گلے ملا۔۔۔

"کہاں رہ گیا تھا یار۔۔۔ صبح سے تجھے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔"
وہ شکایت کرنے لگا

"میں یار حیدرآباد چلا گیا تھا۔۔۔"

وہ خوش اسلوبی سے جواب دینے لگا۔۔۔

پھر دونوں ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے۔۔۔

مگر ایدہ خیال اس ڈریس پر اٹکا تھا۔۔۔ جسے وہ اپنی پسند سے لائی تھی۔۔۔ مگر اس نے پہنا ہی نہیں۔۔۔

وہ مڑ کر جانے ہی لگی تھی کہ سامنے سے آتے ان تینوں پر اس کی نظریں ٹھہر گئی۔۔۔

مانوں اس کی نظروں نے آج سب سے خوبصورت چیز دیکھ لی ہو۔۔۔

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

کامی۔۔۔۔ایبو۔۔۔۔"وہ کمیل کی جانب گھومی پھر اشارہ کیا۔۔۔"

وہ حیران ہوا۔۔۔اسے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا ہو۔۔۔

ایبو۔۔۔۔۔۔"دل نے مڑنے کو ضد کی۔۔۔۔"
وہ بھی مسکراہٹ لیے پلٹا تھا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔

وہ بلیک ڈریس میں اس کا ہاتھ تھامے۔۔۔کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

ساتھ میں گرے ڈریس پہنے۔۔۔ہمیشہ کی طرح چھوٹے کٹے بال۔۔۔ہاتھ البتہ اب ڈارھی تھوڑی زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔۔۔
وہ ہمیشہ سے سمپل ہی رہا تھا۔۔۔

مگر آرب کی نظریں اب کسی اور دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بلیک ڈریس میں ہمشہ سے اسے اچھی لگتی تھی۔۔۔۔

کمیل اور ایدہ بھی خوشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

پھر دونوں ہی ان کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

مگر آرب وہاں سے ہل نہیں سکا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ایبو۔۔۔۔۔۔۔ہائے بڑی۔۔۔۔۔"

کمیل نے خوش دلی سے گلے ملا۔۔۔۔

"کیسا ہے؟" پھر نوریض سے ملتے پوچھنے لگا۔۔۔"

وہ دونوں مسکرا کر سر کو خم دینے لگے۔۔۔

"کیسے ہو ایبو۔۔۔۔نوریض۔۔۔۔اور منہا تم کیسی ہو....؟"
وہ قریب اتے ہی پوچھنے لگی۔۔۔

"تمہارے خیال میں کیسا ہونا چاہیے تھا ہمیں ایدہ؟"
ابراہیم نے مصنوئی مسکراہٹ سجائے پوچھا۔۔۔
وہ لمحہ بھر اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

اوہ گاڈ۔۔۔ہم کتنے دنوں بعد مل رہے ہیں۔۔۔وہ کالج کی یادیں۔۔۔وہ"
"کمینہ گروپ۔۔۔وہ مستیاں۔۔۔میں بہت مس کرتی ہوں

وہ پرجوش لہجے میں بولتی جا رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ہم بھی کبھی نہیں بھولتے "(تمہاری مکاریاں...)"

نوریض دل ہی دل میں کراہ کر رہ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تجھے کیا لگتا ہے وہ آئے گا؟"

ابراہیم بڑبڑایا۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے نہیں لگتا۔۔۔اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو گی کہ ہمارا "

سامنا کرے۔۔۔"

نوریض نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میری نظروں سے تو ہمیشہ کے لیے گر گیا وہ"

اس نے ایک آہ بھرہ

"وہ اپنی نظروں سے ہی گر گیا ہو گا۔۔۔ جس دن اس نے ایدہ سے شادی کی ہو گی۔۔۔ بیچارہ۔۔۔"

نوریض نے افسردگی سے کہا۔۔۔

اور اس کی بات پر ابراہیم ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"آپی۔۔۔ مجھے وہ پیچ والا زیادہ پسند تھا۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔

"نہیں تم یہ بلیک پہنو گی۔۔۔۔بلیک تم پر زیادہ اچھا لگتا ہے"

وہ اس کی ناک ہلکی سی دباتا کہنے لگا۔۔۔

مگر آپی میں بلیک بہت پہن چکی۔۔۔۔مجھے لگتا ہے سب مجھے ایک ہی کلر"

"میں بار بار دیکھ کر بور ہو جائیں گے

وہ کچھ سوچ کر کہنے لگی۔۔۔

اوروں کا نہیں پتا۔۔۔۔مگر۔۔۔۔میں تم سے کبھی بور نہیں ہو سکتا"

"منہا۔۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اسے یک ٹک دیکھتا کہنے لگا۔۔۔۔

اور آج بھی کئی سال بعد وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔دور سے ہی صحیح۔۔۔۔۔

ماضی کی کئی یادیں اس کے سامنے لہرائی۔۔۔۔
اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

آبی۔۔۔۔تم نہیں ملو گے ؟"ایدہ اس کے قریب آئی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔تم لوگوں نے بلایا ہے انہیں میں نے نہیں۔۔۔۔"
وہ بے رخی سے کہنے لگا۔۔۔۔

"آپی ہم پھر سے سب ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔تم جانتے ہو۔۔۔۔اور جو ہوا اسے ہم بدل نہیں سکتے۔۔۔۔پلیز سب بھول جاؤ۔۔۔۔آؤ ملتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔۔۔

وہ چپ چاپ ساتھ ہو لیا۔۔۔۔

سامنے صوفے پر ابراہیم اور نوریض بیٹھے گپے لگا رہے تھے۔۔۔۔

وہ ان کے پاس آیا۔۔۔۔۔

"ابراہیم ہاشمی۔۔۔۔ہاشمی کنسٹرکشن این رینوویشن سروسز۔۔۔۔۔۔کے مالک۔۔۔۔۔"

وہ اس کے قریب آکر طنزیہ کہنے لگا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ دل سے مسکرایا۔۔۔۔

پھر سر کو خم دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

نوریض بھی کھڑا ہوا۔۔۔۔

ابیو اور نوریض کب سے پوچھ رہے تھے تمہارا۔۔۔۔"ایدہ خود ہی خود"

ہی بات بدلنی چاہی۔۔۔۔

(ہم نے کب پوچھا جھوٹی) نوریض بے اختیار اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

"تم آج بھی ویسے ہی ہو نوریض"

وہ اب نوریض سے مخاطب تھا۔۔۔۔

"تمہارے خیال سے مجھے بدلنا چاہیے تھا؟"

وہ الٹ پوچھنے لگا۔۔۔

"ہاں بلکل۔۔۔انسان میں وقت کے ساتھ بدلاؤ آتا ہے۔۔۔۔کیوں ایبو؟"

وہ اب ابراہیم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ابراہیم نے شانے اچکائے۔۔۔۔

(ہاں جیسے تم بدل گئے۔۔۔۔)نوریض نے اسے غور سے دیکھا وہ واقع بدل گیا تھا۔۔۔۔

"منہا اور رتبہ کہاں ہیں؟"

ایدہ نے پوچھا۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔۔یہیں ہوں گی۔۔۔۔"

ابراہیم نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

"تمہاری بیوی تمہیں بتا کر نہیں جاتی؟"
وہ طنزیہ کہنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔" پیچھے سے آتی آواز پر آرب نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔"
منہا سلکی کھلے بالوں کو ایک کاندھے پر ڈالے۔۔۔پینسل ہیل اٹھاتی اس تک آئی۔۔۔
پھر اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔

اور سائیڈ سے نکل کر سامنے کھڑے ابراہیم کے برابر آ کھڑی ہوئی۔۔۔

میں ایبو کو بتا کر نہیں جاتی۔۔۔۔کیوں کہ یہ میرا شوہر بھی ہے اور دوست "

بھی۔۔۔۔میں جانتی ہوں یہ مجھ سے نہیں پوچھے گا میں کہاں تھی۔۔۔؟

"کیوں کہ یہ مجھ پر اعتبار کرتا ہے

وہ گردن اکڑا کر کہنے لگی۔۔۔۔

ہاتھ ابراہیم کے بازو کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اور جہاں اعتبار ہوتا ہے وہاں سوال جواب نہیں ہوتے "

وہ مسکرا کر برابر کھڑی منہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایدہ نے آرب کی جانب دیکھا۔۔۔۔جس کے چہرے سے عیاں تھا کہ اندر

سے کتنا جل رہا تھا۔۔۔۔

ضبط کیا غصہ باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" تبھی کمیل وہاں آیا۔۔۔ گود میں احد کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

ایدہ نے مڑ کر کمیل کو دیکھا۔۔۔

"منہا تم نے میرا بیٹا دیکھا۔۔۔۔ہائے بولو آنٹی کو۔۔۔"
وہ احد کو اب کمیل کی گود سے لے چکی تھی۔۔۔

"بہت پیارا ہے ماشاءاللہ۔۔۔ کیا نام ہے؟"
منہا احد کا ہاتھ نرمی سے پکڑے پوچھ رہی تھی۔۔۔

احد۔۔۔۔"ایدہ نے مسکرا کر بتایا۔۔۔"

کتنے سال کا ہے؟"اب منہا بچے کی جانب مبذول ہو گئی تھی۔۔۔۔"

"تین سال کا۔۔۔۔ مگر بہت شرارتی ہے۔۔۔۔"
ایدہ مسکرائی تھی

"کتنا مشکل ہوتا ہو گا نا سمبھالنا۔۔۔بچے رکھنا اور ساتھ بزنس بھی۔۔۔۔"
اب کی بار رتبہ نے سوال کیا۔۔۔۔

"یہ رکھتی ہو گی تب نا"
کمیل ہلکے سے بڑبڑایا۔۔۔۔

"بائے دی وے۔۔۔۔۔ تمہارے کتنے بچے ہیں ایبو۔۔۔۔۔"

آرب نے اب کی بار چوٹ کی۔۔۔۔

سب کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔جہاں سب ہنس کر باتیں کر رہے تھے یک دم سنجیدہ ہوئے۔۔۔

تم لوگوں کی شادی بھی آئی تھنک ہمارے ساتھ ہی ہوئی تھی۔۔۔زیادہ "
"گیپ نہیں تھا
وہ انجان بننے کا ڈرامہ بہترین انداز میں کر رہا تھا۔۔

چھوڑو نا تم لوگ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے۔۔۔ چلو کیک کاٹتے "
"ہیں۔۔۔
ایدہ نے کمیل کو اشارہ کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ چلیں آپی؟"

وہ ایک نظر دونوں کے زرد چہرے پر ڈالتا فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

منہا ساکت کھڑی تھی۔۔۔آنکھوں میں آئی نمی کو اس نے پرے دھکیلنے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔ مگر ایک آنسوں ٹوٹ کر گال بھگو گیا۔۔۔

"ابیو گھر چلو۔۔۔۔"

وہ ابراہیم کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"مگر منہا ابھی تو۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر نوریض نے اسے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ لوگ پارٹی چھوڑ کر چلے گئے اوہ گاڈ۔۔۔۔ تمہیں ضرورت کیا تھی"

"آپی۔۔۔۔وہ بات کرنے کی۔۔۔۔

وہ دکھ بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔میں نے بس پوچھا تھا"

وہ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

"اسے پوچھنا نہیں کہتے۔۔۔اسے پرسنل اٹیک کہتے ہیں۔۔۔۔"

اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

"تم لوگوں نے انہیں بلایا ہی کیوں تھا۔۔۔ تم۔ لوگوں نے ایک بار بھی سوچا مجھے برا لگ سکتا ہے"

وہ غصے سے کہنے لگا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ واؤ مسٹر آرب۔۔۔۔ تمہیں برا نا لگے۔۔۔ ہمیں خیال کرنا چاہیے۔۔۔۔ اور تم کچھ مت کرنا۔۔۔ چاہے کسی کو بھی کچھ بھی برا لگ جائے۔۔۔۔"

وہ ماتھے پر آئی لٹوں کو ہاتھ پیچھے کرتی کہنے لگی۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"

وہ تلخ لہجے میں کہنے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تمہارا ڈریس جو میں لائی تھی۔۔۔ وہ پہننے کے بجائے تم نے یہ بلو ڈریس پہنا۔۔۔ تم نے ایک بار بھی سوچا کہ مجھے برا لگے گا۔۔۔ تم بنا بتائے میرے بیٹے کو حیدرآباد ساتھ لے جاتے ہو۔۔۔ یہ سوچے بنا کہ مجھے برا لگ سکتا ہے۔۔۔ الٹا تم مجھے کہہ رہے ہو۔۔۔؟"

وہ اب چلا رہی تھی۔۔۔

"تو کیا غلط کیا۔۔۔ تمہارے پاس ٹائم ہے ہمارے لیے۔۔۔ میں آفس ناشتہ کر کے جاتا ہوں یا بنا ناشتے کے تمہیں نیند پیاری ہے۔۔۔ بچہ میرا اگر جاتا ہے بیمار ہو جاتا ہے۔۔۔ مگر تمہیں تو پارلر کی پڑی رہتی ہے۔۔۔ لیٹ نائٹ تم گھر آتی ہو۔۔۔ اب بھی میرا قصور ہے؟"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"میں بھی ماں ہوں اس کی آپی۔۔۔میں کوئی نہیں ہوں۔۔۔جو جان بوجھ کر
اسے بیمار کرتی ہوں۔۔۔۔بچے ایسے ہی پلتے ہیں۔۔۔۔اب ہر وقت اس کے
گھٹنے سے لگی تو گھر پر نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔۔مجھے سو کام ہوتے ہیں"
وہ بھی سرخ چہرے سے خود ہو جسٹی فائی کر رہی تھی۔۔۔

"جب تمہارے پاس ٹائم نہیں تو شکایت بھی مت کیا کرو۔۔۔۔خدا کے لیے
ہم دونوں کو ہمارے حال پر چھوڑ دو۔۔۔میں اپنے بیٹے کا خیال رکھ سکتا
ہوں۔۔۔۔اوکے"
وہ کہتا سائیڈ سے اپنا کوٹ اٹھاتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اور وہ غصے سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس نے کمرے میں آتے ہی پرس بیڈ پر پھینکا اور خود بالکنی میں آگئی۔۔۔۔

(تمہارے کتنے بچے ہیں ایبو)

اس کے کانوں سے جملا ٹکرایا۔۔۔۔

آنسوں ٹک ٹک گررہے تھے۔۔۔۔آنکھیں بھیگ چکی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر دونوں خاموش کھڑے رہے۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔"

وہ جانتی تھی وہ پیچھے کھڑا ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔" وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔"
پھر چل کر اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔ نگاہیں نیچے تھی۔۔۔

"تمہیں اس کے سوال سے تکلیف نہیں ہوئی؟"
وہ پوچھنے لگی۔۔۔

ہوئی ہے۔۔۔ بہت۔۔۔ اتنی کہ میرا دل کر رہا تھا میں اس کا منہ توڑ"
"دوں۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔
وہ اسکے ریلنگ پر جمے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"تو توڑ دیتے اس کا منہ۔۔۔۔کیوں نہیں کیا ایسا۔۔۔۔"

وہ اس سے دیکھ کہنے لگی۔۔۔

"میں وہاں ہنگامہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔میں بدلہ لوں گا ہر تکلیف کا ہر دکھ کا جو انہوں نے تمہیں دیا۔۔۔جو انہوں نے ہمیں دیا۔۔۔۔مگر ایسے نہیں"

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو ریلنگ سے ہٹائے اپنے ہاتھوں میں سمو چکا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔۔۔۔

"تمہیں میرا ساتھ دینا ہے منہا۔۔۔۔رونا نہیں ہے مضبوط بننا ہے۔۔۔۔تبھی ہم لڑ سکیں گے۔۔۔دو گی نا میرا ساتھ"

وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے سینے سے لگی۔۔۔۔

وہ تکلیف میں تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔۔

اور دینے والا اس کا سب سے بڑا دشمن۔۔۔۔

"آرب کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔۔"

رتبہ اپنی چار سالہ بچی کو سلانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

افسردہ ہوئی

"میں نے پہلے ہی کہا تھا مگر ابو کسی کی سنتا کہاں ہے"

وہ بھی افسردہ تھا۔۔۔

اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔

"آرب بہت بدل گیا ہے۔۔۔آخر کو آپ سب دوست رہے ہیں بہت اچھے۔۔۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ پہلے ایسا نہیں تھا۔۔۔"

اس نے سرد آہ بھری۔۔۔

گزرا وقت پھر سے یاد آنے لگا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

(ماضی)

"کرن کیسی ہو؟"

ابراہیم نے سامنے بیٹھی لڑکی کو مخاطب کیا۔۔۔۔

اس نے یک دم نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

یہاں وہاں دیکھنے لگی

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ کنفیوژ ہوئی۔۔۔۔

میں۔۔۔؟" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"کرن تمہارا ہی نام ہے نا۔۔۔تو ظاہر ہے تم سے ہی بات کر رہا ہوں "

وہ کان کھجاتے ہوئے لاپرواہی سے کہنے لگا۔۔۔

جی۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلاتی کہنے لگی۔۔۔"

وہ میں ایک دو دن سے چھٹی پر تھا۔۔۔تو مجھے اسائمنٹ بنانی تھی۔۔۔۔اور"
"پرسوں سبمٹ بھی تو کروانی ہے
وہ تفصیل سے بتانے لگا۔۔۔

وہ اسے پی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا تم مجھے اپنی اسائمنٹ دکھا دو گی۔۔۔۔مجھے بس آئیڈیا چاہیے۔۔۔۔"
وہ کلیئر کرنے لگا۔۔

"مگر ابراہیم۔۔۔۔میں تمہیں اپنی دوں گی تو ہماری سیم ہو جائے گی۔۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔

"نہیں میں کاپی نہیں کروں گا۔۔۔بس یہاں (یہاں تو نہیں بیٹھ سکتا کیا بول رہا ہے)

۔۔۔وہاں۔۔۔وہاں بیٹھ کر بس ٹاپکس وغیرہ کو ایک بار دیکھ لوں گا۔۔۔ابھی پانچ میں واپس کر دوں گا۔۔۔آئی سویر۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"وہ بھی مسکرائی اور اسائنمنٹ اس کی جانب بڑھائی۔۔۔

وہ سامنے چیئر پر بیٹھ کر صفحے الٹ پلٹ رہا تھا۔۔۔

"یار اتنا سب کچھ کیسے مینج کریں گے ؟"
کمیل نے لاچارگی سے کہا۔۔۔

"کچھ تو کر ہی لیں گے۔۔۔۔۔ تو موبال سے پک بنا لے۔۔۔۔ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔"
ابراہیم نے اہستگی سے کہا۔۔۔

"مگر وہ یہیں دیکھ رہی ہے۔۔۔۔"
کمیل نے نوٹس کروایا۔۔۔

ابراہیم نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ وہ واقع اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔
اس نے جھٹ اسمائل پھینکی۔۔۔۔
پھر مڑ کر کمیل کو دیکھا۔۔۔

ایدہ کو بول کچھ کرے۔۔۔۔"اس نے سر گوشی کی۔۔۔"

کمیل وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔اور وہ پھر سے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"آپی میں نے ان ٹاپکس کو ہائی لائٹس کیا ہے تم دیکھ لو۔۔۔۔"
منہا نے اس کی جانب بک بڑھائی۔۔۔۔

منہا میں نے۔۔۔کلاس میں اور اسٹوڈنٹس نے بھی اسی بک سے اسائمنٹ" بنائی ہو گی۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا۔ہمیں اس سے اور ہیلپ لینی

چاہیے۔۔۔ اگر ہمیں اس رائیٹر کے پارٹ ٹو کی بک مل جائے تو ہمیں کچھ نئے آئیڈیاز نہیں مل جائیں گے۔۔۔؟"

آرب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

"مگر آبی وہ بک ہمیں لائبریری سے لینی ہو گی۔۔۔ اور ویک کے لاسٹ تھری ڈیز میں بک اشو نہیں ہوتی۔۔۔"

منہا نے اسے یاد دہانی کروانی چاہی۔۔۔

"مگر کوشش کر کے دیکھنے میں کیا جاتا ہے۔۔۔"

آرب نے بکس کو سمیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ فلحال تو کلاس میں چلتے ہیں۔۔۔"

وہ بھی بیگ اٹھانے لگی۔۔۔

" ان چاروں کمینوں سے تو کوئی آسرا نہیں "

آرب نے بھنتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر ایبو چاہے تو ہم سے بہتر کام کر سکتا ہے۔۔۔ مگر اسے اور کامی کو تو "

"لڑکیوں سے فرصت ہی نہیں۔۔۔

منہا آرب سے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ لیکن اسے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ باپ کا پیسہ بہت "

"ہے سالے کے پاس

آرب نے ہنس کر کہا۔۔۔

وہ کوریڈور میں بیگ کاندھوں پر ڈالے چل رہے تھے۔۔۔

"استغفراللہ۔۔۔۔لوگوں کو شرم نہیں آتی چغلیاں کرتے ہوئے۔۔۔۔"

پیچھے سے نوریض کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

جو بیگ کاندھے پر ڈالے جنس کی جیب میں ہاتھ ڈالے مسکراتا ہوا آرہا تھا۔۔۔

"ہم چغلی نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔"

منہا نے فوراً سے کہا۔۔۔۔

"وہ ایبو کے سامنے بولنا۔۔۔۔"

وہ شرارت سے مسکرایا۔۔۔

اور تیزی سے کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"اوئے کمینوں"

کلاس میں آتے ہی نوریض نے اونچی آواز میں پکارا۔۔۔۔

"ہائے بڈی۔۔۔"ابراہیم نے دور سے ہاتھ اٹھایا۔۔"

وہ نور کے پاس کھڑا تھا۔۔

"تھینک یو کرن۔۔۔"ابراہیم نے اس کی اسائمنٹ اسے واپس کرتے ہوئے کہا۔۔

"نو اٹس او کے۔۔۔"

وہ مسکرائی۔۔۔

"کیا تم مجھے اپنا نمبر دو گی۔۔۔وہ کیا ہے نا کہ کبھی مجھے تمہاری تمہیں میری ہیلپ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"

ایبو نے بالوں کو درست کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

اور ایک لمحہ کے لیے بھی کوئی لڑکی اسے انکار کا سوچ نہیں سکتی تھی۔۔۔
وہ پرسنیلٹی ہی ایسی رکھتا تھا۔۔۔۔

کرن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ پھر اسے اپنا نمبر دیا۔۔۔۔

"ابے تو نے نمبر لے لیا؟"
کامی نے اس کے قریب آتے ہی آہستگی سے کہا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔۔ ہیلپ کی ہے اس نے میری۔۔۔۔"
اس نے شانے اچکائے۔۔۔

اور کیا ہیلپ کی ہے اس نے تیری؟"آرب نے ان دونوں کی باتیں سنتے" ہوئے کہا۔۔۔

تجھے کیوں بتائیں۔۔۔ تو ہماری معشوقہ ہے۔۔؟"ابراہیم نے ہنس کر کامی کو" دیکھا۔۔۔

اور دونوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔

"سدھر جاؤ دونوں۔۔۔۔ کالج تم لڑکیوں سے نمبر لینے تو آتے ہو۔۔۔۔" آرب نے جل کر کہا۔۔۔۔

"ہاں تجھے چاہیے تو بتا۔۔۔ جل کیوں رہا ہے۔۔۔۔" ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

نو تھینکس۔۔۔۔۔"وہ برابر چیئر پر بیگ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔"

اوئے وہ ساری پکس سینڈ کر مجھے۔۔۔۔اور ایزاٹ ازمت چھاپ"
دیو۔۔۔تجھے پتا ہے سر شکور کو ایس جیسی اسائمنٹ سے چڑ ہے۔۔۔۔وہ
" پھنس جائے گی بیچاری۔۔۔۔
اس نے چوینگم چباتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں اتنا بھی کمینہ نہیں۔۔۔۔جو اس کو پھنساؤں۔۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

اچھا تو دونوں نے اس کی اسائمنٹ چوری کی ہے۔۔۔؟"آرب جو آگے"
والی چیئر بیٹھا ان کی باتیں سن رہا فوراً گردن موڑے کہنے لگا۔۔۔۔

"چپ ہو جا باپ۔۔۔۔ کوئی سن لے گا۔۔۔۔"

کمیل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھنا۔۔۔

"دفع ہو جا کمینے۔۔۔۔ یہ تیرا ہی آئیڈیا ہو گا ضرور۔۔۔۔"

آرب نے کمیل گھور کر دیکھا اور اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"اللہ کی قسم ایبو کا تھا۔۔۔"

وہ یک دم صفائی دینے لگا۔۔۔

جبکہ برابر بیٹھا ابراہیم کرسی سے ٹیک لگائے آرام سے چیونگم چبا رہا تھا۔۔۔

آبی میری بک دینا۔۔۔" آگے بیٹھی منہا نے آرب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

آرب نے اس کی بک اسے تھمائی۔۔۔

منہا۔۔۔۔"ابراہیم نے دور سے پکارا۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔"اس نے مڑ کر دیکھا"

اج تو اچھی لگ رہی ہے۔۔۔"اس نے مسکرا کر اس کی سلکی ہائی پونی کو" دیکھا۔۔۔

"میں اسائمنٹ پھر بھی بنا کر نہیں دوں گی۔۔۔ایو" اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

پھر دفع ہو۔۔۔"وہ جل کر بڑبڑایا۔۔۔"
اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چلو کینٹین چلتے ہیں۔۔۔۔"

اس نے بیگ کاندھے پر ڈالا۔۔۔

"اببو یار کیمسٹری کا پیریڈ ہے"

ایدہ جو آرب کے برابر بیٹھی کام کرنے میں مصروف تھی

گردن اٹھا کر کہنے لگی۔۔۔

"یار مجھے کیمسٹری بلکل اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔"

اس نے برا سا منہ بنایا۔۔۔

"تو آپ بتائیں گے۔۔۔آپ کو اچھا کون سا سبجیکٹ لگتا ہے۔۔۔۔؟"

آرب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"مم۔۔۔۔کوئی بھی نہیں"

اس نے جیسے سوچ کر کہا۔۔۔

اور خود ہی مسکرا دیا۔۔۔

"تو چل رہا ہے؟"

اس نے کمیل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

کمیل نے بیگ کاندھے پر ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ ایبو خود تو پڑھتا نہیں کامی کو بھی نہیں پڑھنے دیتا۔۔۔۔"

منہا نے ساتھ چلتی ایدہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایبوان اسٹوڈنٹس میں سے ہے جو سارا سال پڑھتے نہیں پھر بھی ایگزامز
میں ٹاپ کرتے ہیں۔۔۔کامی خوامخواہ فیل ہو جائے گا"

نوریض نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔۔۔

ان سب کا رخ کینٹین کی جانب تھا۔۔۔

"پہلے بھی دو سپلیاں لگی تھی اس کامی کو۔۔۔پھر بھی نہیں سدھر
رہا۔۔۔تمہارے ڈیڈ کچھ نہیں کہتے اس کو؟"

اس بار آرب ایدہ سے مخاطب تھا۔۔۔

"اتنا لمبا لیکچر دیتے ہیں۔۔۔مگر اس پر اثر نہیں ہوتا۔۔۔"

ایدہ نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

اور آرب اس کی پرسکونی پر شانے اچکا کر رہ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کیا بات ہے آج تم دونوں اکیلے یہاں۔۔۔ کیا کمینہ گروپ ٹوٹ گیا؟"

وہ طنزیہ کہنے لگا۔۔۔

"ابے اوہ باسل۔۔۔ تیری سوچ ہے بیٹا ہمارا گروپ کبھی ٹوٹ نہیں سکتا"

کمیل نے تلخ لہجے میں سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔۔۔

جو ان کی ہی کلاس کا تھا۔۔۔

تبھی سامنے سے وہ چاروں آتے دکھائی دیے۔۔۔

جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"منہا۔۔۔۔۔"

اس نے پاس سے گزرتی منہا کو بے اختیار پکارا۔۔۔

جو کرسی کھینچ کر بیٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔ کہ پلٹ کر باسل کو دیکھا۔۔۔
ساتھ میں سلکی لمبے بالوں کی پونی بھی جھولنے لگی۔۔۔

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں"
باسل نے مسکراہٹ سے اسے جانچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھے ایبو کا چیونگم چباتا منہ فوراً رکا۔۔۔۔

میں نے یہیں سے چپل پھینک کر مارنی ہے۔۔۔۔ میرے ساتھ فلرٹ "
"کرنے کی کوشش نہیں کرنا
منہا نے جل بھن کر دھمکی دی۔۔۔

"میں تو تمہاری چپل بھی کھالوں گا"
وہ شرارت سے کہنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے کہ منہا کچھ کہتی ساتھ کھڑی آرب کے س شفاف چہرے پر سرخی ابھری۔۔۔۔
اور بے اختیار اس کے ہاتھ باسل کے گریبان تک پہنچے۔۔۔۔

"بکواس بند کر اپنی۔۔۔۔۔"
آرب نے چبا کر کہا۔۔۔

کیوں بند کروں تیری بہن لگتی؟ بیوی لگتی ہے؟ جو ہر وقت چپکا رہتا ہے"
"اس سے

وہ بھی ڈھٹائی سے جواب دینے لگا۔۔۔
بدلے میں آرب نے ایک زوردار مکہ اس کی ناک پر رسید کیا۔۔۔

سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے ان کی ہاتھا پائی دیکھ کر۔۔۔۔
صرف ایک ابراہیم تھا اسی طرح کرسی سے ٹیک لگائے چیونگم چبا رہا تھا۔۔۔

"آبی۔۔۔۔ پاگل ہو گیا ہے۔۔۔۔ چھوڑ اسے"
کمیل اور نوریض ان دونوں کو چھڑوانے لگے تھے۔۔۔

کینٹین میں موجود ہر کوئی انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔
منہا کی آنکھوں میں تیزی سے نمی اتری۔۔۔

اس نے اپنا بیگ اور بکس اٹھائی اور پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

"منہا۔۔۔ منہا"

ایدہ اس کے پیچھے لپکی۔۔۔۔

وہ سب اسے جاتا دیکھنے لگے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تو چپ کیوں بیٹھا تھا وہ اتنی بکواس کر رہا تھا۔۔۔۔"

آرب نے پاس بیٹھے ایبو کو دیکھا۔۔۔۔

"تو اس کی بکواس پر تو نے چپکا تو دیا اسے۔۔۔۔"

ابراہیم نے مسکرا کر اس کے شانے کو تھپکا۔۔۔۔

"تو کیا صرف وہ میری دوست تھی تم سب کی نہیں تھی۔۔۔۔"
آرب نے سنجیدگی سے ان تینوں کو دیکھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"ابراہیم نے یک دم کہا اور تینوں ہی کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔۔۔"

ایبو۔۔۔۔"وہ خفگی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"

ابے اس نک چڑی کو تو ہی رکھ۔۔۔اب دیکھ تو اس کے لیے لڑا اور وہ نخرہ "دکھا کر۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔کرتی چلی گئی۔۔۔
ابراہیم نے اس کی کاپی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور بدلے میں کمیل اور نوریض کے ساتھ سنجیدہ بیٹھے آرب کی ہنسی نمودار ہوئی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تجھے کیا ہو گیا یار منہا۔۔۔۔ تیرے لیے تو وہ لوگ جھگڑا کر رہے تھے۔۔۔"

ایدہ نے جتایا

"تو کیوں کیا جھگڑا۔۔۔۔ میں نے کہا تھا۔۔۔الٹا میرا تماشہ بنا دیا سب گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔۔۔"
وہ جھر جھری لیتی کہنے لگی۔۔۔

"پھر بھی یار وہ لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔"

ایدہ نے سمجھانا چاہا۔۔۔

سوچنے دے۔۔۔مجھے ابھی ان میں سے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔موڈ
"آف ہے میرا

وہ اٹل کہتی لائبریری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"سنا ہے آج آرب کا جھگڑا ہو گیا تھا"

وہ فون کان سے لگائے ٹی میکر سے چائے کپ میں انڈیل رہا تھا۔۔۔

جھگڑا تو نہیں کہیں گے اسے۔۔۔صرف ٹریلر تھا۔۔۔۔ورنہ جیسی اس "
"باسل کی حرکتیں ہیں نا دو چار اور لگنے چاہیے تھے۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

"وہ ہمارے گروپ سے ویسے بھی چڑتا ہے۔۔۔۔"

وہ کپ اٹھائے صوفے پر آبیٹھا۔۔۔

"ویسے یہ تم لوگوں کے گروپ کا نام کمینہ گروپ کیوں ہے؟

وہ پوچھ ہی بیٹھی۔۔۔

"تمہیں نہیں پتا؟"

وہ حیران ہوا۔۔

کیوں کہ کلاس میں زیادہ تر اسٹوڈنٹس کو یہ بات پتا تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے نہیں پتا"

نور نے صاف گوئی سے جواب دیا۔۔

"اصل میں ہم چھ دوستوں کے نام کا فرسٹ لیٹر نکال کر کمینہ گروپ بنا

جیسے K ہے۔۔۔ A سے کمیل، M سے آرب، I سے منہا،

سے ایدہ....اب A سے نوریض اور N ابراہیم یعنی کہ میں۔۔۔،

سمجھی "

ابراہیم نے تفصیل سے اسے سمجھایا بدلے میں کرن کھلکھلا کر ہنس

دی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"منہا نماز پڑھ لی۔۔۔۔؟"

کچن سے پروین بیگم کی آواز ابھری۔۔۔

"جی امی میں نے پڑھ لی۔۔۔۔۔"

وہ جو نماز پڑھ کر ابھی لیپ ٹاپ کھولے بیٹھے تھی۔۔۔ فوراً اسے جواب دیا۔۔۔

وہ جانتی تھی اس کی امی کتنی سخت ہے۔۔۔۔۔

اگر وہ جواب نا دیتی کچن سے چپل آتی۔۔۔۔

تبھی پاس پڑا اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔۔

آپی کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔

منہا نے سائیڈ کا بٹن دبا کر فون سائلنٹ کیا اور ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ سو رہا تھا جب الارم نے شور مچایا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر بند کیا

پھر ٹائم دیکھا اور تیزی سے باتھروم کی جانب بڑھا۔۔۔

نہا کر نکلتے ہی اس نے روم کا دروازہ کھول کر دیکھا۔۔۔

اس کا دروازہ ابھی بند تھا۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ ابراہیم ابھی تک سو رہا ہے۔۔۔

اس نے ٹاول گلے میں ڈالا اور اس کا دروازہ بجایا۔۔۔

پھر لاک گھما کر اندر داخل ہوا۔۔۔

سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ بکس اور اسائمنٹ وغیرہ پڑی تھی
وہ رات بھر اسائمنٹ کمپلیٹ کرنے میں جاگ رہا تھا۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرایا۔۔۔
پھر بیڈ کی جانب دیکھا
وہ اوندھے منہ پھیل کر سو رہا تھا۔۔۔

"ابے او الو۔۔۔اٹھ جا ٹائم ہو گیا۔۔۔"
اس نے آواز لگائی۔۔۔

"الو کس کو بول رہا ہے۔۔۔"
اس نے کروٹ لی۔۔۔

"تو الو تجھے بول رہا ہوں۔۔۔پوری رات جاگتا رہتا ہے صبح میں سوتا ہے۔۔۔ ہی ہوا۔۔۔"

وہ ہنس کر کہنے لگا۔۔۔

"کبھی میں نے بولا۔۔۔اور تو جو۔۔۔اپنی منگیتر سے لگا رہتا ہے رات بھر۔۔۔ کچھ۔۔۔۔"

وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔اور ٹائم دیکھنے لگا۔۔۔

"رات بھر نہیں کرتا بیٹا بس ایک گھنٹا کرتا ہوں۔۔۔۔"

وہ جیسے صفائی دینے لگا۔۔۔

"ہاں پتا ہے پتا ہے۔۔۔چل دفع ہو۔۔۔۔"

وہ ناگواری سے کہتا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اور نور یض اپنے کمرے کی جانب۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم میری کال کا جواب کیوں نہیں دے رہی۔۔۔"

وہ کلاس میں بیٹھی کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔۔

"تم سے بات کر رہا ہوں میں۔۔۔"

آرب نے اس کے نوٹ پیڈ پر ہاتھ رکھا۔۔

"مجھے نہیں کرنی بات بس۔۔۔"

وہ کرسی سے ٹیک لگائے کہنے لگی۔۔

ابے۔۔۔۔ تیری وجہ سے اس نے جھگڑا کیا اور تو اسی کو نخرے دکھا رہی"

"ہے۔۔۔۔ حد ہے

وہ ابھی ابھی آیا تھا انہیں دیکھ کہے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

تو تو کچھ بول ہی مت۔۔۔ ایبو۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

"میں نے کیا کر دیا اب؟"

وہ روہانسی ہوا۔۔۔

تو کیسا دوست ہے۔۔۔۔ وہ بدتمیزی کر رہا تھا میرے ساتھ تم تینوں آرام"

"سے بیٹھے تھے۔۔۔ منہ نہیں توڑ سکتے تھے

وہ غرائی تھی۔۔۔

"ہاں جیسے۔۔۔ جس نے توڑا۔۔۔اسے تونے بڑی عزت دے دی؟"

کمیل کہے بنا نا رہ سکا۔۔۔

اوہ۔۔۔اس سے میں اس لیے ناراض ہوں۔۔۔۔ کہ یہ ہی سبق وہ اسے "

"یونیورسٹی کے باہر دیتا۔۔۔۔ تماشہ نا بنتا

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔

توسارا دن ہم سے بدتمیزی کرتی ہے ہم کچھ کہتے ہیں۔۔۔۔؟"ابراہیم نے "

تلخی سے کہا۔۔۔

"توزیادہ بول رہا ہے اب۔۔۔۔"

وہ انگلی دکھا کر کہنے لگی۔۔۔

"ہاں بول رہا ہوں۔۔۔۔ کیا کرے گی۔۔۔ ہر وقت نخرے دکھاتی ہے"

وہ بھی غرایا۔۔۔

"تم لوگ پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔؟"

آرب نے ابراہیم کو ٹوکا۔۔۔

یو نو واٹ آبی۔۔۔ تجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کی عادت "

"ہو گی۔۔۔ میں نہیں ہو سکتا

ابراہیم نے غصے سے کہا۔۔۔

کلاس میں ہر کوئی انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کمیل اور نوریض نے ارد گرد دیکھا۔۔۔

پھر ابراہیم کو چپ کروایا۔۔۔

منہا کی آنکھ سے دو آنسوں گرے۔۔۔۔

جسے مہارت سے اس نے انگلی کی مدد سے تیزی صاف کیے۔۔۔۔

اور بکس اور بیگ اٹھا کر کلاس سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

منہا۔۔۔ منہا۔۔۔۔"آرب بھی اس کے پیچھے لپکا۔۔۔۔"

ابراہیم تلخ تاثرات کے ساتھ کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"یار منہا میری بات تو سنو۔۔۔۔۔"

آرب اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

"تم بھی جاؤ۔۔۔وہ صحیح کہ رہا ہے۔۔۔۔میں بد تمیز ہوں"

وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"یار۔۔۔وہ غصے میں کہ گیا۔۔۔اس کا یہ مطلب نہیں تھا"

وہ صفائی دینے لگا۔۔۔

"اس کا جو بھی مطلب تھا میں سمجھ گئی ہوں۔۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔۔۔

آرب بھی اس کے قریب بیٹھا۔۔۔۔

"سوری۔۔۔سب میری وجہ سے ہوا ہے"

وہ شرمندگی سے کہنے لگا۔۔۔

"نہیں تمہاری کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔"

وہ رگڑ کر آنسوں صاف کرنے لگی۔۔۔

"چلو کلاس میں۔۔۔۔"

وہ کہنے لگا۔۔۔

"نہیں میں کینٹین جارہی ہوں۔۔۔آج کوئی کلاس نہیں لوں گی"

وہ بیگ کاندھے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"ٹھیک ہے لائبریری چلتے ہیں پھر۔۔۔"

وہ بھی اس کے پیچھے بیگ اٹھائے چل دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی یار۔۔۔۔"

نوریض نے سامنے بیٹھے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور وہ چاہے کیسے بھی بات کر لے"

ابراہیم نے کڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایبو یار تو جانتا تو ہے اسے۔۔۔وہ ایسی ہی ہے...ابھی دیکھ روتے ہوئے گئی ہے"

ایدہ نے اسے احساس دلانا چاہا۔۔۔

"ہاں تو مجھ پر کیا احسان کر دیا رو کر"

ابراہیم نے بے رخی سے کہا۔۔۔
اور ہاتھ میں پکڑی چیونگم کا ریپر کھولنے لگا۔۔۔

" صحیح کہہ رہا ہے۔۔۔ یہ آرب ہی اٹھائے گا اس کے نخرے"
کمیل نے بھی سر الگایا۔۔۔

"آرب اس کا خیال رکھتا ہے۔۔۔۔"
نوریض نے تصحیح کی۔۔۔

"محبت کرتا ہے اس سے"
ابراہیم نے چیونگم کو منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی بات پر تینوں نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اسی طرح پر سکون بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا بات کر رہا ہے یار۔۔۔؟"

نوریض نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

"میری ابزرویشن غلط نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ اکڑ کر کہنے لگا۔۔۔۔

مگر ان تینوں کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"اس لائن کو انڈر لائن کرو۔۔۔"

وہ کہنے لگا۔۔۔۔

منہا ہاتھ میں پکڑے پین سے نوٹ پیڈ پر کچھ لکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی بیل کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

پھر بک ریک میں رکھے باہر نکل گئے۔۔۔

"اب کیا کریں۔۔۔۔؟"

منہا نے سوال کیا۔۔۔

"رکو۔۔۔کچھ سوچتے ہیں۔۔۔"

وہ سوچتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ٹیچر نکل کر چلا گیا۔۔۔۔

اور وہ دونوں تیزی سے اندر کی جانب بڑھے۔۔۔

ریک سے بک اٹھائی ہی تھی کہ کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔

وہ دونوں دوسری سائیڈ رکھے ٹیبل کے نیچے چھپ گئے۔۔۔

لائبریرین لائبریری میں داخل ہوا۔۔۔۔چند منٹ کوئی بکس وغیرہ سمیٹی اور لائٹ آف کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

ان دونوں کی جان میں جان آئی ہی تھی کہ کسی نے لائبریری کا باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

ان دونوں نے یک دم ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

منہا اٹھ کر تیزی سے دروازے کی جانب گئی۔۔۔ کھولنے کی کوشش کی مگر شاید باہر سے لاک لگایا گیا تھا۔۔۔

وہ بجا نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر لاچارگی سے آرب کو دیکھا

۔۔۔

اس نے شانے اچکائے۔۔۔ البتہ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔"

❤❤❤❤❤

"وہ دونوں پورے دن نہیں دکھے۔۔۔"

نوریض نے بیگ صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ بھی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

"منہا کو زیادہ ہی برا لگ گیا۔۔۔"

نوریض نے پھر سے کہا۔۔۔

سو۔۔۔واٹ؟"اس بار اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔"

"میں بس ویسے ہی کہہ رہا ہوں"

نوریض نے فوراً صفائی دی۔۔۔

"تو کھانا لگا۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں"

وہ کہتے ہی اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تجھے کیا لگتا ہے ایبو جو کہ رہا تھا سچ تھا؟"

وہ چائے کا کپ ہاتھ میں لیے بیٹھی پوچھنے لگی۔۔۔

"ہو سکتا ہے۔۔۔پیچھے تو آبی اس کے ایسے ہی پڑا رہتا ہے"

کمیل کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔۔وہ صرف اچھے دوست ہیں۔۔۔۔ہاں ان دونوں "

"میں زیادہ بنتی ہے۔۔۔مگر محبت امپاسبل۔۔۔

وہ شانے اچکا کر کہنے لگی۔۔۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

وہ بھی ٹیبل سے اپنا کپ اٹھا ہونٹوں سے لگانے لگا۔۔۔

مگر ایدہ دماغ ابھی تک اسی سوال پر اٹکا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

ہو گیا؟"آرب نے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔"

وہ جو سامنے بک کھولے کچھ لکھنے میں مصروف تھی اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔

"ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے؟"

منہا نے آخر کو پوچھا۔۔۔

"اب تو ہم صبح ہی نکل سکتے ہیں۔۔۔۔"

آرب نے ہاتھ جھاڑے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میرے امی بابا پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

منہا نے فکرمندی سے کہا۔۔۔

"ایسا کرتے ہیں ایبو کو کہتے ہیں کچھ کر کے ہمیں نکالے یہاں سے"

آرب نے سیل فون نکالا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ایبو کی کوئی ہیلپ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔"
اس نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

وہ لمحہ بھر رکا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر ایدہ کو کہتا ہوں۔۔۔وہ تمہارے گھر فون کر کے بول دے گی کہ تم اس کے ساتھ ہو۔۔۔۔"
آرب نے دوسرا حل بتایا۔۔۔۔

"ہاں مگر۔۔۔ایدہ کیا سوچے گی کہ میں کہاں ہوں۔۔۔۔"
منہا کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔

"کہاں کیا میرے ساتھ ہو بتا دیں گے"

آرب نے لاپرواہی سے کہا

"میں نہیں چاہتی وہ غلط سمجھیں کچھ۔۔۔"

منہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔

اس میں غلط کیا ہے منہا۔۔۔ہم دوست ہیں۔۔۔اور کیا دو دوستوں"

"میں محبت نہیں ہو سکتی؟

وہ روانی سے کہہ گیا۔۔

منہا نے یک دم نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔۔

وہ یک دم شرمندہ ہوا۔۔۔

آبی۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔"

"منہا میں۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔پسند کرتا ہوں تمہیں۔۔۔"
وہ اٹکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بلکہ۔۔۔میں۔۔۔محبت کرتا ہوں یار۔۔۔"
آرب نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

وہ بنا تاثر چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم فکر نہیں کرو۔۔۔انکار بھی کرو گی تو ہم ایسے ہی اچھے دوست رہیں "

" گے۔۔آئی سویر میں ذکر بھی نہیں کرو گا دوبارا۔۔۔۔ منہا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اتنا ڈر کیوں رہے ہو۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اور آرب نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر یک دم مسکرا دیا۔۔۔۔

"اوف۔۔۔۔ شکر تمہیں غصہ نہیں آیا"

اس نے گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔۔

اور پیچھے کرسی سے ٹیک لگائی۔۔۔

"غصہ کیوں آئے گا۔۔۔۔ میں جانتی تھی تم مجھے پسند کرتے ہو۔۔۔۔۔"

منہاپر سکون ہوئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔؟ جانتی تھی؟"

وہ حیران ہوا۔۔۔

"اچھایہ بتاؤ۔۔۔ تم نے باسل کو کیوں مارا؟"

وہ اسے دیکھ سوال کرنے لگی۔۔۔

چہرہ ہتھیلی پر ٹکائے۔۔۔۔

"کیوں کہ اسے حق نہیں تمہیں کومپلمنٹ دے"

اس نے برا سامنہ بنایا

"مگر تھوڑی دیر پہلے اس سے۔۔۔ایبو نے بھی میری تعریف کی
تھی۔۔۔تب برا کیوں نہیں لگا؟"
وہ پھر سے مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"کیوں کہ میں جانتا ہوں۔۔۔ایبو کی نیت تم پر خراب نہیں ہے۔۔۔وہ غلط
نظر رکھنے والوں میں سے نہیں ہے منہا۔۔۔"
وہ بہت سوچ کر جواب دے رہا تھا۔۔۔

"مگر اس نے مجھ سے جب جھگڑا کیا تب تم نے کیوں نہیں کچھ کہا"
وہ خفگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

دیکھو منہا۔۔۔وہ ہمارا دوست ہے۔۔۔۔۔وہ کومپلمنٹ دے یا تم سے" جھگڑا کرے۔۔۔میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔اور دوستوں میں جھگڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ناٹ اے بگ ڈیل۔۔۔۔"

وہ شانے اچکا کر کہنے لگا۔۔۔۔

اور منہا ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

"یار تو تمہیں بولا کس نے تھا سیکھنے کو۔۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے روم سے باہر نکلا۔۔۔۔

صوفے پر بیٹھا ابراہیم سامنے اسکرین سے نظریں گھما کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"نہیں تو میں تمہیں یہ کب کہا؟"

وہ گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ابراہیم نے ٹیبل پر رکھا ریموٹ اٹھایا۔۔۔اور وولیوم بڑھادیا۔۔۔
اور صوفے سے ٹیک لگالی۔۔۔۔

"میں نے تمہیں بس اپنی پسند بتائی تھی۔۔۔۔"
وہ تلخ لہجے میں کہتا ٹیبل تک آیا۔۔۔۔

واٹ؟ یار تم سمجھ نہیں رہی ہو۔۔۔۔ حکم۔چلانا الگ بات ہوتی ہے۔۔۔۔"
وہ دیوار پر لگی ایل سی ڈی۔۔۔کی جانب دیکھتے کہنے لگا۔۔۔

آگے سے ہٹ "ابراہیم نے بے رخی سے کہا۔۔۔"

یار۔۔۔تم۔۔۔۔مجھے غصہ دلا رہی ہو اب" وہ کہتے ساتھ آگے"
بڑھا۔۔۔اور اسکرین کا بٹن بند کر دیا۔۔۔

ابراہیم نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

میں نے ایسا بولا ہی نہیں تھا۔۔۔"وہ مگن ہو کر بات کر رہا تھا۔۔۔"

ابے او کمینے۔۔۔"ابراہیم نے اونچی آواز میں کہا۔۔"

کیا؟"نوریض نے سوالیا نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔"

یہ لے۔۔۔۔"ابراہیم نے لعنت دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

اور ریموٹ ٹیبل پر پھینکا۔۔۔

پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ ابھی بھی بحث کرنے میں مصروف تھا

♥♥♥♥♥

"رات ہو گئی۔۔۔۔ میری امی مجھے مار دے گی"

منہا پریشان ہوئی۔۔۔

"امی کے پاس میسج کر دو کہ تم ایدہ کے ساتھ ہو۔۔۔۔"

آرب نے حل بتایا۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور فون نکال کر میسج کرنے لگی۔۔۔

امی آپ فکر نہیں کرنا میں ایدہ کے گھر پر ہوں اس کے ساتھ اسائمنٹ بنا (رہی ہوں۔۔۔اگر دیر ہو گئی تو ایدہ مجھے ڈراپ کر دے گی خود

اس نے میسج لکھ کر سینڈ کر دیا۔۔

اور فون سوئچ آف کر دیا۔۔تاکہ کوئی کال نا آسکے۔۔۔

"اس سے اب انہیں غصہ آئے گا مگر فکر نہیں ہو گی اب آرب نے تسلی دی۔۔۔

وہ مسکرادی۔۔۔

"تم مسکراتی ہوئی بہت خوبصورت لگتی ہو پتا ہے؟"
وہ اسے بغور دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"اچھا پتا نہیں۔۔۔
وہ مسکرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔
ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔بس کھڑکی سے ہلکی چاند کی روشنی آرہی تھی۔۔۔

"ہم لائٹ آن کر لیتے ہیں"
وہ کھڑی ہوئی۔۔۔

"نہیں۔۔۔باہر چوکیدار کو پتا لگ جائے گا۔۔۔"
آرب نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

"آپی مجھے ڈر لگتا ہے اندھیرے سے"

منہا نے معصومیت سے کہتی واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

"میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

آرب نے چہرہ قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منہا بھی اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

"میں اس وقت کو کبھی نہیں بھولوں گا منہا۔۔۔۔آئی لو یو"

آرب نے سرگوشی کی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آرب نے اس کے سلکی بالوں کی ہائی پونی پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جانے کیسا لمحہ تھا جب وہ بہکنے لگا تھا۔۔۔
اس کے قربت میں پگھلنے لگا تھا۔۔۔

منہا جو اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے حصار میں مچلی اور ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اسے نرمی سے پرے دھکیلا

پھر سر کو نفی میں ہلاتی۔۔۔اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔
اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔۔۔

وہ تیزی سے کھڑی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔
آرب خاموشی سے اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اماں بی۔۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

فون سامنے کیے ہوئے تھا۔۔۔

"مجھے تو کمزور لگ رہے ہو۔۔۔اپنا بلکل خیال نہیں رکھتے۔۔۔۔"

اماں بی نرمی سے کہنے لگی۔۔۔

"آپ فکر کیوں کرتی ہیں۔۔۔آپ کا ابراہیم اب بڑا ہو گیا ہے"

وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔

"آپ جتنے بھی بڑے ہو جاؤ۔۔۔ہمارے لیے چھوٹے ہی رہو گے۔۔۔"

اس آواز کو وہ پہنچانتا تھا۔۔

سب سے خوبصورت آواز۔۔۔

"مام۔۔۔۔آئی مس یو"

اس نے بے اختیار کہا۔۔۔

کتنی بار کہا ہے۔۔۔جو اپنائیت امی میں ہے وہ مام میں نہیں۔۔۔امی کہا "کرو آپ مجھے

وہ نرمی سے ٹوکنے لگی۔۔۔

بدلے میں ابراہیم کا قہقہہ گونجا۔۔

"بڑی امی یہ ایسے نہیں سدھریں گے۔۔۔ان کی شادی کروادو"

فون میں ہلکے سے جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یہ چڑیل یہیں بیٹھی ہے۔۔۔۔؟"
وہ ہنس کر پوچھنے لگا۔۔۔

"جی بلکل میں یہیں ہوں۔۔۔۔آپ کا کیا خیال ہے پھر۔۔۔۔؟"
وہ دوبارا سوال دوہرانے لگی۔۔۔

پہلے بابا اور چاچو تم دونوں سے تو جان چھڑوالیں۔۔۔۔پھر لاؤں گا اپنی "
" دلہن میں۔۔۔۔تاکہ کوئی تنگ کرنے والا نہ ہو
وہ شرارت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔

اور بدلے میں سامنے کھڑی زیمل کے تیور بدلے۔۔۔۔

اور ٹھک سے وڈیو کال بند ہو گئی۔۔۔۔

ہاتھ میں موبائل پکڑے ابراہیم بے اختیار ہنس دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ایم سوری منہا۔۔۔۔میں۔۔۔۔وہ"

آرب اس کی پشت پر کھڑا تھا۔۔۔

"آپی۔۔۔۔ابیو کو کال کرو۔۔۔وہ ہمیں یہاں سے نکالے گا"

منہا نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"منہا یار ایم سوری۔۔۔تم ناراض۔۔۔۔"

"میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔مجھے بس گھر جانا ہے۔۔۔۔"
منہا کے لہجے میں بے بسی تھی۔۔۔۔

آرب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور موبائل نکال کر کال کرنے لگا۔۔۔۔

وہ اوندھے منہ تکیہ سر پر رکھے سو رہا تھا۔۔جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا فون شور مچانے لگا۔۔۔

اس نے تکیہ ہٹایا پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"وہ غنودگی میں تھا۔۔۔"

"ابیو۔۔۔کیا کر رہا ہے تو؟"

آرب کے سوال پر اس نے آنکھیں کھول کر موبائل کو دیکھا۔۔۔

"یہ کیا بے تکہ سوال ہے آبی۔۔۔۔اس ٹائم چار بج رہے ہیں رات کے۔۔۔۔اور عموماً لوگ سوتے ہیں اس وقت"

وہ بے رخی سے کہنے لگا۔۔۔

"یار پرابلم ہو گئی ایبو۔۔۔۔ ہمیں ہیلپ چاہیے تیری۔۔۔۔"

آرب نے صاف گوئی سے پوری ڈیٹیل دی۔۔۔۔

اس کی بات سن وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

"لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔؟"وہ بھی پریشان ہوا۔۔۔۔

دیکھ تو کسی طرح چوکیدار سے چابیاں لے کر اندر آجا۔۔اور لائبریری کا"
"دروازہ کھول دے۔۔۔۔۔
آرب نے منت کی۔۔۔

تیرا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔چوکیدار کے پاس کالج کی چابی تو ہو گی۔۔۔۔ مگر"
لائبریری کی چابی لائبریرین کے پاس ہوتی ہے۔۔۔۔"ابراہیم نے سنجید گی
سے بتایا

اور صبح سات بجے ماسی آتی ہے صفائی کرنے۔۔۔۔چابی صرف اس کے"
پاس ہوتی ہے دوسری۔۔۔۔اور اگر اس نے تم دونوں کو دیکھ لیا تو پرنسپل کو
"بتادے گی۔۔۔۔اور آگے تو جانتا ہے کیا ہو گا
ابراہیم نے پر سکون لہجے میں اس کے چودہ طبق روشن کیے۔۔۔۔

وہ دونوں پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

"اب کیا کریں ایبو؟

وہ پریشان ہوا۔۔۔

"اب سات بجے کا ویٹ کرنا ہو گا۔۔۔۔"

ابراہیم نے ہاتھ سے آتی جمائی روکتے ہوئے کہا۔۔۔

"وہ دیکھ لے گی ہمیں۔۔۔"

منہا نے فوراً کہا۔۔۔

"نہیں دیکھے گی۔۔۔میں پہنچ جاؤ گا۔۔۔ایبو سب ٹھیک کر دے گا"

وہ سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"ایبو یار۔۔۔تو پہنچ تو جائے گا ناٹائم پر؟"

منہا نے برا سا بنایا

یار ایک تو تم لوگوں نے نیند خراب کردی۔۔۔قسم سے ابھی گھنٹہ پہلے سویا"
ہوں میں۔۔۔اور آگے سے اعتبار دلوانے میں ایک گھنٹہ اور ضائع
"کروں۔۔۔۔میں سو رہا ہوں۔۔۔۔بائے

وہ کہ کر فون بند کر الارم سیٹ کیا سات بجے کا اور پھر سے لیٹ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

سورج نکل چکا تھا۔۔۔ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

وہ سو رہا تھا جب الارم پوری قوت سے چیخنے لگا تھا۔۔۔

وہ اٹھا اور الارم بند کیا۔۔۔

پھر روم سے باہر نکل کر برابر والے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا

کیا ہوا۔۔۔؟" وہ برا سا منہ بنا کر پوچھنے لگا۔۔۔مانو اس کی نیند خراب "
ہو گئی تھی۔۔۔

"پندرہ منٹ ہے۔۔۔کالج کے لیے تیار ہو جا۔۔ جلدی جانا ہے آج"
وہ کہتے ساتھ مڑ گیا۔۔۔

مگر کیوں؟ ایبو؟" وہ سوال کرتا مگر وہ ٹھک سے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر "
چکا تھا۔۔۔

روم میں آتے ہی اس نے اپنا ڈریس نکالا پھر باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں تیار کھڑا آئینے سامنے خود کو دیکھ رہا تھا۔۔

پھر گھڑی کی جانب دیکھا۔۔۔

اور بیگ اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔۔۔

جلدی کر۔۔۔۔"وہ اب نوریض کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"

وہ ایسا ہی تھا ہر کام منٹوں کے حساب سے کرنے والا۔۔

چند ہی لمحوں میں وہ دونوں تیار بیگ کاندھوں پر ڈالے کالج پہنچ چکے تھے۔۔۔

"آج اتنی جلدی۔۔۔"

چوکیدار نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہاں کام تھا تھوڑا۔۔۔کلاس سے پہلے کرنا ہے انکل"

ابراہیم نے بہانا بنایا۔۔۔

پھر اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ہر طرف خاموشی تھی۔۔۔

سویپرز بس صفائی میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ دونوں آگے بڑھے۔۔۔سامنے کوریڈور میں ماسی جھاڑو لگا رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں دور کھڑے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

"تجھے ماسی پسند آگئی کیا؟"
نوریض نے نا سمجھی سے سوال کیا۔۔

ابے۔۔۔۔ "ابراہیم نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔"

"تو تو اتنی صبح ماسی کرتاڑنے کیوں آیا ہے؟"
نوریض ابھی بھی وجہ نہیں سمجھ پایا تھا

ابے۔۔۔ جنگلی۔۔۔۔آبی اور منہا لائبریری میں کل سے بند"
"ہیں۔۔۔۔انہیں نکالنے آیا ہوں۔۔۔تا کہ کوئی دیکھے نا

ابراہیم نے پوری تفصیل دی۔۔۔

"وہ دونوں اندر رہ کیسے گئے؟"

نوریض نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا؟"

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔

اس کی نظریں ماسی پر ہی تھی۔۔۔

جواب لائبریری کا لاک کھول رہی تھی۔۔۔۔

"آجا جلدی۔۔۔۔"

ابراہیم تیزی سے بھاگا۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی تھی" باجی "۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے قریب آتے ہی کہا۔۔۔

(باجی لفظ پر اسے خود عجیب لگ رہا تھا)

وہ حیرانی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تھوڑا سائیڈ پر آجائیں نا۔۔۔آج کل دیواروں کے بھی کان ہوتے "

"ہیں۔۔۔

ابراہیم نے معصومیت سے کہا۔۔۔

ماسی سائیڈ پر ہو گئی۔۔۔۔

"میرا ایک دوست ہے وہ آپ کو بہت پسند کرتا ہے"
ابراہیم نے گویا سرگوشی کی۔۔۔

نوریض آہستگی سے چلتا لائبریری کے کھلے دروازے تک آیا۔۔۔

"آبی جلدی نکل۔۔۔۔"
اس نے اندر جاتے ہی کہا۔۔۔

وہ دونوں جو ٹیبل کے نیچے چھپے تھے۔۔۔فوراً آواز پر باہر نکلے۔۔۔
دونوں نے بیگ کاندھے پر ڈالے اور اس کے ساتھ آہستہ قدموں سے باہر نکلے۔۔۔

سامنے ابراہیم ماسی سے کوئی بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

آرب نے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے سیٹ کیا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

"آپ کسی سے شکایت مت کرنا۔۔۔ورنہ وہ بیچارہ کبھی مجھ پر اعتبار نہیں کرے گا۔۔۔"

ابراہیم اسی معصومیت سے سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

"لیکن تم کبھی مجھے ملواؤ تو صحیح اس سے"

وہ بھی خوش دلی سے کہنے لگی۔۔۔

گویا ماسی بھی کوئی زیادہ عمر کی تو تھی نہیں اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔۔۔

پیچھے سے آتے ان تینوں پر ابراہیم کی نظر پڑی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

وہ آگیا مگر آپ ظاہر مت کرنا کہ میں نے آپ کو بتادیا۔۔۔اعتبار جاتا ہے نا"
"دوستوں میں پھر۔۔۔۔وہ اتنی صبح بھی بس آپ کو دیکھنے آیا ہے۔۔۔۔
وہ جھوٹ کے سارے ریکارڈ توڑنے والا تھا آج۔۔۔

ماسی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔
سامنے ہی وہ فریش تو نہیں تھا۔۔۔ مگر کل سے اسے یونیفارم میں
تھا۔۔۔۔بیگ کاندھے پر ڈالے۔۔۔۔
وہ رنگت کا صاف تھا۔۔۔۔پر چہرہ کل سے دھلا ہوا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ تینوں ماسی کو دیکھ مسکرائے۔۔۔۔

یہ تو ہمیں آپ کو ماسی کہنے بھی نہیں دیتا۔۔۔ تبھی تو باجی کہا میں نے آپ "
"کو

وہ پیچھے سے ہلکی آواز میں کہنے لگا۔۔۔

وہ تینوں سمجھ نہیں پائے وہ کہ کیا رہا ہے۔۔۔

مگر یہ پتا تھا کہ ان کے نکلنے تک اسے ماسی کو باتوں میں لگانا تھا۔۔۔

ماسی آرب کو دیکھ مسکرائی۔۔۔ پھر لائبریری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

وہ تینوں شانے اچکا کر رہ گئے۔۔۔۔

اور ابراہیم کو اب خود ہی اپنے بہانے پر ہنسی روکنا محال لگ رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تھینک یو ایبو"

منہا نے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں یار تو نے ہماری بہت مدد کی۔۔۔اگر پرنسپل دیکھ لیتے تو پرابلم ہو جاتی"

آرب نے ابراہیم کے شانے کو دھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے تم دونوں کر کیا رہے تھے۔۔۔رومینس کرنے کے لیے اور بہت سی جگہیں ہیں۔۔۔تم دونوں کو یہی ملی تھی؟"

ابراہیم لاپرواہی سے کہنے لگا۔۔۔

منہا نے منہ بنا کر آرب کو دیکھا۔۔۔

"اوئے کیا بولے جارہا ہے ؟"
منہا فل تپی تھی۔۔۔

"ہاں بن تو ایسے رہے ہو دونوں جیسے ہمیں پتا ہی نہیں۔۔۔۔"
ابراہیم نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

منہا نے پاس کھڑے آرب کو گھوری سے نوازہ اور بیگ اٹھا کر پیر پٹختی کلاس سے نکل گئی۔۔۔

منہا یار۔۔۔۔"وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔"

"تو کیا بات کر رہا تھا ماسی سے ویسے ؟"

ان کے جاتے ہی نوریض اس کے برابر چیئر پر بیٹھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

"میں نے بس اتنا کہا کہ آبی اس کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہ کر۔۔۔۔۔۔۔"نوریض کو لمحہ بھر اچھو لگی۔۔۔۔"

پھر بنار کے۔۔۔۔دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم نے ابیو کو بھی بتایا ہوا تھا؟"

وہ غراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"قسم سے میں نے کچھ نہیں کہا"

وہ معصومیت سے صفائی دے رہا تھا۔۔۔

"پھر انہیں کیسے پتا لگ گیا۔۔۔؟"

وہ اب غصہ سے پوچھنے لگی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا انہیں کیسے پتا لگ گیا۔۔۔"

اسے واقع سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایبو کو کیسے پتا لگا۔۔۔

"کیا ہوا تم دونوں لڑ کیوں رہے ہو؟"

پیچھے سے آتے ایدہ اور کمیل کو دیکھ دونوں چپ ہوئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔لڑ نہیں رہے۔۔۔تو بتا اسائمنٹ ہو گئی کمپلیٹ؟"

منہا یک دم بات بدلتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"ہاں میری تو کل ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔"

ایدہ نے مسکرا کہا۔۔۔۔

"تم دونوں کی ہو گئی؟"

کمیل نے فوراً پوچھا

"ہاں۔۔۔۔"

آرب نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

"میں نے کل ہی کمپلیٹ کی۔۔۔۔ چلو جمع کروادیں گے آج"

وہ مصروف سے لہجے میں کہتا کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اوہ۔۔۔مام آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا؟"

وہ گھر آتے ہی ان کے گلے لگا۔۔۔

"بیٹا ر داواپس آنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔"

وہ محبت سے اسے پیار کرنے لگی۔۔

" بابا چلے گئے حیدرآباد؟"

وہ معصومیت سے پوچھنے لگے۔۔۔

"ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔"

انہوں نے بتایا۔۔۔

آرب ان کی گود میں سر رکھ لیٹ گیا۔۔۔

"آپ میری وجہ سے کراچی رہتی ہیں۔۔۔۔وہ حیدر آباد۔۔۔آپ چلی جائیں میں مینج کر لوں گا"
وہ پیار سے کہنے لگا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔میرے دو ہی تو بچے ہیں۔۔۔۔ردا ملک سے باہر چلی گئی۔۔۔۔اور تم یہاں آگئے۔۔میرا دل نہیں لگتا حیدر آباد۔۔"
وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی کہ رہی تھی۔۔۔

"مگر بابا کا بزنس تو وہیں ہے۔۔۔۔وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

تو جب تم پڑھ لو گے تو ہم واپس چلیں گے۔۔۔ تمہاری شادی کر دوں" گی۔۔۔ تمہارے بیوی بچے ہوں گے وہاں۔۔۔ پھر میرا دل لگ جائے "گا۔۔۔ پھر تم بھلے کراچی آجانا واپس

وہ ہنس کر پلان بتانے لگی۔۔۔

"مام۔۔۔ میں ہمیشہ آپ کے پاس ہی رہوں گا"

وہ محبت سے کہتا ان کے ہاتھ چومنے لگا۔۔۔

وہ بھی اسے دیکھ مسکرادی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"امی میں ایدہ کے ساتھ تھی۔۔۔ پوچھ لیں اس سے ہی۔۔۔ ایدہ"

اس نے برابر کھڑی ایدہ کو کہنی ماری۔۔۔

"ہا۔۔ہاں آنٹی یہ میرے ساتھ ہی تھی۔۔۔میرے گھر پر۔۔۔آج
اسائنمنٹ جمع کروانی تھی نا۔۔۔۔"

ایدہ نے اس کا ساتھ دیا۔۔۔

"میری کہاں کوئی سنتا ہے۔۔۔۔تمہارے ابو کو پتا لگ گیا نا۔۔۔۔جان سے
مار دیں گے۔۔۔۔تجھے بھی اور مجھے بھی۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے کہتی اس کا صوفے پر رکھا بیگ اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"ایم سوری امی۔۔۔۔آئندہ کبھی ایسا نہیں ہو گا"

منہا بھی ان کے پیچھے گئی۔۔۔

"عادل بھی پوچھ رہا تھا منہا کہاں ہے۔۔۔ میں نے بہانا بنایا۔۔۔ ماں ہوں

نا۔۔۔ باپ بھائی سے بچاؤں گی۔۔۔"

وہ گلے شکوے کرنے لگی۔۔۔

"میری پیاری امی۔۔۔ میں ایسا کبھی کچھ نہیں کروں گی۔۔۔ جس سے آپ

کو شرمندگی ہو۔۔۔ پرامس۔۔۔"

وہ پیچھے سے گلے لگتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

ایدہ دور کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

دل میں ایک کسک سی اٹھی۔۔۔

وہ سر جھٹک کر باہر نکل گئی۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔ تم ایدہ کو۔۔۔"

وہ پلٹ کر کہتے کہتے رکی۔۔۔

"ایدہ کہاں گئ؟"
وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

"چلی گئ ہو گی۔۔۔آپ بھی توسب کے سامنے شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔۔"
منہانے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں سب میری غلطی ہے۔۔۔۔بھائی کی شادی سر پر ہے۔۔۔اور میڈم کو"
"پڑھائی سے فرصت نہیں۔۔۔۔۔
ان کا گلے شکوو کا پٹارہ پھر سے کھل چکا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آبی بیٹا کہیں رک جاتے ہو تو بتا دیا کرو مجھے۔۔۔۔"
وہ فکر مندی سے کہنے لگے۔۔۔

"اعظم کاکا۔۔۔۔ کل مجھے کام تھا نا۔۔۔ بھول گیا بتانا۔۔۔۔"
وہ معذرت کرنے لگا۔۔۔

"آپ مام کو مت بتایئے گا۔۔۔ وہ خوامخواہ ڈانٹیں گی مجھے۔۔۔۔"
آرب نے آہستگی سے کہا اور وہ اس کی بات پر ہنس دیے۔۔۔

"مام سے کچھ نہیں چھپا سکتے تم۔۔۔۔"
وہ پیچھے کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ بوکھلا کر پلٹا۔۔۔

"مام میں بس۔۔۔۔"

وہ انہیں دیکھ گھبرایا

کل تھے کہاں اور کس کے ساتھ تھے۔۔۔پوری ڈیٹیل لے کر پانچ منٹ "

"میں لاؤنج میں ملو مجھے

وہ حکم صادر کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اور وہ پودوں کو پانی دیتے اعظم کاکا کو دیکھنے لگا۔۔۔

❤❤❤❤❤

ایدہ بیڈ کراؤن ڈے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔
آنکھوں کے سامنے بس وہی منظر لہرا رہا تھا۔۔۔۔

جب منہا اپنی ماں سے گلے لگ کر لاڈ کر رہی تھی۔۔۔۔
ماں کی محبت کو آج ایدہ بہت مس کر رہی تھی۔۔۔۔

تبھی اس کا فون شور مچانے لگا
منہا کی کال تھی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

ایدہ نے کان سے لگاتے ہی کہا

"تھینک یو یار ایدہ تو نے امی کے سامنے ہاں کی۔۔۔۔"

وہ شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔بٹ تو تھی کہاں۔۔۔پوری رات؟"
وہ آخر کو پوچھ بیٹھی۔۔۔

ایبو نے نہیں بتایا؟" وہ حیران ہوئی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔کیا نہیں بتایا۔۔۔؟"
وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"میں اور آپی لائبریری میں بند ہو گئے تھے۔۔۔"
وہ پوری بات تفصیل سے بیان کرنے لگی۔۔۔

ایدہ خاموشی سے سننے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"سب سے اچھی اسائمنٹ سر کو منہا کی لگی۔۔۔۔ تو نے ایسا کیا لکھا تھا؟"
ایدہ پوچھنے لگی۔۔۔

"بس نا پوچھ بڑی خواری کے بعد بنی تھی۔۔۔۔"
منہا نے اکتا کر کہا۔۔۔

"یہ ایبو اور کامی کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟"
منہا پوچھنے لگی۔۔۔

"پرنسپل کے آفس میں۔۔۔۔"

نوریض نے انہیں بتایا۔۔۔

اور دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"آپ کو اسائنمنٹ دینی ہی نہیں چاہیے تھی "

پرنسپل نے سامنے کھڑی کرن کو دیکھا۔۔۔

"ایم سوری سر"

وہ سر جھکائے کہنے لگی۔۔۔

اور آپ دونوں۔۔۔کلاس میں بھی سر بتاتے ہیں۔۔۔۔آپ لوگوں کا"

"پڑھائی میں بلکل دھیان نہیں۔۔۔۔

وہ اب سامنے کھڑے ابراہیم اور کمیل کو ڈانٹ رہے تھے۔۔۔

"ان دونوں کے پیرنٹس کو کال کریں۔۔۔۔آج ہی"
پرنسپل کے جملے پر دونوں نے یک دم سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

"نو سر۔۔۔۔ایم سوری۔۔میری اسائمنٹ سیم نہیں ہے سر۔۔۔۔"
ابراہیم فوراً صفائی دینے لگا۔۔۔

مگر اسائمنٹ تو اپنے لی تھی نا۔۔۔۔۔اور فون جب الاؤ ہی نہیں تو آپ"
"لاتے کیوں ہیں۔۔۔؟
وہ غصے سے کہنے لگے۔۔۔

"سوری۔۔۔سر۔۔۔۔آئندہ شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔پلیز سر"

ابراہیم نے گزارش کی۔۔۔

"یس سر ایم سوری۔۔۔"

کمیل نے بھی فوراً کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے آئندہ اگر اپ لوگوں کی شکایت آئی۔۔۔تو۔۔۔۔"

وہ اپنی بات پوری کرتے مگر اس سے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"مے آئی کم ان سر؟"

دروازے پر آرب تھا۔۔۔

"جی جی آیئے آپ ہی کا انتظار تھا۔۔۔۔"

انہوں نے طنزیہ کہا۔۔۔

"یس سر"

وہ سر جھکائے ان دونوں کے برابر آ کھڑا ہوا۔۔۔

"آرب آج کل بڑے ہاتھ پاؤں چل رہے ہیں آپ کے۔۔لوگوں کو مارتے پھر رہے ہیں۔۔۔۔"

اس بار پرنسپل سامنے کھڑے آرب سے مخاطب تھے

"سر۔۔۔ سر وہ ہماری دوست کو چھیڑ رہا تھا

آرب نے یک دم کہا۔۔۔

پھر برابر کھڑے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

جو خاموش نظریں جھکائے کھڑے اپنی مسکراہٹ دبانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"تو۔۔۔آپ کو کالج نے ٹھیکہ دیا ہے۔۔۔۔آپ سدھارتے پھر رہے ہیں سب کو۔۔۔آپ کا کام ہمیں شکایت لگانا ہے۔۔۔آگے ہم دیکھ لیں گے۔۔۔۔"

انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔

"سوری سر۔۔۔۔"

وہ شرمندہ ہوا۔۔۔

"نیکسٹ ٹائم آپ تینوں کی شکایت یہاں آئی تو بات پھر آپ لوگوں کے پیرنٹس سے ہو گی۔۔۔۔اب لوگ جا سکتے ہیں"

انہوں نے سختی سے کہا۔۔۔۔

"تھینک یو سر۔۔۔۔"
آواز صرف آرب کے حلق سے نکلی تھی۔۔۔۔
وہ تینوں چپ چاپ آفس سے باہر نکلے۔۔۔۔

باہر آتے ابراہیم اور کمیل کا زوردار قہقہہ نمودار ہوا۔۔۔

" کمینوں۔۔۔۔بتا نہیں سکتے تھے غلطی باسل کی تھی۔۔۔۔"
وہ غرایا تھا۔۔۔

"ہیرو بننے کا شوق کسے تھا؟"
کمیل نے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔۔

ابراہیم نے ہنستے ہوئے آرب کی جانب انگلی کی۔۔۔

"اور لڑکی کو امپریس کرنے کا شوق بھی اسے ہی تھا۔۔۔۔"
ابراہیم نے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تینوں اب کلاس کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔بدنام ہم دونوں ہیں بس۔۔۔۔"
کمیل نے جل کر کہا۔۔۔۔
آرب نے حقارت بھری نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔۔

"اچھا تو فکر مت کر آبی۔۔۔۔دیکھ مرد کا تبھی نام ہوتا ہے۔۔۔جب وہ بدنام ہوتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔ تو کیوں ڈر رہا تھا اپنے باپ کے نام سے۔۔۔ پرنسپل نے باپ کی دھمکی دی۔۔۔۔" اس نے فوراً پاؤں پکڑ لیے۔۔۔
کمیل اب ابراہیم کی کھچائی کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

"بیٹا میرا باپ مجھے انارکلی سمجھ کر زندہ دیوار میں چنوا دے گا۔۔۔"
ابراہیم نے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے ضرور بتانا میں شاہ جہان کی طرح تاج محل تو نہیں بنواؤں گا۔۔۔ تیری قبر پکی ضرور کرواؤ گا"
کمیل نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے۔۔۔۔ جاہل آدمی۔۔۔۔ تو پہلے یہ بتا تجھے میں نے کیا بولا تھا۔۔۔ کہ "

"اسائمنٹ کاپی مت کرنا۔۔۔۔ تو نے اس بے چاری کو پھنسا دیا۔۔۔۔

ابراہیم کی بات سنتے ہی کمیل دبک کر آگے بھاگا۔۔۔

"رک تجھے چھوڑوں گا نہیں میں لعنتی انسان۔۔۔۔۔"

وہ اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

اور آرب سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم جاؤ گے کیسے ؟"

منہا نے برابر کھڑے آرب کو دیکھا۔۔۔۔

جو سڑک کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ایبو چھوڑ دے گا"

اس نے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کمیل اور ابراہیم بحث کرتے ہوئے آرہے تھے۔۔۔

"میں چھوڑ دوں گی۔۔۔۔"

ایدہ نے ان کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو۔۔۔کیسے چھوڑے گی اسے۔۔۔ تیرا روٹ تو الگ ہے۔۔۔۔"

منہا نے یاد دہانی کروائی۔۔۔

ہاں۔۔۔ مگر مجھے وہاں کام ہے۔۔۔مال جانا ہے۔۔۔۔تو آبی کا گھر راستے "
"میں پڑے گا چھوڑ دوں گی۔۔۔۔
ایدہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔تھینک یو یار ایدہ۔۔۔"
آرب نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

"نو پرابلم۔۔۔۔اوکے منہا ٹیک کیئر"
ایدہ گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جاؤ۔۔۔؟"آرب نے منہا کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔"

"میں نہیں کہوں گی تو نہیں جاؤ گے؟"

منہا نے ہنسی دباتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"بلکل بھی نہیں۔۔۔۔"

آرب نے چہک کر جواب دیا۔۔۔

بدلے میں منہا زور سے ہنسی۔۔۔

"جاؤ۔۔۔۔۔ بائے"

منہا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور آرب بھی ہاتھ ہلاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

"بڑا رومینس چل رہا ہے آج کل۔۔۔۔۔"

کمیل نے منہا کے قریب کھڑے ہوئے کہا

منہا نے اس گھور کر دیکھا۔۔۔

"ہم تو یو نہی آ گئے دنیا میں"

برابر کھڑے ابراہیم نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"سدھر و تم سب۔۔۔۔۔"

منہا نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"استغفر اللہ"

وہ تینوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"پرنسپل کو باسل نے شکایت لگائی؟"
وہ ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

شاید۔۔۔"وہ چاانے اچکا کر رہ گیا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔پر اس تمہیں باسل کو مارنا نہیں چاہیے تھا"
ایدہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بدتمیزی کر رہا تھا منہا کے ساتھ۔۔۔دوبارا کرے گا تو میں دوبارا ابھی"
"ماروں گا
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اگر وہ میرے ساتھ بد تمیزی کرتا تو کیا تمہیں تب بھی اتنا ہی"

"برا لگتا

ایدہ نے سوال کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ بلکل۔۔۔۔ کوئی اگر تمہارے ساتھ بد تمیزی کرے گا تب بھی"

"میرا ریکشن سیم ہو گا

وہ بھی سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایدہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"تمہاری گاڑی کہاں گئی۔۔۔۔؟"

وہ پوچھ بیٹھی۔۔۔

"یار وہ ورک شاپ پر ہے۔۔۔روز پرابلم کرتی ہے۔۔۔۔۔مجھے تو بائکس پسند ہیں۔۔۔بس وہی لوں گا اب۔۔۔۔۔

وہ سادگی سے کہنے لگا۔۔۔

"اچھا کون سی لو گے؟"

وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"کیوے سپر لائٹ۔۔۔۔۔جو ایبو کے پاس ہے۔۔۔۔"

وہ پر جوش انداز میں کہنے لگا۔۔۔

اور ایدہ سامنے دیکھ ڈرائیو کرنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جب کمرے میں آیا تو ایبو اپنا بیگ بنا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ حیران ہوا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ گھر جا رہا ہے کیا؟"

نوریض اس کی تیاری دیکھ سمجھ گیا تھا۔۔۔

"ہاں یار اماں بی کی طبیعت صحیح نہیں ہے۔۔۔۔ یاد کر رہی ہیں مجھے"

وہ پریشان تھا۔۔۔۔

وہ اپنی دادی سے واقع بہت محبت کرتا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔ چل ٹھیک ہے۔۔۔ کسی ہیلپ کی ضرورت ہوئی تو بتانا مجھے"

نوریض نے کہا۔۔۔۔

اور روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"مام۔۔۔۔میری بائک کب آئے گی؟"

وہ صوفے بیٹھتے ہوئے معصومیت سے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں نے کہا ہے تمہارے بابا کو آبی۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔

"بابا نے تو ابھی دلوا دی مجھے۔۔۔۔بھول ہی جاتا ہوں"

وہ برا سا منہ بناتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

آپی۔۔۔اب تم بڑے ہو رہے ہو۔۔۔۔ میچور ہو جاؤ۔۔ کل کو"
"تمہاری شادی بھی ہونی ہے
وہ ڈانٹتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

میری ضد پوری ہوتی کہاں ہے۔۔ کل کو لڑکی بھی اپنی پسند کی ڈھونڈو"
"گے آپ لوگ
وہ خفگی سے کہنے لگا۔۔۔

"اچھا بیٹھو۔۔۔تو"
وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"لڑکی تمہاری پسند کی ہو گی۔۔۔پر امس"
سارہ بیگم مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔

"سچ میں۔۔۔"

وہ خوش ہوا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ لیکن اگر تمہاری بیوی نے ہمیں ہی برداشت نہیں کیا"

"پھر۔۔۔۔؟

وہ شرارت سے پوچھنے لگی۔۔

"میں ایسی لاؤں گا ہی نہیں۔۔۔۔ میں تو ایسی لاؤں گا جو میری مام کی خدمت

کرے۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر اس کے کاندھے پر سر رکھ گیا۔۔۔

"کون ہے وہ یہ بھی بتا دو؟"

وہ آخر کو پوچھ ہی بیٹھی۔۔۔

آرب نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔۔

وہاں کوئی غصہ نہیں تھا۔۔۔

"منہا"

وہ مسکرایا

"وہ تمہاری دوست منہا۔۔۔؟"

انہوں نے اکثر اس کا ذکر سنا تھا اسی لیے فوراً پہچان گئی۔۔

"جی۔۔۔۔وہ بہت اچھی ہے مام۔۔۔۔"

آرب اس کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔

"وہ تو میں مل کر ہی بتاؤں گی"

وہ ہنس کر کہنے لگی۔۔۔

"تھینک یو مام۔۔۔آئی لو یو"

وہ ان کے گرد بازوں حمائل کرتا خوشی ظاہر کرنے لگا۔۔۔

وہ بھی اسے دیکھ مسکرا دی۔۔۔

❤❤❤❤❤

اماں بی۔۔۔۔"ابراہیم نے بیڈ پر لیٹی اپنی دادی کا ہاتھ تھاما۔۔۔"

"میرا بچہ۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ مسکرا دی۔۔۔

"کیا ہو گیا اماں بی۔۔۔آپ مجھے کہتی ہیں خیال رکھنے کو۔۔۔۔اور اپنا رکھتی نہیں ہیں۔۔۔"

وہ خفگی سے کہنے لگا۔۔۔

"بس بچے۔۔۔عمر ہو گئی اب تو۔۔۔۔بس آپ کی شادی دیکھ لوں۔۔۔۔یہی خواہش رہ گئی اب تو"

وہ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"اماں بی۔۔۔آپ میری شادی کیا میرے بچے بھی دیکھیں گی۔۔۔۔"

وہ انہیں خوش کرنے کے لیے کچھ بھی کہہ رہا تھا۔۔۔

پیچھے کھڑی زیمل اس کی بات پر ہنس دی۔۔۔

"کچھ دن پہلے کوئی رہا تھا کہ ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔اور اب دیکھیں"
وہ طنزیہ کہنے لگی۔۔۔
اس کی بات پر ابراہیم نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

اماں بی۔۔۔پہلے اس چڑیل کی شادی کر دیں۔۔۔میں بتا رہا ہوں یہ میری
"بیوی کو ٹکنے نہیں دے گی۔۔۔
ابراہیم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"بہنوں کو ایسے نہیں کہتے"
اماں بی مسکرا دی۔۔۔۔۔۔
وہیں زیمل منہ بناتی باہر نکل گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ تیار ہو رہا تھا جب ہارن کی آواز آئی۔۔۔

پھر اس کا فون بجنے لگا۔۔۔

اس نے فون دیکھا ایدی کالنگ۔۔۔

"ہاں ایدہ۔۔۔ باہر تم آئی ہو؟"

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

"ہاں۔۔۔ جلدی آؤ"

وہ کہنے لگی۔۔۔

"خیریت اتنی مہربانی۔۔۔۔"

وہ ہنس کر پوچھنے لگا۔۔۔

"بس دیکھ لو۔۔۔۔۔اب جلدی آرہے ہو یا میں جاؤں؟"

وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"اندر تو آجاؤ۔۔۔۔میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا ابھی"

آرب نے بتایا۔۔۔

اور ہاتھ میں پکڑی گھڑی پہننے لگا۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔"

وہ بند کر گاڑی سے اتری۔۔۔

"اسلام و علیکم آنٹی۔۔۔۔"

اندر آتے ہی اس کی نظر سارہ بیگم پر پڑی۔۔۔جو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھی۔۔۔

ایدہ؟" وہ پوچھنے لگی۔۔۔"

جی جی۔۔۔۔ایک بار پہلے میں آئی تھی آپ کے گھر ردا آپی کی شادی" "پر۔۔۔
وہ مسکرا کر یاد کروانے لگی۔۔۔

"ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔۔اس دن شاید منہا نہیں آئی تھی۔۔۔۔"
وہ یاد کرتی کہنے لگی۔۔۔

"جی۔۔۔اسے پرمیشن نہیں ملی تھی"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔

"کیسی ہے منہا۔۔۔۔تمہاری تو دوست ہو گی۔۔۔تم جانتی ہو گی"
سارہ بیگم مسکرائی۔۔۔۔

جی۔۔۔اچھی ہے پیاری بھی ہے۔۔۔بس تھوڑی چینج ہے۔۔۔مڈل"
"کلاس فیملی سے ہے نا۔۔۔یو نو آنٹی۔۔۔۔بٹ دل کی بہت اچھی ہے
ایدہ نے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔
جانے کیوں وہ اس سے حسد کرنے لگی تھی۔۔۔

"آنے سے پہلے کال تو کر دیتی"
پیچھے سے آتی آرب کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

"تم ٹائم پر تیار نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔؟"
ایدہ نے مسکرا کر طنزیہ کہا

"تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ میں نے دیر کر دی تیار ہونے میں؟"
وہ بھی الٹ پوچھنے لگا۔۔۔۔

"تو تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ میں جلدی آگئی؟"
وہ بھی ہنسی دبائے پوچھنے لگی۔۔۔

"بس بس۔۔۔ ناشتہ کر لو۔۔۔ بیٹھو دونوں"
سارہ بیگم جو انکی لوک جھوک سن رہی تھی فوراً ٹوکا۔۔۔

"سوری آنٹی میں ابھی ناشتہ کر کے آئی ہوں"

ایدہ نے معذرت کی۔۔۔

"لڑکی۔۔۔جوس تمہارا فیورٹ ہے بیٹ روٹ"

آرب نے ہنس کر ٹوکا۔۔۔

اور خود گلاس میں جوس ڈالنے لگا۔۔۔

پھر میں پی لوں گی۔۔۔"وہ کرسی کھسکا کر بیٹھی۔۔۔"

اور آرب کے سامنے سے گلاس اٹھایا۔۔۔

ارب نے اسے دیکھا۔۔۔پھر ہنس دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"وہ صاحبزادے اٹھ گئے"

فرقان صاحب جو ناشتے کی ٹیبل پر ابھی آکر بیٹھے تھے۔۔۔

پاس کھڑی سونیا بیگم خاموش سر جھکائے کھڑی تھی

سر پر دوپٹہ اوڑھے۔۔۔۔وہ بہت سادہ سی خاتون تھی۔۔۔

"اٹھاؤ اسے۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہے"

وہ سنجیدگی سے کہتے ناشتہ کرنے لگے

جی۔۔۔۔"سونیا بیگم سر کو خم دیتی وہاں سے چلی گئ"

ان کا رخ ابراہیم کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

وہ دروازہ کھول اندر آئی۔۔۔۔

وہ سامنے بیڈ پر اوندھے منہ سو رہا تھا۔۔۔پوری بیڈ پر پھیل کر۔۔۔ سر پر ہمیشہ کی طرح تکیہ جمایا ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔

"ابراہیم۔۔۔۔اٹھ جائیں"
وہ اس کے منہ سے تکیہ ہٹاتی کہنے لگی۔۔۔
پھر اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو ہتھیلی سے ہٹانے لگی۔۔۔

"ابھی سونے دیں ناماما۔۔۔۔"

وہ نیند میں ان کا ہاتھ تھام کو لبوں سے لگائے بولا تھا۔۔۔

"آپ کے بابا بلا رہے ہیں بیٹا۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے محبت سے کہا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔"وہ آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔اگر آپ کو سونا ہے تو میں انہیں کہہ دیتی ہوں کہ ابراہیم نے کہا"

"ہے وہ سو رہے ہیں۔۔۔۔

وہ شرارت سے کہنے لگی۔۔۔

وہ جانتی تھی فرقان صاحب کا نام ہی اس کے چودہ طبق روشن کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

"پٹوائیں گی کیا؟"

وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"فریش ہو کر آجائیں نیچے۔۔۔انہیں کچھ بات کرنی ہے آپ سے"

وہ ہنس کر کہنے لگی۔۔۔

کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟امی قسم سے میں نے کچھ نہیں کیا تھا وہ سب آبی"

"اور کامی کی حرکت تھی۔۔۔۔

وہ روانی سے کہہ گیا۔۔۔

"کیا؟اب کیا کیا ہے ابراہیم آپ نے۔۔۔جو اتنا ڈر رہے ہیں۔۔۔؟"

وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔۔۔

"پرنسپل کی کال نہیں آئی؟"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگا

"نہیں تو۔۔۔"

انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اور ابراہیم کی سانس میں سانس آئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ جیسے ہی گاڑی سے اترا۔۔۔کالج کے گیٹ کے سامنے ایک نیو کیوے سپر لائٹ چمچماتی کھڑی تھی۔۔۔

اسے دیکھ آرب کی آنکھوں میں خوشی ابھری۔۔۔

"تمہارے لیے ہے؟"

پیچھے سے سر گوشی کی گئی۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

ایدہ مسکرا رہی تھی۔۔۔

پھر ہاتھ میں پکڑی چابی اس کے چہرے کے سامنے لہرائی۔۔۔

وہ حیرانی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"میرے لیے۔۔۔۔؟"

وہ چونکا تھا

"ہاں۔۔۔ کل تم نے کہا تھا نا تمہیں چاہیے تو میں نے سوچا میں گفٹ کر دیتی

ہوں اپنے دوست کو"

وہ چہک کر بتانے لگی۔۔۔

"نہیں میں یہ نہیں لے سکتا ایدہ۔۔۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟"

وہ سنجیدگی سے کہتا پلٹ گیا۔۔۔

"مگر کیوں؟"

وہ اس کے پیچھے لپکی۔۔۔

"اتنے مہنگے گفٹس نہیں لیتا میں۔۔۔"

آرب نے بے رخی سے کہا۔۔۔

"سیریسلی؟۔۔۔ ہم کوئی مڈل کلاس فیملی سے نہیں ہیں آبی۔۔۔ ہمارے لیے یہ مہنگی تو نہیں"

وہ اسے شرمندگی سے بچانا چاہتی تھی۔۔۔

"پھر بھی۔۔۔۔اچھا نہیں لگتا"

وہ چلتا جارہا تھا۔۔۔

"آپی تمہیں لینی ہوگی۔۔۔۔میں نے تمہارے لیے لی ہے"

وہ خفگی سے کہنے لگی۔۔۔

"جب وہ اتنے پیار سے دے رہی ہے تو لے لو"

پیچھے سے آتی منہا نے ٹوکا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ اٹل ہو جیسے۔۔۔"

وہ سیڑھیاں چڑھتا کلاس کی جانب بڑھ گیا

"ایدہ یہ تم مجھے دے دو۔۔۔میں دے دوں گی اسے۔۔۔"

منہا نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

اور ایدہ نے خاموشی سے اسے چابی دے دی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"آج آپ کو میرے ساتھ چلنا ہے۔۔۔۔میرے دوست ہیں بہت اچھے۔۔۔۔ان کے گھر"

انہوں نے سامنے سر جھکائے بیٹھے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی بابا۔۔۔۔"

وہ بنا نظریں اٹھائے بس اتنا کہہ سکا۔۔۔

"پوچھیں گے نہیں کیوں جانا ہے؟"
انہوں نے اسے بغور دیکھا۔۔۔

ابراہیم نے بنا سر اٹھائے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"گڈ۔۔۔۔رفیق صاحب نے کچھ ٹائم پہلے مجھ سے آپ کے رشتے کے لیے کہا تھا۔۔۔اس وقت میں نے ٹال دیا تھا۔۔۔۔ مگر اب دو بارا انہوں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔۔۔۔"
انہوں نے سنجیدگی سے پوری بات مکمل کی۔۔۔

"مگر بابا۔۔۔۔
ابراہیم کو جیسے جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"آپ اپنی بات کہ سکتے ہیں۔۔۔۔"
انہوں نے نرمی سے کہا۔۔۔

"بابا۔۔۔میں بس یہ کہ رہا تھا کہ ۔۔۔شادی اتنی جلدی"
وہ جھجکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔ مگر اماں بی کو آپ کی شادی کی جلدی
"ہے۔۔۔۔اور میں انہیں ٹال نہیں سکتا۔۔۔۔
وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

وائٹ کاٹن کے سوٹ پر مجال جو بیٹھنے پر بھی زرا چن پڑی ہو۔۔۔۔

ابراہیم کی نظر ان کے سوٹ میں ہی الجھ کر رہ گئی۔۔۔ چہرے پر نظر ڈالنے کی ہمت اس نے کبھی کی ہی نہیں تھی۔۔۔

"بحرحال شام کو تیار رہیے گا"

وہ کہتے ہی قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

اس نے پلٹ کر ماں کو دیکھا جو خاموش کھڑی تھی۔۔۔"

"چلے جانا۔۔۔ ملنا ہی تو ہے۔۔۔ کون سا شادی ہو رہی ہے ابھی"

وہ اس کی نظروں کا مفہوم جانتے ہوئے سمجھانے لگی۔۔۔

وہ کلس کر رہ گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آپی۔۔لے لو یار"

وہ اس کے پاس بیٹھی۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے۔۔۔پتا بھی ہے کتنے کی ہے۔۔۔۔؟"

وہ الٹ پوچھنے لگا

گفٹ کی قیمت نہیں دیکھتے دوست کے خلوص کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔ کتنی محبت "سے لائی ہو گی وہ۔۔۔

منہا نے معصومیت سے کہا

"تو کیوں لائی یار۔۔۔۔؟"

وہ روہانسی ہوا

"ہو سکتا ہے اسے برا لگا ہو کل تمہیں دیکھ کر"

منہا نے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پھر بھی منہا"

آرب نے اسے دیکھا

پلیز آپی۔۔۔ تم بھی کوئی اتنا ہی مہنگا گفٹ اسے دے کر بدلہ اتار "

دینا۔۔۔۔"

منہا نے حل بتایا۔۔۔۔

"ضدی بہت ہو تم"

آرب نے مسکرا کر کہا

"میری ساری ضد پوری کرنے کے لیے تم ہونا"

اس نے اسے بازو سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

آرب مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

دور کھڑی ایدہ انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

بے تاثر چہرہ لیے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ بائک کس کی ہے؟"

انہوں نے اسے بائک سے اترتے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ مجھے گفٹ ملی ہے"

وہ مسکرا کر بتانے لگا۔۔۔

"گفٹ میں۔۔۔ منہا نے دی ہے؟"

وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"نہیں ایدہ نے۔۔۔۔"

وہ وہیں لان میں کرسی کھسکا کر بیٹھا۔۔۔

"یہ ایدہ کے فادر کیا کرتے ہیں؟"

وہ اتنا مہنگا گفٹ دیکھ پوچھ ہی بیٹھی۔۔۔

"ان کی فیکٹری ہیں بہت سی۔۔۔۔"

وہ سادگی سے بتانے لگا۔۔۔

اور سارہ بیگم سوچ میں ڈوبی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آگے کیا پلان ہے بیٹا؟"

رفیق صاحب جو لگ بھگ فرقان صاحب کی عمر کے ہی تھے۔۔۔

سامنے نظریں جھکائے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

"کرنا کیا ہے اپنی کمپنی سنبھالے گا۔۔۔ میرے ساتھ"

فرقان صاحب نے جواب دیا۔۔۔

تبھی روم میں ایک لڑکی داخل ہوئی سر پر دوپٹہ جمائے۔۔۔

رنگت نارمل تھی۔۔۔۔چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا۔۔۔۔
اس کا ہر روپ سادگی جھلکا رہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں چائے کی ٹرے تھی۔۔۔۔
اس نے سلام کیا اور ٹرے میز پر رکھی۔۔۔۔
ابراہیم نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر نظر جھکا گیا۔۔۔

"یہ میری بیٹی ہے۔۔۔۔صدف۔۔۔۔"
وہ تعارف کروانے لگے۔۔۔

وہ کپ میں چائے ڈال رہی تھی۔۔۔۔
خاموشی سے۔۔۔

پہلے فرقان صاحب اور عمران صاحب (ابراہیم کے چچا) کو کپ "

بڑھایا۔۔۔۔

جسے انہوں نے مسکرا کر تھام لیا۔۔۔

پھر ابراہیم کی جانب کپ بڑھایا۔۔۔۔

جسے ابراہیم نے خاموشی بنا کسی تاثر کے تھام لیا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اٹھ کر بھاگ جائے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"باہر آجا۔۔۔۔۔"

نور یض کا میسج دیکھا اور وہ باہر نکل آیا۔۔۔

"تو یہاں۔۔۔۔؟"

وہ حیران ہوا۔۔۔

"ہاں۔۔۔بور ہو رہا تھا گھر پر۔۔۔۔ چل کامی ویٹ کر رہا ہے۔۔۔۔"

نوریض کی بات پر اس نے بائک نکالی۔۔۔

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔"وہ کہتا سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔"

"دس منٹ میں کافی شاپ پہنچو۔۔۔۔۔"

منہا نے حکم دیا۔۔۔

" سوری یار ارجنٹ ہے۔۔۔میں نہیں آسکتا"

آرب نے نوریض کے پاس آکر کہا۔۔۔

"ابھی تو آرہا تھا۔۔۔۔تو۔۔۔"

وہ حیران ہوا۔۔۔

"ابھی کال آگئی ایک رشتے دار کے یہاں جانا ہے ارجنٹ۔۔۔"

اس نے بہانہ بنایا۔۔۔۔۔

"چل ٹھیک ہے"

نوریض اس کا کاندھا تھپکا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"چاچو۔۔۔یار آپ نے بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔"

ابراہیم گھر آتے ہی عمران صاحب پر برس پڑا۔۔۔

"میں کیا کہتا؟"

وہ شانے اچکا کر رہ گئے۔۔۔

"ایسے میں کسی سے بھی شادی کر لوں کیا؟ مجھے نہیں کرنی ابھی"

وہ خوب تپا تھا۔۔۔

"تو منع کر دیتے نا۔۔۔۔گئے کیوں؟"

وہ الٹ ٹوکنے لگے۔۔۔

"میں نے کہا تھا مجھے نہیں کرنی۔۔۔ مگر مغل اعظم کسی کے سنتے ہیں کیا؟"
وہ جل بھن کر رہ گیا۔۔۔

"آپ کو کوئی پسند ہے تو بتادیں آپ بھائی"
زیمل نے فوراً کہا۔۔

"نہیں کوئی نہیں ہے۔۔۔"
اس نے سادگی سے نفی میں سر ہلایا

"تو مسئلہ کیا ہے۔۔ کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہے۔۔۔ ابھی صحیح"
عمران صاحب نے سمجھانے میں انداز میں کہا

"میں ابھی پڑھ رہا ہوں یار چاچو۔۔۔ سمجھا کریں۔۔۔"

وہ براسامنہ بنا کر رہ گیا۔۔۔

" تو منع کردو کہ لڑکی سمجھ ہی نہیں آئی"

پیچھے سے آتی عظمیٰ چچی نے مشورہ دیا۔۔۔

"اتنی ہمت بھی تو ہو اس میں"

عمران صاحب نے ہنس کر کہا۔۔۔

"تو آپ منع کردیں۔۔۔۔مجھے نہیں کرنی ابھی"

ابراہیم نے انہیں غور سے دیکھا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔میں کردوں گا۔۔۔۔ مگر لڑکی کا نام تم مجھے بتاؤ گے ؟"

انہوں نے شرط رکھی۔۔۔

"یار۔۔۔ حد ہے بے اعتباری کی۔۔۔۔ سنگل ہونے پر بھی لوگ یقین نہیں کرتے"

وہ پیر پٹختا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

#blind_friendsجارہ ہے

#Irsa_Rao

#Episide_6

"کیا ہوا؟"

آرب نے سامنے بیٹھی منہا کو دیکھا۔۔۔

مجھے نوٹس چاہیے۔۔۔بھائی کی شادی ہے اگلے ہفتے۔۔۔بنانے کا بلکل ٹائم "
"نہیں مل رہا۔۔۔
اس نے معصومیت سے کہا

میرے لے لو۔۔۔۔"وہ سادگی سے کہنے لگا۔۔۔"

"لوں گی تبھی تو بلایا ہے"
وہ ہنس کر کہنے لگی۔۔۔

اچھا تو میں ایسے ہی خوش فہم ہو گیا۔۔۔کہ تم مجھے مس کر رہی "
"ہو گی۔۔۔۔
وہ برا سا منہ بنا کر رہ گیا

"اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔۔ مس بھی کر رہی تھی میں"
وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

کتنا۔۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔"

اتنا.. "منہا نے ایک ڈبی سامنے رکھی۔۔۔۔"
آرب نے مسکرا کر ڈبی کو دیکھا۔۔۔۔
پھر ہاتھ بڑھا کر اٹھائی۔۔۔

اس میں ایک رنگ تھی جس میں فیروزہ جڑا تھا۔۔۔۔
آرب کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔" وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔"

ہاں۔۔۔یہ فیروزہ ہے۔۔۔سنا ہے پروٹیکشن سٹون ہوتا ہے یہ۔۔۔۔تم یہ "پہنو گے تو یہ انگوٹھی تمہاری حفاظت کرے گی۔۔۔۔"

وہ چہک کر بتانے لگی۔۔۔

وہ اس کی بات سن زور زور سے ہنس دیا۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوتا"

آرب نے ہنستے ہوئے مزاق اڑایا۔۔۔۔

منہا کے تیور یک دم بدلے۔۔۔۔

اسے اس کا ہنسنا برا لگ رہا تھا۔۔۔

منہا نے ڈبی اچک کر پرس میں ڈالی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"منہا۔۔۔یار۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا

"کیا سنوں۔۔۔"

وہ غرائی تھی

یار تم بے تکی بات کر رہی ہو۔۔۔۔انگوٹھی کیا حفاظت کرے گی کسی"
"کی۔۔۔۔

وہ نرمی سے سمجھانے لگا۔۔۔۔

تمہیں میری کیئر بے تکی لگتی ہے؟یہ نظر نہیں آیا کہ میں کتنے پیار سے لائی"
"تھی۔۔۔

وہ خفگی سے کہنے لگی۔۔۔

"میں نے پہننے سے منع تو نہیں کیا۔۔۔"

وہ صفائی دینے لگا۔۔۔

مجھے سب پتا ہے۔۔۔یہ سستی سی انگوٹھی تم کیوں پہنو گے۔۔۔؟ تمہیں"

"تو برانڈڈ چیزیں یوز کرنے کی عادت ہے

وہ روانی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

"یار منہا۔۔۔میری جان۔۔۔تم خوامخواہ بات کو بڑھا رہی ہو۔۔۔"

وہ نرمی سے کہنے لگا۔۔۔

نہیں اب تمہیں مہیں مہنگی والی انگوٹھی ہی دوں گی۔۔۔۔ یہ چاندی کی "

"انگوٹھی تمہارے لائک نہیں۔۔۔۔

وہ طنزیہ کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

"یار منہا پلیز۔۔۔۔"

وہ اس کے پیچھے لپکا۔۔۔

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اس نے دیکھا۔۔۔۔مام کالنگ لکھا آرہا تھا۔۔۔

"ایک منٹ رکو۔۔۔۔ جانا مت"

وہ سائیڈ پر گیا۔۔۔۔

یس مام۔۔۔۔"اس نے کان سے لگایا۔۔۔"

تمہارے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں میں حیدر آباد جا رہی ہوں۔۔۔ٹائم "
"سے گھر آجانا
وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"او کے مام۔۔۔ بائے"
اس نے جلدی سے فون بند کر پیچھے دیکھا منہا وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کہاں ہو؟"
وہ لیٹا تھا کہ موبائل پر بپ ہوئی۔۔۔

"گھر پر"

اس نے ایدہ کا میسج پڑھ کر ریپلائے کیا

"ریڈی رہو۔۔۔ باہر چلتے ہیں۔۔۔ میں پندرہ منٹ میں تمہیں پک کرتی"

"ہوں

ایدہ کا میسج پڑھ وہ کچھ سوچنے لگا۔۔

"پر کہاں؟"

اس نے ٹائپ کیا

"دیکھتے ہیں۔۔۔اوکے پندرہ منٹ"

اس نے میسج سین کیا پھر گہرہ سانس خارج کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اور

باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"بھائی۔۔۔۔مجھے برگر لادیں گے؟"

وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا جب زیمل وہاں آئی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔"

اس نے منہ بنا کر کہا

"لادیں۔۔۔۔میں نے کھانا نہیں کھایا"

وہ معصومیت سے کہنے لگی

"تو میں کیا کروں؟"

اس نے ایک نظر اس پر ڈالی

"تو برگر لا کر دیں۔۔۔۔"

وہ پھر سے کہنے لگی۔۔۔

"نو"

وہ بے رخی سے کہتا پھر سے ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔

آپ۔۔۔۔اللہ کرے بابا آپ کا رشتہ پکا کر آئیں۔۔۔۔اس صدف کے "ساتھ۔۔۔۔

اس نے جل کر بد دعا کی۔۔۔۔

ابراہیم نے تپ کر اس دیکھا۔۔۔

چچی۔۔۔۔۔"ابراہیم نے سامنے سے گزرتی عظمیٰ بیگم کو دیکھ کر آواز"
لگائی۔۔۔

چچی۔۔۔۔بدتمیزی کر رہی ہے۔۔۔۔ سمجھالیں۔۔۔۔ورنہ پٹ جائے گی"
"یہ۔۔۔
ابراہیم نے غصے سے کہا

"زیمل۔۔۔۔۔ بری بات بڑا بھائی ہے"
انہوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہر گز نہیں لا کر دے رہے۔۔۔ کل کو بیگم کہے گی نافٹا فٹ لا دیں گے"

وہ بھن کر بولے جا رہی تھی۔۔۔

"فکر نہیں کر۔۔۔۔ میں جورو کا غلام نہیں بنوں گا"

وہ مسکرا کر جواب دینے لگا

"تو لا کر کیوں نہیں دے رہے آپ۔۔۔۔"

پیچھے سے آتی سونیا بیگم نے اس ٹوکا۔۔۔

"مام۔۔۔۔ میرا موڈ نہیں بلکل بھی۔۔۔۔"

وہ پھر سے ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔

"اٹھیں لا کر دیں اسے۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔ بہنوں کو تنگ نہیں کرتے"

وہ سمجھانے لگی۔۔۔

"یہ جو بددعا دے رہی ہے مجھے"

وہ چڑ کر کہنے لگا۔۔۔

"میں نے کوئی بددعا نہیں دی۔۔۔۔"

وہ یک دم صفائی دینے لگی۔۔۔

"ابھی جو دی۔۔۔ صرف کے نام سے"

وہ اٹھ کھڑا ہوا

"بری بات ہے زیمل۔۔۔۔"

عظمیٰ بیگم نے زیمل کو گھورا

"دوبارا دی نا۔۔۔بابا کو کہ کر شادی کروا دوں گا"
وہ اس کے بال کھینچتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"آہ۔۔۔اب یہ نہیں دکھ رہا آپ کو"
وہ سر پر ہاتھ رکھتی عظمیٰ بیگم کو دیکھنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

موسم بہت خوشگوار تھا۔۔۔
ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔

آسمان پر بادل چھائے تھے۔۔۔مانو بارش کا امکان ہو۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ میں آئسکریم پکڑے سڑک پر چل رہے تھے۔۔۔

"بس اتنی سی بات پر ناراض ہو گئی؟"
وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔اب کل سے فون کر رہا ہوں۔۔۔تو اٹھا بھی نہیں رہی"
وہ ساتھ چلتی ایدہ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ویسے آرب۔۔۔ منہا تمہارے ٹائپ کی نہیں ہے۔۔۔ تم دونوں ساتھ "
"کیسے۔۔۔ مطلب کیسے ایڈجسٹ کرو گے سب۔۔۔۔
وہ نا سمجھی سے کہنے لگی۔۔

وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔

"وہ میرے ٹائپ کی ہی ہے۔۔۔مجھے اس کے علاوہ کوئی اچھی نہیں لگتی۔۔۔وہ واحد لڑکی ہے۔۔۔جس کے سارے نخرے میں خوشی اٹھا سکتا ہوں۔۔۔"

وہ بلاوجہ ہی مسکرا رہا تھا۔۔۔

"کیا تمہاری مام مان جائیں گی؟"

وہ شک ظاہر کرنے لگی۔۔

"میں نے مام سے بات کر لی ہے۔۔۔وہ منہا سے ملنا چاہتی ہیں۔۔۔

وہ ہنس کر بتانے لگا۔۔۔

ایدہ کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔وہ خاموش تھی۔۔۔

کچھ تھا جو اسے اندر تک سلگھا گیا تھا۔۔۔

تبھی بارش برسنے لگی۔۔۔

آرب نے یک دم آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔"

وہ تیزی سے ساتھ والی شاپ کی جانب بھاگا۔۔۔

مگر ایدہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔اپنے سوچوں میں گم۔۔۔
بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔

آرب نے دور سے اسے دیکھا۔۔۔

پھر آواز لگائی جب نہیں سنی تو۔۔۔ بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

وہ پوری بھیگ چکی تھی۔۔۔۔

"ایدہ تم بھیگ گئی ہو۔۔۔۔ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔۔"

اس نے بازو سے پکڑا۔۔۔

ایدہ یک دم اس کا ہاتھ اپنے بازو پر دیکھنے لگی۔۔۔۔

پھر خود کو دیکھا جو پوری بھیگ گئی تھی۔۔۔۔

آرب آس پاس دیکھا۔۔۔۔

وہاں لوگوں کا رش تھا۔۔۔۔

آرب نے ایک نظر اس کے حلیے پر ڈالی۔۔۔۔

اس کی وائٹ ٹی شرٹ بھیگ کر جسم کو نمایاں کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی جیکٹ اتاری اور ایدہ کی جانب بڑھائی۔۔۔

"یہ پہن لو۔۔۔۔۔"

آرب کا اشارہ وہ سمجھتے ہوئے جیکٹ تھام کر اس کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

مگر نظریں آرب پر ہی تھی۔۔۔جو اس سے دو قدم آگے چل رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ تو بھیگتی ہوئی کہاں سے آئی ہے؟"

کامی نے اندر آتے دیکھا۔۔

آئسکریم کھانے گئی تھی۔۔۔۔"اس نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔"

"یہ آپی کی جیکٹ تیرے پاس کیا کر رہی ہے"
اس کی نظر جیکٹ پر اٹکی۔۔۔

ہم دونوں ہی گئے تھے۔۔۔راستے میں بارش ہو گئی تو میں بھیگ گئی"
"تھی۔۔۔۔
وہ تفصیل سے بتانے لگی۔۔۔۔

"یہ ہاتھ میں کیا ہے؟"
وہ کامی کے ہاتھ میں بوکس دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ۔۔۔۔میں نے گفٹ لیا ہے"
وہ بوکس کھول کر دکھانے لگا۔۔۔

جہاں ایک خوبصورت بریسلیٹ تھا۔۔۔۔جو ڈوریوں سے بنا تھا۔۔۔۔
اور بیچ میں گھڑی کی طرح ڈائل تھا۔۔۔۔جس کے شیشے کے اندر کانٹوں کی جگہ خوبصورتی سے بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا

واؤ۔۔۔۔"ایدہ نے ہاتھ میں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔"

یہ میں نے سب کے لیے بنوائے ہیں۔۔۔۔تو یہ رکھ لے۔۔۔۔میں"
"باقیوں کو ابراہیم کے آنے کے بعد دوں گا
وہ مسکرا کر کہنے لگا

ایدہ کو وہ واقع بہت حسین لگا تھا۔۔۔۔

وہ کلائی پر باندھنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

" بھتیجے۔۔۔۔آپ کے بابا صاحب ہاں کرنے کے موڈ میں ہیں۔۔۔۔"

وہ جو ٹیبل پر رکھی پلیٹ سے فروٹ کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

ان کی بات سن چونکا۔۔۔۔

"آپ نے روکا بھی نہیں؟"

وہ الٹ پوچھنے لگا۔۔۔

"کہا تھا مگر وہ مانے نہیں۔۔۔"

انہوں نے شانے اچکائے۔۔

میں نہیں کر رہا شادی۔۔۔مجھے وہ لڑکی ہی پسند نہیں آئی۔۔۔ عجیب بہن جی ٹائپ تھی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ روہانسی ہوا۔۔۔

"اچھا کیا خرابی تھی لڑکی میں؟"

اس بار آواز پیچھے سے آئی تھی۔۔۔

جسے پہنچاننے میں ابراہیم کو سیکنڈ بھی نہیں لگا۔۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"بہت ہی افسوس کی بات ہے۔۔۔انکار کرنے کے لیے کوئی اور وجہ نہیں ملی تھی؟"

انہوں نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

پھر اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔۔۔

وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

"آپ کی بہن بھی اب بڑی ہو گئی۔۔۔شادی کی عمر ہو گئی ہے۔۔۔"

انہوں نے سائیڈ پر کھڑی زیمل کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"کل کو اگر کوئی لڑکا اسے یہی بول کر ریجیکٹ کر دے تو۔۔۔؟"

وہ اسے بغور دیکھ رہے تھے۔۔۔

ابراہیم شرمندہ ہوا۔۔۔ مگر نظریں نہیں اٹھائی۔۔۔

ایک بات میں بتادوں۔۔۔اگر کوئی لڑکی ہے آپ کی لائف میں۔۔۔تو"
"میں اس کا نام بھی نہیں سننا چاہوں گا۔۔۔ سمجھ گئے
وہ تلخ لہجے میں کہتے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

سب خاموش کھڑے تھے۔۔۔

♥♥♥♥♥

(اگر کوئی تمہارے ساتھ بدتمیزی کرے گا تب بھی میرا ریکشن سیم ہی ہوگا)

وہ اس کی جیکٹ ہاتھ میں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

(اوہ۔۔۔ تم بھیگ رہی ہو۔۔۔۔ بیمار ہو جاؤ گی)
وہ مسکرائی تھی۔۔

(یہ پہن لو)

اس نے بے اختیار ہی جیکٹ کو چہرے کے قریب کیا۔۔۔۔

آرب کے پرفیوم کی مہک اس کے سانسوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

"یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔؟"
وہ خود کلامی کرنے لگی۔۔۔۔
اس نے جیکٹ سامنے ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔

"وہ منہا سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔"

وہ خود کو سمجھانے لگی۔۔۔

مگر منہا اس کے لائق نہیں۔۔۔۔وہ تو اس کی عزت تک نہیں "

"کرتی۔۔۔۔آبی کو کیا نظر آتا ہے اس میں۔۔۔۔

وہ دل میں سوچنے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آپ کرتے ہو کسی کو پسند؟"

وہ گود میں سر رکھے لیٹے ابراہیم کے بال سہلانے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔مام۔۔۔میں کسی کو پسند نہیں کرتا۔۔۔ بابا غلط سمجھ رہے ہیں"

وہ صفائی دینے لگا۔۔۔

پھر بھی بیٹا آپ کو لڑکیوں کی عزت کرنی چاہیے۔۔۔۔الفاظ تو آپ نے غلط

"استعمال کیے تھے نا۔۔۔؟

وہ اسے یاد دہانی کروانے لگی۔۔۔

"میں بابا سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہنے لگا

"آپ ان کی بات مان لیں۔۔۔۔وہ خود ہی معاف کر دیں گے"

وہ اسے سمجھانے لگی

"ٹھیک ہے۔۔۔اپ انہیں کہ دیں جو انہیں ٹھیک لگتا ہے وہ کریں"

وہ بے دلی سے کہنے لگا۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔۔"

وہ جھک کر اس کے پیشانی چومنے لگی۔۔۔

ابراہیم مسکرادیا

❤❤❤❤❤

"سنو"

بپ سے میسج اسکرین پر جگمگایا

"کیا؟"

اس نے جواب دیا

"ائی مس یو"

وہ پڑھ کر مسکرائی۔۔۔

"مجھے بات نہیں کرنی تم سے"

اس نے مسکراہٹ دبا کر غصہ ظاہر کیا

"سوری نا۔۔۔۔پتا ہے مام ملنا چاہتی ہیں تم سے"

وہ بھی مسکرا کر بتانے لگا

"تم نے بتا دیا انہیں؟"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔بتاؤں گا نہیں تو شادی کیسے ہو گی؟"
آرب کے میسج پر وہ مسکرائے بنا نا رہ سکی۔۔۔

"اگر تمہاری مام نے ریجیکٹ کر دیا پھر؟"
وہ پوچھنے لگی

"ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔میری پسند کسی سے کم ہے کیا؟"
الفاظوں نیں تعریف تھی

"پھر بھی"
وہ مسکرائی

"انہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔بس تم ملنے آجانا۔۔۔۔"
آرب کی باتیں سن وہ بے حد خوش ہوئی۔۔۔

"تم ساری عمر میرے نخرے اٹھاؤ گے۔۔۔تنگ تو نہیں ہو نگے؟"
وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"میں تمہارے نخرے اٹھانے کے لیے تیار ہوں میڈم"
آرب کا میسج پڑھ وہ ہنسی تھی۔۔۔۔

"آئی لو یو آبی۔۔۔۔"
اس کا سارا غصہ فک ہوا

"آئی لو یو ٹو مائی لو۔۔۔۔۔"

فوراً رپلائی آیا۔۔۔

وہ دیکھ مسکرادی

♥♥♥♥♥

"میں صبح جاؤں گا اماں بی۔۔۔ میرے ایگزامز قریب ہیں۔۔۔"

وہ ان کو خود سے لگاتا ان کے برابر بیڈ پر بیٹھا تھا

بس جلدی سے ختم کروا اپنی پڑھائی۔۔۔ میں اپنے بچے سے دور نہیں رہ"
"سکتی پتا نہیں کتنی زندگی ہے

وہ خوف ظاہر کرنے لگی

"بس ایگزامز ہیں نیکسٹ منتھ۔۔۔ پھر میں آپ کے پاس آجاؤں گا"

وہ انہیں پیار کرنے لگا

"اپنا خیال رکھا کریں آپ۔۔۔۔"

وہ اسے لاڈ کرنے لگی۔۔۔

"میں تو رکھ لوں گا آپ نے رکھنا ہے اب اپنا۔۔۔۔میں واپس اؤ تو ڈانس کرتی ہوئی نظر آئیں آپ مجھے۔۔۔۔"

اس کی بات پر وہ ہنس دی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

رات بارش کی وجہ سے کافی ٹھنڈ بڑھ چکی تھی۔۔۔

اس نے کمبل سے ہاتھ نکال کر الارم بند کیا۔۔۔۔

اٹھنے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

مگر اسے کالج جانا تھا۔۔۔۔اس نے بنا وقت ضائع کیے۔۔۔کمبل پھینکا۔۔۔۔

اور اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔۔

پھر نظر اس کے برابر سوئے ایبو پر پڑی۔۔۔۔

"ابے تو کب آیا۔۔۔۔؟"

وہ اپنے برابر سوئے اسے دیکھ چونکا۔۔۔

"ہمم۔۔۔رات میں"

وہ بند آنکھوں سے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔

"تو۔۔۔میرے بیڈ پر کیا کر رہا کمینے۔۔۔؟"

اس نے اس کا کمبل پھینکا

اٹھ۔۔۔۔۔"وہ اکتایا"

"ابے۔۔۔جاہل آدمی۔۔۔تو ایسے ریئکٹ کر رہا جیسے تو لڑکی ہے۔۔"

وہ غنودگی اتارتا اٹھ بیٹھا

"ہاں تو کیا لڑکوں کی عزت نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ بنیان پہنتا کہنے لگا۔۔۔

"تو میں نے کون سی تیری عزت خراب کر دی۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"تو یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔اپنے روم میں کیوں نہیں سویا!؟"
وہ پھر پوچھنے لگا

ابے رات سفر سے اتنی ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔۔اور میرے روم کا ہیٹر ہی
"نہیں چل رہا تھا۔۔۔میں یہاں سو گیا۔۔۔۔
وہ سادگی سے بتاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔
اور نوریض اپنا یونیفارم اٹھائے باتھروم کی جانب بڑھ گیا

❤❤❤❤❤

"تو کب آیا؟"
آرب نے ابراہیم سے ملتے ہوئے پوچھا

"رات آیا۔۔۔اور میرے بیڈ پر سو گیا آ کر۔۔۔حالت دیکھ"

نوریض نے برا سا منہ بناتے ہوئے سب کو بتایا

"ہاں مزہ بڑا آیا۔۔۔شرٹ اتار کر سویا ہوا تھا"

ابراہیم نے تپانے کے لیے ہنس کر بتایا

"ابے تم دونوں کو شرم نہیں۔۔۔ایسی حرکتیں کرتے ہو؟"

کامی نے ہنستے ہوئے ٹوکا

"اسی لیے تو یہ لوگ ایک ہی فلیٹ شیئر کرتے ہیں۔۔۔"

آرب نے بھی لقمہ لگایا۔۔۔

بکواس نا کر۔۔۔۔ تو پہلے اپنی عزت بچا۔۔۔ وہ دیکھ ماسی کیسے تجھے نہار رہی "
ہے"
نوریض سے اسے شرمندہ کرنا چاہا

"ابے یہ واقع آبی کو گھورتی ہے۔۔۔ میں نے بھی نوٹس کیا ہے کچھ دن سے "
کامی نے کہا۔۔۔۔
آرب نے اسے گھورا۔۔۔۔

اس کی بات پر ابراہیم اور نوریض نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔ پھر یک
دم ہی بے اختیار ہنس دیے۔۔۔۔ قہقہہ لگا کر

"کیا کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔۔ فالتو میں "
آرب نے سوالیا نظروں سے کہا۔۔۔

وہ صحیح کہ رہا ہے۔۔۔۔واقع تجھے گھورتی ہے۔۔۔کیوں کہ اس دن جب تو"

"لائبریری میں بند تھا۔۔۔۔یاد ہے؟

نوریض نے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو؟"

وہ سمجھا نہیں تھا

"تو ایبو نے ماسی کو باتوں میں لگایا تھا۔۔۔"

وہ تصحیح کرنے لگا

"ہاں۔۔۔۔"

ہ مختصر کہنے لگا

"تو میں نے ماسی کو بس اتنا کہا کہ آرب آپ کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔اسے آپ سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی ہے۔۔۔ مگر وہ کہے گا نہیں"

ایبو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اور آرب کے تیور بگڑے۔۔۔۔

"کمینے۔۔۔ حرامی۔۔۔۔۔تجھے اور کوئی بہانہ نہیں ملا تھا۔۔۔۔آج تو بچے گا نہیں"

وہ اس سے پہلے اسے کاندھے سے اتارتا بیگ مسرتا وہ تیزی سے بھاگا۔۔۔

اور آرب اسے بکتا اس کے پیچھے دوڑا۔۔۔۔

نوریض اور کامی کو اپنی ہنسی روکنا محال لگ رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ میں تم سب کے لیے لایا ہوں"

کامی نے سب کو بریسلیٹ دیا۔۔۔

جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔۔

وہ سب اسے دیکھ مسکرائے۔۔۔۔

وہ واقع خوبصورت تھا

سب نے اسے کلائی پر باندھا۔۔۔۔

"یہ ہمارے کمینہ گروپ اس بینڈ سے مکمل ہو گیا۔۔۔۔"

کامی نے کہا

یہ لو گو ہے ہمارے گروپ کا۔۔۔"نوریض نے مسکرا کر بات لگائی۔

"ایدہ کہاں رہ گئی؟"

آرب نے پوچھا۔۔۔

کیونکہ وہ پانچوں موجود تھے۔۔۔ مگر ایدہ نہیں تھی۔۔۔

ابے کل تیرے ساتھ آئسکریم جو کھانے گئی تھی۔۔۔اوپر سے بارش میں"

" بھی بھیگ گئی۔۔۔ ٹھنڈ لگ گئی۔۔۔ فلو ہو گیا

وہ سنجیدگی سے بتانے لگا

"تم آئسکریم کھانے گئے تھے۔۔۔ مجھے کیوں نہیں لے کر گئے؟"

وہ خفگی سے بولی۔۔۔

"میڈم تمہارا منہ جو بنا ہوا تھا۔۔۔ریپلائے کر رہی تھی؟"

وہ الٹ پوچھنے لگا۔۔۔

"اب ان دونوں کو کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔"

ابراہیم اکتایا

"دفع ہو جا"

ارب نے ٹیبل سے ٹشو اٹھا کر اسے پھینکا۔۔۔

جو اڑ کر نیچے گرا

ابراہیم مسکرایا

"کچھ منگوالو یار۔۔۔۔"

نوریض نے کہا

"ہاں۔۔۔آرب آرڈر کر۔۔۔۔"

کامی نے کہا

"میں نے کیا تو تم سب مجھ سے ہی بل بھرواؤ گے"

وہ ہنس کر کہنے لگا

"ارے۔۔۔۔نہیں۔۔۔سب مل کر بھریں گے"

ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آرب اٹھ کر گیا اور آرڈر دینے چلا گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کلثوم۔۔۔کلثوم"

وہ چلاتے ہوئے نیچے آئی

ہاتھ میں ٹشو تھا۔۔۔

ناک لال ہوئی تھی۔۔۔۔

"جی بی بی۔۔۔۔"

ملازمہ بھاگتی ہوئی آئی

"یہاں واز تھا کہاں گیا؟"

وہ سامنے کھڑکی کے پاس اشارا کرتے پوچھنے لگی۔۔

"جی وہ۔۔۔صفائی کرتے ہوئے۔۔۔ٹوٹ گیا"

وہ نظریں جھکائے کہنے لگی

"ٹوٹ گیا۔۔ کس سے؟"

وہ غرائی

"مجھ سے"

وہ شرمندہ ہوئی

"کیا؟ تم نے وہ واز توڑ دیا۔۔۔؟ تمہیں پتا تھا وہ کتنا مہنگا تھا۔۔؟"

وہ غصے سے کہنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا میری گڑیا کو؟"

خاور صاحب وہاں آئے

"بابا واز توڑ دیا۔۔۔پتا بھی ہے وہ کتنا مہنگا تھا۔۔وہ آپی نے گفٹ دیا تھا مجھے۔۔۔۔"

وہ خفگی سے شکایت کرنے لگی۔۔۔

انہوں نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا

"کوئی بات نہیں چیز تھی ٹوٹ گئی۔۔۔

"

وہ سمجھانے لگے

"نو۔۔۔۔مجھے ویسا ہی چاہیے بس۔۔۔۔۔"

وہ تلخی سے کہتی پیر پٹختی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

خاور صاحب اس کی ضد اور غصہ دیکھ مسکرا دیے۔۔۔
وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی۔۔۔

#Blind_friends جاری ہے
#Irsa_Rao
#Episde_7

"کباب تو بہت ہی مزے کے تھے"
منہا نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا

"یہاں کی چکن مغلئ میری فیورٹ ہے"

آرب نے کہا۔۔۔

"فرائیڈ رائس بھی اچھے تھے۔۔۔"

کامی نے منہ صاف کیا

"ہاں تو نے دبا کے کھائے ہیں۔۔۔ میری نظر تجھ پر ہی تھی۔۔۔"

ابراہیم نے ہنس کر کہا

"ہاں تو تو نظر ہی رکھ۔۔۔اب پکا پیٹ میں درد ہو گا میرے"

کامی نے ٹوکا

"چلتے ہیں یار۔۔۔۔بل منگوالیتا ہوں"

آرب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بل پلیز۔۔۔" ویٹر بل رکھ کر چلا گیا تھا"

چلو پیسے نکالو سب "آرب نے سب کو پر سکون بیٹھے دیکھ کہا

"چل منہا پرس خالی کر"

ابراہیم نے سامنے بیٹھی منہا کو دیکھا

"لڑکی سے بل لو گے؟ تم چاروں مرد نہیں بھر سکتے۔۔۔ شرم کرو"

منہا نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

"یہ اچھا ایکسکیوز ہے؟"

کامی نے ابراہیم کو دیکھا

"چل کوئی نہیں تو بھر دے"

اس نے کامی کو کہا

"یہ بریسلیٹ میں نے ہی دیے ہیں۔۔۔اب بل بھی میں دوں؟"

وہ منہ بنا کر پوچھنے لگا

"چل نوریض تو بھر دے؟"

اس بار ابراہیم نے نوریض کو ٹوکا جو

"میں تو اپنا والٹ ہی گھر بھول آیا"

نوریض نے معصومیت سے کہا۔۔۔

آرب خاموشی سے سب کو باری باری دیکھ رہا تھا

"تو بھر دے نا"

نوریض نے الٹ ابراہیم کو گھیرے میں لیا

میں بیٹا تم لوگوں کے جیسا نہیں ہوں۔۔۔ نیں بھر دیتا اگر میرے پاس"
"کیش ہوتا
وہ سادگی سے کہنے لگا

"تو کارڈ دے دے"

اس بار کامی نے کہا

"ابے میں بنا بولے کارڈ دیتا مگر میں کل ہی آیا ہوں۔۔۔اور کارڈ گھر ہی بھول گیا۔۔۔چاچو کو کہوں گا بھجوا دیں گے۔۔۔پھر دیکھنا میں تم سب کو کھلاؤں گا۔۔۔"

ابراہیم نے الفاظوں میں شیرا گھولا۔۔۔

جو آرب کو اندر تک سلگھا گیا

منہا اور نوریض منہ پر ہاتھ رکھتے ہنسی روکنے لگے۔۔۔

"مجھے پتا تھا۔۔۔پتا تھا مجھے تم سب یہی کہو گے۔۔۔اتر آئے نا کمینگی پر۔۔۔"

آرب نے غصے سے کہا

"یار کیسی باتیں کر رہا ہے۔۔۔دوستی میں پیسہ نہیں آنا چاہیے"

نوریض نے کہا

"بھاڑ میں گئی دوستی۔۔۔دوبارہ نہیں آؤں گا میں تم سب کے ساتھ"

اس نے جیب سے والٹ نکالا۔۔۔۔

اور پیسے نکال کر اس میں رکھے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کہاں تھے تم؟"

وہ اسے گھر آتا دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔

"یونیورسٹی سے سیدھا ریسٹورنٹ چلے گئے تھے"

وہ بیگ پھینکتا کہنے لگا

"کھانا۔۔۔کس نے کھلایا؟"
وہ آخر کو پوچھ بیٹھی۔۔۔

"آرب نے؟"

وہ ہنسا

"شرم کرلو۔۔۔پچھلی بار بھی اسی نے بھرا تھا بل۔۔۔۔"
وہ شرمندہ کرنے لگی

"تو اگلی بار تو بھر دینا۔۔۔۔"
وہ صوفے پر لیٹتے ہوئے کہنے لگا

"میں تو آرب کی طرح پاگل نہیں ہوں"

وہ کہنے لگی۔۔۔

بدلے میں وہ بس ہنسا تھا زور سے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ویلکم میڈم۔۔۔اپنے سسرال میں پہلی بار قدم رکھا ہے آپ نے"

وہ گاڑی سے اترتا کہنے لگی۔۔۔

منہا مسکراتی اس کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔۔۔

"مام۔۔۔مام۔۔۔"

اس نے آواز لگائی۔۔۔

"کیا ہو گیا آرب۔۔۔۔"

وہ اپنے روم سے باہر نکلی۔۔۔

"اسلام و علیکم"
منہا نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ منہا؟"
وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ سمپل سے بلیک شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔۔
لمبے سلکی بال ہائی پونی میں قید تھے۔۔۔۔

صاف شفاف رنگت تیکھے نقوش۔۔۔۔ دبلی پتلی سی وہ لڑکی واقع خوبصورت تھی۔۔۔۔

سارہ بیگم نے اسے سر تا پاؤں بغور دیکھا

"کھڑی کیوں ہو ؟ بیٹھو"

وہ مسکرا کر کہتی اس کے قریب آئی۔۔۔

"کلثوم کو کہو کھانے کا انتظام کرے"

وہ پاس کھڑے آرب کو دیکھ کہنے لگی۔۔

"اور بیٹا۔۔۔اپ کے بابا کیا کرتے ہیں ؟"

وہ دوبارا مخاطب ہوئی

" جی وہ آرمی میں ہیں"

منہا نے معصو سے کہا

"اور بھائی۔۔۔؟"

وہ دوبارا پوچھنے لگی۔۔۔

"جی وہ جاب کرتے ہیں۔۔۔۔ میڈیکل کمپنی میں"

وہ سادگی سے بتانے لگی۔۔۔

"یہ ان کی شادی کا کارڈ ہے"

منہا نے ان کی جانب بڑھایا

"میں تو نہیں آسکوں گی۔۔۔۔ہاں آرب ضرور آئے گا۔۔۔"

سارہ بیگم نے بہانہ بنائے بنا کہا

"تمہارے کالج کی فیس وغیرہ کیسے افورڈ کرتے ہیں پھر آپ کے گھر والے؟ کیوں کے انکی انکم تو نہیں۔۔۔جو اتنے مہنگے کالج کے خرچے افورڈ کر سکے۔۔۔"

وہ تفصیل پوچھ کر حیران ہوئی تھی

کیوں کہ وہ جس کالج میں پڑھتی تھی وہ واقع بہت مہنگا تھا

"میں اسکالرشپ پر پڑھ رہی ہوں آنٹی۔۔۔۔بہت جلد کوئی جاب ڈھونڈ لوں گی"

وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔جب کہ انکا رویہ اسے عجیب لگا تھا

وہ ہلکا سا سر کو خم دیتی مسکرائی۔۔۔

" آؤ میں اپنا روم دکھاتا ہوں"
آرب جو کچن میں تھا آتے ہی کہنے لگا

"ہاں جاو"
سارہ بیگم کے کہنے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی

سیڑھیاں چڑھتا وہ روم میں آئے
دونوں اطراف میں گلاس وال تھی۔۔۔

سامنے سے کوریڈور کا راستہ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

سینٹر میں ترکش بیڈ اپنی خوبصورتی آپ کا۔۔۔۔

منہا بنا پلکیں جھپکائے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیسا لگا میرا روم۔۔۔۔جو بہت جلد ہم دونوں کا ہو جائے گا"
اس نے پیچھے کھڑے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

منہا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"بہت خوبصورت روم ہے تمہارا"
منہا نے مسکرا کر کہا

"آج تو یہ مجھے بھی خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔تم جو یہاں ہو۔۔۔۔"
وہ مسکراتا اس کے سامنے آیا

تمہیں پتا ہے۔۔۔ میں نے مام کو کہ دیا۔۔۔ کہ اگر میری بیوی نے ضد کی "

" کراچی رہنے کی تو ہم یہیں رہیں گے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ تھا اپنے ہاتھوں میں سموئے محبت سے کہنے لگا

" نہیں ہم حیدر آباد رہیں گے۔۔۔۔ ان کے پاس۔۔۔ ان کے ساتھ "

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

" اگر مام نے تمہاری یہ باتیں سن لی نا کل ہی تمہیں بہو بنا کر لے آئیں گی "

وہ ہنس کر کہنے لگا۔۔۔ وہ بھی ہنس دی

♥♥♥♥♥

" نہ کر۔۔۔۔ "

نوریض حیران ہوا۔۔۔

"سچی۔۔۔۔ مگر اب بابا کو کون سمجھائے"

وہ بجھے بجھے لہجے لگا

"تو کر لے۔۔۔۔ تجھے ایک دن تو کرنی ہی ہے"

نوریض نے مشورہ دیا

"خود تو پسند سے منگنی کر لی۔۔۔۔ اور مجھے مشورے دے رہے ایسے؟"

وہ جل کر کہنے لگا

اس چیز میں تو لکی ہوں میں۔۔۔۔ میں نے جس سے محبت کی اسی سے منگنی

کی"

وہ مسکرایا

"یہ محبت کیسے ہوتی ہے۔۔۔مجھے تو نہیں ہوئی کبھی۔۔۔۔"

ابراہیم سیدھا ہوا

"محبت ایک بہت خوبصورت احساس ہے۔۔۔یہ بس ہو جاتی ہے"

وہ بتانے لگا

"پتا کیسے لگے گا کہ ہمیں محبت ہو گئی۔۔۔؟"

وہ پوچھ ہی بیٹھا

جب سامنے والے شخص کی بری عادتیں بھی تجھے اچھی لگیں۔۔۔۔بس"
دل ضد کرے یہ شخص سب سے الگ ہے۔۔یہی چاہیے۔۔۔۔تو بلا وجہ ہی
"ہم اس شخص کے ساتے نخرے اٹھاتے ہیں۔۔۔۔
نوریض نے آخری بات ہنس کر کہی

"لیکن میرا دل نہیں کرتا کسی کے نخرے اٹھاؤں۔۔۔۔
وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہنے لگا

"جس دن تجھے محبت ہو گی تو بھی نخرے خوشی خوشی اٹھائے گا"
نوریض کہنے لگا

"جیسے آپی اٹھاتا ہے۔۔۔منہا کے؟"
وہ کنفرم کرنے لگا۔۔۔

اور بدلے میں نوریض ہنس دیا

♥♥♥♥♥

مام کو کوئی اعتراض نہیں "آرب نے خوش دلی سے بتایا "
اس کے برابر میں بیٹھی منہا مسکرا رہی تھی۔۔۔

"تم سب نے آنا ہے شادی پر لازمی"
منہا نے بیگ کاندھے پر ڈالتے ہوئے کہا

"تم شادی کر رہی ہو؟"
نوریض نے چہک کر پوچھا

"میری نہیں بھائی کی ہے۔۔۔میں کل سے چھٹی پر ہوں۔۔۔میں بس کارڈز دینے آئی تھی تم لوگوں کو"

اس نے ٹیبل پر رکھے کارڈز کی جانب اشارہ کیا

"یہ کامی کہاں ہے؟"

ایدہ نے سوال کیا۔۔۔

"وہ رہا سامنے نیو ایڈمیشن ہے لڑکی۔۔۔آج کل اسی کے پیچھے ہوتا ہے روز"

آرب نے ناک سے مکھی اڑائی

"اوہ۔۔۔۔میں بھی دیکھ کر آؤں؟"

ابراہیم اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"تیرے فون میں آلریڈی کرن ہے اور گھر پر صدف۔۔۔"

نوریض نے اسے تپایا

ابراہیم نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

"تیرے پیٹ میں بات نہیں رکے گی نا؟"

ابراہیم نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا

نوریض نے ہنس کر لبوں پر انگلی رکھی۔۔۔

"کیا کیا چل رہا ہے یہ۔۔۔؟"

منہا نے ان دونوں کے اشارے دیکھ پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔بس بتا رہا ہوں۔۔۔کرن تو اب ناراض"

ہے۔۔۔۔۔یہ۔۔۔اس کے بھائی نے میری سیٹنگ خراب کی

" تھی۔۔۔۔۔اسائمنٹ چوری کر کے۔۔۔

ابراہیم نے ایدہ کی جانب اشارہ کیا

"تو تم اس کی کر دو جاو"

ایدہ نے ہنس کر مشورہ دیا

وہ سر ہلاتا مڑ گیا۔۔۔اس کا رخ سامنے کھڑے کامی کی جانب تھا

یہ لوگ نہیں سدھریں گے "نوریض نے کرسی سے ٹیک لگائی"

"لڑکیوں کے بنا ان دونوں کا گزارا نہیں۔۔۔"

منہا نے ہنس کر کہا

ہاں تو تم دونوں کی سیٹنگ ہے۔۔۔۔۔یہ رتبہ کے ساتھ بزی"

"ہے۔۔۔۔ہم تین سنگل بندے کہاں جائیں؟

ایدہ نے افسردگی سے کہا

سدھر جا" منہا نے اس کے سر پر چپت لگائی"

بدلے میں وہ زور سے ہنسی۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔تو بات تھی۔۔۔۔"

پیچھے سے باسل کی آواز پر وہ چاروں چونکے

"دوستی ہو تو ایسی۔۔۔۔"

باسل ان کے قریب آیا

"باسل جھگڑا مت شروع کر"

اس بار نوریض بھی اٹھ کھڑا ہوا

"جھگڑا تو اس دن تمہارے اس دوست نے شروع کیا تھا۔۔۔۔مجھے مار کر"

باسل نے سنجیدگی سے کہا

"تو اس کا بدلہ تم نے لے لیا تھا ںا۔۔پرنسپل کو بتا کر"

ایدہ نے فوراً کہا

"پرنسپل نے کیا بگاڑ لیا اس کا... دشمنی تو اس نے شروع کر دی اب"

باسل نے چبا کر کہا

"لگتا ہے اس دن کی مار بھول گیا تو"

اس بار آرب نے غصے سے کہا

بھولا ہوتا تو میں آج یہاں نہ ہوتا۔۔۔اب تو... تو ساری عمر یاد رکھے گا تو"

"نے پنگا کس سے لیا

وہ اکڑ کر کہنے لگا۔۔۔

"دھمکی کسی اور کو دے۔۔۔ڈرتا نہیں ہوں میں"

وہ سرخ آنکھوں سے کہنے لگا۔۔۔

"باسل کیوں بات کو بڑھا رہے ہو۔۔۔؟ جاؤ یہاں سے"""

منہا نے آرب کو بازو سے پکڑ کنٹرول کرنا چاہا۔۔۔

اس دن تو بڑی نیک بن رہی تھی۔۔۔یہ تو نہیں بتایا کہ دوستی کی آڑ میں"
"گھل کھلا رہے ہو دونوں

باسل نے غصے سے کہا۔۔۔

اور اس بار صرف آرب کو ہی نہیں بلکہ نوریض کو بھی غصہ آیا تھا

♥♥♥♥♥

ربیہ۔۔۔نائس نیم۔۔۔جتنی آپ خوبصورت ہو۔۔۔اس سے زیادہ"
خوبصورت آپ کا نام ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

تعریف سنتے ہی ربیہ کی آنکھوں میں چمک اور لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"توتم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ربیہ خوبصورت نہیں ہے۔۔۔بس اس کا نام ہی خوبصورت ہے"

پیچھے سے ابراہیم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

وہ شرارت سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا

"جی نہیں میں نے ایسا نہیں کہا"

وہ روہانسی ہوا

"یہ کون ہے"

ربیہ اب ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کمیل کچھ کہتا ابراہیم نے فوراً ہاتھ بڑھایا۔۔۔

"میں کمیل کا فرینڈ ہوں۔۔۔ابراہیم۔۔۔نائس ٹو میٹ یو"
اس نے چہک کر کہا

اس نے مسکرا کر ہاتھ ملایا
کمیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابراہیم کا گلا دبا دے۔۔۔

"ہم کہیں اور چل کر بات کریں۔۔۔"
کمیل نے ایک بری نظر ابراہیم پر ڈال کر ربیہ سے مخاطب ہوا

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا۔۔۔

پیچھے سے شور کی آواز پر وہ پلٹا۔۔۔۔

سامنے ہی آرب اور نوریض کے ساتھ جھگڑا ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے ایبرو سکیڑ کر دیکھا۔۔۔

"کامی آبی کے ساتھ جھگڑا ہو رہا ہے۔۔۔۔ چل"

وہ پریشانی سے ان کی جانب بھاگا

کمیل بھی اس کے پیچھے لپکا۔۔۔

آرب کی ناک سے خون بہ رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ باسل کے گریبان پر تھے۔۔۔۔

دوسری طرف نوریض باسل کے دوست کے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔۔۔۔

کمیل فوراً نوریض کی جانب بھاگا۔۔۔

"ابیو۔۔۔۔۔"

منہانے روتے ہوئے سامنے سے آتے ابراہیم کو پکارا

"تو باز نہیں آئے گا سالے۔۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے جھٹکے سے آرب کا گریبان باسل کے ہاتھ سے چھڑوا کر دھکا دے کر باسل کو پرے دھکیلا۔۔۔۔

"کمینہ نام رکھ کر گروپ کا تم سب خود کو شیر سمجھ رہے ہو"

وہ غراتے ہوئے کہنے لگا

"کمینگی ابھی دکھائی نہیں ہم نے ورنہ۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔۔

ورنہ کیا کر لے گا ہاں۔۔۔۔ تمہارے جیسے نہیں ہم۔۔۔۔ گروپ میں "
"لڑکیاں شامل کر کے ایش کرتے ہیں جو۔۔۔۔
باسل نے سرخ آنکھوں سے کہا

"بکواس بند کر اپنی۔۔۔۔۔"
اس بار ابراہیم کا مکہ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔۔۔اور وہ لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچا۔۔۔۔
وہ سیدھا ہوتے ہی ابراہیم کی جانب بڑھا اور دونوں جھگڑا کرنے لگے۔۔۔۔

سب اسٹوڈنٹس انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ جھگڑا واقع بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ لو صاف کرو۔۔۔۔۔"
ایدہ نے ٹشو آرب کی جانب بڑھایا

اس نے ٹشو خاموشی سے لے لیا۔۔۔
اور ناک سے بہتا خون صاف کرنے لگا۔۔۔۔

پاس ہی ابراہیم اور نوریض بیٹھے تھے۔۔۔
منہا اور اور کمیل پرنسپل کے آفس میں تھے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ باہر آئے۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔

منہا نے آتے ہی انہیں دیکھ کہا

وہ سر کو خم دیتے اٹھ کھڑے ہوئے
اور تینوں پرنسپل کے آفس میں داخل ہوئے۔۔۔

"آپ لوگ یہ سب کرنے آتے ہیں کالج؟"
پرنسپل انہیں دیکھ غصے میں آئے۔۔۔

"سر وہ باسل بار بار بدتمیزی کرتا ہے"
آرب نے کہا

تو میں نے پہلے بھی کہا تھا ہم بیٹھے ہیں ابھی۔۔۔۔ جھگڑا کرنے کو کس نے کہا"
"تھا

وہ تلخ لہجے کہنے لگے

"لیکن سر پہلے اس نے شروعات کی تھی۔۔۔"

نوریض نے فوراً کہا

"ان تینوں کے پیرنٹس کو کال کریں۔۔۔"

وہ غصے سے کہنے لگے

"مگر سر ہمارا قصور نہیں تھا"

ابراہیم نے صفائی دینی چاہی۔۔۔

آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔اب بات آپ لوگوں کے گھر والوں سے "

"ہو گی۔۔۔

انہوں نے ہاتھ سے جانے کا اشارا کیا

♥♥♥♥♥

"پریشان کیوں ہو رہا ہے؟"

آرب نے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا۔۔۔

"یار تو سمجھ نہیں رہا۔۔۔میرے بابا غصہ کریں گے"

اس نے پریشانی سے کہا

تبھی اس کا فون بجنے لگا

اسکرین پر بابا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

ابراہیم کا حلق خشک ہوا

پھر نوریض کے اشارے پر اس نے کال اٹھائی

"اسلام و علیکم بابا"

اس نے فون کان سے لگاتے ہی کہا

"مگر بابا۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا"

اس نے بس اتنا کہا۔۔۔

آرب اور نوریض بغور اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

چند ہی لمحوں میں اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

"کیا ہوا؟"

نوریض نے پوچھا

"کالج سے شکایت گئی ہے۔۔۔ بابا غصے میں ہیں۔۔۔ کل آئیں گے"

وہ فکرمندی سے کہنے لگا

"تو فکر مت کر ہم گواہی دیں گے نا کہ تیرا قصور نہیں تھا"

نوریض نے تسلی دینی چاہی

"بابا کو گواہی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔انہیں تو میرا ہی قصور لگے گا"

ابراہیم نے معصومیت سے کہا

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ٹینشن نہیں لے

آرب نے اسے تسلی دی

♥♥♥♥♥

"یہ میں کیا سن رہی ہوں؟"

وہ غصے میں سامنے بیٹھے آرب سے پوچھنے لگی

"مام۔۔۔ جھگڑا اس باسل نے شروع کیا تھا۔۔۔"

آرب نے جھنجھلا کر کہا

"تو لوگ کمپلینٹ کرتے۔۔۔ خود کیوں جھگڑا کیا؟"

وہ تلخ لہجے میں کہنے لگی

"وہ خود آتا ہے جھگڑا کرنے۔۔۔۔ ہم نے کچھ نہیں کیا"
وہ صفائی دینے لگا

تم لوگوں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ تم لوگوں نے اسے مارا ہے۔۔۔پتا ہے"
"اس لڑکے کو کتنی چوٹیں لگی ہیں۔۔۔
وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں اسے احساس کروانے لگی۔۔۔

"چوٹ تو مجھے بھی لگی ہے۔۔۔۔وہ کسی کو یاد نہیں"
وہ افسردگی سے کہنے لگا

آرب۔۔۔۔ تمہیں ضرورت ہی کیا تھی یہ سب کرنے کی۔۔۔۔پرنسپل"
"نے بلایا ہے مجھے۔۔۔۔ تمہارے ڈیڈ کو پتا لگ گیا تو کتنا غصہ کریں گے
وہ خود پریشان ہوئی

آرب بنے غصے سے سر کو خم دیا۔۔۔۔

پھر اٹھ کھڑا ہوا

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ کھانا لگوا رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے ٹوکنے لگی

"بھوک نہیں ہے مجھے"

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا

♥♥♥♥♥

یار میرے ابو کو پتا لگا کہ میری وجہ سے جھگڑا ہوا۔۔۔۔ وہ تو مجھے مار ہی دیں گے"

وہ پریشانی سے کہنے لگی

"تو انہیں کون بتائے گا؟"

ایدہ نے اس کی پریشانی کم کرنی چاہی۔۔۔

"پرنسپل اور کون۔۔۔۔؟ کال کی تھی انہوں نے بھائی کے پاس"

وہ دکھ بھرے لہجے میں کہنے لگی

"کیا؟ تیرا کیا قصور تھا سب میں؟"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

قصور یہ ہے کہ میں بھی کمینہ گروپ کی میمبر ہوں۔۔۔۔اور سارا جھگڑا''

''میرے پیچھے ہی ہوا ہے

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔

اس کی بات پر ایدہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

''ہنس کیوں رہی ہے؟''

وہ غصہ ہوئی

کیوں کہ مجھے لگتا ہے میرے ڈیڈ کے پاس بھی کال گئی ہو گی۔۔۔کیونکہ''

''میں اور کامی بھی کمینہ گروپ میں شامل ہیں۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پہنا بریسلیٹ دکھایا۔۔۔۔

جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر منہا بھی مسکرا دی۔۔

♥♥♥♥♥

"یار میری امی کو بھی شکایت دی ہے پرنسپل نے"

نوریض نے منہ بنایا۔۔۔

"کیوں؟"

ابراہیم نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"سب کے گھر والوں کو کی ہے۔۔۔اپنے گروپ سے جلتے ہیں سب"

وہ بدمزہ ہوا

"منہا کے گھر بھی؟"

وہ پوچھنے لگا

ہاں۔۔۔اس نے میسج کر کے بتایا اس کے بھائی کے پاس کال آئی تھی کل"

"بلایا ہے

وہ تفصیل دینے لگا

"یہ پرنسپل صاحب نہیں سدھریں گے۔۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا

"اس کے گھر میں تو شادی بھی ہے۔۔۔"

نوریض نے بتایا

ہاں۔۔۔اس کے گھر والے سخت ہیں یار۔۔۔۔وہ کیسے ہینڈل کرے گی"

"سب۔۔۔

اسے فکر ہوئی

"یہ تو کل ہی پتا لگے گا جب اس کا بھائی آئے گا"

نوریض نے کہا

اور ابراہیم اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا

♥♥♥♥♥

فرقان صاحب۔۔۔۔ابراہیم کی شرارتیں بڑھتی جا رہی ہیں دن بہ" دن۔۔۔۔اور شرارتوں تک پھر بھی ٹھیک تھا۔۔۔۔ مگر اب تو یہ سب مار "پیٹ پر اتر آئے۔۔۔۔

پرنسپل صاحب۔۔۔سامنے بیٹھے فرقان صاحب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

شفیع صاحب آپ پرنسپل ہیں۔۔۔پوتا کالج چلا رہے ہیں۔۔۔۔آپ بہتر "
"ہینڈل کرنا جانتے ہوں گے۔۔۔۔ مگر
فرقان صاحب جو کافی دیر سے ابراہیم کی شکایات سن رہے تھے۔۔۔آخر کو
خاموشی توڑی

مگر وہ مثال سنی ہے آپ نے ؟کہ کتے کو بھی پتھر مارا جائے تو وہ بھونکتا "
"ضرور ہے۔۔۔۔
انہوں نے سنجیدگی سے کہا

شفیع صاحب خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا کہ قصور صرف ابراہیم اور اس کے دوستوں کا ہو گا۔۔۔ بلا وجہ تو اس لڑکے کو نہیں مارا ہو گا۔۔۔ کچھ تو اس نے بھی کیا ہو گا"

وہ سنجیدگی سے بات کرنے لگے

"میں یہ نہیں کہ رہا فرقان صاحب کہ سارا قصور ان ہی کا ہے۔۔۔ میں بس یہ کہ رہا ہوں کہ ان لوگوں کو ہمیں بتانا چاہیے تھا کہ مار پیٹ کرنی تھی"

وہ سمجھانے لگے

"لیکن آپ ہی نے ابھی بتایا کہ کچھ دن پہلے بھی آرب کا جھگڑا ہوا تھا۔۔۔ اس لڑکے سے۔۔۔ تو آپ کو حل نکالنا چاہیے تھا کہ دوبارا جھگڑا نہ ہو"

انہوں نے پرنسپل کو ہی ٹوکا۔۔۔

"میں نے سمجھایا تھا دونوں کو"
وہ صفائی دینے لگے۔۔۔۔

سمجھانے سے تو مسئلہ اور بڑھ گیا۔۔۔۔ خیر میں بھی سمجھاؤں گا ابراہیم "
"کو۔۔۔۔
وہ مسکراتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

"خیر میں چلتا ہوں۔۔۔۔ نائس ٹو میٹ یو"
وہ ہاتھ ملاتے باہر نکل گئے۔۔۔

عجیب آدمی ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کو سمجھانے کے بجائے مجھے سمجھا کر چلے "
"گئے
شفیع صاحب گہرہ سانس لے کر رہ گئے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کیا کیا تھا اس لڑکے نے جو آپ سن نے اسے اتنا مارا؟"
وہ کر ختگی سے سامنے کھڑے ابراہیم اور اس کے دوستوں کو دیکھنے لگے

"انکل وہ ہماری دوست کے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا۔۔۔"
نوریض نے سر جھکائے بتایا

تو مارنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔مجھے بتادیتے مسئلہ حل"
"ہو جاتا۔۔۔دوبارا میں شکایت نہ سنوں۔۔۔اوکے
وہ ابراہیم کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

"جی بابا"

ابراہیم نے ادب سے جواب دیا

♥♥♥♥♥

"تیرے ڈیڈ نے کیا بولا ؟"

ابراہیم نے کمیل اور ایدہ کی جانب دیکھا

"آئے ہی نہیں فون پر ہی بات کر لی تھی۔۔۔۔"

کمیل نے لاپرواہی سے کہا

"ڈانٹا نہیں تم لوگوں کو۔۔۔۔؟"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ذکر تو نہیں کیا۔۔۔۔ گھر جا کر کلاس لگ جائے تو کچھ نہیں پتا"
کمیل نے ہنس کر کہا

"میری امی خود نہیں آئی۔۔۔۔ فون پر ہی بات کرلی تھی۔۔۔۔"
نوریض نے مسکرا کر کہا

"بس میرے بابا ہی فرمانبردار ہیں پرنسپل کے"
ابراہیم نے منہ بنا کر کہا

ابے تو۔۔۔ کیا بول رہا تھا کہ تیرے بابا یہ کردیں گے وہ کردیں
"گے۔۔۔۔ وہ تو کچھ بھی نہیں کہ کر گئے۔۔۔۔ خوامخواہ برا سمجھتا تو۔۔۔۔
آرب نے شرمندہ کرنا چاہا

"میں خود حیران ہوں ایسا کیسے ہو گیا۔۔۔ طوفان تھم گیا۔۔۔"

ابراہیم نے ہنس کر کہا

میری مام نے کل اتنی سنائی ہے مجھے۔۔۔ شکر ہے ڈیڈ کو نہیں پتا لگا وہ اور"

"غصہ ہوتے

آرب نے سنجیدگی سے بتایا

"باقی جو بھی کہو۔۔۔اس باسل کے چہرے کا نقشہ بگاڑ دیا ایبو نے"

نوریض نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"دوبارا لڑکیوں کو نہیں چھڑے گا"

کمیل نے کہا

"مجھے تو لگتا دیکھے گا بھی نہیں اب"

ایدہ ہنسی

" مجھے تو لگتا وہ شادی بھی نہیں کرے گا اب"

نوریض کی بات پر باقی سب بھی کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔

"بھائی غصہ ہیں مجھ سے"

منہا نے اداسی سے کہا

"تو کیوں ڈر رہی ہے۔۔۔ تیرا تو کوئی قصور نہیں تھا"

نوریض نے پاس بیٹھی منہا کی جانب دیکھ کر کہا

تبھی سامنے سے منیب چلتا آ رہا تھا۔۔۔

نوریض اور منہا اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

منہا اسے دیکھ پریشان ہوئی

"یہ کون ہے؟"

منیب نے نوریض کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" میں منہا کا فرینڈ ہوں۔۔۔ نوریض"

اس نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

منیب نے خاموشی سے ہاتھ ملا لیا

"اس بار ہاتھ ملایا ہے۔۔۔اگلی بار اگر تم اور تمہارے دوست منہا کے آس پاس بھی دکھائی دیے تو ہاتھ توڑنے میں بھی ٹائم نہیں لگاؤں گا میں"

منیب نے سنجیدگی سے نوریض کو دھمکی دی اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔"منہا نے ایک نظر نوریض کو دیکھا جو خاموش کھڑا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"قسم سے دھمکی دے کر گیا ہے"

نوریض نے منہ بنایا

"وہ غصے میں تھے۔۔۔ سوری یار"

منہانے پاس بیٹھے نوریض کو دیکھتے معذرت کی

"پھر بھی یار ہم تیرے لیے لڑے تھے۔۔۔۔ تیرے بھائی کو سمجھنا چاہیے

تھا اس بات کو"

ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا

"انہیں بات کا نہیں پتا نا۔۔۔۔ پرنسپل نے شکایت کی اسی لیے۔۔۔۔ بس

سوری"

وہ پھر سے شرمندہ ہوئی

"چلو خیر ہے کوئی بات نہیں۔۔۔۔ کچھ کھاتے ہیں"

آرب نے بات کو ختم کرنا چاہا

"ہاں آئسکریم منگوا لے۔۔۔۔"

کامی نے کہا۔۔۔

"اس بار اپنے اپنے پیسے نکالو۔۔۔سب"

آرب نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔

"تو بھو کا مر لے۔۔۔۔یہ لے"

کامی نے پرس سے پیسے نکال اس کی جانب بڑھائے۔۔۔۔

یہ بات۔۔۔۔شرم کر لے آرب۔۔۔دوستی میں پیسہ نہیں لانا"

"چاہیے۔۔۔سیکھ کامی سے

نوریض نے خوش دلی سے کہا

"اوہ۔۔۔اس نے صرف اپنے دیے ہیں۔۔۔"

آرب نے ہنس کر کامی کا دیا ہوا نوٹ ہوا میں لہرایا

نوریض کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔

اس نے کامی کی جانب دیکھا۔۔

"ہاں تو اپنے اپنے خود بھرو۔۔۔"

کامی بھی ہنس کر کہنے لگا

"چل دے دے یار۔۔۔"

ابراہیم نے نوریض کو کہنی ماری

"تو دے میں پرس نہیں لایا"

نوریض نے ڈھٹائی سے کہا

"ابے کمینے۔۔۔ہر بار ایک ہی بہانہ کیوں بناتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے والٹ نکال اپنے اور نوریض کے پیسے آرب کی جانب بڑھائے۔۔۔۔

"آرب ایک میری بھی۔۔۔۔"

منہا نے پرس سے پیسے نکال آرب کی جانب بڑھائے۔۔۔۔

"رکھ لو میں لے آؤں گا"

آرب نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اور اس کے جواب پر صرف منہا ہی مسکرائی۔۔۔۔

باقی تینوں کے منہ دیکھنے والے تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"یہ ایدہ کہاں رہ گئی؟"
آرب نے سب کو آئسکریم دیتے ہوئے پوچھا

"اسے سر شکور کے پاس گئی ہے۔۔۔پریکٹیکل لینے"
منہا بتایا۔۔۔۔

"یار میں نے پریکٹیکل لینا تھا سر کے پاس ہی ہے"
نوریض نے کہا

"وہ لے آئے گی میں نے بتایا تھا"
منہا نے آئسکریم کھاتے ہوئے تسلی دی۔۔۔

دور کھڑی ایدہ انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
آرب نے سب کو آئسکریم دی۔۔۔۔
پھر خود بھی اپنی آئسکریم کھال کر کھانے لگا۔۔۔۔

میرا فلیور۔۔۔۔ چینج کیوں لائے" منہا نے اس کی آئسکریم کو دیکھتے ہوئے"
پوچھا

"تم یہ لے لو؟"
آرب نے ہنس کر اس کی جانب بڑھائی۔۔۔

منہا نے منہ کھول کر اس کی آئسکریم چکھی۔۔۔

"نہیں تھینک یو۔۔۔میری زیادہ اچھی ہے"
منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"ٹیسٹ کرواؤ"
آرب نے سرگوشی کی۔۔۔

نو۔۔۔"منہا مسکرادی۔۔۔"

"میرے بنا ہی آئسکریم کھا رہے ہو تم سب؟"
وہ شکوہ کن نگاہوں سے پوچھنے لگی

سب جو آئسکریم کھانے میں مصروف تھے۔۔۔یک دم اسے دیکھنے لگے۔

"کب سے ویٹ کر رہے تیرا۔۔۔کہاں رہ گئ تھی؟"

ابراہیم نے پوچھا

"ویٹ کر رہے ہوتے تو آئسکریم نہیں ہوتی تم سب کے ہاتھوں میں"

وہ سنجیدہ تھی۔۔۔

" ارے نہیں یار۔۔۔تو تھی نہیں نا۔۔۔۔پگھل جاتی"

نوریض نے صفائی دی۔۔۔

مگر ایدہ کے تیور نہیں بدلے وہ جھٹ سے قریب آئی اور سب کے ہاتھوں سے آئسکریم باری باری ہاتھ مارتے گرادی۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے"

آئسکریم گرتے ہی ابراہیم غرایا

"جب میں نہیں کھاؤں گی تو تم سب کیسے کھا سکتے ہو؟"

وہ بھی اکڑ کر کہنے لگی

"میں تمہیں بھی لا دیتا۔۔۔۔ مگر یہ سب"

آرب کا مڈ آف ہوا

"تم صرف منہا کو لا کر دو دوبارا"

وہ ایک بری نظر ان دونوں پر ڈالتی پلٹ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ایدہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

نوریض نے کہا

"یار وہ ایسی ضدی تو ہے ہی۔۔۔ تمہیں پتا تو ہے"

کامی نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"کچھ ہماری بھی غلطی ہے۔۔۔ ہمیں ویٹ کرنا چاہیے تھا۔۔"

ابراہیم کو احساس ہوا

"تو میں اسے بھی لا کر دے دیتا نا"

آرب نے تلخی سے کہا

"اٹس اوکے آپی۔۔۔۔وہ غصے میں تھی۔۔۔۔"

منہانے سمجھایا

"چل آجا اسے مناتے ہیں۔۔۔۔"

ابراہیم اٹھ کھڑا ہوا

"میں تو نہیں جارہا۔۔۔۔سیدھی بات ہے"

آرب نے منہ پھیرا

"غلطی ہماری بھی تھی آپی"

منہانے نرمی سے کہا

"اس کی تھی تھی"

آرب نے فوراً کہا

"تو ہماری بھی تو تھی۔۔۔ ہمیں اس کا ویٹ کرنا چاہیے تھا"

منہا نے کہا

"ارے چھوڑ دو یار خود ہی سیٹ ہو جائے گی"

کمیل نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"تو کیسا بھائی ہے۔۔۔؟"

نوریض نے ٹوکا

"تو بن جا اس کا بھائی"

کمیل نے جل کر کہا

"میں دوست ہی ٹھیک ہوں"

وہ ہنسا

"چلو نا یار۔۔۔۔اٹھ جا آبی۔۔۔۔"

ابراہیم نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

منہا نے بھی زور دیا۔۔۔۔

وہ نا چاہتے ہوئے بھی ساتھ ہو لیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔۔۔۔
غصہ تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

اس کے سامنے بار بار وہی منظر لہرا رہا تھا۔۔۔۔
جب آرب منہا کو اپنے ہاتھوں سے آئسکریم کھلا رہا تھا۔۔۔۔

جانے کیا تھا جو اندر ہی اندر اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔۔
وہ خود کمزور تھی اپنے احساسات کے آگے۔۔۔۔

تبھی کسی نے اس کے چہرے کے سامنے آئسکریم لہرائی۔۔۔۔
اس ہاتھ پر بینڈ بندھا ہوا تھا۔۔۔۔
جیسا اس کے ہاتھ میں بھی تھا۔۔۔۔
جس پر خوبصورتی سے بلائنڈ فرینڈز لکھا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

سامنے ابراہیم کھڑا تھا۔۔۔

"نہیں چاہیے"

اس نے تلخ لہجے میں کہا۔۔

"پھر مجھ سے لے لو؟"

نوریض نے ایک اور آئسکریم اس کی جانب بڑھائی

"نو۔۔۔۔"

اس نے اترا کر کہا

"مجھ سے تو لے لو گی؟"

منہا نے بھی اپنے ہاتھ میں پکڑی آئسکریم اس کے سامنے کی۔۔۔

ایدہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ پھر بنا کوئی جواب دیے۔۔۔ منہ پھیر لیا

"میں تو بھائی ہوں تیرا مجھ سے لے لے"

کمیل نے بھی اس کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔۔"

ایدہ نے اکتا کر جواب دیا

آرب کے ہاتھ میں کوئی آئسکریم نہیں تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔۔

چاروں کے بریسلیٹ بندھے ہاتھ سامنے تھے۔۔۔۔

بس آرب کا نہیں تھا۔۔۔۔

ایدہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا

بنا کسی تاثر کے۔۔۔۔

"مان بھی جاب۔۔۔۔"

منہا نے ٹوکا۔۔۔۔

"تم سب کیوں آئے ہو۔۔۔۔جاؤ آئسکریم کھاؤ۔۔۔۔"

وہ بے دلی سے کہنے لگی۔۔۔

"ایدہ غلطی صرف ہماری نہیں تھی۔۔۔ تمہاری بھی تھی۔۔۔۔ ہم تمہیں منانے آئے ہیں اور تم مان بھی نہیں رہی"

آرب کہے بنا نا رہ سکا

"تم نہیں۔۔۔ صرف یہ لوگ منانے آئے ہیں"

اس نے سنجیدگی سے درستگی کی

"میں بھی منانے ہی آیا ہوں۔۔۔۔"

اس نے منہا کے ہاتھ سے آئسکریم لی۔۔۔۔

پھر ایدہ کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

"اب نخرے نہیں کر زیادہ۔۔۔۔"

ابراہیم نے ٹوکا۔۔۔۔

ایدہ مسکرائی۔۔۔۔پھر آرب کے ہاتھ سے آئسکریم لے لی۔۔۔۔
اس کے لیتے ہی باقی تینوں نے اپنی آئسکریم کھول کھانا شروع کر دی۔۔۔

"یہ تم لوگ میرے لیے لائے تھے"
ایدہ نے یاد دہانی کروائی۔۔۔

"اتنی پیاری بھی نہیں ہے تو۔۔۔جو سب دیں گے تجھے۔۔۔۔"
نوریض نے کہا۔۔۔اور ایدہ نے گود میں رکھا پریکٹیکل اٹھا کر مارا۔۔

❤❤❤❤❤

"یار مجھے تو بینک جانا تو کھانا لے جانا میں آکر کھالوں گا"

نوریض نے ابراہیم کو کہا

"کتنی دیر میں آئے گا۔۔؟"

وہ پوچھنے لگا

"تھوڑی دیر میں آجاؤں گا"

نوریض کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"چل آجا ایبو۔۔۔۔ ریس لگاتے ہیں"

آرب نے بائک کی چابی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ابراہیم مسکرایا۔۔۔۔

"آجا ہارنے کا زیادہ شوق ہے تجھے"

ابراہیم نے ہنس کر کہا۔۔۔

"میں بھی آؤں گی آبی"

ایدہ نے آواز لگائی

"دماغ ٹھیک ہے؟"

ابراہیم نے چونک کر اسے دیکھا

"کیا۔۔۔۔مجھے بھی ریس لگانی ہے۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہنے لگی

تجھے آتی ہے چلانی؟" ابراہیم نے پوچھا"

"نہیں۔۔۔ مگر تم لوگ سکھاؤ نا"

ایدہ نے فوراً کہا

ابراہیم اور آرب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ پھر زوردار قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے

"ایم سیریس"

ایدہ روہانسی ہوئی

اوہ بی بی۔۔۔ تو بائک کا ویٹ بھی ہینڈل نہیں کر سکتی۔۔۔ آئی"

"بڑی۔۔۔

ابراہیم نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"اب ایسا بھی نہیں ہے"

ایدہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔ تم سے نہیں ہو پائے گا ایدہ۔۔۔۔"

آرب نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ تم دونوں"

وہ غراتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی

اور وہ دونوں ابھی تک ہنس رہے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"پتا ہے آج میں نے آبی ہرا دیا۔۔۔۔"

ابراہیم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"آبی تیری طرح رائڈر تو نہیں ہے۔۔۔ابھی تو بائیک لی ہے اس نے۔۔۔بلکہ ایدہ نے دی تھی"

نوریض کھانا ڈالتے ہوئے کہنے لگا

"تو پھر ریس کیوں لگاتا ہے؟"

وہ ہنسنے لگا

نوریض نے کھانا لا کر رکھا

"یہ ایدہ آج کل آبی پر زیادہ مہربان نہیں ہو رہی ؟"

وہ الجھا

منہا سے ایدہ کی زیادہ بنتی ہے۔۔۔اب ظاہر ہے آبی سے منہا کا ریلیشن "

"ہے تو وہ بھی زیادہ کلوز ہو گئی

وہ سمجھانے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔شاید۔۔۔۔"

ابراہیم نے شانے اچکائے اور کھانا کھانے لگا۔۔۔۔

"میری شادی ہو رہی ہے تجھے پتا ہے ؟"

نوریض نے نوالہ بناتے ہوئے خوش دلی سے نیوز دی

"ہیں۔۔۔۔۔؟کب؟"

وہ کھاتے کھاتے رکا

ابھی ڈیٹ فکس نہیں ہوئی۔۔۔مگر اگلے مہینے ہے۔۔۔۔ایگزامز بھی"

"ہو جائیں گے تب تک۔۔۔۔

وہ مسکرایا

"ایگزامز تو اسی مہینے ہیں تو شادی کی تیاری کر رہا ہے یا ایگزامز کی؟"

ابراہیم نے ہنس کر پوچھا

"ظاہر ہے شادی کی۔۔۔۔"

وہ بے اختیار کہہ کر ہنسا

"اوہو۔۔۔تڑپ ہی ایسی ہے۔۔۔رہا ہی نہیں جاتا۔۔۔"

ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں چھیڑا۔۔

"بکواس بند کر۔۔۔"

نوریض کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

♥♥♥♥♥

"کامی سکھا دے نا مجھے"

ایدہ نے پاس بیٹھے کمیل کو دیکھتے ہوئے کہا

جو کافی کا مگ ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا

"تو سیکھ کر کیا کرے گی؟"

وہ کپ کو لبوں سے لگانے لگا

"ایبو اور آبی سے ریس لگاؤں گی"

ایدہ نے چہک کر کہا

اس کی بات سن اس کے منہ میں پھنسی کافی کا گھونٹ فوارے کی صورت میں باہر نکلا۔۔۔۔۔

اور وہ کپ میز پر رکھ بنا رکے ہنسنے لگا۔۔۔۔

"انسان بن۔۔۔۔"

اس نے اس کے بازوں پر چپت لگائی

مگر وہ مسلسل ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا

"تو ہنس لے پہلے"

وہ غرائی

"تجھے لگتا ہے تو سیکھ کر ایبو جیسے رائڈر سے ریس لگائے گی؟"

وہ ہنسی کو روکنے لگا

"ہاں کیوں ایبو آسمان سے اترا ہے"

وہ سنجیدہ تھی

"اس سے آرب بھی ریس جیت جائے تو کہنا۔۔۔"

وہ پرجوش تھا۔۔

وہ جانتا تھا ابراہیم بائیک چلانے میں کتنا ایکسپرٹ ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"آپ کا بیٹا سمجھے تب نا؟"

سارہ بیگم نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"میں نے کالج سے معلوم بھی کیا۔۔۔۔وہ جھگڑا ابھی اس نے اسی لڑکی کے پیچھے کیا ایک بار پہلے بھی کر چکا"

وہ تفصیل دینے لگی

"تو تم نے ہی اتنی آزادی دی ہے۔۔۔۔ تمہارے لاڈ پیار کی وجہ سے وہ بگڑا ہے"

وہ سارہ بیگم کو الزام دینے لگے

اسے پسند ہی کرنا تھا تو ایدہ کو کر لیتا۔۔۔۔وہ ہمارے اسٹیٹس سے میچ تو ہوتی "
ہے۔۔۔۔وہ مڈل کلاس لڑکی۔۔۔۔اس کا بھائی چھوٹی سے جاب کرتا
" ہے۔۔۔۔اور باپ آرمی مین ہے۔۔۔۔اسکالرشپ پر پڑھ رہی ہے
وہ ساری معلومات سامنے بیٹھے سعید صاحب کو دے رہی تھی

"میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔"
وہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگے

نہیں آپ کریں گے تو وہ آپ سے بد ظن ہو جائے گا۔۔۔۔میں کرتی ہوں "
"کوشش
وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"سنو۔۔۔۔پک بھیجو نا ابھی بنا کر"
آرب نے فون کان سے لگائے کہا

"آپی۔۔۔بارات نکلنے والی ہے۔۔۔۔میں جا رہی ہوں"
وہ ہنس کر ٹوکنے لگی

"پک بھیجو پہلے۔۔۔۔دو دن سے میں نے دیکھا تک نہیں تمہیں"
وہ افسردگی سے کہنے لگا۔۔۔

"تو آجاتے شادی پر میں نے بلایا تھا"
وہ الٹ کہنے لگی۔۔۔

"ہاں تمہارا دولہا بھائی۔۔۔نوریض کو دھمکی دے کر گیا تھا کہ آس پاس بھی دکھائی نہیں دینا منہا کے۔۔۔اور وہ دھمکی ہم سب کے لیے تھی۔۔۔تم سب جانتی ہو"

وہ بے دلی سے کہنے لگا

"تو تم ڈر گئے؟"

وہ پوچھنے لگی

"میں ڈرتا صرف تمہاری طرف سے ہوں۔۔۔تمہیں کوئی پرابلم نہ ہو"

وہ فکرمندی سے کہنے لگا

"اچھا نا میں جا رہی ہوں۔۔۔۔امی بلا رہی ہیں"

وہ مصروفیت سے کہنے لگی

"منہا۔۔۔۔ پک بھیجو پہلے"

وہ بضد تھا

"تم ضدی بہت ہو"

وہ مسکرائی

"ہاں تمہارے معاملے میں۔۔۔۔۔"

وہ ہنسا

پھر وڈیو کال کا بٹن دبایا

کال پک ہوتے ہی منہا کا خوبصورت سجا سنورہ چہرہ اسے دکھائی دیا

مہرون ڈریس میں بال کھلے کرل کیے ہوئے۔۔۔۔ماتھے پر باریک سا ٹیکہ چمک رہا تھا۔۔۔۔

وہ لمحہ بھر اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔
وہ واقع حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"

منہا نے پوچھا

"اتنی حسین کہ مجھے تعریف کے لیے الفاظ نہیں مل رہے"

وہ سادگی سے کہنے لگا۔۔۔
اور منہا اس کی بات پر ہنس دی

اس مسکراہٹ کو میں اپنی آنکھوں میں ہمیشہ کے لیے قید کر رہا"

"ہوں۔۔۔۔آنکھیں بند بھی کروں گا تو مجھے تم نظر آؤ گی ہنستے ہوئے

وہ محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا

اس شاعری کو بچا کر رکھو مسٹر۔۔۔۔شادی کے بعد روز تعریف کرنی"

"پڑے گی

وہ اترا کر کہنے لگی

"ڈیمانڈز کافی بڑھ گئی ہیں میڈم اپ کی۔۔۔۔"

وہ ہنسنے لگا

"بیوی بننے کی پریکٹس کر رہی ہوں"

وہ جتانے لگی۔۔۔۔

تبھی پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔۔۔۔

"میں جارہی ہوں آبی بائے۔۔۔۔"

وہ کہتے ہی فون بند کر باہر بھاگی۔۔۔۔

اور آرب فون ہاتھ میں لیے بے اختیار مسکرادیا

❤❤❤❤❤

"کرن مجھے نہیں پتا تھا سچ میں"

وہ سامنے کھڑا کرن سے بات کر رہا تھا جب نوریض آیا

مگر اس کے ساتھ کرن کو دیکھ قریب نہیں گیا۔۔۔۔

کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔۔ ساتھ ہی آرب بیٹھا تھا

"یہ ایبو باز نہیں آئے گا"
ارب نے سر کو خم دیا

"کرن ناراض ہو گئی اس سے۔۔۔وہ کمیل والی بات پر صفائی دے رہا ہے"
وہ ہنس کر بتانے لگا

"اسے کیا ضرورت ہے۔۔۔اس کے پاس تو بہت لڑکیاں ہیں۔۔۔"
آرب نے بک پر نظریں جمائے کہا

وہ اس لیے منانے گیا ہے کیوں اسے لگتا ہے کرن کے مارکس اسی کی وجہ "
"سے کم آئے تھے اس دن۔۔۔"وہ خود کو قصوروار سمجھ رہا ہے
نوریض نے کلیئر کیا

"اس نے بھی تو کمیل پر یقین کیا۔۔۔وہ پکی پکائی کھیر کھاتا ہے

وہ بک پر کچھ لکھنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح بلائنڈ فرینڈز کا بریسلیٹ بندھا ہوا تھا

ہم سب ایک دوسرے پر اندھا یقین کرتے ہیں۔۔۔۔ تبھی تو یہ پہنا ہوا ہے"

اس نے اپنی کلائی بھی ارب کے برابر کی۔۔۔۔

جس پر سیم بریسلیٹ تھا۔۔۔۔

بلائنڈ فرینڈز۔۔۔۔۔وہ دونوں بریسلیٹ دیکھ مسکرا دیے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"بس یار گزر ہی گئی شادی۔۔۔۔"

منہا نے کہا

"کافی پلیز۔۔۔۔"

ابراہیم نے ویٹر کو اشارہ کیا۔۔

وہ اکثر یہاں سب مل کر کافی پینے آتے تھے۔۔۔

اسی لیے ویٹر کو معلوم تھا کتنی کافی لانی ہے اور کیسی لانی ہے۔۔۔

"نوریض کی تو شادی ہے نیکسٹ منتھ"

کمیل نے منہا کو بتایا

"کیا؟ سچ میں"

وہ حیران ہوئی

ہاں۔۔۔۔"نوریض مسکرایا"

"تو نے تو کہا تھا کہ رتبہ کے گھر والے مان نہیں رہے ابھی شادی پر"

ایدہ نے فوراً ٹوکا

"ہاں مگر رتبہ ہے نا منالیا"

نوریض نے خوش دلی سے بتایا

"واہ واہ۔۔۔۔رتبہ بھابھی تو چھا گئی"

کمیل نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

پاس رکھا منہا کا پرس زمین پر گرا۔۔۔۔

تمیز کر لے۔۔۔۔"ابراہیم کہتے ہی جھکا اور پرس اٹھانے لگا۔۔۔"

مگر سارا سامان نکل کر زمین پر بکھرا ہوا تھا۔۔۔

منہا اٹھی اور سامان اٹھا کر پرس میں ڈالنے لگی۔۔۔

ابراہیم کی نظر کرسی کے پاس پڑی رنگ پر پڑی جس میں فیروزہ جڑا تھا۔۔۔

اس نے فوراً اٹھالی۔۔۔

کتنی خوبصورت ہے یہ۔۔۔"وہ ہاتھ میں لیے مسکرایا"

"تجھے اچھی لگ رہی ہے؟تو رکھ لے"

منہا نے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا

"تھینک یو میڈم۔۔۔۔"
ابراہیم نے وہ رنگ انگلی میں پہن لی۔۔۔۔

آرب دور سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے

♥♥♥♥♥

"چل آجا ایبو۔۔۔۔ریس"
آرب نے اشارا کیا

وہ ہنستے ہوئے قریب آیا

"کل بھی ہارا تھا تو

وہ یاد دہانی کروانے لگا

"آج نہیں ہاروں گا"

آرب نے مسکرا کر کہا

"دیکھتے ہیں"

ابراہیم نے چابی لہرائی اور بائیک کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

دونوں نے ہیلمٹ پہنے۔۔۔اور تھمب کا اشارا کرتے ساتھ بائک اسٹارٹ کی۔۔۔

دونوں اسپیڈ میں بڑھ رہے تھے۔۔۔۔ کبھی آرب آگے آجاتا تو کبھی ابراہیم۔۔۔۔

تبھی پیچھے سے ایک بائیک اور ان کے برابر چلنے لگی۔۔۔۔

دونوں نے دیکھا۔۔۔۔

ابراہیم نے پورا جائزہ لیا وہ لڑکی تھی۔۔۔۔

اس نے ہاتھ سے ابراہیم کو ہائے کیا۔۔۔۔

ابراہیم مسکرایا۔۔۔۔

اور اس کے برابر بائک بھگانے لگا۔۔۔۔

دونوں ساتھ رائڈ کر رہے تھے۔۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ آرب آگے بڑھ چکا ہے۔۔۔۔

"یہ چیٹنگ تھی"

وہ تن کر بولا

"کون سی چیٹنگ۔۔۔۔میں جیت گیا ہوں"

آرب نے فوراً کہا

"تم دونوں ملے ہوئے تھے"

وہ جل کر کہنے لگا

"تو تمہیں کس نے کہا تھا ریس لگانے کو"

ایدہ جو ہیلمٹ ہاتھ میں کھڑی تھی مسکرا کر پوچھنے لگی

"کیا ہو گیا؟"

کمیل اور نوریض انہیں دیکھ پوچھنے لگے

"تجھے کس نے بولا تھا ہیلمٹ پہن کر آجا"

وہ بدمزہ ہوا تھا

ہم دونوں نے ریس لگائی تھی کامی۔۔۔۔یہ ہار گیا اب مان نہیں "

رہا۔۔۔۔"

آرب نے پوری بات تفصیل سے بیان کر دی

"تجھے کس نے کہا تھا لڑکی دیکھ کر پھسل جا"

نوریض نے ہنستے ہوئے پوچھا

"ہاں ہنس لو تم لوگ۔۔۔۔اور تو۔۔۔تجھے رائڈنگ سکھائی کس نے؟"

ابراہیم پھر سے ایدہ سے مخاطب ہوا

"کامی نے"

ایدہ نے کمیل کی جانب دیکھا۔۔۔جو ہنستا چلا جارہا تھا

"تم سب ملے ہوئے تھے کمینوں؟"

وہ غصے سے کہتا بیگ اٹھا آگے بڑھ گیا

پیچھے وہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہورہے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"اج میں نے ہرا ہی دیا اسے... اس کا منہ دیکھنے والا تھا"
وہ ہنس کر پاس بیٹھی سارہ بیگم کو بتا رہا تھا۔۔۔

"ایدہ نے ہیلپ کی تھی تمہاری"
وہ بھی مسکرا دی

سچ میں مام میں نے نہیں کہا تھا ایدہ کو۔۔۔۔۔ میں نے کوئی چیٹنگ نہیں کی تھی "
وہ ہنس کر صفائی دینے لگا

"پھر بھی ایدہ بہت سویٹ ہے"
وہ خوش دلی سے کہنے لگی۔۔۔

"ہاں ہے تو"
وہ مسکرایا۔۔۔

"تمہیں منہا کیوں پسند آئی؟ایدہ کیوں نہیں پسند آئی؟"
وہ پوچھنے لگی

ایدہ صرف میری دوست ہے۔۔۔وہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے"
"مام۔۔۔
ارب نے بے دھیانی میں جواب دیا

اچھا چھوڑیں نے یہ بتائیں آپ نے ڈیڈ سے بات کی۔۔۔آپ لوگ کب"
"جائیں گے منہا کے گھر؟

آرب بے چینی سے پوچھنے لگا

"دیکھو آرب۔۔۔ ہم نہیں جا رہے"
وہ سنجیدہ تھی

"مگر کیوں؟"
آرب نے چونک کر سوال کیا

"کیوں کہ وہ ہمارے اسٹیٹس کی نہیں ہے۔۔۔ وہ ہم لوگوں میں ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی آرب۔۔۔ ہمارا اور ان کا لائف اسٹائل الگ ہے"
وہ سمجھانے لگی۔۔۔

وہ کرلے گی مام۔۔۔ایک موقع تو دے کر دیکھیں آپ لوگ"
"اسے۔۔۔۔وہ بہت اچھی ہے
وہ ان کا ہاتھ تھام کہنے لگا

"ایک غلط لڑکی پورا گھر خراب کردے گی آرب"
وہ نرمی سے سمجھا رہی تھی۔۔۔

وہ بہت اچھی ہے۔۔۔۔میں گارنٹی دے رہا ہوں۔۔۔اس کے ہر عمل کا"
"زمہ دار میں ہوں گا
وہ محبت بھرے لہجے میں صفائی دینے لگا

"میں منہا سے زیادہ خوبصورت لڑکی لاؤں گی تمہارے لیے۔۔۔۔"
سارہ بیگم نے پیار سے کہا

"مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔آپ بس اس کے گھر جائیں رشتہ مانگنے۔۔۔"

وہ بضد تھا۔۔۔

"بات کو سمجھو آرب وہ لڑکی تمہارے لائق نہیں"

سارہ بیگم اسے سمجھانے لگی۔۔۔

"آپ منہا کے گھر جائیں گی رشتہ لے کر؟"

وہ پوچھنے لگا

"نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ ہمارے اسٹیٹس سے میچ ہو گی"

وہ سنجیدہ تھی

"مام۔۔۔میں منہا کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔اگر آپ رشتہ نہیں لے کر گئی۔۔۔۔تو میں گھر چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا"
وہ اب دھمکی پر اتر آیا تھا

"آرب۔۔۔ایک مڈل کلاس لڑکی کے لیے تم مجھے اپنی مام کو چھوڑ دو گے؟"
وہ افسردہ ہوئی

"میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا مام۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی اس کے ساتھ سوچی ہے۔۔۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتا"
وہ لاچارگی سے کہنے لگا۔۔۔

"کوئی نہیں کہہ رہا تمہیں اسے چھوڑنے کو۔۔۔ہم جائیں گے اس کے گھر"

پیچھے سے سعید صاحب کی آواز پر وہ دونوں پلٹ کر دیکھنے لگے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔"اس نے زیر لب دہرایا"

"تمہاری شادی اسی سے ہو گی۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے تسلی دے رہے تھے

آرب ان کی بات پر مسکرا دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تو تو لڑکی دیکھ کر بلکل ہی پھسل گیا کہ ریس بھی یاد نہیں رہی"
نوریض نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

جو صوفے پر لیٹا تھا۔۔۔

"ابے اس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا۔۔اور ایسے ہاتھ ہلا کر اشارے کر رہی تھی۔۔۔تو ہوتا تو تو بھی رک جاتا"

ابراہیم نے نقل اتارتے ہوئے کہا

"میں نہیں جاتا بیٹا یہ تیرا اور کامی کا کام ہے لڑکیاں دیکھ کر فلیٹ ہو جانا۔۔۔"

نوریض نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا

"ہاں تجھے کیا ضرورت تیری تو لو میرج ہو رہی ہے"

وہ جل کر کہنے لگا

"تیری بھی ہو جائے گی۔۔۔۔صبر کرے گا تو"

نوریض نے ٹوکنا ضروری سمجھا

"میری لو میرج مر کر بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔میرا باپ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا"

وہ بدمزہ ہوا

"ارینج تو ہو جائے گی۔۔۔لو بعد میں ہو جائے گا"

وہ ہنس کر کہنے لگا۔۔۔۔اور اس کے برابر بیٹھ ریموٹ سے میچ لگا کر دھیان سے دیکھنے لگا

❤❤❤❤❤

منہا ڈیڈ مان گئے ہیں۔۔۔بہت جلد تمہارے گھر آئیں گے رشتے کی بات "

کرنے "

آرب نے خوش دلی سے بتایا

"اوہ۔۔۔سچ میں ؟"

منہا خوشی سے اچھلی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔اب ہمارے بیچ کوئی نہیں آسکتا"

وہ خوش تھا

"ہمارے بیچ تو پہلے بھی کوئی نہیں تھا"

منہا نے اترا کر کہا

"کس سے بات کر رہی ہو؟"

پیچھے سے کسی کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔۔

اس کی بھابھی کھڑی تھی۔۔۔۔ جس کی شادی ابھی کچھ دن پہلے ہی ہوئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔ بھابھی۔۔۔ کسی سے نہیں۔۔۔ دوست تھی میری"

وہ بوکھلائی

"کچھ چاہیے تھا آپ کو؟

منہا نے دوبارا اسے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں ویسے ہی آگئی تھی۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں تم بات کروا پنی دوست سے"

وہ مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی

اور منہا کی جان میں جان ائی

❤❤❤❤❤

"تیرا پیپر کیسا ہوا؟"

وہ ایگزامز حال سے نکلتے ہی پوچھنے لگا

"وہ لاسٹ والا سوال یاد ہی نہیں تھا۔۔۔میں نے یہ اوپر والا کر لیا تھا"

آرب نے اشارے سے بتایا

"میں یہی کیا تھا"

ابراہیم نے فوراً کہا

"یہ پوری رات سے جاگ رہا تھا۔۔۔میں تو تین بجے سو گیا تھا"

نوریض نے ابراہیم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

"یہ منہا کہاں ہے؟"

ارب نے پوچھا

"کولڈ ڈرنکس لینے گئی ہے۔۔۔آج لاسٹ پیپر تھانا۔۔۔"

کمیل جو موبائل میں مصروف تھا فوراً کہا

ہاں یار جان چھوٹی۔۔۔اب بس تم لوگ میری شادی کی تیاری"

"کرو۔۔۔

نوریض نے خوش دلی سے کہا

"اور میری منگنی کی"

آرب نے فوراً کہا

تبھی ایدہ اور منہا وہاں پہنچی ہاتھ میں کولڈ ڈرنکس لیے۔۔۔۔

"کس کی منگنی ہو رہی ہے؟"

ایدہ نے سب کی کولڈ ڈرنکس ٹیبل پر رکھی

"میری اور منہا کی"

آرب نے فوراً بتایا۔۔۔

خوش اس کے چہرے سے ظاہر تھی۔۔۔

"تم دونوں کی۔۔۔؟ تم نے اپنے ڈیڈ سے بھی بات کر لی؟"

ایدہ حیرانی سے آرب سے مخاطب ہوئی

ہاں۔۔۔ وہ اس جمعہ کو جائیں گے منہا کے گھر اور مام نے کہا ہے کہ وہ"
" منگنی کی ڈیٹ فکس کر کے ہی آئیں گی

آرب نے چہک کر بتایا۔۔۔

اور محبت بھری نظروں سے سامنے کھڑی منہا کو دیکھا۔۔۔ جو مسکرا رہی تھی

مگر ایدہ مسکرا نہیں سکی تھی۔۔۔

"واؤ مین۔۔۔"

ابراہیم نے آرب کو مبارکباد دی۔۔۔

پھر سب ہی منہا اور آرب کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔

"آج کولڈ ڈرنکس کے پیسے یہ بھرے گا"

کمیل نے رب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور سب نے حامی بھری۔۔۔۔

"چیئرس۔۔۔"

سب نے ساتھ میں کولڈ ڈرنکس ملائی۔۔۔۔

سب کی کلائی پر ایک جیسے بریسلیٹ تھے۔۔۔۔بلائینڈ فرینڈز۔۔۔

ان سب کی دوستی کی نشانی۔۔۔

سب دوستوں کی خوشی میں خوش تھے۔۔۔ سوائے ایدہ کے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"نہیں وہ لوگ کیسے کر سکتے ہیں منگنی"

اس نے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا

پھر گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی۔۔۔

اس کا رخ آرب کے گھر کی جانب تھا۔۔۔۔

جانے دل و دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔

مگر وہ بے چین تھی۔۔۔۔

بے سکون۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی سارہ بیگم کسی ملازمہ کو کچھ سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم آنٹی"

ایدہ نے ادب سے سلام کیا

"ایدہ۔۔۔وعلیکم السلام۔۔۔۔آؤ نا"

وہ خوش دلی سے کہنے لگی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ؟"

ایدہ نے مسکرا کر پوچھا

"ایم گڈ۔۔۔۔بیٹھو"

وہ اشارہ کرنے لگی

ایدہ خاموشی سے بیٹھ گئی

وہ جانتی تھی آرب گھر پر نہیں ہے

"آرب تو گھر پر نہیں ہے۔۔۔۔ تم فون کر کے نہیں آئی"
وہ مسکرا کر پوچھنے لگی

"نہیں۔۔۔۔ مجھے لگا گھر ہی ہو گا۔۔۔۔"
وہ بھی مسکرائی

"اج لاسٹ پیپر تھا نا تم لوگوں کا؟ تو اس نے بتایا تھا دیر سے آئے گا"
وہ بتانے لگی

"جی۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا اس کا منہا کے ساتھ کوئی پلان ہو گا شاید"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔"

سارہ بیگم نے مختصر کہا

"منہا تو ویسے بہت لکی ہے۔۔۔اسے آرب جیسا لڑکا اور آپ جیسی ساس ملے گی۔۔۔۔"

ایدہ نے جان بوجھ کر چوٹ کی

"ہاں بس آرب کو منہا پسند تھی تو۔۔۔اچھی ہے منہا بھی"

وہ بے دلی سے کہنے لگی۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ سجائے

"ہاں۔۔۔مگر پھر بھی منہا کہاں اور آرب کہاں۔۔۔اگر آرب اور منہا اس دن لائبریری میں برات بھر بند نہیں ہوتے تو۔۔۔"

ایدہ کہتی رکی۔۔۔

لائبریری میں۔۔۔۔؟"سارہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا"

"آپ کو نہیں پتا؟۔۔۔مجھے لگا آپ کو پتا ہوگا۔۔۔سوری سوری"
وہ معذرت کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

"کیا پتا ہوگا۔۔۔بتاؤ مجھے"
وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

اس دن آرب اور منہا نے لائبریری میں رات گزاری تھی۔۔۔تو شاید"
آرب کے دل میں گلٹ ہے اسی لیے وہ منہا سے شادی۔۔۔ورنہ آنٹی
"آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی۔۔۔کہ منہا آرب کے لائق نہیں
وہ سنجیدگی سے کہتی جارہی تھی۔۔۔
اور سارہ بیگم کے خاموشی سے سن رہی تھی

"میں یہ نہیں کہہ رہی کہ منہا اچھی نہیں ہے۔۔۔ ہماری دوست ہے۔۔۔۔
آنٹی دوستی اسٹیٹس نہیں دیکھتی۔۔۔ مگر شادی۔۔۔۔ خیر آپ پلیز آرب
سے ذکر مت کریے گا۔۔۔ مجھے معلوم ہوتا کہ کہ آپ کو نہیں پتا تو میں کبھی
نہیں بتاتی"

ایدہ نے سنجیدگی سے کہا اور اپنا پرس اٹھا کر کاندھے پر لٹکایا

سارہ بیگم خاموش تھی۔۔۔ ان کے تیور بتا رہے تھے۔۔۔ کہ انہیں یہ بات
ناگوار گزری ہے۔

ایدہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہمیں آپ کی بیٹی بہت پسند ہے۔۔۔۔"

سارہ بیگم نے خوش دلی سے کہا

منہااور اس کے گھر والے خاموشی سے بیٹھے تھے۔۔۔

منہاکپ میں چائے ڈالنے لگی

"ہم چاہتے ہیں کل آپ لوگ ڈنر ہماری طرف کریں۔۔۔۔ تو ڈیٹ بھی فکس ہو جائے گی۔۔۔ منگنی کی"

سعید صاحب نے سامنے بیٹھے منیب اور آصف صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

"جی جی ضرور۔۔۔۔ انشاءاللہ"

آصف صاحب نے اخلاقاً کہا۔۔۔

"چائیں لیں نا آپ۔۔۔۔۔"
منیب نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"انہیں تو کوئی اعتراض نہیں جلدی منگنی پر"
سعید صاحب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"انہیں کیوں ہو گا۔۔۔گھر بیٹھے اتنا اچھا رشتہ آ گیا۔۔۔۔"
سارہ بیگم نے بے رخی سے کہا

لوگ تو ٹھیک ہی لگ رہے تھے۔۔۔۔اب تمہارے بیٹے کی ضد ہے تو کیا"
"کہ سکتے ہیں

سعید صاحب نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا

"آپ ہی نے ہاں کی تھی"
وہ جل کر کہہ بیٹھی

"اگر ہاں نا کہتا تو بیٹھا ہاتھ سے نکل جاتا۔۔۔ وہ ماننے والا نہیں تھا۔۔۔"
انہوں نے سنجیدگی سے بتایا

پتا نہیں کیا نظر آگیا۔۔۔ مجھ سے تو ان کے گھر پر بیٹھا بھی نہیں جا رہا
تھا۔۔۔"
وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہنے لگی۔۔۔
اور سعید صاحب ان کی بات پر ہنس دیے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تو گھر نہیں جا رہا؟"

کمیل نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا

"جاؤں گا یار بابا کی کال بھی آئی تھی۔۔۔ پھر آرب نے فورس کیا کہ اس کی اور منہا کی انگیجمنٹ ہے۔۔۔"

ابراہیم نے کپ ہونٹوں سے لگایا

"کب ہے؟ فکس ہو گئی؟"

نوریض جو صوفے سے ٹیک لگائے موبائل پر میسج ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔ چونک کر پوچھنے لگا

"تو رتبہ بھابھی کے خیالوں سے نکلے تو تجھے کچھ نظر آئے"

کمیل نے اس کے موبائل کی جانب دیکھتے ہوئے اشارہ کیا

"تم سب جلتے رہو۔۔۔ہماری محبت سے"

نوریض نے چڑ کر کہا اور اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا

اور کمیل اور ابراہیم تالی مارتے قہقہہ لگا کر ہنس دیے

❤❤❤❤❤

"کیا کر رہی تھی۔۔۔۔مائے بیوٹیفل وائف"

آرب نے فون کان سے لگائے مسکرا کر پوچھا

"وائف بنی نہیں ہوں ابھی مسٹر"

وہ شرارت بھرے لہجے میں جتانے لگی

"دو دن بعد بن جاؤ گی۔۔۔"

آرب نے ہنس کر یاد دہانی کروائی

"وائف نہیں منگیتر"

وہ بھی یاداشت برابر کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایک ہی بات ہے.... آفیشلی تو میری ہی ہو جاؤ گی نا۔۔۔۔"

آرب نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔

منہا تو صرف تمہاری ہی ہے۔۔۔ہمیشہ سے۔۔۔اور ہمیشہ ہی رہے گی"

۔۔۔

منہا بھی مسکرا دی

"اتنی محبت کرنے لگی ہو مجھ سے ؟"

وہ شرارت بھرے لہجے میں پوچھنے لگا

"اس سے بھی زیادہ۔۔۔ کہ اب تمہارے سوا کوئی اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

منہا کا جملا اس کے کانوں میں رس گھول گیا

"منہا اور آرب ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں"

آرب بے حد خوش تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہاں ناپرسوں کی فکس ہوئی ہے"

منہا نے بتایا

"پرسوں کی؟"

ایدہ کو جیسے جھٹکا لگا

"تو تیاری کر اب۔۔۔تیرے دوستوں کی منگنی ہے۔۔۔۔میں نے تو

نوریض، کامی اور ایبو کو بھی بول دیا ہے۔۔۔۔خوب انجوائے کرنا ہے"

منہا خوش دلی سے بتا رہی تھی۔۔۔۔

مگر ایدہ جو لان میں میں بیٹھی تھی بس خاموشی سے فون کان سے لگائے نیچے

گھاس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"چل میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔آبی لینے آ رہا ہے مجھے"

منہا نے مصروفیت سے بتایا

کہاں جا رہے ہو؟"ایدہ نے پوچھا"

شاپنگ کرنے۔۔۔۔ فنکشن کا ڈریس بھی تو لینا ہے۔۔۔۔ دونوں ہم "
"میچنگ کریں گے۔۔۔۔پتا چلنا چاہیے نا دو دوستوں کی منگنی ہے
وہ کہ کر خود ہی ہنس دی۔۔۔۔
ایدہ نے فون کان سے ہٹا کر کال کاٹی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تو ایدہ سے بھی پوچھ تیاری ہو گئی۔۔۔ ورنہ ساتھ چلتے ہیں شاپنگ پر"
ابراہیم نے کمیل کو کہا۔۔۔

"چل میں گھر ہی جا رہا ہوں۔۔۔اس سے پوچھ کر میسج کرتا ہوں۔۔۔"
کمیل اٹھ کھڑا ہوا

" دونوں دوست ہیں ہمارے یار۔۔۔کچھ سرپرائز پلین کرتے ہیں"
نوریض نے فوراً کہا

"ہاں یار۔۔۔ تھوڑی شرارت کرتے ہیں۔۔۔کیا کہتا ہے؟"
ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا

"ہاں۔۔۔کچھ سوچنا پڑے گا۔۔۔ایڈوینچر ہو جائے گا"
کمیل کہ کر کھلکھلا کر ہنسا۔۔۔
وہ دونوں بھی سوچتے ہی ہنس دیے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"نہیں۔۔۔۔وہ صرف میرا ہے"
ایدہ کی آنکھوں میں نمی اتری۔۔۔۔

"دوست تو میں بھی تھی نا۔۔۔۔۔میں کیوں نہیں دکھی اسے؟"
وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔وہ ہاتھ میں بندھا بریسلیٹ دیکھ رہی تھی
آنسوں جانے کیوں بہ رہے تھے۔۔۔

ان کی منگنی کی خبر نے ایدہ کو جیسے پاگل کر دیا تھا۔۔۔
اب تک اپنی چھپی محبت سے بھاگتی ایدہ اب جذبات کھو رہی تھی۔۔۔

اس کا دل جل رہا تھا۔۔۔۔ محبت کو کھونے کا خوف اسے ورغلا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ سے بریسلیٹ نکال کر آنکھوں کے سامنے کیا۔۔۔۔
آنسوں مسلسل بہ کر گالوں پر گر رہے تھے۔۔۔۔

"منہا کاش تم میری دوست نا ہوتی۔۔۔۔۔میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں مار دیتی۔۔۔۔۔"
وہ بڑبڑاتی زمین پر بیٹھی۔۔۔۔

"ایدہ۔۔۔۔۔"
کمیل دروازہ کھول اس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

سامنے ہی وہ بکھرے حلیے میں زمین پر بیٹھی تھی ہاتھ میں بریسلیٹ پکڑا تھا۔۔۔

"ایدہ۔۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ کیا ہوا؟"

وہ لپک کر اس کے قریب بیٹھا۔۔۔۔

بھیگے گالوں کو دیکھ کمیل کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔

اس نے ایدہ کو کبھی ایسے روتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ لاڈلی تھی۔۔۔ ہمیشہ سے بس حکم کرتی اور ہر چیز اس کے قدموں میں ہوتی تھی۔۔۔۔

اسے کبھی رو کر مانگنا ہی نہیں پڑا تھا۔۔۔

"ایدہ۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟"
وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں سموئے پوچھنے لگا۔۔۔

تو میرا بھائی ہے نا۔۔۔۔ کامی۔۔۔ میرے آنسوں دیکھ تجھے تکلیف ہوتی"
"ہے؟
ایدہ نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیوں نہیں ہوگی۔۔۔ کس نے تجھے رلایا ہے۔۔۔ نا بتا جان سے ماردوں گا"
کمیل نے سرآنکھوں سے کہا۔۔۔

"تو سچ کہ رہا ہے نا۔۔۔ تو میرا ساتھ دے گا۔۔۔ مجھے وہ چاہیے کامی"
ایدہ نے منت کی۔۔۔

"کون۔۔۔؟ تو نام بتا؟ شام سے پہلے وہ تیرے قدموں میں ہو گا"
کمیل نے اسے تسلی دی
اور اس کے آنسوں صاف کیے۔۔۔

"مجھے پتا تھا میرا بھائی میرا ساتھ ضرور دے گا"
وہ مسکراتی چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔اور اٹھ کھڑی ہوئی

ہاں۔۔۔تجھے کوئی پسند ہے تو بتانا۔۔۔رونے کی ضرورت نہیں"
"ہے۔۔۔میں تیرا بھائی نہیں دوست بھی ہوں۔۔۔
کمیل نے اسے خود سے لگایا

"آئی لو یو یار۔۔۔۔"
ایدہ مسکرادی۔۔۔

"ویسے کون ہے؟نام بتائے گی؟"
کمیل نے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

"آرب۔۔۔۔۔"
ایدہ نے سرخ انکھوں سے کہا

"آبی۔۔۔۔۔۔؟"
وہ چونکا۔۔۔
اس کے پاؤں تلے جیسے زمین نکل گئی ہو۔۔۔

ہاں۔۔۔میں آبی سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ مگر وہ کسی اور سے منگنی کر"
رہا ہے"

وہ چہرہ موڑے کہنے لگی۔۔۔

کمیل پیچھے ساکت کھڑا تھا۔۔۔

وہ کسی سے نہیں منہا سے منگنی کر رہا ہے۔۔۔۔ہم سب دوست فنکشن کی"
تیاری کر رہے ہیں۔۔۔۔ سرپرائز پلان کر رہے ہیں۔۔۔۔ شرارت کرنے کا
"سوچ رہے ہیں ایدہ۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی ساکت تھا۔۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی کامی۔۔۔۔یہ منگنی رکوا دے۔۔۔۔"

ایدہ نے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے

"ایسا نہیں کبھی نہیں ہو سکتا"

کمیل نے فوراً کہا

"کوئی تو طریقہ ہو گا۔۔۔۔"
وہ سوچنے لگی۔۔۔۔

"ایدہ پاگل مت بن۔۔۔۔وہ دونوں ہمارے دوست ہیں۔۔۔ہم ان کے
ساتھ غلط نہیں کر سکتے۔۔۔"
کمیل نے سمجھاتے ہوئے کہا

"میں یہ سب نہیں جانتی مجھے بس وہ چاہیے۔۔۔۔میں منہا سے چھین لوں
گی اسے"
وہ غرائی تھی۔۔۔۔

"وہ منہا سے محبت کرتا ہے"

وہ یاد دہانی کروانے لگا۔۔۔

اور ایدہ پر سیدھا یہ بات وار کر گئی

"وہ صرف میرا ہے کامی۔۔۔۔وہ صرف میرا ہے"

ایدہ بوکھلائی ہوئی یہاں وہاں ٹہل رہی تھی۔۔۔

"وہ صرف ہمارا دوست ہے۔۔۔اسے بھول جا"

وہ دوٹوک کہتا مڑ کر جانے لگا۔۔۔

نو۔۔۔"وہ پوری قوت سے چلائی۔۔۔"

ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا بریسلیٹ زمین پر دے مارا۔۔۔

جو ڈوریوں سے بنا تھا۔۔۔اور سینٹر میں گھڑی کی طرح گولائی میں کانچ کے اندر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔۔

کمیل کے قدم ساکت ہوئے۔۔۔۔وہ بنا دیکھے بھی جان گیا تھا اس نے کیا پھینکا ہے۔۔۔۔

وہ آہستگی سے پلٹا۔۔۔۔ مگر نظریں سامنے کھڑی ایدہ پر نہیں تھی۔۔۔بلکہ زمین پر پڑے بریسلیٹ پر تھی۔۔۔

اس نے جھک کر اسے اٹھایا۔۔۔اس کا کانچ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔
ایک ایسا ہی بلکل ایسا ہی۔۔۔اس کے اپنے ہاتھ میں بھی بندھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دکھ تھا کرب تھا۔۔۔جانے کیا تھا۔۔۔۔

ضبط سے اس نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

"کامی۔۔۔تو میرا بھائی ہے نا۔۔۔تو۔۔۔تو دے گا میرا ساتھ۔۔۔۔مجھے ہر قیمت پر وہ چاہیے۔۔۔۔"

وہ روہانسی ہوئی۔۔۔چہرہ غصے اور بے بسی سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

"ہماری دوستی ٹوٹ جائے گی ایدہ۔۔۔اور میں ایسا نہیں چاہتا"

وہ اب انگلی دکھا کر اسے وارننگ دے رہا تھا۔۔۔

"کامی۔۔۔تو میرا دوست بھی ہے۔۔۔بھائی بھی ہے۔۔۔۔میری بات کو سمجھ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔میں اس کو کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔"

وہ اب تیزی سے اس کے پاس آئی تھی۔۔

لہجے میں کتنی ہی بے بسی تھی۔۔۔۔

"تو مت دیکھ یار۔۔۔۔ گھر پر بیٹھ۔۔۔۔ میں کچھ نہیں کر سکتا
سمجھی۔۔۔۔اور میں کبھی نہیں چاہوں گا تو بھی کچھ ایسا کرے جس سے
ہماری دوستی خطرے میں پڑے۔۔۔۔"
وہ غصے سے کہتا باہر قدم بڑھا گیا۔۔۔۔

وہ رکا نہیں۔۔۔۔اب اسے رکنا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ رکا تو بہن کی
محبت دوستی کے آڑے آجائے گی۔۔۔۔

اس نے کار میں چابی پھنسائی۔۔۔اور تیزی سے گیٹ کے باہر نکل گیا۔۔۔۔
وہ گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا۔۔۔وہ ایدہ سے دور جانا چاہتا تھا۔۔۔بہت
دور۔۔۔صرف کچھ وقت کے لیے۔۔۔۔

اور شاید وہ ایسا ہی کرتا۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی ایدہ کی خودکشی کی خبر نے

اسے واپس مڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

اور اس نے دوستی کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

"منگنی میں بلیک؟"

وہ حیرات سے آرب کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

جو سامنے ڈریس پر نظریں ٹکائے کھڑا تھا

"ہاں کیوں منع ہے؟"

وہ اسی حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

منہا نے نفی میں سر ہلایا

"تو بس پھر۔۔۔اسے پیک کر دیں"

آرب نے شاپ والے کو مسکرا کر کہا۔۔۔

"دیکھنا کتنی پیاری لگو گی تم اس ڈریس میں"

آرب اس کا ہاتھ تھام بیگز لیتے باہر نکلا۔۔۔

"آبی۔۔۔مجھے وہ پیچ والا زیادہ پسند تھا۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔

"نہیں تم یہ بلیک پہنو گی۔۔۔بلیک تم پر زیادہ اچھا لگتا ہے"

وہ اس کی ناک ہلکی سی دباتا کہنے لگا۔۔۔

مگر آپی میں بلیک بہت پہن چکی۔۔۔۔مجھے لگتا ہے سب مجھے ایک ہی کلر "

"میں بار بار دیکھ کر بور ہو جائیں گے

وہ کچھ سوچ کر کہنے لگی۔۔۔

اوروں کا نہیں پتا۔۔۔۔ مگر۔۔۔میں تم سے کبھی بور نہیں ہو سکتا "

"منہا۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اسے یک ٹک دیکھتا کہنے لگا۔۔۔۔

منہا مسکرا دی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیا بے وقوفی تھی یہ ؟ "

کمیل نے ہاسپیٹل کے بیڈ پر لیٹی ایدہ کو گھورا۔۔۔

وہ خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ہاتھ کی کلائی پر پٹی بندھی تھی۔۔۔
بے رونق چہرہ لیے وہ بس کمیل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کچھ ہو جاتا تو؟"
کمیل نے افسردگی سے سوال کیا

"تو میری بات نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔تجھے اپنی بہن سے زیادہ اپنے دوست پیارے ہیں"
وہ خفگی سے کہنے لگی

"وہ تیرے بھی دوست ہیں ایدہ"
وہ یاددہانی کروانے لگا

"مجھے یاد ہے کامی۔۔۔مجھے بھی ان سب سے محبت ہے"
وہ صفائی دینے لگی۔۔۔

"نہیں تو خود غرض ہو گئی ہے"
وہ تلخی سے گویا ہوا

ہاں میں خود غرض ہو رہی ہوں۔۔۔میں دل کے ہاتھوں مجبور
"ہوں۔۔۔کامی یہ منگنی رکوا دے۔۔۔پلیز کامی
وہ پھر سے نم آنکھوں سے گزارش کرنے لگی

کمیل خاموش تھا۔۔۔

"میری اور آرب شادی ہونے دے بس۔۔۔میں پھر سے سب ٹھیک کردوں گی یہ وعدہ رہا میرا۔۔۔میں منہا کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی"

وہ اسے دیکھ رہی تھی

" اس کی زندگی برباد ہوجائے گی جب اسے آرب نہیں ملے گا"

وہ جتانے لگا

"تو۔۔۔میں ارب سے بھی زیادہ اچھے لڑکے سے شادی کرواؤں گی اس کی بھروسہ رکھ میں سب ٹھیک کردوں گی۔۔۔"

وہ پھر سے منت کررہی تھی اور کمیل۔خاموشی سے سوچ میں ڈوب گیا

❤❤❤❤❤

"بابا میں پرسوں آجاؤں گا۔۔۔ کل میرے دوستوں کی منگنی ہے تو۔۔۔۔"

ابراہیم نے فون کان سے لگائے کہا

جی بابا۔۔۔۔"ابراہیم نے مختصر کہا اور سامنے زے اندر آتے کمیل کو"

دیکھا۔۔۔

پھر فون بند کر اس کی جانب بڑھ گیا

"کیسا ہے بڈی؟"

کمیل نے فوراً کہا اور صوفے پر آکر بیٹھا۔۔۔

"نوریض کہاں ہے؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

"اندر فون پر"

ابراھیم ہنسا

"اوہو۔۔۔۔ابے اوئے۔۔۔۔۔ باہر نکل۔۔۔۔"

کمیل نے آواز لگائی۔۔۔

آواز سنتے ہی وہ باہر آیا

"انسان بن جا۔۔۔۔"

باہر آتے ہی وہ کہنے لگا

سارا دن لگا رہتا ہے رتبہ بھابھی سے۔۔۔ شادی قریب ہے۔۔۔اب پرہیز "

"کر تھوڑا

کمیل نے چھیڑتے ہوئے کہا

"تو بکواس بند کر۔۔۔۔ یہ بتا تیاری ہو گئی کل کی۔۔۔؟"

نوریض نے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آل موسٹ۔۔۔۔ کل کے لیے میرے پاس پلان ہے"

"ایک۔۔۔۔

کمیل نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"کیا ہے جلدی بتا"

نوریض اس کے پاس لپک کر بیٹھا۔۔۔

دیکھ منہا جائے گی ٹھیک 5 بجے پارلر۔۔۔8 بجے آرب کے گھر پہنچنا ہے "

"منگنی شروع ہو گی۔۔۔۔ لیکن ایبو 7 بجے منہا کو پارلر سے پک کرے گا

کمیل اپنا پلان بتا رہا تھا

"لیکن میں کیوں پک کروں گا اسے ؟"

ابراہیم نے فوراً پوچھا

تم اسے کہو گے کہ سرپرائز ہے دونوں کے لیے.... " کمیل نے بتایا"

اور پھر ہم دونوں میں اور نوریض آرب کو ٹھیک 8 بجے کال کریں گے "

" پیسوں کے لیے

کمیل نے کہا

"دماغ ٹھیک ہے ؟"

ابراہیم بھڑکا۔۔۔

"یار وہ پیسے لے کر آئے تو ہم سے ملے گا کتنا مزہ آئے گا"
کمیل نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

"نہیں۔۔۔۔ یہ نہیں ہو گا منہا کی فیملی بہت سخت ہے۔۔۔ ہم ایسا کچھ نہیں کر رہے۔۔۔"
وہ کہہ کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

آپی کل ہماری منگنی ہے۔۔۔۔ایک یادگار دن ہو گا۔۔۔ مجھ سے تو انتظار ہی نہیں ہو رہا"
منہا نے پاس کھڑے آرب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جو پاس کھڑی اپنی بائک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔

"کل میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے رنگ پہناؤں گا"

آرب نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔

منہا ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔

"چلیں"

آرب نے بائک کی چابی لہراتے پوچھا۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا

"مجھے اس بائک پر ڈر لگتا ہے"

منہا نے گردن موڑ کر بائک کو دیکھا۔۔۔

"یار ڈرنے کی کیا ضرورت ہے میں جو ہوں۔۔۔۔ بیٹھو"
آرب نے بائک پر بیٹھتے ہوئے حکم دیا

منہا اس کے پیچھے بیٹھی ڈرتے ڈرتے بیٹھی۔۔۔۔"
اس بائک پر بیٹھنا واقع اکورڈ تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کامی کیا رہا۔۔۔۔؟ تو نے ابو کو راضی کیا؟"
وہ بے تابی سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں وہ راضی نہیں ہوا۔۔۔۔ ایدہ ہم اس پر سارا الزام نہیں ڈال سکتے"
"کیوں کہ ابو اتنا بھی بے وقوف نہیں ہے

کمیل نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟"

وہ پوچھنے لگی

"انکار کر دیا اس نے"

کمیل نے صاف گوئی سے جواب دیا

ایدہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

پھر فون پر کچھ ڈائل کرنے لگی۔۔۔

"ہاں ہیلو باسل۔۔۔۔"

ایدہ نے فون کان سے لگایا

کمیل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

روکو روکو۔۔۔"منہا نے کہا۔۔۔"

"کیوں کیا ہوا؟"

"مجھے بھی سکھاؤ بائک چلانی

منہا نے ضد کی۔۔۔

"ابھی تو تم بیٹھتے ہوئے بھی ڈر رہی تھی۔۔۔ابھی تمہیں چلانی سیکھنی ہے"

وہ بائک روک پوچھنے لگا

"ڈر تو ابھی بھی لگ رہا مگر وہ ایدہ نے چلانی سیکھ لی یہ بائک تو میں بھی تو سیکھ سکتی ہوں نا"

وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔

وہ گردن موڑ کر سامنے کھڑی منہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

تبھی بائک پر دو بندے آکر ان کے برابر رکے۔۔۔۔

اور پھرتی سے گن نکال کر ان پر تان دی۔۔۔

"نکالو سب۔۔۔۔۔۔ فٹافٹ"

ایک آدمی نے کہا۔۔۔۔

سڑک سنسان تھی۔۔۔۔آرب نے دونوں ہاتھ اوپر کیے۔۔۔
منہا خوف کے مارے آرب کے پیچھے چپکی۔۔۔۔

دے رہا ہوں۔۔۔۔۔"آرب نے بڑبڑاتے ہوئے والٹ موبائل سب"
ان کے حوالے کیا۔۔۔۔

ایک آدمی نے منہا کے ہاتھ میں پرس دیکھا۔۔۔۔
اور اشارہ کیا۔۔۔۔

آرب نے خاموشی سے منہا سے پرس لے کر ان کی جانب بڑھا دیا۔۔۔۔

"نیچے اترو۔۔۔۔۔۔"
ایک آدمی نے حکم دیا۔۔۔۔

"میں نے سب دے دیا ہے"

آرب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"اترو۔۔۔ جلدی۔۔۔"

وہ گن تانے تلخی سے بولا تھا۔۔۔

"آپی۔۔۔ دے دو۔۔۔۔۔"

منہا نے خوف سے لرزتی آواز میں کہا اور آرب کے کاندھے کو زور سے دبوچا۔۔۔

آرب خاموشی سے اتر گیا۔۔۔

وہ کچھ نہیں سکتا تھا اس کے ساتھ منہا تھی۔۔۔ جو بہت ڈر گئی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ابے نیوز سنی تو نے؟"

نوریض نے بیڈ پر پاؤں پھیلائے بیٹھے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

"کون سی"

وہ پوچھنے لگا

"دوپہر میں آبی کے ساتھ سنیچنگ ہوئی۔۔۔۔ بائک بھی لے گئے"

نوریض نے سنجیدگی سے بتایا

"نہ کر۔۔۔۔۔۔سچ بتا؟"

وہ اس کی بات سن سیدھا ہوا۔۔۔

"قسم سے ابھی اسی سے بات کر کے آرہا ہوں۔۔۔۔ منہا کے ساتھ گیا تھا لانگ ڈرائیو پر۔۔۔۔ چوروں نے رکشے کے پیسے بھی نہیں چھوڑے۔۔۔۔"

نوریض نے ہنسی دبائی

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔۔۔ مجھ سے چیٹنگ سے ریس جیتا تھا نا۔۔۔ گئی نا بائک بھی۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"کمینے تو ہنس رہا ہے۔۔۔۔ فون کر لے۔۔۔۔ اپ سیٹ ہے۔۔۔ اس کی مام تو غصہ بھی ہو رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی منہا کے ساتھ جانے کی"

نوریض بتانے لگا

"ویسے یار۔۔۔مجھے ناسارہ آنٹی پر شک ہوتا جیسے وہ خوش نہیں ہیں منہا سے شادی پر۔۔۔۔"

ابراہیم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔۔لیکن چلو خوش رہیں کل ویسے بھی منگنی ہو جائے گی سارے ڈر ختم"

نوریض نے بھی سنجیدگی سے کہا

❤❤❤❤❤

"کیسا لگ رہا ہوں میں ؟ "

وہ سارہ بیگم کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بہت ہی پیارا۔۔۔۔"

وہ اس کی پیشانی کو چومنے لگی۔۔۔

"اج تو منگنی ہے میرے بیٹے کی۔۔۔۔خوش ہو نا؟"

پیچھے سے آتے سعید صاحب نے پوچھا

"بہت خوش ڈیڈ۔۔۔"

وہ ان سے مسکرا کر ملا۔۔۔

"جلدی ریڈی ہو کر آؤ سب مہمان آ گئے ہیں"

سارہ بیگم اور سعید صاحب حکم دیتے باہر نکلے۔۔۔

"دیکھا میرا بیٹا کتنا ہینڈسم لگ رہا تھا"
سارہ بیگم سیڑھیاں اترتی کہنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔ماشااللہ۔۔۔۔۔"سعید صاحب مسکرائے"

بس وہ مڈل کلاس لڑکی ذرا سوٹ نہیں کرتی میرے بیٹے کے ساتھ "
۔۔۔۔"
وہ اکتا کر کہنے لگی

"کوئی بات نہیں زندگی اس نے گزارنی ہے۔۔۔۔۔"
وہ دونوں لان کی جانب بڑھ گئے جہاں مہمانوں کی بھیڑ تھی

❤❤❤❤❤

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔ بلیک ڈریس میں۔۔۔۔۔"

پاس کھڑی بیوٹیشن نے منہا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھ مسکرادی

تبھی اس کے فون پر بپ ہوئی۔۔۔۔

نوریض کا میسج تھا۔۔۔۔ وہ باہر ویٹ کر رہا تھا

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

پھر کال ملائی۔۔۔

"تم باہر کیا کر رہے ہو؟"

وہ پوچھنے لگی

"باہر آؤ تم۔۔۔۔ سرپرائز ہے آرب بھی وہیں ہے۔۔۔"

نوریض نے کہا۔۔۔

وہ مسکرائی پھر فون بند کر دیا

اور ڈریس سنبھالتی باہر کی جانب بڑھ گئی

♥♥♥♥♥

"میں تجھے لوکیشن بھیج رہا ہوں وہاں پہنچ۔۔۔۔"

نوریض نے کہا

"تو کہاں ہے؟"

میں منہا کو لے اسی جگہ پر آرہا ہوں۔۔۔۔ کمیل اور میں نے سرپرائز پلان کیا ہے۔۔۔۔"

نوریض نے پوری تفصیل دی

"یار یہ غلط ہے۔۔۔تمہیں منہا کو بتانا چاہیے تھا"

ابراہیم نے فوراً کہا

یار ہم نے سچ میں سرپرائز پلان کیا ہے۔۔۔۔ کمیل آرب کو لے کر آرہا ہے۔۔۔۔ تو بھی آجا لوکیشن پر"

نوریض کی بات پر ابراہیم کے تیور بگڑے۔۔

"میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا۔۔۔میں نہیں آرہا اب نکل یہاں سے"

ابراہیم نے غصے سے فون بند کیا

"میں تو سیدھا جاؤں گا فنکشن میں دماغ خراب ہے ان کا تو"

ابراہیم بڑبڑایا

اور باتھروم کی جانب بڑھ گیا

تھوڑی دیر میں وہ جب باہر نکلا تو اس کے فون پر نوریض کا میسج لگا ہوا تھا۔۔۔ جس میں اس نے لوکیشن بھیجی تھی۔۔۔

اس نے سر جھٹکا اور آئینے میں خود کو دیکھ بال بنانے لگا

♥♥♥♥♥

"اتنی دیر ہو گئی آئے نہیں منہا کے گھر والے ؟"

سارہ بیگم نے آرب کی جانب دیکھا۔۔۔

"میں دیکھتا ہوں"

آرب نے فون نکال کر کال ملائی مگر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔

"نمبر نہیں لگ رہا"

وہ بڑبڑایا

"کیا ہوا ابی"

ایدہ نے اسے پریشان دیکھ پوچھا

"یار منہا اور اس کے گھر والے نہیں آئے ابھی تک۔۔۔"

آرب نے بتایا

"تو اس کے بھائی کو کال کر کے پوچھو کہاں رہ گئے؟"

ایدہ نے مشورہ دیا

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو"

ارب نے منیب کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔

تبھی سامنے سے ابراہیم آتا دکھائی دیا۔۔۔۔

ایدہ اسے دیکھ چونکی۔۔۔۔

"اس کا بھائی کہہ رہا ہے کہ وہ پارلر سے کب کی نکل چکی ہے۔۔۔ مگر گھر نہیں آئی۔۔۔ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔ وہ کہاں جا سکتی ہے"

وہ پریشان تھا۔۔۔۔

ابراہیم اس کی بات سن چکا تھا۔۔۔ابراہیم کا بی پی بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا خیریت ؟"

ابراہیم قریب آیا

یار منہا کا کچھ پتا نہیں۔۔۔اس کے گھر والے بھی پریشان ہو رہے "
"ہیں۔۔۔پارلر سے ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔۔۔

وہ بتانے لگا۔۔۔

"کسی دوست کے ساتھ ہو گی۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

ابراہیم کہتے ساتھ مڑا۔۔۔

اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا

♥♥♥♥♥

وہ سنسان سی جگہ تھی جہاں بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔

وہ حیرت سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔نوریض نے اس کی لوکیشن اسے کیوں بھیجی تھی۔۔۔نہ ہی تو قریب میں کوئی ریسٹورنٹ تھا نہ ہی کوئی ہوٹل۔۔۔

وہ مسلسل کال کر رہا تھا نوریض کا نمبر نہیں لگ رہا تھا

"یہ کیا کیا نوریض اور کامی نے۔۔۔۔سب لوگ ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

ابراہیم نے سر کو پکڑا۔۔۔

اس نے کمیل کو فون کر کے اسے وہاں بلایا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ وہاں پہنچ گیا

"کامی کہاں ہے نوریض اور منہا.... سب ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔بس بہت ہو گیا مزاق"

ابراہیم نے کمیل کو کہا

"..ایبو مجھے نہیں پتا"

وہ سادی سے کہنے لگا

"کیا مطلب تجھے نہیں پتا تو نے ہی تو نوریض کو بولا کہ منہا کو لے کر یہاں آجائے سرپرائز ہے"

وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

"نہیں ایبو۔۔۔۔میں نے اسے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔یہ پلان تو اسی وقت کینسل ہو گیا تھا جب تو نے منع کر دیا تھا۔۔اس کے بعد میری بات تک نہیں ہوئی نوریض سے"

وہ صفائی دینے لگا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔یہ دیکھ اس نے مجھے لوکیشن بھیجی تھی۔۔۔۔اور یہ دیکھ کال لاگ۔۔۔اس نے مجھے خود بتایا کہ تو نے منہا اور آبی کے لیے سرپرائز پلان کیا ہے۔۔۔اور یہ کہ تو آرب کو لے آئے گا یہاں۔۔۔"

ابراہیم نے فون دکھاتے ہوئے کہا

"یہ دیکھ تو۔۔۔میری کل بات ہوئی تھی فلیٹ آنے سے پہلے۔۔۔آج تو میری اس ڈے کوئی بات ہی نہیں ہوئی"

اس نے فون نکال کر ابراہیم کو ہسٹری دکھائی۔۔۔جہاں واقع نوریض سے لاسٹ ٹائم کل بات ہوئی تھی۔۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے یار۔۔۔وہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں۔۔۔اگر وہ لوگ نہیں ملے تو مسئلہ ہو جائے گا کامی۔۔۔ہمیں انہیں ڈھونڈنا ہو گا"

ابراہیم پریشان ہوا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ایسے کیسے یہاں سے چلی گئی وہ۔۔۔میں پولیس کو بلاؤں گا یہاں ابھی"

آرب نے غصے سے پاس کھڑی عورت کو دھمکی دی

"دیکھیں ہمارا قصور نہیں ہے۔۔۔اسے کوئی بھی لینے آئے۔۔۔وہ اپنی مرضی سے گئی ہے"
وہ صفائی دینے لگی۔۔۔

"میں تو آیا ہی نہیں تھا لینے اسے"
پاس کھڑے منیب نے کہا

"دیکھیں ہمیں نہیں پتا کون لینے آیا تھا۔۔۔مگر وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔۔۔۔"
بیوٹیشن نے کہا

"ایک منٹ یہاں سے جانے سے پہلے کسی کی کال آئی تھی۔۔۔یا کوئی نام پتا

ہو جو اسے لینے آیا تھا"

ایدہ نے نرمی سے اس عورت سے پوچھا

"جی۔۔۔پہلے کسی نوریض کا میسج آیا تھا۔۔۔پھر منہا نے خود اسے کال کی

۔۔۔وہ باہر ہی کھڑا تھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"

اس نے پوری ڈیٹیل دی۔۔۔اور آرب نے چونک کر ایدہ کو دیکھا

❤❤❤❤❤

"آپ لوگوں مے اپنی بیٹی کو اتنی ڈھیل دی ہوئی ہے کہ وہ کسی کے بھی

ساتھ چلی جاتی ہے"

سارہ نے تلخی سے کہا

" آنٹی آپ زیادہ بول رہی ہیں
منیب نے تلخی سے کہا

اگر ایسا نہیں ہے تو پہلے بھی تو وہ پوری رات گھر سے باہر تھی مگر آپ "
"لوگوں نے پوچھا تک نہیں۔۔۔
سارہ بیگم نے کہا۔۔۔

"نہیں ایسا کبھی نہیں ہوا"
منیب نے غصے سے جواب دیا

"تو آرب کے ساتھ لائبریری میں رات کس نے گزاری تھی۔۔۔۔؟"
وہ پوچھنے لگی

منیب نے ماں کی طرف دیکھا

"منیب یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔وہ ایدہ کے ساتھ تھی۔۔۔۔"
انہوں نے فوراً بیٹی کی صفائی دی

"نہیں۔۔۔۔۔اس نے جھوٹ بولا تھا ایدہ بتاؤ"
سارہ بیگم نے ایدہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا
وہ خاموش کھڑی تھی

"آنٹی چھوڑیں نا۔۔۔۔آپ لوگ کیوں جھگڑا کر رہے ہیں"
ایدہ نے کہا

"وہ آپ کے ساتھ تھی یا نہیں؟"

منیب نے پوچھا

"نہیں۔۔۔۔۔وہ آرب کے ساتھ تھی"

ایدہ نے سادگی سے سر جھکائے جواب دیا۔۔۔

اور منیب کے پیروں تلے زمین نکلی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہر جگہ ڈھونڈ لیا یار مگر کہیں پتا نہیں لگا"

کمیل نے آرب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جو ابھی اس جگہ پہنچا تھا۔۔۔۔

"وہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

آرب نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔۔

"آبی۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔تو اعتبار رکھنا بس"

ابراہیم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

آرب نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔آنکھوں میں آنسوں تیر آئے تھے۔۔۔۔

وہ جھٹ سے ابراہیم کے گلے لگا۔۔۔۔

آبی۔۔۔۔لوگ چاہے کچھ بھی کہیں۔۔۔۔نوریض ایسا نہیں ہے۔۔۔۔وہ" "ہمارا دوست ہے۔۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کا بھروسہ پکا کرنا چاہا

"وہاں وہ بیوٹیشن کہ رہی ہے کہ نوریض نے اسے باہر بلایا۔۔اور وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔۔۔۔ منہا کی بھابھی کہتی ہیں۔۔۔۔ منہا کئی بار راتوں میں نوریض سے بات کرتی پکڑی گئی ہے۔۔۔۔۔"

ارب نے نم آنکھوں سے اسے بتایا

"توسب کو چھوڑ۔۔۔۔ تو بتا کیا منہا ایسی ہے؟ کیا نوریض ایسا کر سکتا ہے؟"

ابراہیم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ابیو مجھے یقین ہے۔۔۔۔ مگر پھر وہ لوگ ہیں کہاں۔۔۔رات گزر رہی ہے۔۔۔ مگر ان لوگوں کا نہیں پتا۔۔۔"

آرب نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔

ہم ڈھونڈ رہے ہیں انہیں مل جائیں گے۔۔۔۔ تو یقین رکھ مجھ پر۔۔۔۔ یہ"
"دیکھ اس پر یقین رکھ کسی کی باتوں میں نہیں آنا تو نے

اس نے اس کا ہاتھ سامنے کیا۔۔۔ جس پر وہ سب ہمیشہ بلائنڈ فرینڈز کا
بریسلیٹ پہن کر رکھتے تھے۔۔۔۔
آرب زخمی سا مسکرایا

♥♥♥♥♥

"کچھ پتا چلا ان کا؟"

وہ جب گھر آیا تو سب مہمان جا چکے تھے۔۔۔ لان کی سجاوٹ اسی طرح سجی
تھی۔۔۔۔
بس رونق ختم ہو گئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میں نے کس طرح سب لوگوں کو فیس کیا کہ منگنی کینسل ہو گئی ہے۔۔۔ کیوں کہ لڑکی بھاگ گئی اپنے دوست کے ساتھ"
انہوں نے غصے سے کہا

"ایسا نہیں ہے مام۔۔۔۔"
وہ ایک دم سے کہنے لگا

"ایسا ہی ہے۔۔۔ سب جانتے ہیں وہ اپنے دوست کے ساتھ اپنی مرضی سے گئی ہے۔۔۔۔اور پوری رات سے غائب ہے۔۔۔۔"
سارہ بیگم نے غصے سے کہا

سعید صاحب آرب کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھے۔۔۔۔

دیکھو بیٹا تم نے ضد کی ہم نے پوری کی۔۔ کیا نتیجہ نکلا۔۔؟اب اگر وہ واپس" بھی آجائے تو کیا؟ بدنامی تو ہو گئی نا ہماری بھی تمہاری بھی اور اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کی بھی۔۔۔۔"

وہ سمجھانے لگے۔۔۔۔

آرب خاموشی سے سن رہا تھا

ایک بڑی سی گاڑی رکی۔۔۔اور دروازہ کھلتے ہی ان دونوں کو باہر دھکیلا گیا۔۔۔۔پھر اسپیڈ بھرتی گاڑی آگے نکل گئی۔۔۔۔

سامنے سڑک پر ابراہیم کھڑا تھا۔۔۔۔اکیلا۔۔۔۔ناہی آرب ساتھ تھا ناہی کمیل۔۔۔۔۔

ابراہیم جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔گاڑی کے تیزی سے گزرنے سے چونک کر دیکھا۔۔۔

پھر سامنے تھوڑی دور اسے اندھیرے میں دو لوگ کھڑے دکھائی دیے۔۔۔

اندھیرے کے باعث وہ صحیح سے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی اس نے فون بند کر جیب میں رکھا۔۔۔

اور تیزی سے بھاگتا وہ فاصلہ عبور کیا۔۔۔

"منہا۔۔۔۔"

ابراہیم نے قریب آتے ہی کہا۔۔۔وہ اندھیرے میں بھی اسے پہنچان گیا تھا۔۔۔

وہ لپک کر اس کے گلے لگی۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر ساکت ہو گیا۔۔۔وہ تیز رو رہی تھی۔۔۔اس کی سسکیوں کی آواز اندھیرے میں گونج رہی تھی۔۔۔

پاس کھڑے نوریض کے گال پر مسلسل آنسوں ٹپک رہے تھے۔۔۔

ابراہیم کو اپنا وجود سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

آپی۔۔۔۔"منہا بھاگتی ہوئی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔۔۔"
پیچھے ابراہیم اور نوریض بھی تھے۔۔۔

آرب جو لان میں سبھی کرسیوں کے بیچ ایک کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کی آواز سن فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

آبی۔۔۔۔"وہ اس سے کچھ فاصلے پر رکی۔۔۔۔"

آرب نے ایک نظر اس کے حلیے پر ڈالی۔۔۔۔
بلیک ڈریس وہی بلیک ڈریس جو اس نے اپنی پسند سے دلوایا تھا۔۔۔ کتنی ہی گرد سے اٹا تھا۔۔۔۔

سلکی لمبے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔
مٹا مٹا سا میک اپ۔۔۔۔ سوجی آنکھوں کے گرد پھیلا کاجل۔۔۔۔

آرب یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بجائے اس کے قریب جانے کے آرب نے ہاتھ میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالی
جو صبح کے 6 بجا رہی تھی۔۔۔۔
سارہ بیگم اور سعید صاحب بھی وہیں تھے۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔۔" وہ چلتی اس کے قریب آئی۔۔۔اس سے پہلے وہ اس سے "
گلے لگ کر اپنے دکھ بتاتی۔۔۔۔۔آرب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے
روکا۔۔۔۔

"تم رات بھر کہاں تھی؟"
آرب نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔
منہا اس کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا بتائے گی۔۔۔۔اس کی تو عادت ہے رات باہر گزارنے کی"

سارہ بیگم نے غراتے ہوئے کہا

آرب نے سختی سے آنکھیں بند کی۔۔۔اس کا پورا وجود سن ہو گیا تھا۔۔۔۔

"کیا بکواس ہے یہ سب۔۔۔۔"
ابراہیم غصے سے بھڑکا

"تو بیچ میں مت آ ابیو۔۔۔۔۔"
آرب نے سرخ آنکھوں سے کہا۔۔۔

"آبی میری بات سن۔۔۔میں بتاتا ہوں"
نوریض نے آگے بڑھ کر صفائی دینی چاہی۔۔۔
مگر آرب نے لمحہ بھی ضائع کیے بنا اس کا گریبان پکڑا۔۔۔

"کیا کیا ہے تو نے منہا کے ساتھ۔۔۔۔۔؟"

آرب نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھا

"آبی۔۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہا ہے"

نوریض کو جیسے جھٹکا لگا

"تجھے شرم نہیں آئی اپنے دوست کے ساتھ دھوکہ کرتے"

آرب نے شعلہ برساتی نگاہوں سے کہا۔۔۔اور جھٹکے سے اسے دھکا دیا

وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے"

ابراہیم نے نوریض کو تھاما

"ہاں میرا دماغ خراب ہو گیا تھا جو اسے دوست بنایا۔۔۔اندھا اعتبار کیا۔۔۔اور اس نے کیا کیا میرے ساتھ۔۔۔؟"

وہ نم آنکھوں سے چلایا

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے آبی۔۔۔"

منہا بھیگتے چہرے سے آنسوں صاف کرتی اس کی جانب لپکی۔۔۔

"اگر ایسا نہیں ہے تو تم نوریض کے ساتھ کیوں تھی۔۔۔۔رات بھر۔۔۔۔؟"

آرب نے غراتے ہوئے سوال داغا۔۔۔

منہا کو لگا جیسے سامنے کھڑا شخص کوئی انجان ہے

جو اسے جانتا ہی نہیں۔۔۔

"ہمیں کڈنیپ کیا گیا تھا آبی۔۔۔۔ تو ابراہیم سے پوچھ۔۔۔۔ ابراہیم بتا"
نوریض نے ابراہیم کو بازوں سے پکڑ گواہی دلوانی چاہی۔۔۔

تجھے صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے نوریض۔۔۔۔۔ اس گھٹیا آدمی کو"
"اعتبار ہی نہیں ہے
ابراہیم نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔
نظریں اس کی آرب پر ہی تھی۔۔۔

اعتبار کی تو سزا ملی ہے مجھے۔۔۔۔ میں نے دوستوں پر اندھا اعتبار"
"کیا۔۔۔۔
آرب کی آنکھ سے دو آنسوں گرے۔۔۔۔
جسے اس نے مہارت سے اگنور کیا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

"آپی۔۔۔آپی میری بات سنو۔۔۔۔"
منہااس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اندر جانے کی۔۔۔جاؤ یہاں سے اب۔۔۔۔"
سارہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑ روکا۔۔۔

"آنٹی میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔میرا یقین کریں۔۔۔"
منہا نے روتے ہوئے کہا

تم پر اعتبار کروں۔۔۔۔تم چھوٹے گھر کی لڑکیوں کا تو کام ہی یہی" ہے۔۔۔امیر لڑکوں کے ساتھ رات گزارنا اور انہیں اپنی اداؤں سے "پھنسانا

وہ غراتے ہوئے کہنے لگی

"نہیں ایسا نہیں ہے آنٹی۔۔۔پلیز مجھے آپی سے بات کرنے دیں"
منہا روتی جارہی تھی۔۔۔
مگر سارہ بیگم کے غصے میں کمی نہیں آئی

"میں نے کہا نا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"
انہوں نے اسے بازو سے پکڑ پرے دھکیلا۔۔۔۔
اس سے پہلے وہ گرتی ابراہیم نے لپک کر اسے سمنبھالا

کوئی ضرورت نہیں ہے ان کے سامنے گڑگڑانے کی۔۔۔یہ لوگ اس"
"لائق ہی نہیں۔۔۔چلو یہاں سے

ابراہیم نے ایک بری نظر ان پر ڈالی اور منہا اور نوریض کو لیے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

امی۔۔۔۔" وہ بھاگ کر سامنے کھڑی ماں کے گلے لگی۔۔۔"

پیچھے ابراہیم اور نوریض بھی خاموشی سے سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔

"میری بچی کہاں تھی۔۔۔ ٹھیک ہے تو؟"
وہ منہا کو پیار کرنے لگی۔۔۔
منہا بھی ان کے گلے لگ کر روتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

تبھی منیب اندر سے آواز سن کر آیا اور آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔ تھوڑی فاصلے پر کھڑے نوریض کو گریبان سے پکڑ سامنے کیا اور گھوسوں اور لاتوں سے مارنا شروع کر دیا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔ بھائی چھوڑ دیں اسے"
منہا چلائی تھی۔۔۔
مگر وہ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

تبھی ابراہیم آگے بڑھا اور منیب کا ہاتھ پکڑا اسے روکا۔۔۔

"تم پیچھے ہٹ جاؤ ابراہیم۔۔۔۔ یہ زندہ نہیں بچے گا آج"
وہ غرایا۔۔۔

نوریض جو زمین پر گرا تھا بمشکل اٹھا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا منیب بھائی۔۔۔۔"

نوریض نے تکلیف کو اگنور کرتے کہا

"کیا سوچ کر میری بہن کو اغواہ کیا تو نے۔۔۔۔"

ابراہیم نے بمشکل اسے روکا ہوا تھا۔۔۔

"بھائی اس نے مجھے اغواہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔"

منہا نے کہا

"ہاں جانتا ہوں تو اپنی مرضی سے گئی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔"

منیب نے مڑ کر منہا کو دیکھا

"ہاں۔۔۔۔میں اپنی مرضی سے گئی تھی مگر۔۔۔۔۔"

وہ بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی اس کے گال پر زوردار تھپڑ پڑا۔۔۔

"اپنی مرضی سے تم کسی کے بھی ساتھ چلی گئی ہمیں بنا بتائے۔۔۔"

آصف صاحب نے تلخ لہجے میں کہا۔۔

"ابو۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"

منہا نے روتے ہوئے کہا

جو کرنا تھا تم نے کر لیا۔۔ تم نے ہمیں کہیں منہ دکھانے لائق نہیں"

"چھوڑا۔۔۔ کیا اس لیے میں نے ازادی دی تھی تمہیں؟

وہ سوال کرنے لگے

منہا سر جھکائے روتی چلی جا رہی تھی

"تم نے آرب کو پسند کیا میں نے انکار نہیں کیا۔۔۔کیوں کہ ہر بچے کو حق ہوتا ہے اپنی مرضی بتانے کا۔۔۔"

وہ سامنے کھڑی منہا کو دیکھ کہ رہے تھے

"مگر تم نے ایسا سبق دیا ہے مجھے۔۔۔ کہ میں اب سب بچوں کے ماں باپ کو مشورہ دوں گا کہ بچوں کو آزادی نہ دیں"

وہ افسردگی سے کہنے لگے

ابو۔۔۔نہیں۔۔۔ایسا نہیں کہیں" منہا نے نفی میں سر ہلایا"

"انکل۔۔۔منہا کا کوئی قصور نہیں۔۔۔"

نوریض نے زخمی آواز کے ساتھ کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے منہا کا کوئی قصور نہیں تمہارا تو ہے۔۔۔ تم نے اسے بدنام کر دیا۔۔۔ اب اس سے آرب شادی نہیں کرے گا۔۔۔ کیا تم کرو گے اس سے شادی؟"

آصف صاحب نے کاٹ دار لہجے میں کہا

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ میری شادی ہے اگلے مہینے۔۔۔"

نوریض نے ابراہیم کو دیکھا

" تو دفع ہو جاؤ یہاں سے"

منیب پھر سے مارنے کو بے تاب تھا

۔۔۔

اسے ساتھ لے کر جاؤ۔۔۔۔۔۔"آصف صاحب نے فوراً کہا"

ابو۔۔۔۔"منہا نے اپنے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

پہلے بھی تو لے کر گئے تھے نا۔۔۔۔اب بھی لے جاؤ۔۔۔چاہو تو کسی ٹرین"
"کے سامنے کھڑا کر دینا اسے۔۔۔۔اج سے میری صرف ایک ہی اولاد ہے
وہ غصے میں کہتے اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

"یہ کیا کہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔"
پیچھے فائقہ بیگم جو منہا کو گلے لگائے ہوئے تھے۔۔۔۔بھری آواز میں میں
کہنے لگی مگر وہ اندر جا چکے تھے

♥♥♥♥♥

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہا یار مجھے کامی کا فون آیا تھا۔۔۔اسی نے مجھے کہا تھا

کہ منہا کو لے آ۔۔۔۔"

نوریض نے اپنی صفائی دی۔۔۔

"تیرا فون دکھا"

ابراہیم نے فوراً کہا

"نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ان لوگوں نے ہم دونوں کے فون رکھ لیے

تھے۔۔۔"

اس نے تفصیل سے بتایا

"وہ لوگ تھے کون۔۔۔۔؟"

ابراہیم نے پوچھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتا یار۔۔۔۔وہ نقاب کر کے آئے تھے سامنے۔۔۔۔۔ مگر میں"

"تجھے کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

نوریض نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تبھی ایدہ اور کامی دروازہ کھول اندر آئے۔۔۔۔

"نوریض۔۔۔۔ کیا ہے یار"

کمیل نوریض کی جانب بڑھ کر اس سے ملا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا تم نے نوریض؟"
آرب نے کہتے ساتھ پاس ہی اسٹول پر رکھے واز کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔۔

آواز سن سارہ بیگم بھاگتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی۔۔۔۔
وہ انکھوں میں تیش لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

"آرب۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟"
وہ اس کی جانب لپکی۔۔۔۔

"میں نے اندھا یقین کیا تھا اپنے دوستوں پر مام۔۔۔۔۔۔"
وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔
سارہ بیگم کا دل کٹنے لگا۔۔۔۔

"میرے بچے۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔وقت پر سچائی سامنے آگئی
ہے۔۔۔۔خود کو سنبھالو۔۔۔۔۔"
وہ اسے خود سے لگائے کہنے لگی۔۔۔

"میرے ساتھ ہی کیوں کیا نوریض نے ایسا۔۔۔میں نے بھائی سمجھا تھا
اسے"
وہ بھیگی آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"یار مجھے کامی کی کال آئی تھی۔۔۔۔میں نے اسی لیے منہا کو پک
کیا۔۔۔۔"

نوریض نے کہا

"مگر میں نے تجھے کوئی کال ہی نہیں کی۔۔۔۔۔یہ دیکھ میرا فون

۔۔۔۔چاہے تو میں ہسٹری نکلوا کر دے سکتا ہوں۔۔۔میں نے نہیں کی کوئی

کال۔۔۔"

کمیل روہانسی ہوا

"تو نے کی تھی کامی۔۔۔اور یہ بھی کہا تھا کہ منہا کو لے اس جگہ پر

آجا۔۔۔میں ایدہ اور آرب تینوں آرہے ہیں۔۔۔"

نوریض نے پوری بات بتائی

"میں کیوں تجھے اس سنسان جگہ پر بلاؤں گا؟"

کمیل نے فوراً کہا

"کیوں کہ تو نے کہا تھا کہ تو نے آرب اور منہا کی منگنی گفٹ میں ایک کار لی ہے۔۔۔۔اور وہ سرپرائز تجھے دینا تھا"

نوریض نے جھٹ کہا

"میں نے تو کوئی کار لی ہی نہیں"

وہ صفائی دینے لگا

"ہو سکتا ہے تجھے کسی نے ٹریپ کیا ہو"

ایدہ نے فوراً کہا

"ایک منٹ کال تجھے کامی کے نمبر سے آئی تھی؟"

ابراہیم نے پوچھا

"نہیں۔۔۔ان نان نمبر تھا۔۔۔۔ مگر میں آواز تو پہچانتا ہوں نا یار۔۔۔ کامی ہی تھا"

نوریض پر اعتماد تھا

"یار میرے پاس تو دو ہی نمبر ہیں دونوں تم لوگوں کے پاس ہیں۔۔۔۔ میں کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

کمیل نے پھر سے صفائی دینی چاہی

"جو بھی ہے یار ہمیں پتا لگانا ہو گا۔۔۔۔ لیکن اس سے بھی ضروری ہے کہ ہم آرب کو منہا کی طرف سے راضی کریں۔۔۔۔"

"منہا کا باپ اسے گھر میں رکھنے کو راضی نہیں ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے سنجیدگی سے مسئلہ بتایا

"میں نے بات کی تھی آبی سے وہ سننے کو تیار ہی نہیں ہے"

ایدہ نے فوراً بتایا

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا۔۔۔دوستوں پر یقین نہیں"

ابراہیم نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

دماغ تو منہا کے باپ اور بھائی کا خراب ہے۔۔۔وہ منیب مجھے کہہ رہا ہے کہ "

"پولیس کو بھیجے گا۔۔۔میری شادی قریب ہے یار۔۔۔

نوریض نے فوراً کہا

وہ پریشان تھا

❤❤❤❤❤

"دو دن ہو گئے آرب کسی سے ملنا ہی نہیں چاہتا"
نوریض نے کہا

"یار مجھے آرب سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔"
ابراہیم نے افسردگی سے کہا
تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

نوریض نے جا کر دروازہ کھولا۔۔۔۔
سامنے ہی فرقان صاحب کھڑے تھے۔۔۔۔

"انکل۔۔۔آپ۔۔۔۔۔"
وہ حیران ہوا۔۔۔

"بابا۔۔۔"

ابراہیم جو صوفے پر بیٹھا تھا انہیں دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"تم تو کل آنے والے تھے؟"

وہ آکر صوفے پر بیٹھے۔۔۔

نوریض کچن کی جانب بڑھ گیا

"جی بابا۔۔۔وہ۔۔۔"

ابراہیم جھجکا

"انکل یہ میری وجہ سے نہیں آپایا۔۔۔۔"

نوریض کولڈ ڈرنک ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہنے لگا

نوریض نے انہیں پوری تفصیل دی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔۔ کہ ابراہیم کے والد بہت پہنچ والے ہیں۔۔۔ایک وہی اسے منہا کی فیملی سے بچا سکتے ہیں۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ مسلسل آرب کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔۔۔ مگر بند جا رہا تھا۔۔۔۔

گھر میں کوئی اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔
منہا رو رو کر تھک گئی تھی۔۔۔ مگر اسے سمجھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

تبھی اسے باہر ابراہیم اور نوریض کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

مگر وہ باہر نہیں گئی۔۔۔

اس وقت اسے بس ایک ہی دھن سوار تھی آرب کو منانا۔۔۔

اس سے بات کرنا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"دیکھیں اس بچے کی اگلے مہینے شادی ہے۔۔۔آپ اسے جیل تو کروا دیں گے۔۔۔مگر اس کی زندگی برباد ہو جائے گی"

فرقان صاحب نے سامنے بیٹھے آصف صاحب اور منیب کو دیکھا

"اور ہماری بچی کی جو زندگی خراب ہو گئی۔۔۔اس کی منگنی ٹوٹ گئی ہے وہ بدنام ہو گئی صرف اس لڑکے کی وجہ سے"

انہوں نے فوراً کہا

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔مگر"

وہ کچھ کہتے اس سے پہلے ہی آصف صاحب بولے

"آپ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔آپ تب سمجھتے جب آپ کی بھی کوئی بیٹی ہوتی۔۔۔اور وہ منہا کی جگہ ہوتی۔۔۔تب میں آپ سے پوچھتا۔۔۔کہ بدنام بیٹی کا بوجھ کتنا بڑا ہوتا ہے"

آصف صاحب نے سنجیدگی سے چوٹ کی

"بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتی آصف صاحب۔۔۔وہ تو گھر کی رونق ہوتی ہیں۔۔۔وہ عزت ہوتی ہیں۔۔۔جو کسی کے بھی حوالے نہیں کی جاتی"

فرقان صاحب نے کہا

"ٹھیک ہے پھر آپ اپنے بیٹے سے شادی کروادیں میری بیٹی کی۔۔۔۔ میری عزت کو اپنی عزت بنالیں۔۔۔۔۔"

انہوں نے کاٹ دار لہجے میں کہا

فرقان صاحب لمحہ بھر خاموش ہوئے

نوریض اور ابراہیم نے ایک دوسرے کو دیکھا

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ نوریض کو کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔ آپ کی بیٹی سے شادی ابراہیم کرے گا"

انہوں نے سوچ سمجھ کر جواب دیا۔۔۔
مگر ایک بار بھی پیچھے کھڑے ابراہیم کو نہیں دیکھا۔۔۔

ابراہیم نے نا سمجھی سے نوریض کو دیکھا۔۔۔

وہ بھی ساکت تھا۔۔۔

"آنٹی آرب کہاں ہے ؟"

ایدہ نے سارہ بیگم سے پوچھا

اپنے روم میں ہے۔۔۔دو تین دن ہو گئے مگر نہ کسی سے بات کر رہا ہے نہ کچھ کھا رہا ہے"

سارہ بیگم نے اسے افسردگی سے بتایا

میں نے پہلے ہی کہا تھا آنٹی۔۔۔ مگر آرب کو منہا کے علاوہ کوئی نظر نہیں آتا تھا۔۔۔"

ایدہ نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"آپ کھانا بھجوادیں میں کھلانے کی کوشش کرتی ہوں آرب کو"

ایدہ نے سادگی سے کہا۔۔۔

اور سیڑھیاں چڑھتی آرب کے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ایدہ کتنی اچھی لڑکی ہے۔۔۔ کتنا فکر ہے اسے آرب کی۔۔۔۔ کیا ہوتا اگر"

"آرب اس مڈل کلاس لڑکی کی جگہ ایدہ کو چوز کرتا

وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی اور سر جھٹکتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یار یہ منہا کے باپ کا بس نہیں چل رہا وہ اسے راہ چلتے کسی کے بھی ساتھ شادی کر کے گھر سے نکال دیں۔۔۔۔"

ابراہیم نے اکتا کر کہا

"یار اگر آرب کو ہم منالیں تو تجھے شادی نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔۔"

نوریض نے حل بتایا

اور ابراہیم سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔

"چل آخری کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔ بابا ویسے بھی باہر گئے ہیں۔۔۔۔"

ابراہیم نے بائک کی چابی اٹھائی۔۔۔

نوریض نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"آبی۔۔۔۔پلیز تھوڑا سا کھانا کھالو۔۔۔۔"

ایدہ نے بالکونی میں کھڑے آرب کو دیکھا۔۔۔

ا

جو ایک ہاتھ ریلنگ پر رکھے اور دوسرے ہاتھ میں سگریٹ تھامے کھڑا تھا۔۔۔

بکھرا حلیہ۔۔۔بکھرے بال۔۔۔آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

ایدہ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

تبھی نیچے سے ابراہیم کی آواز آئی۔۔۔جو آرب کو پکار رہا تھا۔۔۔

آرب نے مڑ کر دیکھا۔۔۔پھر تیزی سے روم سے باہر نکل نیچے جھانکا۔۔۔

ابراہیم اور نوریض کھڑے تھے۔۔۔

آرب کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔۔۔وہ تیزی سے روم سے باہر نکلا۔۔۔

ڈرار کھولا اور گن نکالی۔۔۔

پیچھے کھڑی ایدہ چونکی۔۔۔

"آبی یہ کیا۔۔۔کیا کر رہے ہو یہ؟"

ایدہ نے اسے روکنا چاہا مگر وہ بنا رکے تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے گیا

ایدہ اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی"
آرب نے نوریض کا گریبان پکڑا۔۔

"آرب میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میں اور منہا بے قصور ہیں یار"
نوریض نے اپنا گریبان چھڑوانا چاہا

تیری نیت تھی اس پر شروع سے۔۔۔اسی لیے تو نے موقع کا فائدہ"
"اٹھایا۔۔۔
آرب نے غراتے ہوئے کہا

"بکواس بند کر آبی۔۔۔۔وہ صرف میری دوست ہے۔۔۔۔۔ تیری سوچ ہی گھٹیا ہے"

نوریض نے جھٹکے سے اسے پرے دھکیلا

"ہاں میں گھٹیا ہوں۔۔۔۔بہت گھٹیا جو تجھ جیسے انسان سے دوستی کی تھی۔۔۔۔آج میں سارا قصہ ہی ختم کر دوں گا"

اس نے گن نوریض پر تانی۔۔۔۔

"آرب۔۔۔۔۔" سارہ بیگم اسے دیکھ اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔

اور اس کا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔

"آرب تو بات تو سن لے۔۔۔۔یار۔۔۔۔ہم تجھے سمجھانے آئے ہیں یہاں۔۔۔۔

ابراہیم نے فوراً کہا

"ابھی بھی ایبو تجھے اس پر یقین ہے جس نے میری زندگی خراب کر دی۔۔۔۔ میری پیٹ پیچھے خنجر گھونپا ہے اس نے اور میں اسے چھوڑ دوں"

آرب نے سرخ چہرے سے کہا

"یار تو ٹھنڈے دماغ سے بات تو سن لے۔۔۔۔ ہم تجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ منہا کے گھر والے اس کی شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔"

ابراہیم نے فوراً کہا

ابراہیم کی بات سن آرب کے اندر تک چوٹ لگی۔۔۔۔

اچانک سے اعصاب ڈھیلے پڑے۔۔۔

ہمیں فرق نہیں پڑتا وہ کسی سے بھی شادی کریں اس کی۔۔۔تم لوگ جاؤ"
یہاں سے۔۔۔
سارہ بیگم نے غصے سے کہا

"آرب کیا اب بھی تو کچھ نہیں کرے گا۔۔۔تو اسے چھوڑ دے گا؟"
ابراہیم نے سوال کیا

میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔۔۔میرا اس سے اب کوئی تعلق "
"نہیں۔۔۔اور میں۔۔۔۔
وہ اپنا جملا پورا کرتا اس سے پہلے ہی اس کی نظر پیچھے دروازے کے قریب
کھڑی منہا پر پڑی۔۔۔

ایک کرب تھا جو اس کی آنکھوں میں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

ابراہیم اور نوریض نے بھی مڑ کر دیکھا۔۔۔
پیچھے ساکت کھڑی منہا بس بھیگی آنکھوں سے آرب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

آرب مڑ کر جانے لگا ہی تھا کہ منہا کی آواز نے رکنے پر مجبور کیا

میں یہاں منت کرنے نہیں آئی۔۔۔ محبت اور دوستی دونوں تم ڈیزرو نہیں" "کرتے۔۔۔۔۔ نہ تمہیں محبت پر یقین ہے نا ہی دوستی پر۔۔۔
منہا نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

اور ہاں۔۔۔ بلائنڈ فرینڈز کا بریسلیٹ اب کبھی مت پہننا۔۔۔ کیوں کہ" "ہماری محبت اور دوستی اب ایکسپائر ہو گئی ہے

منہا کہتے ساتھ ہی باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

ابراہیم اور نوریض بھی اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

اور ہاں۔۔۔۔ بلائنڈ فرینڈز کا بریسلیٹ اب کبھی مت پہننا۔۔۔۔ کیوں کہ (ہماری محبت اور دوستی اب ایکسپائر ہو گئی

ابراہیم نے ہاتھ میں لیے بریسلیٹ کو دیکھا۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی تیر آئی تھی۔۔۔۔

دل بار بار ایک ہی بات دوہرا رہا تھا کہ اب دوستی ختم ہو گئی ہے۔۔۔

تبھی نوریض نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"تو انکل کو منع کر دے۔۔۔ منہا سے شادی میں کروں گا۔۔"
نوریض نے نم انکھوں سے کہا

تو۔۔۔ مگر تیری شادی ہے اگلے مہینے۔۔۔رتبہ بھابھی سے تو بہت "محبت کرتا ہے۔۔۔ تو کیسے کر سکتا ہے؟
ابراہیم نے حیرت سے پوچھا

منہا اکیلی رہ گئی ہے یار۔۔۔ میری وجہ سے اس کی زندگی برباد ہو گئی "ہے۔۔۔
نوریض نے گال پر گرتے آنسوں نظر انداز کیے

تو نے کچھ نہیں کیا۔۔۔اور تو بابا سے بات نہیں کرے گا۔۔۔ بابا نے " بلکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔۔۔ میں کروں گا منہا سے شادی۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تو رتبہ بھابھی سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کا گال تھپتھپایا

وہ زخمی سا مسکرادیا

❤❤❤❤❤

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔۔پڑھ کر سونا اس کی عادت تھی۔۔۔

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔

اس نے اسکرین دیکھا انجان نمبر تھا۔۔۔

ابراہیم نے اگنور کیا اور فون واپس رکھ دیا

مگر فون پھر سے بجنے لگا

اس بار اس نے کال یس کی اور کان سے لگایا

"ہیلو ایبو۔۔۔"

منہا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

"منہا۔۔۔اس وقت کال کی۔۔۔ خیریت۔۔۔؟ سب ٹھیک ہے؟ تم ٹھیک ہو نا؟"

وہ ایک دم پریشان ہوا

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔مجھے بس تم سے بات کرنی تھی۔۔۔"

منہا نے کہا

"ہاں ۔۔۔ کہو سن رہا ہوں"

ابراہیم سیدھا ہوا

ابیو تم شادی سے انکار کر دو ۔۔۔ تمہیں میرے لیے یہ قربانی دینے کی"
"ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔

منہا کی سنجیدہ سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

میں کوئی قربانی نہیں دے رہا ۔۔۔۔ مجھے بس تم پر اور نوریض پر پورا یقین"
"ہے ۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اسے تسلی دی

"پھر بھی میں بلکل نہیں چاہوں گی کہ تم میری وجہ سفر کرو۔۔۔"

منہا نے کہا

"یہ میرا نہیں میرے بابا کا فیصلہ ہے"

ابراہیم کو اس کے دکھ کا اندازہ تھا اسی لیے وہ احسان جتانا نہیں چاہتا تھا

❤❤❤❤❤

(لوگوں کا نہیں پتا مگر میں تم سے کبھی بور نہیں ہو سکتا منہا)

وہ وائٹ سوٹ پہنے ابراہیم کے برابر بیٹھی تھی سر پر ریڈ دوپٹہ جمائے۔۔۔۔

(کل میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے رنگ پہناؤں گا)

"قبول ہے"

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے۔۔۔۔

دو آنسوں بہتے گردن میں جذب ہوئے۔۔۔۔

آرب کے محبت بھرے جملے اس کے کانوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔۔

آرب اس کی محبت ہی نہیں دوست بھی تھا۔۔۔ مگر اس نے اس کے صاف کردار کا یقین نہیں کیا۔۔۔۔

اور جس سے وہ شادی کر رہی تھی وہ بھی اس کا دوست تھا۔۔۔

مگر اس نے ایک بار بھی اس کے کردار کی صفائی نہیں مانگی تھی

❤❤❤❤❤

"آج منہا کی شادی تھی"
ایدہ نے سامنے کھڑے آرب کو دیکھا۔۔۔

جو ایکوریم میں فش فوڈ اپنی انگلیوں کی مدد سے ڈال رہا تھا۔۔۔۔

ایدہ کی بات سن اس کا ہاتھ تھم گیا۔۔۔۔
بنا پلکیں جھپکے وہ اسی انداز میں کھڑا تھا

اس نے تم سے معافی تک نہیں مانگی۔۔۔ تمہیں منایا تک نہیں۔۔۔۔ کتنی"
"جلدی تمہیں بھول کر شادی کرلی اس نے
ایدہ نے سنجیدگی سے چوٹ کی

وہ پلٹ کر ایدہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔بس خاموشی سے رخ موڑ کر صوفے کی جانب بڑھ گیا

"پوچھو گے نہیں اس نے کس سے شادی کی ہے؟"

ایدہ اس کے پیچھے گئی

"جانتا ہوں۔۔۔۔نوریض سے"

وہ سر جھٹک کہنے لگا

"نہیں۔۔۔ایبو سے"

ایدہ نے اسے بغور دیکھا۔۔۔۔

ایبو سے؟" وہ پلٹ کر دیکھنے لگا"

"ہاں۔۔۔۔ایبو سے ہوئی ہے شادی"

ایدہ نے جواب دیا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

وہ حیرت ڈے پوچھنے لگا

منہا نوریض سے شادی کیوں کرے گی۔۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ وہ صرف" امیر لڑکوں کو پھساتی ہے۔۔۔نوریض سے دل تو بہلا سکتی ہے۔۔۔ مگر شادی نہیں۔۔۔شادی کے لیے اسے امیر لڑکا ہی چاہیے تھا۔۔۔ جیسے کہ تم "اور ایبو

ایدہ نے حقارت سے بھرے الفاظ اس کے کانوں میں انڈیلے

"مگر ایبو وہ کیسے کر سکتا ہے؟"

آرب کی حیرت ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی

منہا جیسی خوبصورت لڑکی کو کوئی انکار کر سکتا ہے؟ پھس گیا ہو گا وہ بھی"

"اس کے جال میں

ایدہ نے کہا

مطلب۔۔۔" وہ ایدہ کو دیکھتا کچھ سوچنے لگا"

مطلب یہ کہ وہ تینوں ملے ہوئے تھے۔۔۔تینوں نے مل کر تمہیں دھوکا"

"دیا ہے۔۔۔

وہ سمجھانے لگی۔۔۔

اور آرب خاموشی سے سن رہا تھا

❤❤❤❤❤

وہ بریسلیٹ ہاتھ میں لیے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔۔

منہا نے وہ بریسلیٹ اپنے پرس میں رکھ دیا۔۔۔۔
کیوں کہ اب وہ اسے کبھی پہننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔
مگر پھینکنے کی ہمت ابھی بھی اس میں نہیں تھی

چلیں۔۔۔۔۔" پیچھے سے ابراہیم کی آواز آئی۔۔۔۔"
اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اور پرس اٹھاتی اس کے ساتھ باہر کھڑی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ بڈی اپنا خیال رکھنا۔۔۔اور ہاں کسی بھی مدد کی ضرورت"
"ہو۔۔۔ مجھے ضرور بتانا۔۔۔
ابراہیم نے نوریض کے گلے لگتے کہا

تو آلریڈی اتنا کچھ کر چکا۔۔۔ تیرا احسان میں ساری زندگی نہیں بھولوں"
"گا
نوریض نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"کوئی احسان نہیں۔۔۔ تو جگر ہے میرا۔۔۔ ائی لو یار"
ابراہیم اس گلے لگ کر کہنے لگا۔۔۔

پھر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی نوریض کی آنکھوں سے دور ہو گئی۔۔۔۔

آج وہ سب دوست جدا ہو گئے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"آنٹی میں چلتی ہوں ڈیڈ کی کال آگئی ہے۔۔۔۔"
وہ پرس اٹھاتی کہنے لگی

"ایدہ تھینک یو بیٹا۔۔۔۔ تم نے ہمارا بہت ساتھ دیا ہے۔۔۔ جس طرح تم نے آرب کو سنبھالا۔۔۔ تم واقع ایک اچھی دوست ہو"
سارہ بیگم نے مسکرا کر کہا

"ارے نہیں آنٹی۔۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔جب بھی ضرورت ہو آپ مجھے یاد کر سکتی ہیں"

ایدہ نے مسکرا کر کہا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تم نے بھی مجھے دھوکا دیا ایبو"

وہ راکنگ چیئر پر آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"تم تو میرے سب سے اچھے دوست تھے۔۔۔۔ تم تینوں نے مل کر مجھے راستے سے ہٹا دیا۔۔۔۔

"کیا جاتا اگر تم خود سے کہہ دیتے میں پیچھے ہٹ جاتا

وہ دل میں کہنے لگا

"کیا دوستوں پر اندھے اعتبار کی اتنی بڑی سزا ملتی ہے؟"

وہ خود سے سوال کرنے لگا۔۔۔

بند آنکھوں کے کناروں سے آنسوں بہ نکلے

تبھی دروازے پر دستک ہوئی اور سارہ بیگم اندر داخل ہوئی

آرب نے انگلی سے آنکھ کا کنارا صاف کیا۔۔۔

اور سیدھا ہو کر بیٹھا

"آرب۔۔۔ میں تمہارے لیے کافی لائی ہوں"

انہوں نے ہاتھ میں پکڑا کپ اس کی جانب بڑھایا

"آرب بیٹا ایک بات کہوں؟ مانو گے"
وہ پوچھنے لگی

آرب نے اثبات میں سر ہلایا

"تم ایدہ سے شادی کر لو"
ان کی بات آرب نے ابرو سکیڑی
ماتھے پر شکن ابھری

وہ تمہارا بہت خیال رکھتی ہے۔۔۔۔ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتی
"ہے۔۔۔۔وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔مجھے بہت پسند ہے
انہوں نے۔وش دلی سے کہا

"مام۔۔۔میں اس سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔وہ صرف میری دوست ہے۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں سوچا کبھی"

وہ صفائی دینے لگا

"تواب سوچ لو۔۔۔۔میرے لیے ہاں کہ دو۔۔۔۔"

وہ منت کرنے لگی

"مام آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔۔میں نہیں کر سکتا"

وہ اٹھ کھڑا ہوا

"کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔۔کب تک منہا کا غم دل سے لگائے رکھو گے۔۔۔اس نے بھی تو شادی کر لی تم کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

وہ تلخی سے پوچھنے لگی

"کیوں کہ میں منہا سے جتنی بھی نفرت کر لوں۔۔۔۔ایدہ کو محبت نہیں دے سکتا۔۔۔۔"

وہ دل کی بات زبان پر لے ہی آیا

سارہ بیگم اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

"میں ابراہیم کی چچی ہوں۔۔۔۔یہ آپ کی ساس ہے۔۔۔۔"

عظمیٰ بیگم سامنے کھڑی سونیا بیگم کی جانب اشارہ کرتی تعارف کروا رہی تھی۔۔۔

"اور میں زیمل ہوں۔۔۔۔۔آپ کی نند۔۔۔۔۔

زیمل نے خوش دلی سے اپنا تعارف کروایا

منہابنا مسکرائے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"آؤ میں آپ کو اماں بی سے ملواتی ہوں"

سونیا بیگم نے مسکرا کہا اور منہاان کے ساتھ چل دی۔۔۔۔

وہ اماں بی کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔جہاں ابراہیم پہلے سے موجود تھا۔۔۔۔

ان سب کو دیکھ سیدھا ہوا۔۔۔۔

"اسلام و علیکم"
منہا نے آگے بڑھ کر سلام کیا

اماں بی نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔۔۔

"آپ میرے ابراہیم کی دلہن ہو۔۔۔ جتنی میں نے سوچا تھا اس سے بھی پیاری۔۔۔"
وہ خوشی سے کہنے لگی۔۔۔

"اب بوڑھی ہو گئی ہوں۔۔۔ پتا نہیں کتنی زندگی ہے۔۔۔ مرنے سے پہلے بس اپنے ابراہیم کی دلہن کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ آج وہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔۔۔"
وہ محبت سے کہنے لگی۔۔۔

منہا اسی انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔خاموش۔۔۔

"بس ایک ہی گزارش ہے۔۔۔اس گھر کو کبھی ٹوٹنے مت دینا۔۔۔میرا ایک ہی پوتا ہے۔۔۔اور تم اکلوتی دلہن ہو"

وہ سر پر ہاتھ پھیرتی سمجھا رہی تھی۔۔۔

ابراہیم اور منہا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اماں بی بہت خوش تھی۔۔۔

"سوری منہا۔۔۔ایم سوری"

ایدہ نے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا بریسلیٹ دیکھا۔۔۔

"اسے اور ہماری دوستی کو تم نے ہی توڑا ہے۔۔۔اب پچھتانے کی ضرورت نہیں ہے"

پیچھے سے روم میں داخل ہوتے ہی کمیل نے کہا

"میں نے توڑا ہے نا ایک دن میں ہی جوڑوں گی۔۔۔۔اور دیکھو ہمارا پلان کامیاب ہو گیا۔۔۔ہم بھی تو یہی چاہتے تھے۔۔۔۔"

ایدہ خوش دلی سے کہنے لگی

"مگر مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی کہ ایبو نے منہا سے شادی کیسے کرلی۔۔۔۔ان دونوں کی تو ویسے بھی زیادہ بنتی نہیں تھی۔۔۔۔"

کمیل نے الجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اب بن جائے گی۔۔۔۔"

ایدہ مسکرائی

"یہ سب چھوڑو تم اپنا سوچو۔۔۔۔آرب تم سے شادی کرے گا؟"
کمیل نے پوچھا

"اسے کرنی ہی ہو گی۔۔۔۔سارہ آنٹی ہیں نا"
ایدہ نے مسکرا کر ابرو اچکائی۔۔۔
اور کمیل بھی مسکرا دیا

♥♥♥♥♥

وہ روم میں آیا تو سامنے ہی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم ایک نظر اس پر ڈالتا وارڈروب کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
منہا نے قدموں کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔۔۔
پھر دوبارا مصروف ہو گئی

وہ اپنے کمرے نکال باتھروم کی جانب بڑھا ہی تھا جب منہا نے پکارا

"ایبو۔۔۔۔"
منہا اٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ پوچھنے لگا۔۔۔"

"مجھے باتھروم جانا تھا۔۔۔ تم بعد میں جانا۔۔۔۔"

وہ کہتی باتھروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ابراہیم منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
پھر سر جھٹک کر صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

(اتنا پیار کرنے لگی ہو مجھ سے؟)
اس کے کانوں سے جملہ ٹکرایا

(اس سے بھی زیادہ۔۔۔کہ اب تمہارے علاوہ کوئی اچھا ہی نہیں لگتا)

وہ واش بیسن پر ہاتھ ٹکائے سامنے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
آنسوں جو کب سے رکے ہوئے تھے۔۔۔آنسوں سے بہ نکلے۔۔۔
اس نے منہ پر ہاتھ رکھ آتی سسکی کو روکا۔۔۔

وہ کسی کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ دکھی ہے۔۔۔وہ ٹوٹ چکی ہے۔۔۔۔

وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔

دل ہلکا کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ مجبور تھی۔۔۔وہ یہاں رو نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ لڑکا تو کسی کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں"

سارہ بیگم نے چائے کا کپ بیڈ پر بیٹھے سعید صاحب کو پکڑاتے ہوئے کہا

"مان جائے گا۔۔۔"

انہوں نے کپ تھامتے ہوئے کہا

"میں نے سوچ لیا بس ایدہ کی ہی شادی ہو گی آرب سے بس۔۔۔۔"

وہ اٹل فیصلہ سنانے لگی

"ٹھیک ہے دیکھتے ہیں پھر ماں جیتے گی یا بیٹا"

وہ ہنس کر چائے کا سپ لینے لگے۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ باتھروم سے باہر نکلی تو بیڈ پر نگاہ ڈالی۔۔۔۔

ابراہیم تکیے پر سر ٹکائے سوچ کا تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے دوسرا تکیہ اٹھا کر زمین پر بستر لگانے لگی۔۔۔۔

نیند تو اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔
آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھی۔۔۔

مگر وہ اب تھک چکی تھی رو رو کر خود سے لڑ لڑ کر۔۔۔
پوری رات وہ ایسے لیٹی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔۔

فجر کی آذان اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔
وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔
ایک نظر بیڈ پر سوئے ابراہیم پر ڈالی۔۔۔۔جو بیڈ پر پھیل کر سویا ہوا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح تکیہ منی پر جمائے۔۔۔

وہ سر جھٹک کر باتھروم کی طرف بڑھی۔۔۔

وضو کیا اور نماز پڑھی۔۔۔۔

جب دکھ حد سے بڑھ جائیں تو عبادت کے سوا کسی چیز میں سکون نہیں ملتا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"اسلام وعلیکم۔۔۔"

منہا کی آواز پر وہ سب پلٹ کر اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

جنس پر اونچی سی کرتی پہنے وہ دوپٹہ ایک کاندھے پر ڈالے سلکی لمبے بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں قید کیا تھا۔۔۔۔

سونیا بیگم اور عظمیٰ بیگم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔
پھر فرقان صاحب کو۔۔۔۔جو دوبارا کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔

"ابراہیم کہاں ہے؟"

سو رہا ہے... "منہا نے بنا کسی تاثر کے کہا"

"اچھا۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔۔ناشتہ کرو۔۔۔۔"
عظمیٰ بیگم نے کہا۔۔۔۔

"نہیں میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔۔بعد میں کرلوں گی۔۔۔۔"
وہ ہلکا سا مسکرا کر کہنے لگی

میں زیمل کو بلانے آئی تھی۔۔۔وہ مجھے ہیلپ چاہیے تھی۔۔۔۔وارڈ"
"روب کو سیٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔
وہ معصومیت سے کہنے لگی۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ضرور زیمل جاؤ بھابھی کے ساتھ"
عظمیٰ بیگم نے کہا
اور زیمل مسکرا کر اس کے ساتھ ہو لی

وہ روم میں آئی تو سامنے بیڈ پر ابراہیم پھیلا نیند کی وادیوں میں کھویا تھا۔۔۔

"بھابھی ایک بات کہوں۔۔۔۔"

وہ منہا کے بیگ سے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں کہو۔۔۔۔"

منہا نے مختصر کہا

"یہ سب کپڑے آپ پہنتی تھی؟"

وہ پوچھنے لگی۔۔۔

زیمل کو اس کے کپڑے دیکھ حیرت ہوئی تھی۔۔۔

کیوں کہ سب ہی ایسے تھے۔۔۔کوئی اونچی سی کرتی۔۔۔جنس ٹی شرٹ۔۔۔۔ٹاپ۔۔۔۔اور کچھ شلوار قمیض وہ بھی ڈیزائن کی گئی۔۔۔۔ان میں سے کچھ کے ساتھ تو دوپٹہ ہی نہیں تھا۔۔۔

"ہاں کیوں؟"

وہ پوچھنے لگی

بھابھی۔۔۔یہ سب کپڑے۔۔۔چھوڑیں۔۔۔میں یہ الماری میں لگا دیتی"

"ہوں

زیمل نے بات کا رخ بدلا

اور اٹھ کر کپڑے سیٹ کرنے لگی۔۔۔۔

منہا بنا کوئی تاثر دیے بیگ سے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"بابا۔۔۔مجھے باہر جانا ہے۔۔۔"

ابراہیم نے سامنے بیٹھے فرقان صاحب پر نظر ڈالے بناہی کہا۔۔۔

"کیا آپ کو یہ یاد ہے کہ آپ کی شادی ہو گئی ہے۔۔۔؟"

فرقان صاحب نے اسے بغور دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا

"جی۔۔۔بابا۔۔۔"

اس نے مختصر کہا

"تو پھر آپ اپنی زمہ داری سے کیسے بھاگ سکتے ہیں۔۔۔؟"

وہ سوال کرنے لگے

"باہر جانا میرا ہمیشہ سے خواب رہا ہے بابا اور بس تین سال کی ہی تو بات ہے۔۔۔۔پلیز بابا"

اس نے التجا کی۔۔۔۔

"منہا کو کوئی اعتراض ہوا تو؟"

انہوں نے پھر سے سوال کیا

"نہیں اسے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے فوراً کہا

"ٹھیک ہے۔۔۔اور ہاں منہا کو شاپنگ پر لے جانا آپ۔۔۔انہیں ضرورت ہے"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے روم کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

ابراہیم جو فرقان صاحب بات سمجھا نہیں تھا۔۔۔سامنے زیمل کے ساتھ لان میں کھڑی منہا پر نظر پڑتے ہی سمجھ گیا۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"مام کھانا کھالیں پلیز۔۔۔۔آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا"

آرب نے ٹرے ان کے سامنے رکھی۔۔۔

نہیں کھانا مجھے۔۔۔جب تک تم ایدہ سے شادی پر راضی نہیں ہوتے میں "
"نہیں کھاؤں گی بس۔۔۔
وہ بضد تھی۔۔۔

"میں ایدہ سے شادی نہیں کر سکتا مام۔۔۔۔بات کو سمجھیں"
ارب نے اکتا کر کہا

"مگر کیوں وہ اتنی اچھی ہے۔۔۔میری اتنی عزت کرتی ہے"
سارہ بیگم نے اس کی تعریف کی

وہ جتنی اچھی ہے اتنی ہی بری بھی ہے مام۔۔۔۔وہ سر پھری ہے "
بہت۔۔۔ہر چیز اس کے موڈ پر ڈیپینڈ کرتی ہے۔۔۔۔آپ کو کہاں سے اچھی
"لگ گئ

آرب نے ایدہ کا صحیح سے تعارف کروایا

"شرم نہیں آرہی۔۔۔اپنی ہی دوست ایک ہزار برائی کررہے ہو۔۔۔"
انہوں نے ٹوکا

"میں سچ بتارہاہوں۔۔۔۔وہ ایسی بلکل نہیں ہے جیسی نظراتی ہے۔۔۔"
آرب نے سمجھاناچاہس

"جیسی بھی ہے مجھے پسند ہے۔۔۔بس تم ہاں کرو"
وہ بھی بضد تھی۔۔۔

مام کسی اور لڑکی کو پسند کریں میں ہاں کردوں گا۔۔۔خوش۔۔۔اب کھانا"
"کھائیں

آرب نے صاف گوئی سے جواب دیا

"نہیں ایدہ کے لیے ہی ہاں کرو۔۔۔ورنہ میں نہیں کھاؤں گی۔۔۔۔۔"

ان کی بات سن آرب کو غصہ آیا۔۔۔۔

وہ سر کو نفی میں ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا

❤❤❤❤❤

"یہ کپڑے نہیں پہنا کرو منہا۔۔۔۔ ہمارے گھر میں الاؤ نہیں۔۔۔۔"

ابراہیم نے لان میں بیٹھی دیکھ کہا۔۔۔۔۔

"میں یہی پہنتی ہوں۔۔۔ تم جانتے ہو"

منہا نے سر جھٹک کر جواب دیا

"ہاں۔۔۔ مگر یہاں ایسے کپڑوں کو عجیب سمجھا جاتا ہے۔۔۔"

ابراہیم اس کے پاس کرسی کھینچ بیٹھا

"تم کیوں حکم چلا رہے ہو مجھ پر۔۔۔؟"

منہا نے کھا جانے والے انداز میں کہا

"بابا نے کہا ہے مجھے۔۔۔"

ابراہیم نے بتایا

"کیا؟ انکل نے تمہیں کہا ہے ایسا؟"

منہا کو حیرت ہوئی

"ہاں۔۔۔۔اور یہ بھی کہ تمہیں شاپنگ کروادوں تاکہ تم ڈھنگ کے
کپڑے لے لو"

ابراہیم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا مزاق ہے یار۔۔۔۔

وہ اکتائی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"مام۔۔۔۔۔مام۔۔۔۔۔"

وہ جیسے ہی باہر سے آیا بھاگتا ہوا روم میں داخل ہوا

"کیا ہوا ہے ڈیڈ۔۔۔۔"

وہ بیڈ پر لیٹی سارہ بیگم کو دیکھتے پریشان ہوا۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہاری مام کا۔۔۔دو دن سے کچھ نہیں کھایا تو"

"طبیعت تو خراب ہو گی نا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہنے لگے

مام۔۔۔"وہ بیڈ پر سارہ بیگم کے پاس بیٹھا۔۔۔"

ڈاکٹر ا ابھی گیا تھا۔۔۔

"کیوں کرتی ہیں آپ ایسے ؟"

وہ پوچھنے لگا

"تمہیں میری کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔اگر ہوتی تو ہاں کہ دیتے"

انہوں نے گلا کیا

"آپ کھانا کھائیں۔۔۔۔"

اس نے ملازمہ سے کھانے کی ٹرے تھام کر بیڈ پر رکھی

"پہلے تم کہو کہ تم ایدہ سے شادی کرو گے"

وہ بضد تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔میں کرلوں گا آپ کھانا کھائیں"

وہ اپنے ہاتھوں سے نوالے کھلانے لگا

اور سارہ بیگم پر سکون ہوئی

❤❤❤❤❤❤

"میں تمھیں کچھ بتانا چاہتی ہوں ایبو"

منہا نے برابر بیٹھے ابراہیم کو دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مجھے بھی

ابراہیم نے اسی انداز میں کہا۔۔۔

"کیا؟"

وہ پوچھنے لگی

"میں باہر جانا چاہتا ہوں۔۔۔ بابا اگر تم سے پوچھیں تو ہاں کہہ دینا"

ابراہیم نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا

"مجھ سے کیوں پوچھیں گے؟"

وہ حیران ہوئی

"کیوں کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔بقول ان کے اگر تم پرمیشن نہیں دو گی تو وہ مجھے نہیں بھیجیں گے"

وہ سادگی سے بتانے لگا۔۔۔

"میں تمہاری بیوی نہیں دوست ہوں۔۔۔اور میں کیوں روکوں گی تمہیں۔۔۔"

منہانے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔ویسے تمہیں بھی کچھ کہنا تھا نا

وہ یاد آتے ہی پوچھنے لگا

"ہاں مجھے فون چاہیے ایک۔۔۔۔۔"

منہا نے بات بدلی۔۔۔۔

"ابھی چل رہے ہیں نا مارکیٹ لے لینا

ابراہیم نے سادگی سے کہا۔۔۔۔

اور منہا باہر کے چلتے مناظر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آرب کے فادر نے رشتے کی بات کی ہے۔۔۔

خاور صاحب جو ابھی سعید صاحب سے ملے تھے۔۔۔۔

ایدہ کے آتے ہی اسے بتانے لگے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ہاں کہ نا پلیز۔۔۔۔"

ایدہ نے ضد کی۔۔۔

"مگر میں آرب سے مل تو لوں۔۔۔دیکھ تو لوں کہ وہ تمہارے لائق ہے بھی یا نہیں۔۔۔؟"

وہ ایدہ کو سمجھانے لگے

"میں جانتی ہوں اسے ڈیڈ۔۔۔وہ بہت اچھا ہے۔۔۔کامی بھی جانتا ہے۔۔۔ہمارا دوست ہے وہ"

ایدہ نے بتایا

"پھر بھی میں ان کے گھر کل جاؤں گا پھر ہاں کہوں گا"

خاور صاحب نے کہا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اس میں نوریض کا نمبر سیم کردو۔۔۔"

منہا نے موبائل ابراہیم کی جانب بڑھایا

"نوریض کا۔۔۔؟"

وہ چونکا

"ہاں کیوں؟"

وہ پوچھنے لگی

"ویسے ہی پوچھا۔۔ میں کر دیتا ہوں"

ابراہیم نے نمبر سیو کیا اور فون اسے واپس کر دیا

منہا۔۔۔ایک بات کہ نوریض سے سب کے سامنے بات مت کرنا"

"میرے گھر والوں کو پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔یو نو۔۔۔۔

ابراہیم نے ہدایات دی

"میں سمجھتی ہوں۔۔۔میں احتیاط کروں گی۔۔۔"

وہ اکتا کر کہنے لگی۔۔۔

" بھئی چائے۔۔۔۔میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔۔۔"

تبھی زیمل چائے لے کر ان کے قریب آئی۔۔۔

اور ٹرے ان کے سامنے کی۔۔۔

"میں چائے نہیں پیتی"

منہا نے بے رخی سے کہا۔۔۔

زیمل کا یک دم منہ اترا۔۔۔

وہ خاموشی سے ابراہیم کو کپ دیتی پلٹ گئی۔۔۔

"تمہیں زیمل کو ہرٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

ابراہیم نے غصہ پرے دھکیلا

"میں نے ایسا تو کچھ نہیں کیا"

وہ کندھے اچکائے کہنے لگی

"اس نے اپنے ہاتھوں سے ہمارے لیے بنائی تھی۔۔۔"

وہ جتانے لگا

"میں نہیں پیتی تم جانتے ہو ایبو"
وہ روہانسی ہوئی

میں سب جانتا ہوں منہا۔۔۔۔ دکھ سب کے پاس ہوتے ہیں۔۔۔۔ مگر ہم ہر وقت اپنے رویے سے دوسروں کو ہرٹ نہیں کر سکتے'
ابراہیم نے تلخی سے کہا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"
وہ پوچھنے لگی

میرا مطلب صرف یہ ہے کہ تم اپنے دکھوں کو اپنے کمرے تک محدود"

"رکھو۔۔۔سب کے سامنے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ایبو تم۔۔۔۔"منہا کو اس کی باتوں سے دکھ ہوا تھا۔۔۔"

نمی آنکھوں میں پھر سے تیر آئی تھی

کلین شیو۔۔۔سفید رنگت پر۔۔۔

وہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔۔۔واقع سیدھا سادھا سا لگا خاور صاحب

کو۔۔۔

میری بیٹی ضدی ہے تھوڑی۔۔۔۔ تم دوست رہ چکے ہو اس کے جانتے"
"ہو گے

خاور صاحب نے سامنے بیٹھے آرب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔"آرب نے مختصر کہا"

توتم اسے جانتے ہو پھر بھی شادی کر رہے ہو۔۔۔۔ تو یاد بھی رکھنا کہ میری"
بیٹی کامپر ومائز کرنے والی لڑکی نہیں۔۔۔۔ وہ جیسے بھی ہے۔۔۔ تمہیں نبھا
"کر چلنا ہو گا

وہ سنجیدہ تھے۔۔۔۔

آرب ان کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

میں نے تو سنا تھا باپ بیٹیوں کو سسرال بھیجنے سے پہلے کمپرومائز کرنا"
"سکھاتے ہیں۔۔۔ یہاں آپ داماد کو سیکھ دے رہے ہیں۔۔۔
آرب نے کاٹ دار لہجے میں کہا

خاور صاحب نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔
وہ سنجیدہ تھا

سوری ٹو سے انکل۔۔۔ مگر رشتہ دونوں طرف سے نبھایا جاتا"
ہے۔۔۔ میں اکیلا کمپرومائز نہیں کروں گا۔۔۔ اور رہی بات ایدہ کو جاننے
کی تو میں واقع اسے اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ ایدہ میری مام کی پسند
"ہے۔۔۔۔
آرب نے سنجیدگی سے کہا

"توکیا تم ایدہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے ؟"

وہ سوال کر اسے بغور دیکھنے لگے

میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔اگر میں نہیں کرنا چاہتا تو ہاں بھی نہیں" کہتا۔۔۔ مگر ایدہ مجھے اچھے سے جانتی ہے۔۔۔ ہم دوست ہیں بہت اچھے۔۔۔۔ بہتر ہو گا آپ ایک بار ایدہ کی رضامندی جان لیں"

آرب کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

خاور صاحب آرب کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کیا کر رہی ہو ؟"

منہا کی آواز پر سنک کے سامنے کھڑی برتن دھوتی زیمل نے پلٹ کر دیکھا

"آپ کو کچھ چاہیے تھا بھابھی؟"
زیمل نے ہاتھ دھوتے ہوئے پوچھا

"تم مجھے بھابھی کیوں کہتی ہو۔۔۔ منہا کہا کرو"
منہا نے ٹوکتے ہوئے کہا

"آپ میری بھابھی ہیں تو بھابھی ہی کہوں گی نا"
زیمل مسکرائی

"نہیں تم مجھے منہا کہا کرو۔۔۔ مجھے بھابھی لفظ پسند نہیں"
منہا نے دوٹوک کہا

"مگر میں آپ کا نام نہیں لے سکتی۔۔۔امی بابا والے مجھے ڈانٹیں گے"

زیمل نے معصومیت سے کہا

"کیا بات ہو رہی ہے دونوں میں"

ابراہیم کچن میں داخل ہوا

"کچھ نہیں۔۔۔۔"

منہ بنا کر کہتی باہر نکل گئی

زیمل نے ابراہیم کی جانب دیکھا۔۔۔

جو خاموشی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا

"اس کی باتوں کا برا نہیں منانا۔۔۔عادت سے مجبور ہے یہ۔۔۔"

ابراہیم نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔

اور اس کے پیچھے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

زیمل انہیں دیکھ مسکرا دی۔۔۔

اور پھر سے مصروف ہو گئی

❤❤❤❤❤❤

"میری طرف سے انکار ہے"

خاور صاحب نے کہا

"کیوں ڈیڈ۔۔۔ ہوا کیا؟"

کمیل نے حیرت سے پوچھا

"آج بلایا تھا میں نے آرب کو ملنے۔۔۔۔مجھے اس کا رویہ نہیں اچھا
لگا۔۔۔۔وہ اکھڑ مزاج لڑکا ہے۔۔۔۔"

انہوں نے فوراً کہا

"نہیں ڈیڈ وہ ایسا نہیں ہے وہ بہت اچھا ہے"

ایدہ نے فوراً کہا

"مجھے پسند نہیں آیا۔۔۔تم اس کے ساتھ گزارا نہیں
کر سکتی۔۔۔۔بچے۔۔۔وہ الگ طبیعت کا مالک ہے"

انہوں نے پیار سے سمجھایا

"نہیں۔۔۔ڈیڈ۔۔۔وہ ایسا نہیں ہے میں جانتی ہوں۔۔۔بس اپ ہاں کر دیں۔۔۔۔"

وہ ضد کرنے لگی

"ایدہ یہ پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔۔شادی ضد نہیں ہوتی۔۔۔"

انہوں نے ٹوکا

"میں جانتی ہوں ڈیڈ۔۔۔ٹرسٹ می آرب بہت اچھا ہے کامی سے پوچھیں۔۔۔اپ ہاں کر دیں پلیز ڈیڈ۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

وہ بضد تھی۔۔۔۔

"یہ تمہاری اپنی چوائس ہے پھر۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے کہنے لگے۔۔۔۔

"پلیز ڈیڈ۔۔۔آئی پرامس میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی

پلیز۔۔۔"

ایدہ کے ضد کرنے پر خاور صاحب نے گہری سانس خارج کی۔

♥♥♥♥♥

"منہا ایک بات پوچھوں؟"

ابراہیم جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔منہا سے مخاطب

ہوا۔۔۔

وہ زمین پر اپنے بستر پر کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔جو اس نے
ابراہیم کی سائیڈ ٹیبل سے اٹھائی تھی

"تمہیں بھی تو آگے پڑھنا ہوگا نا۔۔۔ تمہارے بھی کچھ خواب ہوں گے۔۔۔"

ابراہیم نے سادگی سے پوچھا

"ہاں۔۔۔ میرے بہت سے خواب تھے۔۔۔ مگر کیا فائدہ اب۔۔۔"

وہ بے دلی سے کہنے لگی۔۔۔

"تم کہو گی تو میں بابا سے بات کرلوں گا ہم دونوں باہر چلتے ہیں۔۔۔اور"

ابراہیم بات پوری کرتا مگر منہا نے ٹوکا

"نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔ نا ہی مجھے آگے پڑھنا ہے۔۔۔ تم لوگوں کے پہلے ہی بہت احسان ہیں مجھ پر۔۔۔اور مت کرو پلیز۔۔۔"

منہا نے اکتا کر کہا

ابراہیم کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ گہری سانس لیتا خاموش ہو گیا

❤❤❤❤❤

"میں نے تم سے مام کے کہنے پر شادی تو کرلی۔۔۔۔ مگر میں تمہیں دھوکے میں نہیں رکھو گا۔۔۔۔ میرے پاس تمہیں دینے کے لیے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ سامنے دلہن بنی بیٹھی ایدہ کو دیکھ کہ رہا تھا۔۔۔۔

"آرب میں جانتی ہوں۔۔۔۔ تم کن حالات سے گزرے ہو۔۔۔۔ مگر زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے۔۔۔۔"

ایدہ نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔ مگر سب کچھ بھلانے میں وقت لگتا ہے

ایدہ۔۔۔ کچھ بھی بھلانا اتنا آسان نہیں ہوتا"

وہ اسے بغور دیکھ کہنے لگا

"تو میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔ ہماری شادی ابھی ہوئی ہے۔۔۔ مگر ہم

دوست بہت پہلے سے ہیں۔۔۔۔"

ایدہ نے اسے تسلی دی

"پھر بھی مجھ سے زیادہ امید مت لگانا۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں

مجھ سے کوئی پرابلم نہ ہو۔۔۔۔ مگر۔۔"

آرب نے سادگی سے کہا

میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔ایک بیوی" "بن کر بھی اور ایک دوست بن کر بھی۔۔۔

ایدہ مسکرائی۔۔۔۔

"یہ تمہارا گفٹ۔۔۔۔۔"

آرب نے ڈبی اس کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

جسے ایدہ نے خاموشی سے تھام لیا۔۔۔وہ اسے پہنانے کی امید نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی آرب اس شادی سے خوش نہیں۔۔۔۔

مگر وہ خوش تھی۔۔۔بہت۔۔۔۔۔اس کی خواہش پوری ہو گئی تھی

♥♥♥♥♥

"کیا بات ہے آج جلدی اٹھ گئے۔۔۔۔"

وہ اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا دیکھ حیران ہوئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کراچی جانا ہے"

وہ کنگھا کرتا کہنے لگا

"کراچی؟"

وہ اسے دیکھنے لگی

"ہاں۔۔۔ وہ کچھ ڈاکیومنٹس وغیرہ کا کام ہے مجھے۔۔۔۔"

ابراہیم نے مصروفیت سے جواب دیا۔۔۔

وہ خاموش کسی سوچ میں ڈوب گئی۔۔۔

"تم چلو گی؟"

وہ پلٹ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔اسے گھر والوں کی یاد آرہی ہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ صاف گوئی سے کہتی پلٹ گئی۔۔۔۔"

وہ کس منہ سے کہتی کہ اسے گھر جانا ہے۔۔۔جب اس کے گھر والوں نے اتنے ٹائم میں بھی کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ایدہ۔۔۔ایدہ۔۔۔ایدہ۔۔۔"آرب نے بیڈ پر بے سدھ سوئی ایدہ کو پکارا۔۔۔

مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

"ایدہ۔۔۔"آرب ہاتھ بڑھایا۔۔۔پھر واپس کھینچ لیا۔۔۔

وہ اسی طرح سوئی ہوئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھا اور باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں جب وہ نہا کر نکلا۔۔۔تب بھی وہ اسی طرح سو رہی تھی۔۔۔

وہ سر کو خم دیتا ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ تیار ہوا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

نیچے کھڑی سارہ بیگم اسے سیڑھیاں اترتا دیکھ مسکرائی۔۔۔۔

"اٹھ گئے۔۔۔۔ایدہ کہاں ہے؟"
وہ خوش دلی سے پوچھنے لگی

"وہ سو رہی ہے"
آرب نے مختصر کہا

"سو رہی ہے؟ تو تمہیں اسے جگانا چاہیے تھا۔۔۔۔ ساتھ لاتے اسے"
وہ اسے دیکھ کہنے لگی

"مام وہ بچی نہیں ہے۔۔۔۔اسے خود احساس ہونا چاہیے۔۔۔۔۔"

آرب نے اکتاہٹ سے کہا

"آرب کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔بیوی ہے وہ تمہاری۔۔۔"

سارہ بیگم نے اسے ٹوکا

"اوہ۔۔۔پلیز مام۔۔ لیکچر دینے سے اچھا ہے آپ خود اٹھالیں اسے"

آرب کہتا ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اور سارہ بیگم سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب۔۔۔

سارہ بیگم جب روم میں آئی تو وہ اسی انداز میں سو رہی تھی۔۔۔

"ایدہ۔۔۔ایدہ بیٹا۔۔۔۔"

سارہ بیگم نے اسے ہاتھ لگا کر اٹھانا چاہا۔۔

ہممم۔۔۔۔۔۔"وہ نیند میں ڈوبی بس اتنا کہہ سکی"

"صبح ہو گئی ہے بیٹا اٹھو۔۔۔۔۔"

ایدہ نے جھٹ آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

پھر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا آرب نہیں تھا

"آرب کہاں گیا؟"

وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

"وہ نیچے ہے۔۔۔۔ڈائننگ ٹیبل پر"

سارہ بیگم نے مسکرا کر بتایا

"وہ میرے بنا ہی چلا گیا۔۔۔؟"
وہ سوال کرنے لگی

"تم سو رہی تھی نا تو وہ تمہاری نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"
سارہ بیگم نے بہانہ بنایا

"پھر آپ نے کیوں کی؟"
ایدہ نے اکتا کر کہا
سارہ بیگم ہکی بکی اسے دیکھ رہی تھی

"جب ناشتہ ہو ہی گیا میرے بنا تو میری نیند خراب کرنے کا فائدہ۔۔؟"

وہ کاندھے اچکا کر پوچھنے لگی

نہیں بیٹا۔۔۔ کسی نے ناشتہ نہیں کیا۔۔۔۔ سب ویٹ کرتے ہیں "

"تمہارا۔۔۔ چلو شاباش جلدی فریش ہو کر آجاؤ

وہ اس کا رویہ اگنور کرتی کہنے لگی۔۔۔۔

ایدہ بنا کچھ کہے اٹھ کر باتھروم کی جانب بڑھ گئی

❤❤❤❤❤❤

"ایسے اداس کیوں بیٹھی ہو؟"

منہا نے لان میں اداس بیٹھی زیمل کو دیکھ کہا

ایسے ہی۔۔۔۔۔"زیمل نے کہا۔۔۔"

نہیں سب لوگ ہی اداس ہیں۔۔۔۔ جیسے گھر میں کوئی ہے ہی"
"نہیں۔۔۔۔
منہا نے کہا

"آپ نہیں اداس؟"
وہ پوچھنے لگی

"نہیں۔۔۔۔"
اس نے فوراً کہا

"کیوں بھائی کل چلے جائیں گے۔۔۔۔آپ کو دکھ نہیں ان کے دور جانے

کا"

زیمل نے پوچھا

"نہیں۔۔۔۔مطلب دکھ کی کیا بات۔۔۔۔وہ پڑھنے جا رہا ہے۔۔۔اچھی

بات ہے"

منہا نے صفائی دی

"ہاں مگر۔۔۔ہم سے دور تو چلے جائیں گے نا"

وہ پھر سے ٹھوڑی پر ہاتھ جمائے اداس ہوئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آرب ڈیڈ نے تمہیں بھی بلایا ہے"

ایدہ نے سامنے بیٹھے لیب ٹاپ پر کام کرتے آرب کو دیکھا

"تم چلی جاؤ۔۔۔میری طرف سے معذرت کر لینا پلیز"

آرب نے مصروفیت سے کہا

"مگر آرب۔۔۔۔۔"

اس کا موڈ خراب ہوا

"پلیز یار ایدہ۔۔۔۔"

وہ اسی انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

وہ لمحہ بھر اسے دیکھتی رہی پھر پیر پٹختی باہر نکل گئی۔۔۔۔

"کہیں جا رہی ہو ایدہ بیٹا"

سارہ بیگم نے اسے باہر کی جانب جاتا دیکھ پوچھا

جی۔۔۔ڈیڈ کے پاس۔۔۔۔انہوں نے ہم دونوں کو ڈنر پر بلایا تھا۔۔۔ مگر" "آپ کے بیٹے کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔بھاڑ میں جائے میری بلا سے

وہ غصے سے کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

"توبہ۔۔۔۔ کتنی زبان ہے اس لڑکی کی۔۔۔"

سارہ بیگم کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"سب تمہارے جانے سے بہت اداس ہیں ایبو"

منہا اسے تیار ہوتا دیکھ کہنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔سب کا لاڈلا جو ہوں۔۔۔اور سچ بات تو یہ ہے۔۔۔میں خود اداس "

ہوں"

ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"تمہارے گھر والے کتنی محبت کرتے ہیں نا تم سے "

منہا نے کہا

"ہاں۔۔۔میں اتنی دور جا رہا ہوں اسی لیے سب اداس ہیں۔۔۔"

وہ کہنے لگا۔۔۔

"اماں بی سے مل لو۔۔۔کب سے مجھ سے پوچھ رہی تھی تمہارا"
منہا نے یاد دہانی کروائی

"ہاں بس جا رہی ہوں۔۔۔۔میری واچ اور رنگ دینا وہاں سے"
ابراہیم نے ڈریسنگ کی جانب اشارہ کیا

وہاں وہی رنگ تھی۔۔۔جس میں فیروزہ جڑا تھا۔۔۔
منہا نے ہاتھ میں اٹھا کر دیکھی۔۔۔

"یہ وہی رنگ ہے نا جو میں نے تمہیں دی تھی؟"
وہ مسکرائی

"ہاں۔۔۔مجھے بہت پسند ہے۔۔۔"

وہ سادگی سے کہتا پہننے لگا۔۔۔۔

منہا اسے دیکھنے لگی

"تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو زیمل مام۔۔۔ چچی۔۔۔۔ کسی سے بھی کہ سکتی ہو۔۔۔ سب بہت اچھے یہاں۔۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

"ہاں۔۔۔ بس تم ہی برے تھے۔۔۔ تم سے بھی اب جان چھوٹ جائے گی۔۔۔"

منہا نے اسے چھیڑا

"پلٹ کر دیکھو پیچھے"

ابراہیم نے فوراً کہا

وہ نا سمجھی سے پلٹی۔۔۔۔

پیچھے آئینے میں اسے اپنا عکس نظر آیا۔۔۔۔

پیچھے ابراہیم بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اب اس گھر میں ایک اور برا انسان بھی ہے۔۔۔۔ غور سے دیکھ لو"

وہ کہتے ہی باہر نکل گیا۔۔۔

منہا کتنی ہی دیر یونہی دیکھتی رہی

ایبو کے بچے۔۔۔۔۔"وہ منہ پھلاتی باہر نکلی۔۔۔۔"

♥♥♥♥♥

"ڈیڈ نے سویزرلینڈ کی ٹکٹس دی ہیں۔۔۔۔۔ گفٹ میں ہم دونوں کی"

وہ خوشی سے بتانے لگی۔۔۔

" سویزرلینڈ؟"

سارہ بیگم جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھی اس کی بات پر رکی

"جی۔۔۔شادی کے بعد ہم کہیں گھومنے نہیں گئے نا"

ایدہ نے مسکرا کر کہا

"مگر تم لوگ مری بھی تو جا سکتے ہو نا۔۔۔"

سارہ بیگم نے مشورہ دیا

کیسی باتیں کر رہی ہیں آنٹی۔۔۔کیا مری اور سویزرلینڈ میں کوئی فرق "

"نہیں ہے

ایدہ سنجیدہ ہوئی

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔میں نے تو بس ویسے ہی کہا"

وہ صفائی دینے لگی۔۔۔۔

آرب خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

جیسے وہ یہاں ہو ہی نہ۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میٹھا تو فریج میں رکھ دیا تھا نا؟"

سونیا بیگم نے پاس کھڑی عظمیٰ بیگم کو دیکھ پوچھا

"جی جی۔۔۔بھابھی میں نے رکھ دیا تھا"

وہ کہنے لگی۔۔۔

"میں کچھ ہیلپ کرواؤں؟"

وہ جھجکتے ہوئے پوچھنے لگی

"ارے نہیں بیٹا ہم کر لیں گے"

سونیا بیگم نے محبت سے کہا

منہا مسکرائی

"اس کا دل نہیں لگ رہا ہو گا۔۔۔اس کا شوہر جو چلا گیا"

عظمیٰ بیگم نے ہنس کر کہا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میں بس یوہی"

منہانے صفائی دی

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟"

عظمیٰ بیگم نے پوچھا

"نہیں۔۔۔"

منہانے نفی میں سر ہلایا

"کوئی بات نہیں ابراہیم کے واپس آنے تک ہم سکھادیں گے آپ کو"

وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

منہا بدمزہ ہوئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ سوس نیشنل میوزیم کے دورے سے ابھی ابھی ہوٹل آئے تھے۔۔۔۔
یہاں ٹھنڈ بہت تھی۔۔۔۔ مگر ہر طرف خوبصورتی تھی
آرب نے زیادہ کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔۔۔

وہ بس روم آکر آرام کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"کھانا کھالو آبی"
ایدہ نے اس کے سامنے کھانا رکھا۔۔۔۔

"میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔ تم کھاؤ"
وہ اکتا کر کہنے لگا

"پلیز تھوڑا سا"

ایدہ نے نوالہ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔آرب نے اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

پھر خاموشی سے کھالیا۔۔۔۔

ایدہ مسکرائی۔۔۔۔

آرب نے پھر تھوڑا سا سوپ پیا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا

"یہ جگہ کتنی خوبصورت ہے نا؟"

ایدہ اس کے قریب بیٹھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ مجھ سے بلکل بھی ٹھنڈ برداشت نہیں۔۔۔۔مام نے اسی لیے کہا
تھا۔۔۔۔ مگر تمہیں برا نہ لگے۔۔۔اسی لیے میں ساتھ آگیا"

وہ مسکرایا

"تھینک یو آپی۔۔۔۔میری خوشی کا خیال کرنے لیے"

ایدہ نے اس کے کاندھے پر سر رکھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔

"آئی لو یو آپی۔۔۔۔مجھے پتا ہے تمہیں مجھ سے محبت نہیں۔۔۔۔ مگر مجھے
ہے۔۔۔۔۔اور یہ کافی ہے میرے لیے"

ایدہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا

وہ خاموش تھا۔۔۔۔

"تم مجھے ہمیشہ خود کے ساتھ پاؤ گے۔۔۔وفادار پاؤ گے۔۔۔۔ہمیشہ خود کے قریب پاؤ گے"

ایدہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

ایدہ نے دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے کو سمویا اور اس کے گال پر لب رکھ رکھ دیے۔۔۔۔

اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔۔

مگر وہ ضبط کر نہ سکا۔۔۔۔

ہاں وہ اس کی محبت نہیں تھی۔۔۔وہ کبھی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔شاید یہی رشتہ کافی تھا۔۔۔

منہا کو کچھ وقت کے لیے بھلانے کے لیے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بیڈ کراؤن ڈے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

رات گہری ہو رہی تھی۔۔۔۔

روم میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

بس وہ تنہا۔۔۔۔۔ایبو جا چکا تھا۔۔۔۔

اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔ سوچیں دماغ میں گردش کر رہی تھی۔۔۔۔

(اوروں کا نہیں پتا منہا۔۔۔ مگر میں تم سے کبھی بور نہیں ہو سکتا)

منہا کی آنکھ سے دو آنسوں گرے۔۔۔۔

وہ مزید ضبط نہ کر سکی۔۔۔۔

ادھورے رشتے کتنی عزیت دیتے ہیں۔۔۔۔

ادھوری محبت کتنا دکھ دیتی ہے۔۔۔۔

(میں نے چھوڑ دیا ہے اسے۔۔۔ میرا اس سے اب کوئی تعلق نہیں۔۔)

منہا کے کانوں میں مانوں لاوا انڈیل دیا ہو۔۔۔۔

وہ سسکیوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔۔

آرب نے اسے کہاں لا کر چھوڑا تھا۔۔۔۔ جس وقت میں اسے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔۔

ہاں محبت کا دکھ ب سے بڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کے گلے میں آنسوں کا گولا پھنسا تھا۔۔۔اور آنکھوں میں سیلاب امڑ آنے کو بیتاب تھا۔۔۔۔

"بیٹا کوئی پرابلم تو نہیں ہے آپ کو؟"

فرقان صاحب نے اس کی سوجی آنکھیں دیکھ پوچھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔نن۔۔نہیں۔۔۔۔"

منہا نے ہلکے سے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

اس کی تو ہر رات ہی رو کر گزرا کرتی تھی وہ کسی کو کیا بتاتی۔۔۔۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو۔۔۔آپ کسی سے بھی کہہ سکتی ہیں۔۔۔آپ"
"ہماری بیٹی ہیں۔۔۔۔
انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔
اور اٹھ کر چلے گئے۔۔۔

منہا ان کی شفقت دیکھ مسکرا دی۔۔۔

"ناشتہ کریں منہا۔۔۔۔"
عظمیٰ بیگم نے اس کی پلیٹ میں پراٹھا اور آملیٹ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں مہمان نہیں ہوں آنٹی۔۔۔میں لے لوں گی آپ بیٹھ جائیں۔۔۔"
اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ لوگ اس سے کتنی محبت کرتے تھے۔۔۔ منہا کو اپنا آپ کم تر لگنے لگا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

(ہاں میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔۔۔اس کا اور میرا اب کوئی تعلق نہیں)

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

"کیوں وہ میرے دماغ سے نہیں نکلتی۔۔۔۔؟"

وہ سوچنے لگا

"کیا میں ایدہ کے ساتھ زیادتی نہیں کر رہا؟"

وہ برابر میں سوئی ایدہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

جو آنکھیں مونددے نیند کی وادیوں میں گم تھی۔۔۔

"تمہیں بھولنا ہو گا آرب۔۔۔اب جو بھی ہے بس یہی ہے"

وہ اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر کتنا مشکل ہوتا ہے نا محبت کو بھلانا۔۔۔اور کسی کو اپنانا۔۔۔آرب کو بھی یہ دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

سبز رنگ کے سادہ سے جوڑے میں سلکی بالوں کی پونی بنائے۔۔۔وہ لان میں کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔بھابھی۔۔۔۔۔یہ لیں۔۔۔۔"

زیمل اس کے پاس بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ"

وہ چونک کر اس کے موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسکرین پر ابراہیم کی شکل دیکھ وہ مسکرائی۔۔۔۔

اور سمجھتے ہوئے ہاتھ ہلایا

"تم یہ کیا کر رہی ہو؟"

وہ پوچھنے لگا

"فروٹ کاٹ رہی ہوں"

وہ مصروفیت سے کہنے لگی

"ارے واہ۔۔۔۔کام کرتی ہوئی تم کتنی اچھی لگتی ہو"

ابراہیم نے اسے چھیڑا اور منہا نے اسے گھورا۔۔۔۔

زیمل جو پاس کھڑی تھی زور سے ہنس دی۔۔۔۔

"بائے۔۔۔۔

منہا نے کال کاٹ کر زیمل کو دیکھا۔۔۔۔

"کال کیوں کاٹ دی۔۔۔۔بھابھی۔۔۔"

وہ منہ بنائے پوچھنے لگی

"تو کیا اس فضول آدمی کی بیکار سی باتیں سنتی"
منہا نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"جی نہیں۔۔۔میرا بھائی فضول تو نہیں"
وہ خفگی سے کہنے لگی

"مطلب تم مانتی ہو کہ وہ فضول نہیں مگر باتیں تو بیکار ہی کرتا ہے"
منہا نے فروٹ کاٹتے ہوئے کہا

"ہاں کبھی کبھی۔۔۔وہ مجھے بھی بہت تنگ کرتے ہیں"
زیمل کو جیسے یاد آیا

منہا بیٹا۔۔۔۔کٹ گئے فروٹ ؟" سونیا بیگم وہاں آئی"

"جی کاٹ دیے ہیں۔۔۔۔"

وہ مسکرائی

"اچھا یہ رکھ لو۔۔۔"

انہوں نے کچھ پیسے اس کی جانب بڑھائے

"یہ کیا ہے آنٹی ؟"

وہ پوچھنے لگی

"پیسے ہیں۔۔۔تمہارے انکل نے دیے تھے۔۔۔۔"

وہ بتانے لگی

"نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔"

وہ شرمندہ ہوئی

کیوں نہیں چاہیے۔۔۔؟سب کو چاہیے ہوتے ہیں۔۔۔رکھ"

"لو۔۔۔ضرورت پڑ سکتی ہے

انہوں نے زبردستی دیے

"میری ضرورتیں تو آپ لوگ پوری کر دیتے ہیں۔۔۔"

وہ سر جھکائے کہنے لگی

پھر بھی خرچی سب کو ملتی ہے۔۔۔تمہارا بھی حق ہے۔۔۔اور ضرورت ہو"

"تو مجھے بتا دینا

وہ محبت سے کہتی اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی

منہا کی آنکھوں میں جانے کیوں نمی اتر آئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہیلو.... نوریض"

تین کالز کے بعد رسیو ہوتے ہی منہا نے بے چینی سے کہا

"ہیلو۔۔۔آپ کون؟"

دوسری طرف کوئی لڑکی کی آواز ابھری

"یہ نوریض کا نمبر ہے؟"

منہا نے کنفرم کرنا چاہا

"جی۔۔۔آپ کون؟"
وہ پھر سے پوچھنے لگی

"منہا۔۔۔۔مجھے نوریض سے بات کرنی تھی۔۔۔"
منہا کنفیوز ہوئی

"اوہ۔۔منہا۔۔کیسی ہو آپ۔۔۔؟"
وہ خوش دلی سے پوچھنے لگی

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ؟"
وہ پوچھنے لگی

"رتبہ۔۔۔۔۔نوریض کی وائف"

اس نے اپنا تعارف کروایا

"اوہ۔۔۔ایم سوسوری۔۔۔۔میں نے پہنچانا نہیں۔۔۔۔ بائے دی وے کانگریٹس۔۔۔۔"

منہا نے شرمندگی سے معذرت کی

"کس چیز کی مبارک باد دے رہی ہیں۔۔۔شادی کی یا گڈ نیوز کی؟"

وہ خوش دلی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"ایم سوسوری ہم آنہیں شادی پر۔۔۔ مگر سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کو مزید خوشیاں ملنے والی ہیں۔۔۔۔"

منہا نے اخلاق سے اسے دعا دی

"نوریض منہا کی کال ہے"

رتبہ نے باتھروم سے نکلتے نوریض کو دیکھ اس کی جانب فون بڑھایا۔۔

وہ حیران ہوا۔۔۔

پھر جھجکتے ہوئے فون تھام لیا اور کان سے لگایا

"ہیلو۔۔"

نوریض نے مختصر کہا

"کیسے ہو نوریض؟"

منہا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

نوریض کی آنکھوں میں جانے کیوں نمی تیر آئی

"ٹھیک ہوں۔۔۔ تم کیسی ہو؟"

وہ پوچھنے لگا

"ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے؟"

وہ یک دم کہنے لگی۔۔۔

وہ حیرت سے فون کو دیکھنے لگا

❤❤❤❤❤

آج میری ایک دوست آئے گی بیٹا۔۔۔ تم سے ملنے۔۔۔ وہ شادی پر نہیں "

"آسکی تھی نا

سارہ بیگم نے ایدہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"سوری آنٹی۔۔۔میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔"

ایدہ نے اکتا کر کہا

"مگر وہ تم سے ملنے آرہی ہے ایدہ۔۔۔"

سارہ بیگم نے تلخی سے جتایا

"تو آپ معذرت کرلینا۔۔۔آپ نے مجھ سے پوچھ کر نہیں بلایا آنٹی"

ایدہ نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہااور ٹیبل سے سیل فون اٹھاتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"کتنی خود سر ہے یہ۔۔۔۔"

وہ بڑبڑائی۔۔۔

تبھی آرب کی گاڑی کی آواز آئی۔۔۔۔

سارہ بیگم وہیں رک کر اس کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔

"اسلام و علیکم"

وہ اندر آتے ہی انہیں دیکھ سلام کرتا صوفے پر بیٹھا

"و علیکم السلام۔۔۔۔"

انہوں نے پھولے منہ سے کہا

"کیا ہوا ہے؟ خیریت؟"

وہ ان کا موڈ آف دیکھ پوچھنے لگا

"خیریت ہو سکتی ہے تمہاری بیوی کے ہوتے۔۔۔"

وہ الٹ پوچھنے لگی

"اب کیا ہوا؟"

وہ پوچھنے لگا

اور سارہ بیگم نے پوری تفصیل دی۔۔۔

"میں بات کرتا ہوں۔۔۔"

آرب نے اٹھ کر انہیں خود سے لگاتے ہوئے کہا

"وہ بہت بد تمیز ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھتی ہی نہیں"

وہ غصے میں تھی۔۔۔

"اچھا ناغصہ نہیں کریں میں کرتا ہوں بات"

وہ انہیں پیار کرتا کہنے لگا

♥♥♥♥♥

"وہ اس وقت جیل میں ہے۔۔۔۔"

نوریض نے بتایا

جیل میں؟" وہ چونکی"

ہاں۔۔۔۔ کچھ دن پہلے ایک آفیسر کے بیٹے پر فائر کیا تھا اس" نے۔۔۔۔ کیس چل رہا ہے۔۔۔۔۔"

نوریض نے تفصیل دی

"مجھے اس سے ملنا ہے"

منہا نے فوراً کہا

"ملنا ہے ؟ منہا ایبو کو پتا۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ منہا نے بات کاٹی

اسے کچھ مت بتانا یہ بات صرف ہم دونوں میں رہے گی۔۔۔ میرا اس "

" سے ملنا بہت ضروری ہے نوریض صرف ایک بار میری مدد کر دو

منہا نے منت کی

"مگر کیا یہ صحیح ہو گا؟"

وہ پوچھنے لگا

"ہاں۔۔۔۔میری زندگی میں کچھ سوال ہیں جن کا جواب صرف وہی دے سکتا ہے"

منہا نے افسردگی سے کہا

نوریض خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"تم نے مام کو ہرٹ کیا ہے ایدہ"

آرب نے سنجیدگی سے کہا

"میں نے کوئی ہرٹ نہیں کیا۔۔۔۔میں نے بس اتنا کہا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔"

ایدہ نے بے رخی سے کہا

"تو ملنے میں کتنی دیر لگتی ہے۔۔۔۔کیا بگڑ جائے گا اگر تم مل لو گی"

آرب نے تلخی سے پوچھا

"مجھے نہیں ملنا۔۔۔۔اور وہ مجھ پر زبردستی نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

ایدہ نے غصے سے کہا

کسی نے کوئی زبردستی نہیں کی ہے۔۔۔۔تم ہو ہی بدتمیز۔۔۔۔اسی لہجے "

"میں تم نے مام سے بھی بات کی ہو گی

وہ غصے سے کہنے لگا

"ہاں کی ہے۔۔۔وہ تو جیسے بہت اچھی ہیں۔۔۔۔انہوں نے تمہیں بھڑکا کر نہیں بھیجا؟"

ایدہ غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ تم سب کو اپنے جیسا ہی سمجھتی ہو۔۔۔بد تمیز۔۔۔۔۔"

آرب نے چلا کر کہا

"ہاں اپنی ماں کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔۔۔وہ تو جیسے بہت نیک پروین ہیں۔۔۔۔۔ڈپلومیٹک عورت ہیں وہ۔۔۔۔اور"

ایدہ غصے میں بولتی چلی جارہی تھی جب آرب کے تھپڑ نے اسے چپ ہونے پر مجبور کیا

"خبر دار جو میری مام کے بارے میں ایک اور لفظ کہا"

وہ غصے سے غرایا

ایدہ کی آنکھ سے آنسوں گرے۔۔۔۔

مگر مزید کچھ کہنے کے بجائے ٹیبل سے اپنا پرس اور سیل فون اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

جارہی ہوں اپنے ڈیڈ کے گھر۔۔۔خوش ہو جائیں آپ۔۔۔۔یہی تو چاہتی تھی نا آپ۔۔۔۔"

ایدہ نے بھیگی آنکھوں سے لان میں کھڑی سارہ بیگم کو کہا۔۔۔۔

"ایدہ۔۔۔۔رکو۔۔۔"

انہوں نے فوراً اسے روکنا چاہا

"نہیں۔۔۔اب میں نہیں آؤں گی واپس۔۔۔۔ ہم دونوں میں جھگڑا کروا کر

سکون مل گیا نا آپ کو۔۔۔۔۔اب آپ اور آپ کا بیٹا رہیں سکون سے"

وہ کہتی تیز قدم بڑھاتی باہر نکل گئی

اور سارہ بیگم پریشان سی اسے جاتا دیکھنے لگی

♥♥♥♥♥

"میں تمہیں کالج ہمیشہ سے پسند کرتا تھا مگر تم نے اس آرب کو چن لیا"

باسل نے غصے سے کہا

"تو تم نے بدلہ لینے کے لیے ہمیں اغواہ کر لیا؟"

نوریض نے تلخ لہجے میں کہا

ہاں۔۔۔۔"اس نے منہ پھیرا"

"تم نے یہ کس کے کہنے پر کیا باسل؟"
منہا نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"میں نے اپنی مرضی سے کیا تھا"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔

"نا بتا دو باسل"
منہا نے منت کی۔۔۔
نوریض منہا کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"میں نے کہانا۔۔۔ میں نے۔۔۔۔"

وہ اپنی بات پوری کرتا مگر منہانے ایک بریسلیٹ اس کے چہرے کے سامنے کیا۔۔۔

وہ خاموش ہوا۔۔۔۔

"یہ بریسلیٹ تمہارا نہیں تھا۔۔۔۔ یہ اس شخص کا تھا جس نے اس دن مجھے بچانے آیا تھا۔۔۔۔۔ جس کے کہنے پر تم نے وہ سب کیا تھا... نام بتادو باسل"

منہانے بھیگی آنکھوں سے کہا

وہ لمحہ بھر خاموش رہا

"باسل مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں۔۔۔ناہی میں نے کبھی کسی کو تمہارا نام بتایا۔۔۔بس مجھے نام بتادو جس نے میری زندگی خراب کردی۔۔۔۔بتاؤ باسل۔۔۔"

وہ منت کرنے لگی

وہ خاموش تھا۔۔۔

"بتادو باسل یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو۔۔۔میں تمہارا نام نہیں لوں گی وعدہ رہا۔۔بس مجھے بتادو تاکہ مجھے سکون آجائے۔۔۔بتادو میں نے کس پر اندھا اعتبار کیا تھا۔۔۔بتادو باسل۔۔۔آرب یا کمیل۔۔۔بتاؤ باسل"

وہ روتے ہوئے منت کرنے لگی

ایدہ۔۔۔۔"باسل پر اس پر ترس آیا"

نام سنتے ہی نوریض اور منہا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔وہ آرب تھا۔۔۔۔۔"
منہا نے تصیح کی

نہیں۔۔۔۔مجھے ایدہ نے یہ کرنے کو کہا تھا۔۔۔کیوں کہ وہ آرب سے "محبت کرتی تھی۔۔۔اور میری آرب سے دشمنی تھی۔۔۔تم مجھے ملی یا "نہیں۔۔۔۔مگر آرب کی نہیں ہو سکی۔۔۔۔اس بات کی خوشی ہے
باسل نے حقارت سے کہا

"مگر جو اس دن مجھے بچانے آیا تھا۔۔۔۔وہ
منہا الجھی

"وہ بھی ایدہ کا بھیجا ہوا کوئی بندہ تھا جسے میں دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔"

وہ صفائی دینے لگا

منہا خاموشی سے جانے کے لیے پلٹی۔۔۔۔

نوریض بھی جانے لگا

"تم سب دوست واقع اندھے تھے۔۔۔جو ایک دوسرے کا اصل روپ نہیں دیکھ سکے تھے۔۔۔"

باسل نے بلد آواز میں کہا۔۔۔

اور وہ جملہ کڑوا ضرور تھا مگر سچ تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تم نے ہاتھ کیوں اٹھایا اس پر؟"

سارہ بیگم نے پوچھا

"وہ بدتمیزی کر رہی تھی"

آرب نے فوراً صفائی دی

"تو تم نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔پتا بھی ہے اس کے فادر کتنے پہنچ والے ہیں۔۔۔"

وہ پریشان ہوئی

"میں نہیں ڈرتا"

وہ لاپرواہی سے کہنے لگا

پھر بھی تمہیں مارنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔وہ ناراض ہو کر گئی ہے۔۔۔واپس "
"نہ آئی تو؟
وہ پوچھنے لگی

"تو کیا نہ آئے آئی ڈونٹ کیئر "
وہ اکتا کر کہنے لگا

"دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔اسے لے کر آؤ"
وہ حکم دینے لگی

مام۔۔۔۔میں پاگل نہیں جو کچھ بھی کرتا پھروں۔۔۔۔آپ کے کہنے "
"پر۔۔۔آپ کو اتنا ہی ڈر تھا تو مجھے بتاتی نہ آپ
آرب نے سنجیدگی سے کہا

"مجھے کیا پتا تھا تم تھپڑ مار دو گے اسے"
وہ کہنے لگی

میں نے پہلے ہی کہا تھا آپ کو وہ کیسی ہے۔۔۔مت کروائیں میری شادی"
"اس سے۔۔۔۔ مگر آپ تو بضد تھی اب بھگتیں
وہ کہتا سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں چلا گیا
اور سارہ بیگم پریشانی سے سر دونوں میں لیے بیٹھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"مجھے یقین نہیں آ رہا یہ ایسا کر سکتی ہے"
نوریض نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

وہ مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔
آنسوں متواتر بہ رہے تھے۔۔۔۔

"ایدہ نے اتنا بڑا دھوکا کیا دوست ہو کر۔۔۔ایم سوری منہا میری وجہ سے۔"
نوریض کہتے کہتے رکا

نوریض ہم نے غلط لوگوں سے دوستی کرلی تھی۔۔۔۔میں نے ایدہ کو اپنی"
"بہن سمجھا تھا۔۔۔۔اس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا
وہ روتے ہوئے کہنے لگی

روںے سے کچھ نہیں ہوگا منہا۔۔۔۔اب تو ایدہ اور آرب کی شادی بھی"
"ہو گئی

نوریض نے فوراً بتایا

منہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ان دونوں نے شادی کرلی۔۔۔۔ابو کو بھی پتا ہے۔۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا۔۔۔۔
اور منہا کو جیسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھی

"کیسی ہو؟"
اس نے فارملی پوچھا

"ٹھیک ہوں۔۔۔۔تم مے آج مجھے کیسے کال کرلی؟"

منہانے پوچھا

"ویسے ہی زیمل کا لگ نہیں رہا تھا"

ابراہیم نے صفائی دی۔۔۔۔

"ایک بات پوچھوں ایبو؟"

منہانے تمہید باندھی

"ہاں پوچھو"

اس نے سادگی سے کہا

"تمہیں پتا تھا نا آرب اور ایدہ کی شادی ہو گئی؟"

اس نے سوال کیا

"ہاں پتا تھا"

اس نے فوراً کہا

"تو تم نے مجھے نہیں بتایا؟"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی

دیکھو منہا۔۔۔جب کوئی ہمیں چھوڑ دیتا ہے نا۔۔۔ ہم پر واجب ہو جاتا ہے"

"کہ ہم بھی اسے بھول جائیں۔۔۔۔

ابراہیم کی بات پر اس نے ضبط سے لمحہ بھر آنکھیں موندی

ابراہیم کی بات بلکل صحیح تھی۔۔۔۔

اسے کیوں فرق پڑ رہا تھا۔۔۔۔کیوں وہ رو رہی تھی۔۔۔۔؟

وہ خود سے سوال کرنے لگی

♥♥♥♥♥

"کانگریٹس۔۔۔آپ امید سے ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر نے سامنے بیٹھی ایدہ کو دیکھا

"واٹ؟"

وہ چونکی

یس۔۔۔دوماہ کی پریگنینسی ہے آپ کو۔۔۔اپنا خیال رکھنا"

"ہے۔۔۔۔میں کچھ ٹیبلیٹس لکھ رہی ہوں۔۔۔وہ ٹائم پر کھانی ہے

ڈاکٹر کہتے ساتھ لکھنے لگی

"مگر مجھے یہ بے بی نہیں چاہیے"
وہ یک دم کہنے لگی

"یہ آپ کیا کہ رہی ہیں۔۔۔۔؟"
ڈاکٹر حیران ہوئی۔۔۔۔

"مجھے چاہیے ہی نہیں بے بی۔۔۔۔۔
وہ اٹل تھی

"دیکھیں آپ گھر جائیں ریلیکس کریں۔۔۔اپنے ہسبینڈ سے ڈسکس کریں۔۔۔۔وہ اس نیوز سے بہت خوش ہوں گے۔۔۔۔"
ڈاکٹر نے نرمی سے سمجھایا وہ پرس اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔۔

"ہاں یہی بے بی آرب کے دل میں میرے لیے محبت پیدا کرے گا۔۔۔"
ایدہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی سوچنے لگی

❤❤❤❤❤

(جب کوئی ہمیں چھوڑ دیتا ہے نا۔۔ تو ہم پر بھی واجب ہو جاتا ہے کہ ہم اسے بھول جائیں)

وہ سوچ میں گم تھی۔۔۔۔ جب زیمل روم میں آئی
ہاتھ میں کافی کا کپ تھا

"بھابھی میں آپ کے لیے کافی لائی ہوں۔۔۔ آپ چائے نہیں پیتی نا"

وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔

اور اس کی جانب کپ بڑھایا جسے منہا نے مسکرا کر تھام لیا

"زیمل کیا ہم دونوں دوست بن سکتے ہیں۔۔۔۔بھابھی نند نہیں"
منہا نے منہ بسورتے ہوئے کہا

" بلکل بن سکتے ہیں۔۔۔ مگر میں بھابھی کہنا نہیں چھوڑ سکتی"
زیمل نے فوراً کہا

"ہاں ایبو کی ہی بہن ہو تم بھی"
وہ بڑبڑائی

"آپ ابراہیم بھائی کو ایبو کہتی ہیں؟"

وہ پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔۔ ہم۔سب دوست۔۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنے لگی تھی۔۔۔ پھر یک دم رکی۔۔۔۔

جیسے بہت سی پرانی یادیں آنکھوں کے سامنے لہرائی۔۔۔

دل چاہے پھر سے رو دے۔۔۔

❤❤❤❤

"کل سارہ بیگم لینے آئی تھی ایدہ کو"

خاور صاحب نے بتایا

"پھر آپ نے کیا کہا؟"

کمیل نے سوال کیا

"میں کیا کہتا ایدہ نے انکار کر دیا۔۔۔"

وہ سادگی سے کہنے لگے

کمیل خاموش تھا

"میں نے تو پہلے ہی ایدہ کو کہا تھا لڑکا صحیح نہیں ہے مگر یہ مانے تو"

خاور صاحب نے سنجیدگی سے کہا

"ڈیڈ وہ ضدی ہے آپ جانتے تو ہیں۔۔۔"

کمیل نے فوراً کہا

مجھے نہیں لگتا وہ لینے آئے گا اسے کتنے دن تو ہو گئے۔۔۔ ٹا ایدہ نے اپنی"

"طبیعت خراب کرلی۔۔۔

خاور صاحب نے افسردگی سے کہا

"آپ کہیں تو میں بات کروں۔۔۔ مگر میں ان دونوں کے بیچ پڑنا نہیں چاہتا

کمیل نے لاپرواہی سے کہا

میں اسے دو منٹ میں سیدھا کر سکتا ہوں۔۔۔ بس ایدہ کی وجہ سے چپ"

"ہوں

خاور صاحب نے سنجیدگی سے کہا

"کوئی ضرورت نہیں ہے بات کرنے لگی"

ایدہ جوان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ تلخی سے بولی

وہ دونوں اسے دیکھنے لگے

"اب تو وہ خود ہی آئے گا مجھے لینے"

ایدہ نے عجیب سے تاثرات کے ساتھ کہا

اور اندر کی جانب بڑھ گئی

❤❤❤❤❤

"منہا بیٹا؟"

سونیا بیگم ان دونوں کے پاس آئی

وہ دونوں میں پودوں کی کٹنگ میں مصروف تھی

انہیں دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی

"زیمل عظمیٰ بلا رہی ہیں آپ کو۔۔۔جاؤ"
انہوں نے پاس کھڑی زیمل سے کہا۔۔۔۔
وہ اثبات میں سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی

"کل آپ کہاں گئی تھی بیٹا؟"
وہ پوچھنے لگی

میں اپنی فرینڈ کے گھر گئی تھی۔۔۔۔میں نے بتایا تھا چچی کو۔۔۔آپ"
"سو رہی تھی
منہا نے صفائی دی

"بات بتانے کی نہیں ہے۔۔۔۔ہمارے خاندان کی لڑکیاں یونہی۔۔۔اکیلی کہیں بھی نہیں چلی جاتی۔۔۔۔آپ کو اپنے چاچو کے ساتھ جانا چاہیے۔۔۔۔زیمل یا عظمیٰ کو ساتھ لے جاتی"

وہ سنجیدگی سے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"میں آئندہ دھیان رکھوں گی اُنٹی"

منہا خاموشی سے سن رہی تھی

"ہمم۔۔۔اور مجھے آنٹی نہیں امی کہا کرو۔۔۔ سمجھی۔۔۔"

وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپاتے کہنے لگی

"سوری۔۔۔امی۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں اتری نمی کو پرے دھکیلتی کہنے لگی

"خوش رہو۔۔۔"

وہ مسکرا کر اسے پیار کرتی چلی گئی۔۔۔

منہا انہیں دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

اسے ان کی ڈانٹ کا برا نہیں لگا تھا

اسے بس شدت سے اپنی امی کی یاد آئی اور آنسوں گال پر بہ نکلے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"نمبر ملا ابھی اور اسے نیوز دے یہ"

ایدہ نے سامنے بیٹھے کمیل کی حکم دیا

"تو خود کر دے نا"

کمیل نے فوراً کہا

"نہیں۔۔۔تو کر۔۔۔"

ایدہ نے گھورا

"اچھا کر رہا ہوں"

کمیل نے فون نکالا اور آرب کو فون کیا۔۔۔

دوسری ہی رنگ پر کال اٹینڈ ہوئی

"ہیلو بڈی کیا حال ہے؟"

"گڈ تو بتا۔۔۔"

مصروف سی آواز کانوں سے ٹکرائی

"کہاں ہے تو؟"

کمیل نے پوچھا

"آفس ہوں۔۔۔کیوں خیریت؟"

وہ پوچھنے لگا

"ہاں تجھسے ٹریٹ جو لینی تھی"

کمیل نے آنکھ دبائی

"کون سی ٹریٹ"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا

"ارے یار میں ماموں بننے والا ہوں۔۔۔ تو پاپا بننے والا ہے۔۔۔۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں ٹریٹ کی"
کمیل نے خوش دلی سے خبر دی

"واٹ۔۔۔۔ سیریسلی۔۔۔؟"
وہ چونکا

"ہاں۔۔۔ ایدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو اس کی ڈاکٹر نے بتایا"
کمیل نے تفصیل دی

"لیکن مجھے ایدہ نے نہیں بتایا۔۔۔۔ وہ ٹھیک ہے اب؟"
آرب کو بے چینی ہوئی

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ تو آج شام کو۔۔۔ خود مل لینا"
کمیل نے مشورہ دیا
اور آرب سوچ میں ڈوبا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آپ ابراہیم سے بہت پیار کرتی ہیں؟"
منہا جو اماں بی کے پاس بیٹھی تھی انہیں دیکھ پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔ میرا اکلوتا پوتا ہے۔۔۔ وارث ہے ہمارا"
وہ خوش دلی سے کہنے لگی

"وہ تو زیمل بھی ہے نا اماں بی"
منہا نے مسکرا کر یاد دہانی کروائی

"بیٹیاں تو پرائی ہوتی ہیں نا۔۔۔ جیسے آپ۔۔۔ کسی کی بیٹی تھی۔۔۔ بیاہ کر یہاں آئی ہیں۔۔ ایسے ہی زیمل بھی چلی جائے گی"
انہوں نے سادگی سے جواب دیا

منہا خاموشی سے مسکرا دی

"آپ تو ہمیشہ ہمارے پاس رہیں گی۔۔۔ ہماری نسل کو آگے بڑھائیں گی۔۔۔"
وہ اسے لاڈ کرنے لگی۔۔۔
اور منہا گہری سوچ میں ڈوب گئی

♥♥♥♥♥

"کتنے دن سے ایدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی مگر آرب نے ایک فون بھی نہیں کیا؟"

خاور صاحب نے سامنے بیٹھے آرب کو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے نہیں پتا تھا ڈیڈ۔۔۔۔"

وہ شرمندہ ہوا

"وہ ہے کہاں؟"

آرب پوچھنے لگا

"اندر ہے روم میں"

خاور نے کہا

آرب چپ چاپ اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا

سارہ بیگم بھی جانے لگی تھی کہ خاور صاحب نے اشارہ کیا وہ پھر سے بیٹھ گئی

دیکھیں آپ ہمارے گھر رشتہ مانگنے خود آئی تھی۔۔۔میں نے اپنی بیٹی بیچی"

"نہیں تھی۔۔۔۔۔

خاور صاحب نے تلخ لہجے میں کہا

"ایسی بات نہیں ہے خاور بھائی"

سارہ بیگم شرمندہ ہوئی

دیکھیں میں قطعی برداشت نہیں کروں گا میری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا جائے یا"

"اسے ذہنی مریض بنادیا جائے۔۔۔۔

انہوں نے صاف گوئی سے کہا

"نہیں۔۔ ہم تو اسے لینے آئے ہیں۔۔"

وہ صفائی دینے لگی

میں اسے ایک ہی شرط پر بھیجوں گا۔۔۔ میری بیٹی آپ کے ساتھ نہیں"

"رہے گی۔۔۔۔ میں اسے گھر لے کر دے دوں گا

وہ حل بتانے لگے۔۔۔۔

سارہ بیگم خاموش ہو گئی

"ہمیں اپنے بچوں کی خوش دیکھنا ہے تو اتنا تو کرنا ہی پڑے گا"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگے
اور سارہ بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا

❤❤❤❤❤

"کیا کر رہی ہیں امی؟"
منہا نے کچن میں آتے ہی پوچھا

"آپ کے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں جو شاندہ بنا رہی ہوں۔۔۔۔"
وہ مسکرا کے بتانے لگی

"میں بنا دوں؟"

منہا نے پوچھا۔۔۔

"آپ بنادو۔۔۔۔"

وہ پیچھے ہوئی۔۔۔

مگر اسے دیکھتی رہی کہ وہ کیسے بنا رہی ہے۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔آپ کو تو جوشاندہ بنانا بھی آتا ہے"

وہ اسے جانچتے ہوئے کہنے لگی

"میں گھر میں بناتی تھی اکثر جب میری امی بیمار ہوتی تھی۔۔۔تو"

وہ کہتے کہتے رکی۔۔۔

آنکھوں میں نمی اتری۔۔۔

"میں دے کر آجاؤں بابا کو؟"

وہ نمی کو پرے دھکیلتی پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔۔ ضرور"

وہ مسکرائی

اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

منہا کپ اٹھا کر فرقان صاحب کے روم تک آئی پھر ہلکے سے دستک دی اور اندر داخل ہو گئی

"کیسی طبیعت ہے بابا؟"

وہ مسکرا کر سامنے کمبل میں لیپ ٹاپ گود میں لیے بیٹھے فرقان صاحب سے مخاطب ہوئی

ٹھیک ہوں۔۔"وہ مسکرائے"

"آپ کا جوشاندہ"
منہا نے کپ ان کی جانب بڑھایا۔۔۔

"یہ کیا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں اور آپ کام کر رہے ہیں؟"
وہ پوچھنے لگی

"یہ سب ڈیزائنز چیک کر کے اپروو کرنے ہیں۔۔۔اور پھر کلائنٹ کے پاس بھی بھیجنے ہیں۔۔۔کام زیادہ ہے۔۔۔کرنا تو پڑے گا نا"
وہ مسکرا کر بتانے لگے

"میں ہیلپ کرواؤ آپ کی؟"
منہا پوچھنے لگی

"آپ کر سکتی ہیں؟"
وہ پوچھنے لگے

منہا نے اثبات میں سر ہلایا وہ مسکرا دیے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم نے مجھے بتایا تک نہیں؟"
آرب سامنے بیٹھی ایدہ کو دیکھ کہنے لگا

"تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔بتانے کا کیا فائدہ؟"

وہ الٹ کہنے لگی

"ایسی بات نہیں ہے یار۔۔۔۔اس دن میں غصے میں تھا بس۔۔۔۔"

آرب صفائی دینے لگا

"تو غصے میں آنٹی کے کہنے پر مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے؟"

وہ پوچھنے لگی

"انہوں نے نہیں کہا تھا تم غلط سمجھ رہی ہو"

وہ اسے دیکھنے لگا

"جو بھی ہے آبی۔۔۔۔ کیا میں نے زبردستی تم سے شادی کی تھی۔۔۔ نہیں نا۔۔۔۔ میں جیسی ہوں، تھی، تم جانتے ہو۔۔۔۔ پھر تم مجھے چینج ہونے پر مجبور نہیں کر سکتے"

ایدہ نے سنجیدگی سے کہا

"اچھا تم غصہ نہیں کرو یہ سوپ پیو"

آرب نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

وہ اٹھ کر اس کے پاس آ بیٹھا۔۔۔

پھر سوپ اٹھا کر اسے پلانے لگا۔۔۔۔

"تمہیں میری یاد نہیں آئی ہنی۔۔۔۔۔"

ایدہ نے اس کو شکوہ کن نگاہوں سے دیکھا

"کیا تھا نا۔۔۔ تبھی تو لینے آیا ہوں۔۔۔"
وہ مسکرایا

"ایسے ہی میرا خیال رکھو گے ہمیشہ؟"
وہ پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔ تم نے مجھے سب سے بڑی خوشی دی ہے"
وہ اس کا ہاتھ تھام لبوں سے لگاتا کہنے لگا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ویسے جو بھی کہو۔۔۔ابراہیم ہے تو خوش نصیب جو اسے منہا جیسی لڑکی ملی۔۔۔۔"

عظمیٰ بیگم کہنے لگی۔۔۔۔

"میرا بیٹا بھی تو لاکھوں میں ایک ہے"

سونیا بیگم کہنے لگی

"امی۔۔۔رتبہ کو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔میری دوست جس کا بتایا تھا آپ کو"

منہا وہاں آتے ہی نیوز دینے لگی

"ماشاءاللہ۔۔۔۔مبارک ہو۔۔۔۔"

سونیا بیگم مسکرائی

"آپ کو جانا ہے؟

وہ پوچھنے لگی

نہیں۔۔۔۔" منہا نے نفی میں سر ہلایا

کیونکہ اس دن کے بعد سے منہا نے نوریض سے کوئی رابطہ نہیں رکھا تھا۔۔۔

ایک دو بار کال کی مگر نوریض یا تو اگنور کر دیتا یا رتبہ کو دے دیتا۔۔۔

ابھی بھی منہا کے پاس رتبہ کی کال آئی تھی۔۔۔اس نے خود بیٹی کی خوشخبری دی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تمہاری ڈلیوری ہو جائے گی تو میں حیدر آباد چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

سارہ بیگم نے اسے دیکھا

ایدہ کھانا کھاتی رکی۔۔۔

پھر ایک نظر برابر بیٹھے آرب کو دیکھا۔۔۔۔

جو رک کر انہیں رہا تھا

"مگر کیوں مام۔۔۔۔؟"

وہ پوچھنے لگا

"کیونکہ وہاں تمہارے ڈیڈ اکیلے ہوتے ہیں۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی

ایدہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی

"وہ تو ہمیشہ سے ہوتے ہیں۔۔۔۔ پھر آپ کیوں جا رہی ہیں۔۔۔۔ایدہ اور مجھے ضرورت ہے آپ کی۔۔۔۔اور ہمارے بے بی کو بھی تو ہو گی"

وہ انہیں دیکھ کہنے لگا

"تو میں کیا دور ہوں۔۔۔۔ تم آواز لگاؤ گے میں آجاؤں گی۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کھانا کھانے لگی۔۔۔

ایدہ نے اکتاہٹ سے گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"نوریض منہا نہیں آئی ہماری بیٹی کو دیکھنے"

رتبہ نے آئینے کے سامنے کھڑے نوریض کو دیکھ کہا

"تو اس کی مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں"

نوریض نے ہاتھ جھاڑے

"تم اسے اگنور کرتے ہو۔۔۔اسی لیے وہ نہیں آئی"

رتبہ نے شکوہ کیا

میرا اسے اگنور کرنا ہی بہتر ہے۔۔۔۔اب مجھے دیر ہو رہی ہے ہوٹل جانا

ہے"

وہ اسے ٹوکتے کہنے لگا۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے"

نرس نے بچہ سارہ بیگم کے ہاتھ میں دیا

وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"آرب۔۔۔ کتنا پیارا ہے بلکل تمہارے جیسا"

وہ پاس کھڑے آرب کو خود سے لگانے لگی۔۔۔۔

پھر اس کے ہاتھ میں بچے کو تھما دیا

وہ اسے لے کر ایدہ کے روم میں گیا۔۔۔۔

ایدہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔۔ایدہ۔۔۔۔مجھے اتنا پیارا بیٹا دینے کے لیے"

آرب کی خوشی اس کے چہرے پر سجی تھی۔۔۔

"پیارا ہے نا۔۔۔۔ بلکل مجھ پر گیا ہے"

ایدہ نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔

"نہیں مجھ پر گیا ہے۔۔۔۔"

آرب نے ہنس کر کہا۔۔۔۔

"میں تم سے زیادہ پیاری ہوں"

ایدہ نے الٹ ٹوکا۔۔۔۔

نہیں میں زیادہ پیارا ہوں۔۔۔ہیں نا بیٹا۔۔۔۔۔۔بتاؤ اپنی ماما کو کون زیادہ"

"پیارا ہے

وہ اپنے بیٹے کو لاڈ کرنے لگا۔۔۔۔

اور ایدہ اسے یک ٹک دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس لمحے پہلی بار ایدہ کو لگا کہ آرب منہا کو مکمل طور پر بھول گیا ہے۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"منہا بیٹا ایک کپ کافی لا دو"

فرقان صاحب نے سامنے سے گزرتی منہا کو دیکھتے ہوئے کہا

"جی بابا۔۔۔۔"

وہ کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"آپ نے اپنے بابا کو بھی عادت ڈال دی ہے کافی کی"

سونیا بیگم نے مسکرا کر اسے کافی بناتا دیکھ کہا

"میں نے تو بس ایک ہی دن بنا کر دی تھی بابا کو پسند آگئی"

وہ ہنس کر کہنے لگی

"اب تو بھائی کو منہا کی شکل دیکھتے ہی کافی یاد آجاتی ہے"

عظمیٰ بیگم نے مسکرا کر کہا

"بھابھی۔۔۔۔بھابھی"

زیمل کچن میں داخل ہوئی

"ہاں۔۔۔بھابھی میرے سارے دوست شادی پر جا رہے ہیں۔۔۔آپ پلیز بابا سے پرمیشن لے دیں"
زیمل منت کرنے لگی

"وہ نہیں مانیں گے۔۔۔رات کی شادی پر"
منہا نے فوراً ٹوکا

"آپ کو منع نہیں کریں گے بابا۔۔۔پلیز بھابھی"
زیمل نے ضد کی۔۔۔
منہا ہی تھی جو بنا ڈرے فرقان صاحب سے بات کر سکتی تھی۔۔۔

کچھ ہی عرصے میں وہ فرقان صاحب کے بہت قریب ہو گئی تھی۔۔۔

فرقان صاحب زیادہ بات کسی سے بھی نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

مگراب بولتے تو نہیں تھے مگر منہا کی سن لیتے تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"یہ کہاں بھیج دیا ڈیڈ نے مجھے"

وہ فون پر بات کر رہا تھا

"شوکت انکل کے بیٹے کی شادی پر کسی کو تو جانا تھا نا میرا بیٹا چھوٹا ہے ورنہ چلی جاتی"

وہ سمجھانے لگی

"یار میں یہاں بور ہو رہا ہوں"

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہنے لگا

"جب بور ہو رہے ہیں تو کیوں بیٹھے ہیں آپ؟"
پیچھے سے کسی کی آواز پر وہ پلٹا

سامنے ہی سمپل سے گرے کلر کے سوٹ میں ایک لڑکی کھڑی تھی
اسے دیکھ کمیل کو لگا جیسے اسے رب نے ہر چیز سے نواز دیا تھا۔۔۔رنگ، قد، بال۔۔۔۔نقش۔۔۔۔شاید اس لڑکی کے پاس سب کچھ تھا

وہ فون بند کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔
وہ چلتی اس کے قریب آئی

"آپ ویسے ہیں کون۔۔؟"

وہ پوچھنے لگی

"کمیل رئیسی۔۔۔۔اور آپ؟۔"
کمیل نے اپنا تعارف کروایا

"انابیہ۔۔۔۔انابیہ دارین۔۔۔۔۔"
وہ فخر سے بتانے لگی۔۔۔۔

کمیل کو لمحہ لگا تھا اسے پہنچاننے میں۔۔۔۔
مگر وہ ایک پل کے لیے اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا
وہ تھی ہی اتنی حسین۔۔۔۔۔

"بھابھی تیار کیوں نہیں ہوئی آپ؟"

زیمل نے اسے بیڈ شیٹ درست کرتے دیکھ کہا۔۔۔

"تیار؟"

وہ چونک کر پلٹی

"بھائی آرہے ہیں اور آپ تیار بھی نہیں ہوئی؟"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے سوال کرنے لگی

"کام بہت ہیں میرے پاس تیار ہونا ضروری نہیں۔۔۔"

وہ مسکراتی سر جھٹک کر باہر نکل گئی۔۔۔

اس کا رخ کچن کی جانب تھا وہاں بھی خوب زور و شور سے تیاری ہو رہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم کی پسند کے کھانے بن رہے تھے۔۔۔۔

فرقان صاحب اور عمران صاحب ابراہیم کو پک کرنے ایئرپورٹ گئے تھے۔۔۔۔

"میں کچھ ہیلپ کرواؤں؟"
منہا پوچھنے لگی

"ہاں بیٹا اس پر گارنش کر دیں۔۔۔اچھے سے کرنا"
عظمیٰ بیگم نے اس کے سامنے میٹھا رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"چچی۔۔۔ایویں ہی آرہا ہے۔۔۔اتنی محنت کیوں کر رہی ہیں۔۔۔بنا گارنش
کے بھی کھا لے گا"

منہا نے ہنس کر کہا

"لڑکی شوہر آرہے ہیں آپ کے معلوم بھی ہے۔۔۔؟"

عظمیٰ بیگم نے اسے گھورا

"تیار بھی نہیں ہوئی ابھی تک امی۔۔۔۔میں کب سے کہہ رہی ہوں بھابھی
کو"

زیمل نے سونیا بیگم کو شکایت کی

"چھوڑیں اسے۔۔۔یہ ہم خود کر لیں گے آپ جائیں۔۔۔تیار ہو کر
آئیں"

سونیا بیگم نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہا

"مگر امی آپ۔۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ انہوں نے بات کاٹی

میں نہیں چاہتی ابراہیم آپ کو اس حال میں دیکھے۔۔۔۔جائیں شاباش"

"اچھی سی تیار ہونا ہے

وہ بضد تھی

منہا نے گہری سانس خارج کی اور باہر نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

احد۔۔۔۔۔"وہ بھاگتا ہوا آیا روم میں۔۔۔۔"

سامنے ہی ایدہ اسے گود میں لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور وہ بری طرح کھانس رہا تھا۔۔۔۔

آرب نے لپک کر اسے گود میں لیا۔۔۔۔

اور خود سے لگایا

"کل تک تو یہ بلکل ٹھیک تھا آج کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔ کیا کھلا یا ہے تم
نے؟"

آرب نے سنجیدگی سے سوال کیا

"صبح آئسکریم کھائی تھی اس نے تب سے طبیعت خراب ہوئی ہے اس
کی۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا"

ایدہ نے لاپرواہی سے کہا

"تو تم نے اسے آئسکریم کیوں دی۔۔۔۔؟"

وہ پوچھنے لگا

"یہ ضد کر رہا تھا تو میں نے کھلا دی۔۔۔"

ایدہ نے کہا

"تمہارا دماغ خراب ہے ایدہ۔۔۔دو سال کے بچے کو ضد کرنے کا پتا ہوتا ہے؟"

وہ غرایا تھا

تم ہر بات کاالزام مجھے کیوں دیتے ہو ہنی۔۔۔۔میں اس کی ماں"

"ہوں۔۔۔۔

وہ نرمی سے کہنے لگی

"میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جارہاہوں۔۔۔تم نے چلنا ہے تو چلو"

آرب نے اسے دیکھتے ہوئے کہااور احد کو لیے باہر نکل گیا

ایدہ پرس اٹھاتی اس کے پیچھے نکلی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کیا بات ہے کہیں جارہے ہو؟"

رتبہ نے نوریض کی جانب دیکھا۔۔۔۔جو جلدی جلدی تیار ہورہا تھا

"ہاں۔۔۔ایبو آرہا ہے نا۔۔۔۔ایئرپورٹ جارہا ہوں"

وہ مصروفیت سے بتانے لگا

"فائنلی تمہارا بیسٹ فرینڈ آرہا ہے۔۔۔۔ تبھی اتنے خوش ہو"

وہ مسکرائی

"ظاہر ہے۔۔۔۔"

وہ بھی مسکرایا اور چابی اٹھاتا باہر نکل گیا

❤❤❤❤❤

"ہائے بڈی۔۔۔۔۔کیسا ہے؟"

نوریض اس کے گلے لگا

"بلکل فٹ تو بتا بھابھی کیسی اور میری بے بی کیوٹی پائی کیسی ہے ؟لا یا نہیں ساتھ ؟"

ابراہیم پوچھنے لگا

"نہیں یار موسم چینج ہو رہا نا۔۔۔۔ بیمار ہو جاتی ہے۔۔۔۔"

نوریض نے سادگی سے بتایا

"تو گھر چل نا رتبہ بھی مل لے گی تجھ سے"

نوریض نے کہا

"نہیں یار ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ بابا ساتھ ہیں۔۔۔۔ میں لگاؤں گا نا چکر۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے معذرت کی

تبھی ان کی نظر سامنے سے آتے کمیل پر پڑی۔۔۔

جو انہی کی جانب چلتا آرہا تھا۔۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"ہائے بڈی۔۔۔ کیسا ہے؟ وہ ابراہیم کے گلے لگا۔۔۔

پھر نوریض سے مسکرا کر ملا۔۔۔

"میں یہاں اپنے ایک دوست کو پک کرنے آیا تھا۔۔۔ تو تم لوگوں پر نظر پڑی"۔۔

کمیل خوش دلی سے کہنے لگا۔۔۔

مگر ابراہیم اور نوریض کچھ خاص خوش نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔
وہ انہیں دیکھ سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ بابا ویٹ کر رہے ہیں"
ابراہیم نے کمیل سے معذرت کی

"نہیں نہیں۔۔۔اٹس اوکے میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔۔"
کمیل شرمندہ ہوتا مڑ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ اے سی تو بند کر و یار"

آرب نے ریموٹ اٹھا کر اے سی بند کیا

ایدہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

آبی ؟..... ہنی وہ سو گیا ہے "ایدہ نے آرب کو ٹوکا۔۔۔"

جو احد کے پاس بیٹھا اس کے ماتھے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔

ایدہ تم اس کا بلکل خیال نہیں رکھ رہی ہو۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے کتنی تکلیف"

"میں ہے میرا بیٹا

آرب نے جھنجھلا کر کہا

"آبی۔۔۔۔ڈارلنگ بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔وہ اب ٹھیک ہے"

وہ سمجھانے لگی۔۔۔۔

مگر یہ ہمیشہ تمہاری لاپرواہی سے ہی بیمار ہوتا ہے۔۔۔۔اب سے اسے کوئی "

"ٹھنڈی چیز نہیں دینی۔۔۔ سمجھ آئی ہے

وہ تلخی سے کہنے لگا

"ہاں ہاں سمجھ گئی۔۔۔۔اب آرام کرلو تم بھی۔۔۔"

ایدہ نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔اور اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی

♥♥♥♥♥

"منہا بیٹا میٹھا لائیں

عظمیٰ بیگم نے کہا۔۔۔۔

ابراہیم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔
وہ سرخ رنگ کے سمپل سے شلوار قمیض میں تھی۔۔۔۔
بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں قید کیے۔۔۔۔

وہ تین سال بعد بھی ویسی ہی تھی۔۔۔۔بس رہن سہن اور پہناوے میں فرق نظر آرہا تھا۔۔۔۔

"تم تو واقع انسان لگ رہی ہو"
ابراہیم نے اسے دیکھ سرگوشی کی۔۔۔۔

منہا جو اس کے قریب آکھڑی ہوئی تھی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پھر باؤل رکھ چلی گئ۔۔۔

وہ کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔سب کے ساتھ گھل مل کر ہنس ہنس کر باتیں کر تہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم اسے دیکھ خوش ہوا تھا۔۔۔۔
کیوں کہ اس نے خود کو بدل لیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"نوریض سے ملے تھے ایبو؟"
وہ لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھتے۔۔۔ابراہیم کو دیکھ پوچھنے لگی

"ہاں ملا تھا موٹا ہو گیا ہے"

ابراہیم نے ہنس کر بتایا۔۔۔اور ریموٹ سے آواز کم کی۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔

"اس کی بیٹی بھی دو سال کی ہو گئی۔۔۔۔۔میں تو دیکھنے بھی نہیں گئی"

وہ افسردگی سے کہنے لگی

"میرے پاس ہے نا پکس۔۔۔دکھاؤں تمہیں۔۔۔۔ بلکل رتبہ جیسی ہے"

ابراہیم نے ہنستے ہوئے موبائل سے پکس نکالی۔۔۔۔

اور منہا کی جانب بڑھایا

"ہا۔۔۔ کتنی پیاری ہے؟"

منہاخوش ہوئی۔۔۔

"ہاں واقع ماشاءاللہ۔۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

"پتا ہے صبح سے گھر والے تمہارے کاموں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔میں تو اتنی تھک گئی ہوں۔۔۔"

وہ منہ بناتی کہنے لگی

"شکر ہے تمہیں بھی اسی بہانے کام کرنے کا موقع ملا۔۔۔"

وہ ہنسی دبائے کہنے لگا

انسان بنو۔۔۔۔میں جا رہی ہوں سونے۔۔۔ تم بھی آرام کر لو میچ صبح" دیکھنا"

منہا نے اسے گھورتے ہوئے کہا

ابراہیم صوفے سے ٹیک لگائے سامنے اسکرین دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

منہا باہر نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ دودھ گرم کر گلاس میں ڈال رہی تھی جب سونیا بیگم کچن میں داخل ہوئی

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"""

وہ اسے دیکھ چونکی

"وہ اماں بی کی دوا کا ٹائم ہو گیا نا امی۔۔۔تو دودھ گرم کر رہی تھی"

وہ مصروفیت سے بتانے لگی

یہ سب میں کر لوں گی۔۔۔آپ جائیں۔۔۔ صبح سے کام کر رہی"

"ہیں۔۔۔

انہوں بھرا ہوا گلاس اس کے ہاتھ میں تھمایا

"مگر امی۔۔۔۔"

منہا انہیں دیکھ کر رہ گئی

"جائیں آپ روم میں۔۔۔۔آرام کریں۔۔۔۔"
وہ حکم دیتی کہنے لگی۔۔۔

منہا کاندھے اچکاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ جب روم میں آئی تو ابراہیم کوئی کتاب ہاتھ میں لیے پڑھ رہا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔کیا؟۔۔۔؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟"
وہ اسے بیڈ پر بیٹھا دیکھ حیران ہوئی۔۔۔

"کیا مطلب کیا؟ میں اپنے روم میں نہیں آسکتا؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ پچھلے تین سال سے یہ روم بھی میرا ہے اور یہ بیڈ"
" بھی۔۔۔۔۔ اپنا انتظام کہیں اور کرو
وہ بے رخی سے کہنے لگی۔۔۔۔

"میں کہاں جاؤں گا؟ دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟"
وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنا۔۔۔

آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔۔۔" وہ سادگی سے کہتی منہ موڑ گئی۔۔۔۔"
وہ بیٹ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

منہا۔۔۔میں باہر گیا نا۔۔۔میرے ساتھ ساتھ تم بھی پھنسو گی"

"بیٹا۔۔۔جواب دینا پھر اماں بی اور گھر والوں کو

اس نے اسے بازو سے پکڑ اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

آنکھوں میں غصہ تھا۔۔۔

وہ لمحہ بھر سوچ میں ڈوبی۔۔۔وہ صحیح کہ رہا تھا۔۔۔

تو۔۔۔تو تم یہاں زمین پر سو جاؤ۔۔۔مگر بیڈ تو میرا ہے۔۔۔سیدھی"

"بات ہے

وہ دو ٹوک کہنے لگی۔۔۔

ابراہیم اس کی ڈھٹائی دیکھ تپ کر رہ گیا۔۔۔

منہا میڈم زیادہ اتراؤ مت۔۔۔۔اس پوری حویلی کا میں اکلوتا وارث "
"ہوں۔۔۔۔اور تم مجھے زمین پر سونے کے لیے کہ رہی ہو۔۔۔؟
ابراہیم نے گردن اکڑا کر روب سے کہا۔۔۔

"ہاں کہ رہی ہوں۔۔۔ کیا کر لو گے۔۔۔؟"
منہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں کیا کر لوں گا؟ میں چاہوں نا دو تھپڑ لگا کر تمہیں سدھار سکتا"
ہوں۔۔۔۔ مگر میں تماشہ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ مرو تم بیڈ پر۔۔۔۔ڈھیٹ
"عورت۔۔۔۔
وہ کہتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔اور تکیہ اٹھانے لگا

"عورت کسے بولا۔۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔ جاہل۔۔۔۔۔"

وہ ناک سے مکھی اڑاتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آرب اٹھ گیا؟"

اس نے بالوں کو فولڈ کرتے ملازمہ سے پوچھا۔۔۔۔

"جی صاحب تو اٹھ گئے باہر لان میں ہیں"

ملازمہ نے بتایا

وہ لان کی جانب بڑھ گئی جہاں آرب احد کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"گڈ مارننگ ہنی۔۔۔۔"

ایدہ اس کے قریب کرسی کھسکا کر بیٹھی۔۔۔۔

"کیسا ہے میرا بیٹا؟"
وہ احد کو پیار کرنے لگی۔۔۔۔

"نیند ہو گئی پوری تمہاری؟"
وہ کاٹ دار لہجے میں پوچھنے لگا

"سوری ہنی۔۔۔مجھے نیند ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔اے سی بند تھا نا۔۔۔اسی لیے میں دوسرے روم میں چلی گئی تھی"
وہ صفائی دینے لگی

"میں نے تو تمہیں کچھ نہیں کہا"

آرب ہلکا سا مسکرایا

"ہنی مجھے بوتیک کے لیے نکلنا ہے۔۔۔وہاں رینوویشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔۔"

ایدہ نے مسکرا کر کہا

"تم جا سکتی ہو۔۔۔احد کا خیال میں رکھ لوں گا۔۔۔میں آج آفس نہیں جا رہا"

آرب نے سنجیدگی سے کہا

"تھینک یو ہنی۔۔۔۔۔"

وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور احد کو لاڈ کرتی اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

آرب سر جھٹک کر رہ گئی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس کی آنکھ کھلی تو گھڑی کی جانب دیکھا جہاں دس بج رہے تھے۔۔۔۔
وہ اٹھ کر دیکھنے لگا وہ روم میں نہیں تھی۔۔۔۔

"کمر میں درد ہو گیا۔۔۔۔ جاہل عورت"
ابراہیم بڑبڑاتا بیڈ پر لیٹا۔۔۔

مگر کتنی ہی دیر وہ یہاں وہاں کروٹ بدلتا رہا مگر نیند نہیں آئی۔۔۔۔

ابراہیم اٹھا اور ڈرار سے پین کلر نکالی۔۔۔۔ گلاس میں پانی ڈالا اور ہونٹوں سے لگایا

"عجیب مصیبت ہے۔۔۔۔"

وہ بڑبڑاتا باتھروم کی جانب بڑھ گیا

❤❤❤❤❤

"بابا میں کراچی میں برانچ کھولنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

ابراہیم نے سامنے بیٹھے فرقان صاحب کو کہا

مگر آپ کو ضرورت نہیں ہے ہماری کمپنی اچھی چل رہی ہے۔۔۔۔ عمران"

"کے اور میرے ساتھ آپ بھی اسی پر کام کریں

فرقان صاحب نے مشورہ دیا

"بابا ہمیں اپنے کام کو آگے بڑھانا چاہیے نا"
ابراہیم نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"ویسے بابا ابراہیم ٹھیک کہ رہے ہیں"
منہا جو چائے کی ٹرے ہاتھ میں لیے وہاں آئی تھی بات کو لقمہ لگایا

ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔
منہا نے اسمائل پھینکی۔۔۔۔

مگر بیٹا کراچی میں برانچ کھولنے سے کام بڑھ جائے گا۔۔۔۔اور پھر وہاں "
"بھی ٹائم دینا ہو گا
عمران صاحب نے منہا کی جانب دیکھ کہا

کام تو بڑھے گا مگر انکم بھی تو بڑھے گی۔۔۔۔اور پیسہ کسے نہیں چاہیے"

"ہوتا۔۔۔۔

ابراہیم نے فوراً کہا

"ہمیں نہیں چاہیے سکون بڑی چیز ہے۔۔۔۔"

فرقان صاحب نے فوراً ٹوکا۔۔۔ابراہیم نظر جھکا گیا

بابا صرف پیسے کی بات تو نہیں ہے۔۔۔ابراہیم نے پڑھائی کی"

"ہے۔۔۔ظاہر ہے وہ اپنی پہنچان بنانا چاہیں گے۔۔۔۔آپ کی چائے

منہا نے ادب سے ابراہیم کی جانب کپ بڑھایا۔۔۔

ابراہیم کو تو مانوں اٹیک آنے کو ہو گیا۔۔۔

اتنی عزت کی توقع تو نہیں تھی اس سے

"بابا کراچی ویسے بھی اتنا بڑا شہر ہے۔۔۔وہاں بھی تو ہاشمی کنسٹرکشن کا نام

ہونا چاہیے۔۔۔"

منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

فرقان صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ابراہیم تو منہا کو دیکھ کر ہی رہ گیا آج تک اسطرح بیٹھ کر تو ابراہیم نے بھی کبھی فرقان صاحب سے بات نہیں کی تھی جیسے وہ کر رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اماں بی میں کراچی جاؤں گا تو خوب سارا پیسہ کماؤں گا نا"

ابراہیم نے ان کے شانوں پر بازوں پھیلاتے ہوئے کہا

"کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔بس اب گھر پر رہو۔۔۔۔اپنی گھر ستی چلاؤ"
انہوں نے اطمینان سے کہا

اماں یہ بات اسے سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔اسے ہم سے دور رہنے کی عادت "
"ہو گئی ہے
سونیا بیگم نے کہا۔۔۔۔

"ارے میری پیاری مام۔۔۔آپ ایسا کیوں سوچتی ہیں۔۔۔۔۔"
وہ جلدی سے اٹھ کر سونیاں بیگم کے پاس گیا اور انہیں خود سے لگایا

دیکھنا کراچی میں کتنا نام ہوگا ہماری کمپنی کا۔۔۔پھر میں اماں بی کو آپ کو"
"اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گا

وہ ان کے ماتھے پر پیار کرتا کہنے لگا

"اپنی بیوی کو لے جاؤ آپ ہماری تو خیر ہے"

اماں بی نے منہ بنا کر کہا

"کیا اماں بی بد مزہ کر دیتی ہیں آپ اس کا نام۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکا کیوں کہ وہ دروازے پر سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھا آپ نے اماں بی یہ ایسے کرتے ہیں۔۔۔اور بابا کو میں نے منایا ہے یہ"

"یاد نہیں انہیں۔۔۔۔ بھلائی کا زمانہ ہی نہیں

وہ منہ بناتی ایکٹنگ کرنے لگی

"ابراہیم تمیز سے بات کیا کرو۔۔۔ بری بات ہے"

اماں بی نے ٹوکا

"اماں بی یہ کون سی میری عزت کرتی ہے۔۔۔۔۔ ایکٹنگ کر رہی ہے بس"

وہ تلملایا

"بس۔۔۔ چپ کریں آپ۔۔۔۔"

سونیا بیگم نے اسے ٹوکا۔۔۔

منہا افسردگی کا لبادہ اوڑھے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

"دیکھا وہ ناراض ہو گئی۔۔۔ منا کر آئیں اسے"

اماں بی نے اسے ٹوکا۔۔۔

وہ گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا

♥♥♥♥♥

"یہ کیا ڈرامہ تھا؟"

وہ کمرے میں آتے ہی کہنے لگا۔۔۔

" کیوں بدتمیزی کی میرے ساتھ"

وہ لاپرواہی سے کہنے لگی

منہا انسان بنو۔۔۔بیوی کی طرح نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں"

"ہے۔۔۔

وہ وارن کرنے لگا

"مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری بیوی بننے کا۔۔۔ سمجھ آئی۔۔۔۔"

منہا نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں تو اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔"

وہ کہتا وارڈروب کی جانب بڑھ گیا

اور منہا اسے دیکھ کر رہ گیا

♥♥♥♥♥

"کام کیسا چل رہا ہے؟"

فرقان صاحب نے پوچھا۔۔۔

"بس چل رہا ہے بابا.... کافی حد تک تو ہو گیا۔۔۔۔پرسوں جاؤں گا کراچی"

ابراہیم نے جواب دیا

"منہا کو ساتھ لے جانا۔۔۔۔"

فرقان صاحب نے حکم دیا

"وہ جا کر کیا کرے گی بابا۔۔۔۔میں ویسے بھی کام میں مصروف ہو جاؤں گا"

ابراہیم نے جھینپ کر کہا

مصروفیت جتنی بھی ہو بیوی بچوں کے لیے ٹائم نکالنا زمہ داری ہوتی"

"ہے۔۔۔میں بھی تو نکالتا ہوں۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہنے لگے۔۔۔

اور ابراہیم انہیں دیکھ کر رہ گیا

♥♥♥♥♥

"چاچو۔۔۔۔یہ جا کر کیا کرے گی وہاں؟"
ابراہیم نے کہا

"اوہ۔۔۔تمہارے ساتھ جانا کون چاہتا ہے؟"
منہا جو خاموش بیٹھی تھی بھڑک اٹھی

"تم دونوں اتنا لڑتے کیوں ہو؟"
عمران صاحب نے جھنجھلا کر کہا

"چاچو یہ ہر روز بد تمیزی کرتا ہے۔۔۔اس سے تو اچھا یہ باہر ہی رہتا پاکستان آیا ہی کیوں؟"

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہنے لگی

"میں کرتا ہوں بد تمیزی۔۔۔چاچو کل اس نے جھٹے ڈرامے کر کے اماں بی کو شکایت لگائی میری"

وہ بھی شکایت لگانے لگا

"چاچو یہ میری چغلی کر رہا تھا میں نے کچھ کہا بھی نہیں تھا"

وہ صفائی دینے لگے

"چپ کرو تم دونوں۔۔۔بھائی بیٹھے ہیں باہر۔۔۔"

عظمیٰ بیگم کمرے میں آئی

"میں نہیں جا رہی اس کے ساتھ مجھے یہیں رہنا ہے"
وہ اٹل تھی

"اگر یہی بات ہے نا تو اب تم تیاری کرو۔۔۔۔ تم میرے ساتھ ہی جاؤ گی۔۔۔۔"
ابراہیم نے اسے تپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
اور کہ کر باہر نکل گیا

"تمہارے ڈیڈ تو ہوٹل بنا رہے تھے نا؟"
وہ چکن چاؤ من کو کانٹے سے منہ میں ڈالتے ہوئے کہنے لگا

ہوٹل تو بنائیں گے۔۔۔بس بھائی امریکہ چلے گئے تو ڈیڈا کیلے "

"ہو گئے۔۔۔

وہ کولڈ ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں لیے کہ رہی تھی

"تو تم کچھ ہیلپ کرو نا انکل کی۔۔۔اب تمہیں بھی انٹرسٹ لینا چاہیے"

کمیل نے مشورہ دیا

"تم جانتے ہو مجھے انٹرسٹ نہیں۔۔۔"

وہ لاپرواہی سے کہنے لگی

" تو انٹرسٹ پیدا کرو۔۔۔"

وہ بھی ٹون میں کہنے لگا

"تم خود کیوں نہیں سنمبھالتے؟"
وہ طنزیہ پوچھنے لگی

"کرلوں گا میں نے ہی سنبھالنا ہے سب۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگا

"تو خاور انکل کا ساتھ دو۔۔۔زمہ دار بنو۔۔۔کل کو تم نے شادی بھی کرنی ہے"
انابیہ نے مسکرا کر کہا

"کوئی اچھی لڑکی ملی تو زمہ دار بھی بن جاؤں گا اور شادی بھی کرلوں گا"
وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"زمہ دار بنو گے تو لڑکی بھی مل ہی جائے گی۔۔۔۔"

وہ ہنس کر کہنے لگی

"تمھیں کیسا لڑکا پسند ہے ؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

مجھے ؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی"

کمیل نے اثبات میں سر ہلایا

لڑکا ایسا ہونا چاہیے۔۔۔۔ جسے دیکھ کر دل کہے بس یہی چاہیے۔۔۔۔ جو دل" پھینک ناہو۔۔۔ تھوڑا اکھڑ ہو۔۔۔ تھوڑا خوش مزاج۔۔۔۔ جس کے دل "تک رسائی مشکل ہو۔۔۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے کہنے لگی

کمیل خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

"اینڈ یو نو۔۔۔ کہ مجھے مشکل کام کرنے میں کتنا مزہ آتا ہے"

وہ دلچسپی سے کہنے لگی

"عجیب ہی پسند ہے تمہاری۔۔۔"

کمیل کاندھے اچکاتا دوبارا کھانے میں مصروف ہو گیا

❤❤❤❤❤

"اماں بی میں کب سے منت کر رہا ہوں مان ہی نہیں رہی"

ابراہیم نے لاچارگی کا لبادہ اوڑھا

"منہا۔۔۔کیوں نہیں جارہی؟"

اماں بی پوچھنے لگی

"اماں بی میں یہاں رہنا چاہتی ہوں آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔"

منہا نے جواب دیا

ہم لوگوں کے ساتھ ہی رہتی تھی آپ۔۔۔اب اپنے شوہر کے ساتھ رہو"

"۔۔۔تیاری کریں شاباش

وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی حکم دینے لگی

"مگر اماں بی میرا دل نہیں لگے گا"

منہا نے منت کی

لگ جائے گا۔۔۔اچھی بیویاں شوہروں کا خیال رکھتی ہیں۔۔۔انہیں "
"خوش رکھتی ہیں۔۔۔۔

اماں بی نے پیار سے سمجھایا

"اور کیا اماں بی مجھے باہر کے کھانے بلکل نہیں پسند۔۔۔۔"

ابراہیم نے معصومیت کے ساتے ریکارڈ توڑے۔۔۔۔

منہا نے اسے گھورا۔۔۔ابراہیم مسکرایا۔۔۔۔

وہ خون جلا کر رہ گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہنی۔۔۔۔" ایدہ نے سامنے کاؤچ میں بیٹھے آرب کو مخاطب کیا۔۔۔۔
جو لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھا

ہمم۔" آرب نے بنا اسے دیکھے جواب دیا"

"ہنی میری بوتیک کی اوپننگ ہے۔۔۔ میں چاہتی ہوں تم کرو۔۔۔۔ کل پارٹی بھی رکھی ہے میں نے۔۔۔۔ تم آؤ گے نا؟"
وہ اس کے پاس بیٹھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ میں نہیں آسکتا سوری۔۔۔۔ مجھے بہت کام ہے"
آرب نے صاف انکار کیا

"کیوں آپی۔۔۔۔؟" وہ شکوہ کن نگاہوں سے دیکھنے لگی

"ایدہ آفس کا بہت کام ہے مجھے بلکل بھی ٹائم نہیں۔۔۔"

آرب نے اسے دیکھتے ہوئے صفائی دی

میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے۔۔۔۔ چھوڑ دو کمپنی۔۔۔ڈیڈ کی فیکٹری"

"سنبھالو۔۔۔

ایدہ نے اس کے سامنے رکھا لیپ ٹاپ ہاتھ بڑھا کر بند کیا۔۔۔

وہ اسے دیکھنے لگا

"تم جانتی ہو ایدہ۔۔۔ میں خود دار ہوں۔۔۔ میں ایسا نہیں کروں گا"

وہ نرمی سے سمجھانے لگا

ہنی۔۔۔اس چھوٹی سی جاب پر اتنی محنت کرتے ہو مجھے نہیں پسند اور ڈیڈ کا"

"سب کچھ ہمارا ہی تو ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے کہنے لگی

"میرا نہیں۔۔۔ تمہارا اور کمیل کا۔۔۔۔"

وہ مسکرایا۔۔۔۔اور پھر سے لیپ ٹاپ کھولنے لگا

"ایک ہی بات ہے۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی اٹھی اور بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ دونوں ابھی ابھی کراچی پہنچے تھے۔۔۔۔ابراہیم نے بیگ رکھا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

منہا یہاں وہاں دیکھتی گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔
وہ گھر کافی بڑا نہیں تھا۔۔۔ مگر خوبصورت تھا
اور صفائی وغیرہ بھی ہوئی تھی۔۔۔

سامنے ہی دو رومز تھے۔۔۔اور برابر میں سیڑھیاں تھی۔۔
پچھلی طرف گلاس وال لگا تھا جہاں سے سویمنگ پول نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ چل کر سیڑھیوں کی جانب گئی۔۔۔اس سے پہلے وہ اوپر چڑھتی ابراہیم کی آواز پر پلٹی۔۔۔

"کھانا بناؤ میرے لیے"

ابراہیم نے جوتے اتارتے ہوئے اسے چھیڑا

"زہر نا بنادوں تڑکا لگا کر؟"

منہا نے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔۔

"وہ تو میں روز کھاتا ہوں اور ہضم بھی کرتا ہوں"

ابراہیم نے ہنسی دباتے ہوئے کہا

"کیا؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا

"تمہاری زہریلی باتیں"

وہ مسکرایا

"شکر کرو صرف باتیں سناتی ہوں۔۔۔۔ حرکتیں تو تمہاری مار کھانے والی ہیں۔۔۔۔"

منہا نے سنجیدگی سے کہا

"اوہ میں کھا ہی نا لوں تمہاری مار۔۔۔ یہ نخرے برداشت کرنے کی امید مجھ سے مت لگانا"

ابراہیم نے تلخ لہجے میں کہا

"تم سے تو تمہارے گھر والوں کو کوئی امید نہیں مجھے کیا ہو گی"

اس کا جملا تپانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

انہیں بھی تم نے ہی بھڑکایا ہے۔۔۔۔ ورنہ تین سال میں کیا جادو کر دیا"

" میرے باپ پر تم نے۔۔۔۔ جو انہیں تمہاری باتیں ٹھیک لگتی

وہ غصے سے کہنے لگا۔۔۔

"ہاں تم جلتے رہو۔۔۔ میں چلی کھانا بنانے"

وہ چڑاتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

اور ابراہیم کا دل کیا اسے جوتا پھینک کر مارے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ تیکھا بہت ہے ابو"

منہا نے ایک نوالہ منہ میں ڈالتے ہی کہا۔۔۔۔

اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔۔

"کمال ہے تم خود اتنی تیکھی ہو"

ابراہیم نے گلاس میں پانی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔اور اسے تھمایا

"بکواس نہیں کرو۔۔۔ تمہیں بولا تھا میں بنالوں گی۔۔۔۔ باہر سے منگوالیا"

وہ منہ بناتی کہنے لگی

"تم آتے ہی کچن میں گھس جاتی۔۔۔ایک تو احساس کیا میں نے"

ابراہیم نے احسان جتایا

"میں بنالیتی۔۔۔اس سے تو بہتر ہی ہوتا"

وہ پانی پیتی کہنے لگی

میں سونے جارہاہوں۔۔۔۔ تم بھی سو جانا۔۔۔۔ سامنے والا روم تمہارا "

ہے "

ابراہیم نے اشارا کیا

منہا نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ دوسرے روم کی جانب بڑھ گیا

❤❤❤❤❤

وہ آج جلدی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔ اسے بہت کام تھے بوتیک کے۔۔۔۔

پارٹی کے انتظامات دیکھنے تھے۔۔۔

"آرب اٹھ گیا۔۔۔"

اس نے ملازمہ سے احد کو گود میں لیتے ہوئے پوچھا

"جی وہ تو آج جلدی چلے گئے تھے"

ملازمہ نے بتایا۔۔۔

وہ گہری سوچ میں ڈوبی۔۔۔ پھر احد کو لیے اوپر کی جانب بڑھ گئی

وہ جانتی تھی آج وہ جان بوجھ کر جلدی نکل گیا تاکہ اسے پارٹی میں شامل نہ ہونا پڑے۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ایبو آج جلدی اٹھ گئے۔۔۔ کہاں جا رہے ہو؟"

وہ اسے تیار ہوتا دیکھ پوچھنے لگی

"ہینگنگ گارڈن۔۔۔ چلو گی؟"

وہ چڑاتا پوچھنے لگا

منہا نے ابرو سکیڑ کر اسے گھورا۔۔۔

ابراہیم اسے دیکھ ہنسنے لگا۔۔۔۔

یار آفس جا رہا ہوں اور کہاں جاؤں گا کام ہے آج زیادہ۔۔۔۔ شام میں دیر "

"ہو جائے گی

وہ گھڑی پہنتے کہنے لگا۔۔۔۔

منہا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کی انگلی میں فیروزہ جھلک رہا تھا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آبی۔۔۔ ہنی تم کہاں ہو؟"

اس نے فون کان سے لگائے پوچھا

"آفس ہوں یار کام زیادہ ہے بتایا تھا رات کو میں نے۔۔۔۔"

آرب نے مصروفیت سے کہا

"آج پارٹی ہے بوتیک پر۔۔۔ ہنی میں ویٹ کروں گی"

ایدہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا

"میرا ویٹ نہیں کرنا ایدہ۔۔۔۔مجھے بہت کام ہیں"
وہ اسی ٹون میں کہنے لگا

آبی تم ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہو۔۔۔ تمہیں مجھ سے آج تک محبت نہیں" ہوئی۔۔۔ میری خوشی تمہارے لیے اہمیت رکھتی ہی نہیں۔۔۔۔"
ایدہ نے کہ کر فون بند کر دیا۔۔۔
اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔

تین سال سے وہ آرب کے دل پر راج کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس کی محبت کی حقدار بننے کی کوشش میں لگی تھی۔۔۔
مگر آرب اپنے رویے سے ہر بار اسے جتا دیتا تھا کہ وہ صرف اس کی بیوی ہے اس کی محبت نہیں۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس نے ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھی رات کے 8 بجا رہی تھی
اسے دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔اور اب ٹریفک اسے دیر کر رہی تھی۔۔

"بھائی۔۔۔۔ جلدی چلیں۔۔۔۔"
وہ رکشے والے کو کہنے لگی۔۔۔۔

تبھی اس کی نظر برابر والی گاڑی پر پڑی۔۔۔۔۔جو ٹریفک کی وجہ سے رکی ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر اندر بیٹھے دو انسانوں کو زندگی میں کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جو ایک بچے کو گود میں لیے بیٹھا ساتھ بیٹھی ایدہ سے مخاطب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایدہ کی نظر پڑی ہی تھی کہ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھی۔۔۔۔

اس کا گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔۔۔

آنسوں باہر آنے کو بیتاب تھے۔۔۔۔۔

وہ گھر آتے ہی سیدھا روم کی جانب بھاگی۔۔۔۔پرس بیڈ پر پھینکا اور ماتھے پر ہاتھ رکھے خود کو رونے سے روکنے لگی۔۔۔

مگر آنسوں گالوں پر پھسلتے چلے گئے۔۔۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔

اس نے رگڑ کر آنسوں صاف کیے۔۔۔۔۔

چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"آ گئی تم۔۔۔۔۔کہاں گئی تھی؟"

ابراہیم نے سینے پر ہاتھ باندھے دروازے سے ٹیک لگائی

"میں تمہاری پابند نہیں ہوں جو جواب دوں۔۔۔۔"

منہا نے بے رخی سے رخ موڑتے چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔

ابراہیم کے اعصاب تنے۔۔۔۔چہرے پر غصہ ابھرا۔۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔

"تم مجھے جواب دہ ہو۔۔۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔۔"
ابراہیم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا کر کہا

"نہیں بتاؤں گی۔۔۔تم ہوتے کون ہو مجھ سے پوچھنے والے"
وہ سرخ چہرے سے کہنے لگی

منہا تم یہاں میری زمہ داری پر ہو۔۔۔۔۔تم جہاں بھی جاؤ گی مجھے بتا کر"
"جاؤ گی۔۔۔۔۔دوبارہ تم مجھے بنا بتائے گئ تو۔۔۔۔۔
ابراہیم نے تلخی سے کہا

تو۔۔تو کیا کر لو گے۔۔۔۔۔زیادہ شوہروں والے حکم چلانے کی ضرورت"
"نہیں ہے ایبو
منہا نے سرخ آنکھوں سے کہا

"کیوں کہ میں ہوں تمہارا شوہر۔۔۔۔"
وہ تلخ لہجے میں کہنے لگا

نہیں ہو۔۔۔ نہیں ہو۔۔۔ تم نہیں ہو۔۔۔ میرے شوہر۔۔۔۔ میرے"
"کوئی نہیں ہو تم۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے
اس نے ابراہیم کے سینے پر ہاتھ رکھ پیچھے دھکیلا۔۔۔۔
آنسوں پھر سے بہنے لگے تھے

اس بات کا جواب میں بہت اچھے سے دے سکتا ہوں۔۔ مگر میں تمہارے
"منہ نہیں لگنا چاہتا
وہ حقارت سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اور منہا بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔رونے لگی۔۔۔

اتنی تیز آواز میں کہ اپنے کمرے میں جاتے ابراہیم کو اس کی آواز کانوں کو چیرتی ہوئی سنائی تھی۔۔۔

وہ اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا رہا۔۔

اس کے رونے کی آواز مسلسل اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔۔

ابراہیم کو غصہ آرہا تھا۔۔۔۔اس نے قوت سے دیوار پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

اور تیز قدم بڑھاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیا ہو گیا یار؟"

نوریض نے کہا

"یار ایک تو غلطی بھی اس کی اوپر سے غصہ بھی مجھے ہی دکھا رہی ہے۔۔۔۔

ابراہیم نے صوفے سے ٹیک لگائی۔۔۔۔

"وہ لڑ کر ہمیشہ سے ہی روتی ہے"

نوریض نے سادگی سے کہا۔۔۔۔

"مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔۔ کہ وہ ڈسٹرب ہو کسی بات پر۔۔۔۔"

رتبہ نے چائے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں ایسا ہوتا تو وہ مجھے بتاتی نا"

ابراہیم نے نفی میں سر ہلایا

"آپ نے پوچھا تھا؟"

رتبہ نے سوال داغا۔۔۔

ابراہیم ساکت ہوا۔۔

"میں مانتی یوں اس کی غلطی تھی وہ بنا بتائے گئی۔۔ مگر شاید آپ غصہ کرنے کے بجائے پیار سے پوچھتے تو وہ بتادیتی"

رتبہ نے سنجیدگی سے اپنی بات رکھی

"پیار۔۔۔ان لوگوں میں پیار ہوگا تو پیار سے بات کرے گا نا۔۔ یہ دونوں تو ہمیشہ سے لڑتے رہے ہیں۔۔۔ کالج میں بھی کبھی نہیں بنتی تھی ان کی"

نوریض نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

"ابراہیم بھائی وہ بیوی ہے آپ کی۔۔۔۔اور آپ کی توجہ پیار محبت۔۔۔۔یہاں تک کہ آپ پر بھی اس کا حق ہے۔۔۔۔"

رتبہ نے خالی کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ خاموش تھا۔۔۔۔

"رتبہ صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔۔اس نے بہت کچھ سہا ہے ایبو۔۔۔۔اسے پیار کی ضرورت ہے غصے کی نہیں۔۔۔۔"

نوریض نے پاس بیٹھے ابراہیم کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"یار وہ مجھے شوہر مانتی ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

رتبہ کے جاتے ہی ابراہیم نے سر جھٹک کر نوریض کو دیکھا

"تو مانتا ہے اسے اپنی بیوی؟"

نوریض نے گہری نظروں سے سوال کیا

وہ نوریض کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

تم دونوں دوست تھے۔۔۔ مگر اب نکاح میں ہو۔۔۔۔ تو اسے بیوی مانے گا"

"تو وہ تجھے شوہر مانے گی نا

نوریض نے اسے سمجھایا۔۔۔

تو ایسا کر کل یہاں لے آ اسے کشمالہ سے بھی مل لے گی اور رتبہ اسے سمجھا"

"کر بھی دیکھ لے گی

نوریض نے مشورہ دیا

ابراہیم گہری سوچ میں ڈوب گیا

♥♥♥♥♥

"مجھے بہت خوشی ہوئی تم آئے"

اس نے آرب کے بازو کو تھامتے ہوئے اس کے کاندھے پر سر رکھا۔۔۔

"میں تمہاری خوشی کے لیے ہی آیا تھا"

ارب نے مسکرا کر کہا

"ہنی۔۔۔ تم نے میری تعریف نہیں کی آج"

وہ جو گرین کلر کی فٹ ڈریس کو زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔۔

بالوں کو کرل کیے۔۔۔۔ گہرہ میک اپ۔۔۔۔۔ آرب کو کہیں سے بھی تعریف کے لائق نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں کیا ضرورت تعریف کی؟"
آرب نظرانداز کیے پوچھنے لگا

"ہے نا ضرورت تمہارے منہ سے سننے کی؟ کرو نا"
ایدہ نے پیار سے کہا

"اچھی لگ رہی ہو"
آرب نے ہنسی دبائی تھی۔۔۔۔

"صرف اچھی۔۔۔۔ کتنے کنجوس ہو تم"

ایدہ نے شکوہ کیا۔۔۔

"میری مانو تو یہ ڈریس چینج کرلو۔۔۔اور منہ دھو کر آؤ۔۔۔ پھر تم اچھی نہیں بہت اچھی لگو گی"

آرب نے مسکرا کر کہا اور موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

"آپی تم سے نا یہی امید تھی مجھے۔۔۔۔دوست جب شوہر بنتا ہے نا تو تعریف بھی سننے کو نہیں ملتی۔۔۔"

ایدہ منہ بناتی کہنے لگی۔۔۔

اور آرب کی کب سے روکی ہنسی نمودار ہوئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ جب گھر آیا تو منہا کچن میں تھی۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔۔

ترچھی نظروں سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

منہا۔۔۔۔"وہ کچھ سوچ کر اٹھا اور اس کے قریب گیا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔کچھ چاہیے تمہیں؟"منہا نے دھیمی آواز میں کہا تھا یا اس کی آواز"
بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔
یہ اندازہ لگانا مشکل تھا

ابراہیم کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے۔۔۔۔

معذرت کرے۔۔۔ یا اس سے رونے کی وجہ پوچھے۔۔۔۔

میں اپنے گھر گئی تھی۔۔۔۔"کافی دیر انتظار کے بعد منہا نے خود ہی"
خاموشی توڑی

ایم سوری۔۔۔۔۔"ابراہیم نے گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔۔"

"میں آئندہ بتا کر جاؤں گی۔۔۔۔"
منہا نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا

"منہا۔۔۔"
ابراہیم نے اس کے کاندھوں کو تھامے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔۔۔

چہرہ آنسوؤں سے دھلا شفاف۔۔۔۔

سلکی بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے یار۔۔۔۔اگر تم میری وجہ سے اتنا روئی ہو تو"

"ایم سوری۔۔۔۔

اس نے منہا کو دیکھتے ہوئے کہا

منہا خاموشی سے دیکھ رہی تھی

"مجھے بتاؤ۔۔۔کسی نے کچھ کہا۔۔۔گھر پر سب خیریت۔۔۔۔؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔امی اسلام آباد گئی ہیں خالہ کے پاس گھر پر کوئی تھا ہی"

"نہیں۔۔۔۔

منہا نے چائے کا کپ اٹھا کر اس کی جانب بڑھایا

جب آجائیں تب چلی جانا۔۔۔۔ تم اپنی مرضی سے کہیں بھی جا سکتی

"ہو۔۔۔بس مجھے بتا دیا کرو ایک میسج کر کے۔۔۔

ابراہیم نے نرمی سے کہا

"کیوں؟ تمہیں میری فکر ہوتی ہے؟"

منہا نے گہری نظروں سے سوال کیا

"ہاں۔۔۔۔ظاہر ہے"

اس نے کپ ہونٹوں سے لگا یا۔۔۔۔۔

اور پلٹ گیا۔۔۔۔

منہا نے اپنا چائے کا کپ اٹھا یا اور اس کے پیچھے کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

صبح کے نو بج رہے تھے جب اس کا فون چیخنے لگا۔۔۔۔

ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر دیکھا گھر سے وڈیو کال تھی

اس نے کال پک کی اور آنکھیں مسلتا اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

"کیسی ہیں اماں بی۔۔۔۔؟"

ابراہیم نے پوچھا۔۔۔۔

سو رہے تھے ابھی تک۔۔۔۔۔؟" اماں بی نے پوچھا"

"یہ تو سوتے ہی ہیں دیر تک۔۔۔۔ منہا کہاں ہے؟"

سونیا بی نے سوال کیا

"وہ کچن میں ہے"

ابراہیم سیدھا ہوا۔۔۔

بات کروائیں۔۔۔" اماں بی نے حکم دیا۔۔۔۔"

وہ اٹھ کر باہر نکلا۔۔۔۔

وہ کچن میں نہیں تھی۔۔۔۔

ابراہیم نے کال کٹ کی۔۔۔۔۔ پھر دروازہ بجایا۔۔۔۔

منہا جو سوئی تھی دستک سے بیدار ہوئی۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

ابراہیم سامنے ہی ویسٹ میں کھڑا تھا۔۔۔۔

کسرتی بازوں ابھر رہے تھے۔۔۔۔

بال بکھرے۔۔۔۔ چہرے پر نیند سے بیداری صاف ظاہر تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھ چونکی۔۔۔۔

"کیا ہوا خیریت ؟"

منہا نے کھلے بالوں کا جوڑا کرتے پوچھا۔۔۔

تبھی ابراہیم کا فون پھر سے بجنے لگا۔۔۔

ابراہیم نے اس کی جانب اسکرین کی۔۔۔

منہا کو دوپٹے کا خیال آیا اس نے بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا۔۔اور اپنا حلیہ درست کیا۔۔۔۔

"یہ لیں کر لیں بات"

ابراہیم نے منہا کی جانب بڑھایا۔۔۔

منہا نے فون تھاما اور بات کرنے لگی۔۔۔

"آج سنڈے ہے۔۔۔۔ شوہر گھر پر ہے آپ ایسے حلیے میں کیوں ہیں؟"

اماں بی نے منہا کو دیکھتے ہی ٹوکا۔۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر ابراہیم کو دیکھا۔۔۔۔

"میں وہ۔۔۔ بس جا ہی رہی تھی۔۔۔۔"

وہ جھجکتے ہوئے کہنے لگی

"جائیں تیار ہو جائیں۔۔۔۔ میں شام میں کروں گی کال۔۔۔۔"

اماں بی نے حکم دیا اور فون بند کر دیا

یہ لو۔۔۔۔۔" منہا نے اس کی جانب فون بڑھایا"

"ایسی کون سی ایمرجنسی تھی جو اس حلیے میں ہی آ گئے میرے سامنے
---"

منہا نے منہ پھیرتے ہوئے کہا

"تو کیا کہتا وہ الگ روم میں سو رہی ہے۔۔۔اور میرے حلیے میں کیا خرابی
ہے؟"

وہ خود کو دیکھتا پوچھنے لگا

"کچھ نہیں۔۔۔میں سو رہی ہوں۔۔۔"

منہا نے ہاتھ سے آتی جمائی روکی

"سنا نہیں اماں بی نے کیا کہا۔۔۔تیار ہو جاؤ شوہر گھر ہے۔۔۔اور ناشتہ
بناؤ۔۔۔"

ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا

"زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں۔۔۔چائے تم بھی بنا سکتے ہو"

اس نے بستر پر واپس جاتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔جلدی بناؤ"

وہ ہنس کر کہتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"انابیہ میڈم آپ کے لیے پارسل ہے"

ملازمہ نے بڑا ساڈبہ اس کی جانب بڑھایا

"میرے لیے کس نے بھیج دیا؟"
وہ چونکی۔۔۔۔

پھر اٹھ کر ڈبے کے قریب گئی اور کارڈ ڈھونڈنے لگی
سائیڈ پر ہی کارڈ لگا تھا۔۔۔

انابیہ نے کھولا تو نام دیکھ مسکرائی۔۔۔۔
پھر ڈبہ کھولنے لگی۔۔۔۔

ڈبہ کھولتے ہی اس نے منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔
اندر ایک وائٹ خوبصورت سی بلی تھی۔۔۔۔

انابیہ خوشی سے اچھلی۔۔۔۔

اس کے لیے یہ سب سے پیارا گفٹ تھا

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اس نے فون کی اسکرین کو دیکھا۔۔۔۔

پھر کان سے لگایا

"ہیپی برتھ ڈے انابیہ"

کمیل کی آواز گونجی۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتا؟" وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"بس دیکھ لو ہم دوستوں کی خبر رکھتے ہیں"

کمیل نے فوراً کہا

"کمیل رئیسی۔۔۔۔ تم نے مجھے سب سے پیارا گفٹ دیا ہے۔۔۔۔"
وہ خوشی سے بڑبڑائی۔۔۔۔
اور بلی کو ڈبے سے نکال کر پیار کرنے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ناشتہ باہر کرنے چلیں؟"
وہ نہا کر نکلی ہی تھی جب ابراہیم اس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے بنا دوپٹے کے کھڑی بال بنا رہی تھی۔۔۔۔
لمبے بال اس کی پشت کو ڈھانپے لہرا رہے تھے۔۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر اس کے خوبصورت بالوں کو دیکھتا رہا۔۔۔

اس نے کبھی نوٹس ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ ائینے میں اس کی نظریں خود پر مرکوز پاتے پلٹی۔۔۔

پھر بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا۔۔۔

چائے۔۔۔۔۔۔"ابراہیم نظر پھیر گیا"

پھر اس کی جانب کپ بڑھایا۔۔۔

"تم نے کیوں بنائی۔۔۔میں بنا دیتی"

وہ جھجکتے ہوئے کہنے لگی

کوئی بات نہیں۔۔۔۔ کبھی کبھی شوہر کے ہاتھوں کی چائے پینی"

"چاہیے۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر کہنے لگا۔۔۔۔

منہا نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوتا بنا کچھ کہے باہر نکل گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

تو ایسا کر کل یہاں لے اسے۔۔۔ کشمالہ سے بھی مل لے گی اور رتبہ سمجھا)

(بھی دے گی اسے

وہ سوچنے میں مصروف تھا جب فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول منہا اندر

بیٹھی۔۔۔۔

" نوریض کے گھر چلتے ہیں۔۔۔کشمالہ یاد کر رہی تھی "

ابراہیم نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

"مجھے ؟"

وہ چونک کر پوچھنے لگی

"نہیں مجھے۔۔۔تم ملی کب اس سے ؟۔"

وہ ہنسا۔۔۔

منہا نے حامی بھری۔۔۔

اور ابراہیم مسکرا دیا

"تو فارغ ہے کیا روز آجاتی ہے"
کمیل نے احد کا ہاتھ پکڑے اندر آتی ایدہ کو دیکھا۔۔۔

"تیرے باپ کا گھر ہے کیا جو تو مجھے روکے گا"
ایدہ نے تلخی سے جواب دیا

ہے تو صحیح" کمیل نے پاس آکر احد کو گود میں اٹھایا"

"ہاں تو وہ میرا باپ بھی ہے"
ایدہ مسکرائی

"تم دونوں آپس کی لڑائی میں مجھے بیچ میں کیوں لاتے ہو"
پیچھے سے آتے خاور صاحب نے دونوں کو ٹوکا۔۔۔

اور وہ دونوں ہی ہنس دیے۔۔۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں ڈیڈا بھی اس کی شادی بھی نہیں ہوئی اور یہ اس گھر میں
میرا آنا جانا بند کرنا چاہتا ہے"
وہ خاور صاحب کے گلے لگی

"میں تو اپنی بیوی کو سکھاؤں گا اس کے دھکے دے کر نکالے یہاں سے"
کمیل نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

سن رہے ہیں ڈیڈ۔۔۔"وہ معصومیت سے پوچھنے لگی"

"میری بیٹی کو کوئی نہیں نکال سکتا۔۔۔"
وہ ہنس کر کہنے لگے

"بلکے ڈیڈ اس کی شادی کر کے اسے رخصت کر دیں گے۔۔۔ گھر داماد بن کر رہنا۔۔۔ یہ تو ویسے بھی میرے ڈیڈ کا گھر ہے"

وہ منہ چڑاتی کہنے لگی

"میں کیوں جاوں گا"

وہ چڑ کر بولا

"دونوں کا گھر ہے یہ۔۔۔۔"

خاور صاحب نے دونوں کو چپ کروایا

♥♥♥♥♥

"کشمالہ یہاں آؤ بیٹا؟"

منہا نے بازو کے اشارے سے اسے بلایا۔۔۔

وہ سامنے بیٹھے ابراہیم کی گود میں بیٹھی تھی۔۔۔

بلانے پر مزید ابراہیم سے چپکی

"نوریض کہاں ہے"

ابراہیم نے رتبہ سے پوچھا

"وہ باہر چوک تک گئے تھے سامان لینے"

رتبہ نے بتایا

"میں دیکھ کر آتا ہوں"

وہ کشمالہ کو گود میں لیے باہر نکل گیا۔۔۔

"کافی

رتبہ نے منہا کی جانب کپ بڑھایا

جسے منہا نے تھام لیا

"مجھے یاد ہے تم چائے نہیں کافی پیتی ہو"

وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

میں اب چائے بھی پی لیتی ہوں۔۔۔ میرے سسرال میں زیادہ چائے ہی"

"پی جاتی ہے

وہ ہنس کر کہنے لگی

"منہا ایک بات کہوں۔۔۔ برا تو نہیں مانو گی؟"
وہ تمہید باندھنے لگی

"نہیں۔۔۔ پوچھو"
منہا نے مسکرا کر کہا

تم ابراہیم کے گھر والوں کو اپنا سسرال مانتی ہو۔۔۔ مگر ابراہیم کو کیا تم اپنا"
"شوہر مانتی ہو؟
وہ پوچھنے لگی

"یہ تم سے ابراہیم نے کہا ہے؟"
وہ پوچھنے لگی

"نہیں۔۔۔۔مجھے بس تم دونوں میں کھچاؤ لگا۔۔۔اسی لیے کہا"

رتبہ نے نفی میں سر ہلایا

"ہمارا نکاح خوشی سے نہیں ہوا رتبہ"

وہ سر جھکائے کہنے لگی

"مگر نکاح تو ہوا ہے"

وہ کاٹ دار لہجے میں کہنے لگی

"وہ صرف میرا دوست ہے۔۔"

منہا نے جواب دیا

"شوہر بھی ہے منہا۔۔۔کب تک تم اسے شوہر نہیں مانو گی۔۔۔کب تک تم ماضی سے لگی بیٹھی رہو گی۔۔۔"

رتبہ نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا

منہا نے اسے دیکھا

"مجھے نہیں پتا تمہارے ماضی میں کیا ہوا۔۔یہ مت سمجھنا کہ نوریض یا ابراہیم نے مجھے کچھ بتایا ہے۔۔۔وہ دونوں دوست بہت اچھے ہیں۔۔۔۔میں نے بس اندازہ لگایا۔۔۔"

رتبہ نے صفائی دی۔۔۔

"ورنہ ابراہیم جیسے لڑکے سے شادی کے بعد بھی کوئی لڑکی خوش نہ ہو۔۔۔یہ ناممکن ہے۔۔۔"

رتبہ نے سادگی سے سمجھایا

ہمم۔۔۔۔۔"منہانے سر اثبات میں ہلایا"
وہ جانتی تھی وہ صحیح کہ رہی ہے۔۔۔۔

منہاخوش رہاکرو۔۔۔۔ تمہیں پتاہے تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔اور"
ابراہیم کے ساتھ بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔۔اپنی جوڑی کو کمپلیٹ
"کرو۔۔۔دونوں ساتھ مسکراؤ
رتبہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔
منہا مسکرادی

❤❤❤❤❤

"توبہ ہے رتبہ تو دماغ ہی کھا گئی میرا

منہا نے گہرا سانس کیا اور صوفے پر بیٹھی

"کیوں کیا ہوا؟"

ابراہیم نے برابر میں بیٹھتے پوچھا

"تم نے کچھ کہا ہے کیا نوریض سے ؟"

منہا نے گردن موڑا اسے دیکھا

"کیا مطلب ؟"

وہ پوچھنے لگا

"ہم دونوں کے بیچ جو بھی ہے۔۔۔۔"

منہا نے سادگی سے پوچھا

"کیا یے ہم دونوں کے بیچ؟"

وہ ہنسی دبائے پوچھنے لگا۔۔۔۔

" میرا مطلب ہے۔۔۔۔کہ "

وہ اٹکتے یوئے کہنے لگی

کہ۔۔۔۔؟" وہ اس کی جانب بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"

"چھوڑو۔۔۔۔نوریض گھر کیوں نہیں آیا؟"

وہ پوچھنے لگی

"اسے کچھ کام تھا"

ابراہیم نے صفائی دی۔۔۔اور سیدھا ہو کر بیٹھا

"میں نے نوٹس کیا ہے۔۔۔وہ مجھ سے ملتا نہیں ہے اب۔۔۔۔ خیر اس کی مرضی"

وہ شانے اچکاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

وہ پوچھنے لگا

"فلحال تو روم میں جا رہی ہوں۔۔۔ پھر کھانا بناؤں گی"

وہ تفصیل دینے لگی

"پلاؤ بنالو یار۔۔۔میرا دل کر رہا ہے"

ابراہیم نے فرمائش کی۔۔۔۔

"رات میں پلاؤ کھاؤ گے۔۔۔۔کل بنادوں گی"

منہا نے ٹوکا

"نہیں آج ہی کھاؤں گا میں۔۔۔"

وہ ضد کرنے لگا

"مجھے کیا گلا خراب ہو گیا نا مجھے مت بولنا پھر"

منہا نے کہا اور روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ابراہیم مسکرا دیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

" ایبو کھانا کھالو"

وہ اسے بلانے آئی۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے کام کر رہا تھا۔۔۔۔

"پلاؤ بن گئی ؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں بن گئی ؟" وہ ہنسی "

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

وہ باہر آیا

"جب موسم بدل رہا ہوتا ہے نا چاول رات میں اوائڈ کرنے چاہیے۔۔۔۔"

منہا نے کھانا اس کی پلیٹ میں ڈالا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔"

وہ بڑبڑاتا کھانے لگا۔۔۔

یار تمہیں کھانا بنانا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔اور تین سال میں تم اتنی اچھی"

"شیف بن گئی

اس نے اول سے بھری چمچ منہ میں ڈالتے ہی کہا

"ہاں۔۔۔چچی اور امی نے سکھایا مجھے۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر بتانے لگی

"کل جانا ہے آفس ؟"

وہ پوچھنے لگی

ہاں۔۔۔ کام بہت ہے۔۔۔ آڈر ملا ہوا ہے۔۔۔۔۔ورکرز کام کر رہے "

"ہیں۔۔۔ صبح جاؤں گا کنسٹرکشن سائیٹ پر۔۔۔۔۔

وہ کھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

"کام اسٹارٹ کیا ہے محنت تو کرنی پڑے گی"

وہ سادگی سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میرا بیٹا کیسا ہے؟"

وہ احد کو گود میں لیے پوچھنے لگا۔۔۔

"ڈیڈ کے پاس گیا تھا آج میرے ساتھ۔۔۔۔۔

ایدہ نے مسکرا کر بتایا۔۔۔۔

"اچھا کامی ماموں سے ملے تھے؟"

وہ احد کو پیار کرتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

احد نے اثبات میں سر ہلایا

"بیٹا بولو ماموں۔۔۔۔اچھا بولو پاپا"

آرب نے پیار سے کہا۔۔۔

احد نے مسکرا دیا۔۔۔

"کیوں محنت کر رہے ہو۔۔۔ یہ نہیں بولے گا"

ایدہ نے ہنس کر ٹوکا۔۔۔

یار ہمیں ڈاکٹر چینج کرنا چاہیے کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔ یہ ابھی تک پاپا"

" بھی نہیں بولتا

آرب نے اکتا کر کہا

"۔۔۔ ہنی۔۔۔ پریشان کیوں ہو رہے ہو۔۔۔ وہ علاج کر رہا ہے"

ایدہ نے تسلی دی۔۔۔

مگر آرب کی پریشانی کم نہیں ہوئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

آج وہ پورے دن سے بور ہو رہی تھی۔۔۔۔
کام بھی کر لیے تھے۔۔۔۔

وہ مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔جب دروازہ کھول ابراہیم داخل ہوا۔۔۔۔

"آ گئے۔۔۔۔؟ دیر کر دی آج؟"
وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

"ہاں یار کام بہت تھا"

وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

اور صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندی۔۔۔

پانی لاؤں؟" وہ پوچھنے لگی"

"ہاں گرم دینا۔۔۔گلا درد کر رہا ہے"

وہ کہنے لگا۔۔۔

کیوں؟" وہ پانی ڈالتی پوچھنے لگی"

"دوپہر میں کولڈ ڈرنک پی تھی تب سے خراش ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ کہنے لگا۔۔۔

"ایبو میں کل سے کہہ رہی تھی احتیاط کرلو۔۔۔۔۔"

منہا نے پانی دیا۔۔۔

"میں روم میں جارہا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ پانی کا گلاس رکھتے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اس نے ٹائی اتاری۔۔۔۔۔ پھر جوتے اتار کر پھینکے۔۔۔۔

سر میں بہت زیادہ درد کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ فریش ہونے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

منہا جب کمرے میں آئی تو بیڈ پر کوٹ اور ٹائی پڑی دیکھی۔۔۔زمین پر جوتے پڑے تھے۔۔۔

منہا نے سر جھٹکا۔۔۔۔ پھر اٹھا کر ان کی جگہ پر رکھا۔۔۔۔
تبھی وہ باتھروم سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

"کھانا لگا دوں؟"
وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

"نہیں دل نہیں کر رہا"
ابراہیم نے سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن نکال کر منہ میں رکھی۔۔۔۔
اور پانی پی کر گلاس رکھا۔۔۔۔

"کیا ہوا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی؟"
منہا نے اس حالت کا جائزہ کرتے ہوئے کہا

"میرے سر میں درد ہو رہا ہے منہا۔۔۔ تم دبا دو گی؟"
وہ تکیے پر لیٹتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ہیں ں ں ں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ چونکی۔۔۔۔"
پھر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ جو آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔
وہ لمحہ بھر سوچتی رہی پھر اس کے قریب بیٹھی۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی ابراہیم کے ماتھے پر ہاتھ رکھا ابراہیم نے انکھیں کھول اسے دیکھا۔۔۔
پھر ہلکا سا مسکرایا

اسے امید نہیں تھی کہ وہ مان جائے گی۔۔۔
اس نے پھر سے آنکھیں موند لی۔۔۔

ابیو تمہیں بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔" منہا نے گرمائش محسوس کرتے ہوئے" کہا

"میں نے میڈیسن لی ہے ابھی"
وہ بند آنکھوں سے کہنے لگا۔۔۔

"چائے بنا کر لاؤں؟"
وہ فکرمندی سے کہنے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔بس تم یہیں رہو۔۔۔۔"
ابرہیم نے سر دباتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔
منہا کو مزید گرمائش کا احساس ہوا۔۔

اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا۔۔۔۔

مگر ابراہیم نے اس کی کوشش کو ناکام بنایا۔۔۔۔
پھر سر کے نیچے سے تکیہ نکال کر سائیڈ کیا۔۔۔۔
اور لمحے میں سر اس کی گود میں رکھ لیا۔۔۔۔

منہا کو عجیب لگا۔۔۔۔وہ وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔۔
اس نے ابراہیم کا سر ہٹانا چاہا

بیٹھو نا یار۔۔۔۔"ابراہیم نے اس کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی۔۔۔۔"

منہا نے اس کے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔فیروزہ ابھی بھی جھلک رہا تھا۔۔۔۔

وہ انگوٹھی تین سال سے ابرہیم کی انگلی کی زینت بنی تھی۔۔۔اسے یاد نہیں تھا کہ اس نے کبھی اسے اتارا ہو۔۔۔

منہا یونہی اس کے ہاتھ کو بغور دیکھ رہی۔۔۔
صاف شفاف ہاتھ پر نسیں ابھری تھی۔۔۔

ابراہیم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔
جو اس کے ہاتھ پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

"میں تمہارے لیے جوشاندہ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"
وہ ہڑبڑا کر اٹھنے لگی۔۔۔

"تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے؟"

ابراہیم نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

منہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

پھر یہیں سو جاؤ" وہ نرمی سے کہنے لگا۔۔۔۔"

"میں یہیں ہوں تم سو جاؤ"

منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

ابراہیم نے پھر سے آنکھیں موند لی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے سر دبانے لگی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سو گیا تھا۔۔۔۔

منہا نے آہستگی سے اس کا سر تکیے پر رکھا۔۔۔۔

وہ اٹھنے ہی لگی تھی جب ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ اسے روکا۔۔۔۔

"تم کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔۔"

ابراہیم نے اسے جھٹکے سے کھینچا۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر اس پر گری۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ چھوڑو مجھے"

وہ بوکھلائی۔۔۔۔

اور مزاحمت کرنے لگی

"سنو لڑکی۔۔۔۔بیوی ہو تو بیوی بن کر رہو۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس پر گرفت مضبوط کی۔۔۔۔

ایبو تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ چھوڑو مجھے روم میں جانا"

ہے۔۔۔۔۔"

وہ پریشان ہوئی۔۔۔۔انسوں بہنے کو تیار تھے۔۔۔۔

ابراہیم اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خاموشی سے۔۔۔۔ جہاں پانی ابھر آیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ پیچھے نہیں ہٹا۔۔۔وہ اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

اس کی تمام تر مزاحمتوں کے باوجود اس نے اپنا حق وصول کیا۔۔۔۔۔

شاید اسے خود بھی احساس نہیں تھا یا شاید وہ احساس کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کشمالہ سو گئی؟"

وہ رات گئے گھر آیا۔۔۔

"ہاں سو گئی؟"

رتبہ نے جواب دیا

"آج بہت کام تھا ہوٹل پر ابراہیم کو آرڈر دیا ہے ہوٹل کا"

وہ بتانے لگا۔۔۔

"وہ ساتھ تھا تمہارے؟"

وہ پوچھنے لگی

ہاں۔۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا"

"کل منہا پوچھ رہی تھی تمہارا۔۔۔تم ملے نہیں"

رتبہ نے بتایا

"ویسے ہی بس۔۔۔۔تم بتاؤ تم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی"

وہ پوچھنے لگا

رتبہ نے اثبات میں سر ہلایا

"چلو۔۔۔۔۔آئی ہوپ وہ سمجھ جائے۔۔۔۔سمجھنے والی ہے نہیں ویسے"

نوریض نے ہنس کر کہا

"وہ کالج میں بھی ایسی ہی تھی؟"
رتبہ دلچسپی سے پوچھنے لگی

"ہاں۔۔۔۔ایبو سے تو اس کی کبھی بنی ہی نہیں۔۔۔۔بہت لڑتے تھے
دونوں۔۔۔۔اور آج دیکھو دونوں کو زندگی ساتھ گزارنی پڑ رہی
ہے۔۔۔۔۔"
وہ ہنسا تھا

"قسمت کی بات ہے۔۔۔۔۔"
وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بنا شرٹ کے اوندھے منہ سر پر تکیہ جمائے سو رہا تھا۔۔۔۔

اسے گرمی کا احساس ہوا تو اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

اس نے چھت کو دیکھا۔۔۔۔

فین بند تھا۔۔۔۔اس نے سر جھٹکا

پھر یہاں وہاں دیکھا منہا کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔۔

وہ کھل کر مسکرایا۔۔۔۔

پھر اٹھ کر روم سے باہر نکلا۔۔۔۔وہ سامنے اوپن کچن میں اس کی جانب پشت کیے کسم کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

منہا۔۔۔۔۔۔"ابراہیم نے پکارا۔۔۔۔۔"

وہ جھٹ سے پلٹی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں انڈا تھا۔۔۔۔

اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ دور سے انڈا اچھینک کر مارا۔۔۔ مگر نشانہ پکا نا ہونے کی وجہ سے زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا؟"ابراہیم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔"

"ہاں جیسے تمہیں پتا ہی نہیں"

اس نے پاس رکھی چمچ اٹھا کر پھینکی۔۔۔۔

ابراہیم کی بازوں سے ٹکرا کر نیچے گری۔۔۔۔

"کیا دماغ خراب ہو گیا تمہارا"

ابراہیم نے تن کر پوچھا

منہا کے ہاتھ میں اب ٹوکری تھی۔۔۔جسے اس نے پھر دے مارا مگر وہ یک دم پیچھے ہوا۔۔۔

اتنے معصوم بن رہے ہو۔۔۔۔۔۔جاہل انسان۔۔۔آج تم زندہ نہیں بچو گے"

اس نے گلاس اٹھایا۔۔۔

"نہیں۔۔۔منہا وہ لگ جائے گا مجھے

ابراہیم نے صوفے سے کشن اٹھا کر آگے کیا۔۔۔

دور سے آنے والا گلاس کشن سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور کانچ پھیل گئی۔۔۔

"جنگلی۔۔۔ تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ کیا کہہ رہے تھے سرد بادو۔۔۔ انسان"

اس کا غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔
آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔۔
جیسے بہت روئی ہو۔۔۔

"میری بات تو سن لو۔۔۔۔"
ابراہیم نے مسکرا کر کہا

"ایو تم۔۔۔۔" اس بار اس کے ہاتھ ابراہیم کو بیلن نظر آیا۔۔۔
اس کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

"منہا قسم سے یہ لگ جائے گا۔۔۔۔۔چوٹ لگے گی مجھے"

وہ ڈرتے ہوئے روم کی جانب بھاگا۔۔۔۔

منہا اس کے پیچھے بھاگنے لگی کہ کانچ کا ٹکڑا اس کے پاؤں میں چبھا۔۔۔۔

اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔۔

اس نے بیلن زمین پر پھینکا۔۔۔

اور اپنے پاؤں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

خون بن رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا؟لگ گئی نا"

ابراہیم لپک کر اس کے قریب آیا۔۔۔ہاتھ میں پکڑا کشن صوفے پر پھینکا

پیچھے ہٹو" وہ اس کا بڑھتا ہاتھ جھٹک آ کر صوفے پر بیٹھی۔۔۔اور اپنا پاؤں "
دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے دکھاؤ" ابراہیم نے پاس ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے کچھ ٹشو"
نکالے۔۔۔اور اس کے پاؤں کے زخم پر رکھے۔۔۔
اس نے چھڑوانے کی کوشش کی مگر ابراہیم نے اس کی کوشش ناکام
بنائی۔۔۔

آنسوں آنکھوں سے ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔۔
ابراہیم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔
جو رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔۔

"یار رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔ میں دوا لے کر آتا ہوں"

وہ اٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔۔"

منہا نے کہتے ساتھ ہی مزید رونا شروع کیا۔۔۔

"میں نے کیا کر دیا گلاس تو تم نے توڑا تھا۔۔۔۔"

وہ اس کے برابر بیٹھا۔۔۔

"ایبو تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔ تم نے زبردستی کی میرے ساتھ۔۔۔ میں

تمہیں معاف نہیں کروں گی"

وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"یار۔۔۔۔ سوری۔۔۔ایم سوری۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے ہاتھ کو تھاما۔۔۔۔۔

"پیچھے ہٹو۔۔۔۔ جاہل انسان۔۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں سے کہنے لگی

"اچھا رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔"

وہ اس کے بہتے آنسوؤں کو صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی کہنے لگی۔۔۔۔

اچھا میں دوا لاتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا"

♥♥♥♥♥

"ایدہ کہاں ہے؟"

اس نے پانی پیتے ملازمہ سے پوچھا۔۔۔

"وہ تو جی صبح ہی بوتیک چلی گئی تھی"

ملازمہ نے بتایا

احد کہاں ہے؟" وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔"

"وہ تو جی اوپر ہے میں کھانا کھلا کر سلا دیا تھا"

ملازمہ نے کہا

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں"

وہ اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تبھی اس کا فون بجا۔۔اس نے کال رسیو کی۔۔۔

سارہ بیگم کی کال تھی۔۔۔۔

"احد کی طبیعت کیسی ہے اب؟"

وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"اس عورت سے میرا ایک بیٹا رکھا نہیں جاتا"

وہ بڑ بڑاتا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

"کیوں کیا ہے؟"
وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی

"بوتیک گئی ہے میڈم صبح سے۔۔۔بیٹے کی کوئی فکر ہی نہیں۔۔۔ابھی ٹھیک ہے تھوڑا۔۔۔۔"
وہ فکر مندی سے کہنے لگا۔۔احد سامنے بیڈ پر سویا ہوا تھا

"ایدہ سے نہیں رکھا جاتا تو میرے پاس بھیج دو احد کو۔۔۔"
وہ کڑھتے ہوئے بولی

"یہ حل تو نہیں ہوا۔۔۔احد کی ماں ہے وہ اس سے اپنا بیٹا سمنبھالا نہیں جا رہا۔۔۔میں آفس دیکھوں یا گھر؟"
وہ تلخی سے کہنے لگا

"ایدہ کو زمہ داری کو سمجھنا چاہیے۔۔۔"

سارہ بیگم نے کہا

وہ کبھی بھی ایسی نہیں تھی میں نے آپ کو کہا تھا پہلے بھی۔۔۔ مگر آپ کی"

"تو ضد تھی

آرب نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"مجھے کیا پتا تھا۔۔مجھے تو اچھی ہی لگی تھی۔۔۔"

سارہ بیگم اب پچھتا رہی تھی

اور ان سے بھی زیادہ آرب۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ لو کھانا کھاؤ"

ابراہیم نے ٹرے اس کے سامنے رکھی۔۔۔

وہ جو پاؤں میں پٹی باندھے بیڈ پر بیٹھی تھی اسے دیکھ منہ پھیرا

"یار بس کر دو اب۔۔۔ہو گئی غلطی۔۔۔"

ابراہیم نے شرمندہ ہوتے کہا

"مجھے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔مجھے گھر جانا ہے"

منہا نے منہ بنا کر کہا

"یار۔۔۔اچھا لے جاؤں گا کھانا تو کھالو"

اس نے نوالہ اسکے منہ تک کیا

"میرے پاؤں میں چوٹ لگی ہے ہاتھ میں نہیں"

منہا نے کہا

"اچھا تو خود ہی کھالو بس۔۔۔۔"

ابراہیم نے نوالہ واپس پلیٹ میں رکھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیسے چوٹ لگ گئی اسے؟"

سونیا بیگم نے فکرمندی سے پوچھا

"گلاس ٹوٹ گیا تھا مجھ سے"

ابراھیم نے بہانہ بنایا

توصفائی تو ٹھیک سے کرتے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے پاس گئے تھے"انہوں نے"

اسے دیکھ پوچھا

"یار مام کیا ہو گیا اتنی بڑی تو چوٹ بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

ابراھیم نے اکتا کر کہا

"دیکھ رہی ہیں آپ امی۔۔۔"

وہ سونیا بیگم کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہنے لگی

"ابراھیم بری بات ہے"

انہوں نے ٹوکا

"چلو جی۔۔۔۔ پھر شروع ہو گئی۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔اور اماں بی کے روم کی جانب بڑھ گیا

♥♥♥♥♥

کام کیسا چل رہا ہے۔۔۔۔؟"فرقان صاحب نے پوچھا۔۔۔۔"

بہت اچھا چل رہا ہے بابا۔۔۔۔ یہ دوسرا آرڈر ملا ہے۔۔۔۔اور آل موسٹ "

"کمپلیٹ ہونے والا ہے

ابراہیم نے سر جھکائے تفصیل دی

"بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔خوش رہیں"

انہوں نے کہا

"ابراہیم بھائی۔۔۔امی بلا رہی ہیں آپ کو"

زیمل نے کہا

ابراہیم ان کے پاس، گیا۔۔۔۔

"یہ لو ہلدی تیل گرم کیا ہے میں نے یہ منہا کے پاؤ پر لگا دینا"

انہوں نے اسے پلیٹ تھمائی۔۔۔

"ابراہیم وہ رو رہی تھی۔۔۔اسے تنگ نہیں کیا کریں۔۔۔"

سونیا بیگم نے سمجھایا

"مام میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔عادت ہے اس کو رونے کی۔۔۔"

وہ فوراً کہنے لگا

"اچھا جاؤ۔۔اور مناؤ اسے۔۔۔۔"

انہوں نے اس کا گال تھپتھپا کر کہا

❤❤❤❤❤

وہ بیڈ پر ٹانگیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔جب وہ روم میں آیا۔۔۔

"پاؤں کا درد کیسا ہے؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔

منہا نے اسے دیکھا۔۔۔

"یہ مام نے دیا ہے پاؤں پر لگانے کے لیے۔۔۔۔"

ابراہیم نے بیڈ پر بیٹھ کر اس کا پاؤں اپنی گود میں رکھا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو؟ میں لگالوں گی"

منہا نے فوراً کہا

"میری وجہ سے چوٹ لگی ہے تو میں ہی لگاؤں گا نا"

وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔

وہ اس کے پاؤں پر تیل لگا کر پٹی باندھنے لگا۔۔۔

منہا اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

سو جاؤ۔۔۔۔"ابراہیم نے نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔اور اس پر کمبل"
درست کیا۔۔۔

پھر دوسری سائیڈ آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔
منہا نے اسے دیکھا۔۔۔

"تم یہاں نہیں سو سکتے"
وہ ٹوکنے لگی

"کچھ نہیں کر رہا میں ڈر کیوں رہی ہو؟"
وہ شرارت چھپائے کہنے لگا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا اٹھو یہاں سے"

وہ غصے سے کہنے لگی۔۔۔

"اچھا آج سونے دو۔۔۔میں کل ویسے بھی کراچی چلا جاؤں گا"

ابراہیم نے نرمی سے کہا۔۔۔

"نہیں اٹھو۔۔۔۔"

منہا بضد تھی۔۔۔

"چڑیل ہو تم قسم سے"

ابراہیم نے تکیہ اٹھایا اور سامنے صوفے پر رکھ لیٹ گیا۔۔۔

منہا نے ناک سے مکھی اڑائی اور لیٹ گئی۔۔۔

ابراہیم اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔۔

ابراہیم نے کروٹ لی مگر اسے کتنی ہی دیر نیند نہیں آئی۔۔۔۔
رات گہری ہو رہی تھی مگر نیند کوسوں دور تھی۔۔۔۔

وہ اٹھا اور آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔
خاموشی سے۔۔۔۔
منہا سو چکی تھی۔۔۔۔۔

"کہاں تھی تم؟"
آرب نے تن کر سوال کیا

"بوتیک"

ایدہ نے جواب دیا

ایدہ احد کی ابھی طبیعت ٹھیک ہوئی ہے۔۔۔۔اور تم ملازموں کے حوالے"
"چھوڑ کر اسے بوتیک چلی جاتی ہو

آرب نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں تو کیا میں اس کی وجہ سے بوتیک بند کر دوں؟"

وہ پوچھنے لگی

"ہاں بند کر دو"

آرب نے کہا

"آبی تم چاہتے ہو میں احد کو لے کر گھر پر بیٹھ جاؤں؟ سیریسلی؟"
وہ حیران ہوئی

"ہاں میں یہی چاہتا ہوں۔۔۔۔پیسے میں کما رہا ہوں نا۔۔۔۔ تم احد کو سنبھالو بس"
آرب نے فیصلہ سنایا

"ہاں مجھے پتا ہے کتنے پیسے کما رہے ہو تم۔۔۔۔ چھوٹی سی جاب سے تم احد کو خوش رکھ سکتے ہو مجھے نہیں"
وہ طنزیہ کہنے لگی

"تم جانتی ہو مجھے اس جاب کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔۔میں گھر پر بیٹھ کر
بھی تمہارے اخراجات پورے کر سکتا ہوں"

آرب نے اسے دیکھ کہا

"اپنے ڈیڈ سے مانگ کر؟"

ایدہ نے چوٹ کی

"ہاں۔۔۔۔جب تم نے مجھ سے شادی کی تھی تب بھی میں ان سے ہی مانگتا
تھا۔۔۔اگر تمہیں اب اعتراض ہے تو تب بھی ہونا چاہیے تھا۔۔۔مت
کرتی مجھ سے شادی"

آرب نے غصے سے کہا

"آرب۔۔۔۔میں نے یہ نہیں کہا"

ایدہ نے فوراً ٹون چینج کی

"تم نے جو بھی کہا میں نے سن لیا اور سمجھ بھی لیا۔۔۔۔"

آرب کہتا غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس کی جب آنکھ کھلی تو برابر سوئے ابراہیم پر اس کی نظر پڑی۔۔۔

تکیہ منہ پر رکھے سو رہا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔

ایبو کے بچے۔۔۔۔۔"اس نے تکیہ چھینتے ہوئے کہا"

کیا ہوا ہے؟"اس نے آنکھیں کھول اسے دیکھا"

اٹھو.... کس سے پوچھ کر یہاں سوئے تم؟"وہ غصے سے کہنے لگی"

"یار منہا۔۔۔ صبح صبح دماغ نہیں خراب کرو"

وہ بڑبڑایا

میں تمہیں جان سے مار دوں گی"اس نے ہاتھ میں پکڑا تکیہ اس کے منہ پر"

دے مارا

"کیا بکواس ہے۔۔۔ سونے کیوں نہیں دے رہی؟"

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

تم میرے بیڈ پر کیوں آئے۔۔۔؟" وہ غصے سے پوچھنے لگی"

میرا بیڈ ہے یہ۔۔۔۔۔ چماٹ لگا دوں گا میں" وہ اکتا کر کہتا پھر سے لیٹ گیا"

"لگاؤ۔۔۔ لگاؤ نا۔۔۔۔ میں کیا ڈرتی ہوں تم سے"
منہا نے غصے سے کہا۔۔ مگر وہ پھر سے منہ پر تکیہ جمائے آنکھیں موند چکا تھا۔۔۔

منہا نے غصے سے ایک مکہ اس کے کاندھے پر رسید کیا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔
منہا اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس کے جاتے ہی ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اس کی نیند وہ برباد کر کی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اچھا آپ رونا تو بند کریں۔۔۔۔میں بات کروں گی ابراہیم سے"

سونیا بیگم نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔

امی وہ روز مجھ سے لڑتے ہیں۔۔۔۔اور تو اور مجھے تھپڑ مارنے کی دھمکی"

دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

"چپ ہو جائیں بیٹا۔۔۔۔۔ایسے کیسے مارے گا ہم ہیں نا"

اماں بی نے فوراً کہا۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"فرقان صاحب کے کمرے میں آتے ہی سب

خاموش ہوئے۔۔۔

منہا سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"بیٹا رو کیوں رہی تھی آپ؟ ابراہیم نے کچھ کہا ہے؟"

انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منہا خاموش تھی۔۔۔

"زیمل بلا کر لاؤ ابراہیم کو"

فرقان صاحب نے حکم دیا۔۔۔

اور زیمل سر ہلاتی باہر چلی گئی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ابراہیم ان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

"ہم نے یہ سکھایا ہے آپ کو۔۔۔ کہ بیوی پر ہاتھ اٹھاؤ"
فرقان صاحب نے غصے سے پوچھا۔۔۔

بابا میں نے کب ہاتھ اٹھایا؟"ابراہیم نے چونک کر منہا کو دیکھا۔۔۔"

جو سونیا بیگم کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔۔
اور معصومیت کا ڈھونگ پیک پر تھا

آپ نے منہا کو مارنے کی دھمکی دی ہے۔۔۔۔"انہوں نے پھر سے"
کہا۔۔۔

"نہیں بابا یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔"
ابراہیم نے فوراً کہا۔۔۔

ابراہیم بس۔۔۔۔آپ بڑے ہو گئے ہیں شادی ہو گئی آپ کی۔۔۔۔منہا"
"کا خیال رکھنا اسے خوش رکھنا آپ کا فرض ہے۔۔۔۔
انہوں نے سنجیدگی سے کہا

جی بابا۔۔۔۔۔"ابراہیم نے نظر جھکائے بس اتنا کہا۔۔۔۔"

آپ سے منہا کا خیال نہیں رکھا جا رہا تو بتا دیں۔۔۔۔وہ یہیں رہے "
"گی۔۔۔۔

انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی بابا میں یہیں رہنا چاہتی ہوں"

منہا نے فوراً کہا

نہیں بابا۔۔۔آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔میں خیال "
"رکھ لوں گا

ابراہیم نے سادگی سے جواب دیا۔۔۔۔

منہا منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

فرقان صاحب کے جاتے ہی ابراہیم نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

"چلیں کراچی؟"

ابراہیم نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

"امی میں نہیں جاؤں گی اس کے ساتھ"

منہا نے سونیا بیگم کی جانب دیکھا۔۔۔

یہ آئندہ تنگ نہیں کرے گا آپ کو۔۔۔۔"اماں بی نے کہا"

"اماں بی مجھے یہیں رہنا ہے۔۔۔مجھے نہیں جانا کراچی۔۔۔"

منہا نے فوراً ضد کی

یہ نہیں جانا چاہتی تو یہیں رہنے دیں نا۔۔" عظمیٰ بیگم نے کہا"

چچی مجھ سے باہر کے کھانے نہیں کھائے جاتے۔۔۔"ابراہیم نے صفائی" دی

توشیف رکھ لو نا۔۔۔۔میں تو نہیں جاؤں گی۔۔۔میرے ویسے پاؤں میں" "درد ہے۔۔۔

اس نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

صحیح تو کہ رہی ہے۔۔۔پاؤ ٹھیک ہو جائے تو لے جانا۔۔۔ایک ہفتہ چھوڑ دو" "اسے۔۔۔

اماں بی نے منہا کو لاڈ کرتے ہوئے کہا

مگر اماں بی۔۔۔۔"ابراہیم کچھ کہنے لگا تھا کہ سونیا بیگم نے ٹوکا"

"کیا ہو گیا ابراہیم۔۔۔ضد نہیں کرتے"

انہوں نے نرمی سے کہا۔۔۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اچھا میں جا رہا ہوں۔۔۔۔میٹنگ ہے میری۔۔۔۔"وہ گھڑی دیکھتا" کہنے لگا۔۔۔

پھر ماں سے گلے ملا۔۔۔

اللہ حافظ اماں بی۔۔۔۔"اس نے انہیں جھک کر پیار کرتے کہا۔۔۔"

ایک نظر مسکرا کر پاس بیٹھی منہا پر ڈالی جو منہ پھلائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جان چھوٹے گی" وہ بڑبڑائی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"منہا ساتھ نہیں آئی؟"

نوریض نے پوچھا۔۔۔۔

" نہیں یار۔۔۔۔۔گھر ہے۔۔۔۔ضد کر کے بیٹھی ہے"

ابراہیم نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا

"جھگڑا ہوا تم دونوں کا؟"

وہ پوچھنے لگا

"ہر روز ہی لڑتی ہے وہ تو۔۔۔۔۔"

اس نے سر جھٹکا

"تو نے کچھ تو بولا ہو گا بلا وجہ تو نہیں لڑے گی"

نوریض نے چائے کی سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں بولا۔۔۔ تیری بات مانی بس اب وہ اور بھی ناراض ہو گئی"

اس نے اکتا کر کہا

کون سی بات ؟" وہ پوچھنے لگا"

"تونے ہی کہا تھا بیوی بنا دوست نہیں۔۔۔پیار دے غصہ نہیں۔۔۔۔"

وہ یاد دہانی کروانے لگا۔۔۔

"ہاں تو؟"

وہ اسے دیکھنے لگا

"تو میں نے بیوی بنالیا۔۔۔۔بس"

وہ چائے پیتا معصومیت سے کہنے لگا۔۔۔

نہ کر۔۔۔۔۔"نوریض سے اگلی گھونٹ نہیں اتری۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔۔"ابراہیم نے مختصر کہا"

اور اس نے تجھے زندہ چھوڑ دیا؟ کمال ہے ؟"نوریض نے حیرت سے پوچھا"

کہاں۔۔۔۔ پورے گھر کا سامان الٹ دیا۔۔۔۔ یہ یہاں بازوں پر چمچ مارا"

"تھا ابھی تک درد ہے

ابراہیم نے بازو کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

اور نوریض ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔۔۔۔

یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے"ابراہیم نے اسے گھورا"

"ابے کمینے میں نے تجھے ایسا کرنے کو کب کہا۔۔۔۔"

نوریض نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"یار وہاں گھر میں رو رو کر سب کو میرے خلاف کیا ہوا ہے اس نے۔۔۔۔"

ابراہیم نے بیچارگی سے کہا

"تو نے حرکت ہی ایسی کی ہے۔۔۔۔۔ کتا بھی منہ چاٹ لے۔۔۔۔

نوریض نے ہنس کر طنز کیا

"تیری وجہ سے ہوا ہے سب۔۔۔۔ اب تو ہی حل کرے گا مسئلے کو"

ابراہیم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہیں۔۔۔ تو چائے پی "نوریض نے مسکرا کر کہا"

اور وہ چائے پینے لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کمیل کہاں ہے؟" اس نے گھر میں آتے ہی ملازمہ سے پوچھا۔۔۔۔

"وہ اپنے روم میں ہیں۔۔۔۔۔۔"
ملازمہ نے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں۔دیکھ لوں گی۔۔۔"
وہ کہتی سیڑھیاں چڑھتی اس کے روم تک گئی اور دستک دے کر اندر داخل ہوئی

۔۔۔۔

کمیل۔۔۔۔"وہ سامنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔سلیولیس شرٹ پہنے۔۔۔۔"
ہاتھ میں ٹشو تھا۔۔۔جس سے بار بار وہ ناک صاف کر رہا تھا

"طبیعت کیسی ہے؟"
وہ اندر آتے ہی پوچھنے لگی۔۔۔۔
وہ ہمیشہ کی طرح بالوں کو پیچھے رومال سے قید کیے۔۔۔۔
ایک دو لٹ ماتھے پر ڈالے۔۔۔۔۔

جنس پر براون شرٹ پہنے پرکشش دکھ رہی تھی۔۔۔۔
کمیل اسے دیکھ مسکرایا

"آگیا تمہیں میرا خیال"
وہ خفگی سے کہنے لگا

یار میں اتنی بزی تھی۔۔۔۔افس میں۔۔۔ بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی"
"

وہ صفائی دینے لگی

"آفس جوئن کر لیا تم نے؟"
وہ پوچھنے لگا

ہاں۔۔۔ بابا نے اتنا فورس کیا کچھ دن کے لیے۔۔۔۔مجھے سنبھالنا پڑے"
"گا
وہ بیچارگی سے کہنے لگی

"اچھی بات ہے۔۔۔اب تمہیں سنبھالنا چاہیے"
وہ کہنے لگا۔۔۔

کمیل کو اس کے ساتھ وقت کا پتا ہی نہیں لگا۔۔۔۔
احساس تب ہوا جب وہ اٹھ کر جانے لگی

کامی۔۔۔۔۔"ایدہ کمرے میں داخل ہوئی اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔۔"

کیسی ہو انابیہ؟"ایدہ نے پوچھا"

فائن۔۔۔تم کیسی ہو ایدہ؟"وہ بھی پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"بلکل ٹھیک۔۔بیٹھو نا"
ایدہ نے فوراً کہا

نہیں۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے کام ہے کچھ۔۔۔ تم دونوں باتیں"
"کرو۔۔۔ ٹیک کیئر
وہ کہتی باہر چلی گئی۔۔۔

کیا چل رہا ہے ؟"ایدہ نے اس کے جاتے ہی کمیل کو دیکھا۔۔۔"

"کچھ بھی نہیں"
کمیل مسکرایا

بابا سے بات کروں کیا؟"ایدہ نے پوچھا"

پہلے میں اس سے تو بات کر لوں" کمیل ہنسا"

"کیا مطلب تو نے بتایا نہیں اسے ابھی تک ؟"

ایدہ حیران ہوئی

"تیرا کچھ نہیں ہو سکتا کامی۔۔۔۔۔"

ایدہ اکتا کر کہتی صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

یہ کیا کیا ابراہیم بھائی نے ؟" رتبہ نے منہ پر ہاتھ رکھا"

"الٹا ہم پر الزام ڈال رہا اب"

نوریض نے کہا

"اب تو وہ اور بھی ناراض ہو گئی ہو گی"

رتبہ نے فوراً کہا

"ہاں۔۔۔ حویلی ہے۔۔۔ کراچی آنے پر راضی نہیں ہے وہ۔۔۔۔"

نوریض نے بتایا

"ابراہیم بھائی کو منانا چاہیے اسے"

رتبہ نے مشورہ دیا

"وہ بڑی ٹیڑھی ہے۔۔۔ تم جانتی نہیں اسے ابھی۔۔۔"

نوریض نے کہا

کسی بہانے سے بلاتے ہیں نا۔۔۔یہاں بلا کر سب مل کر اسے سمجھائیں"

"گے تو شاید سمجھ جائے

رتبہ نے کہا

"کیا بہانہ"

وہ سوچنے لگا

"کشمالہ کی برتھ ڈے ہے۔۔۔اسے انوائیٹ کرتے ہیں"

رتبہ نے فوراً مسکرا کر کہا۔۔۔

اور نوریض نے سر کو خم دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"یار میرا دل نہیں لگ رہا" ابراہیم نے کھانا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو لے آ منہا کو"

نوریض نے کہا

"آئے گی نہیں۔۔ ضدی ہے بہت"

ابراہیم نے اکتا کر کہا

"کشمالہ کی برتھ ڈے ہے پرسوں یا پتا آ جائے"

نوریض نے کہا

آ ہی نا جائے" ابراہیم نے منہ بنایا"

"تو کل چلا جا۔۔۔کام کو میں دیکھ لوں گا"

نوریض نے کہا

"ہاں صبح جاؤں گا"

اس نے فون بند کیا۔۔۔۔

اسے گھر خالی لگ رہا تھا۔۔۔

اس گھر کو اور ابراہیم کو منہا کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"مام۔۔۔میرا دل نہیں لگ رہا"

وہ سونیا بیگم کی گود میں سر رکھے کہنے لگا۔۔۔

منہا کے بنا؟" وہ ہنس کر پوچھنے لگی"

"آپ کے بنا"
وہ محبت سے کہنے لگا

پہلے تو لگ جاتا تھا۔۔۔ منہا کی یاد آرہی ہو گی آپ کو تبھی ہفتے کا کہہ کر جمعہ "
"کو ہی آ گئے
سونیا بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی کہنے لگی

میں آپ کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔" ابراہیم نے مسکرا کر کہا"

بس بس۔۔۔۔" وہ ہنسنے لگی۔۔۔"

♥♥♥♥♥

"پاؤں کیسا ہے ؟"وہ لان میں بیٹھی تھی جب ابراہیم اس کے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھا

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم کیوں آئے ہو ؟"
وہ پوچھنے لگی

"تمہاری یاد آرہی تھی مجھے"
ابراہیم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"بھابھی۔۔۔ بھائی امی بلا رہی ہیں۔۔۔ کھانے پر"

زیمل نے وہاں آکر کہا۔۔۔۔

منہا ایک نظر ابراہیم پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

منہا۔۔۔۔"ابراہیم نے اسے دیکھ پکارا۔۔۔"

وہ ابھی ابھی روم میں آئی تھی

"کشمالہ کی برتھ ڈے ہے سنڈے کو۔۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

تو۔۔۔۔"وہ پلٹ کر پوچھنے لگی"

"تو تم چلو گی نا میرے ساتھ؟"

وہ پوچھنے لگا۔۔۔

"میرا جانا ضروری نہیں"

منہا نے فوراً کہا

"ضروری ہے۔۔۔انہوں نے بلایا ہے"

ابراہیم نے کہا

"میں اب کراچی نہیں جاؤں گی"

منہا نے فیصلہ سنایا

ابراہیم اٹھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں کو باندھ رہی تھی

"سوری نا یار۔۔۔۔۔ پلیز چل لو"

ابراہیم نے اس کے سامنے آتے ہی کہا

نہیں مجھے تم پر بھروسہ نہیں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہنے لگی"

"سوری نا۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

وہ منت کرنے لگا

ٹھیک ہے" منہا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

وہ مسکرا دیا

میں بیڈ پر سو جاؤں؟" وہ اسے دیکھ معصومیت سے پوچھنے لگا۔۔۔"

ہمم۔۔۔ مگر اپنی سائیڈ۔۔۔" منہا کو جیسے اس پر ترس آیا۔۔۔
پھر چپ چاپ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

ابراہیم مسکراتا بیڈ کی دوسری سائیڈ بیٹھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"امی مجھے حلوہ بنا دیں"
ابراہیم نے صوفے پر لیٹتے ہوئے حکم کیا

"ابراہیم مجھے آپ کے بابا کے ساتھ جانا ہے رشتے داروں کے گھر۔۔۔۔۔آپ منہا کو کہ دیں"
سونیا بیگم نے مصروفیت سے کہا

" میں نہیں بولوں گا اسے آپ بول دیں"
وہ گیم کھیلتا کہنے لگا

"بھائی آپ کی بیوی ہے وہ آپ ڈرتے کیوں ہیں اتنا؟"
زیمل نے شرارت بھرے لہجے میں کہا

"ڈرتا ورتا نہیں ہوں میں۔۔۔۔نک چڑی ہے وہ بس منہ نہیں لگتا زیادہ"
ابراہیم فون میں گم کہا۔۔۔۔
اس بات سے بے خبر کہ منہا سامنے کھڑی سب رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"میں نے کہا تھا حلوہ بنا دینا۔۔۔" ابراہیم نے گلہ کیا۔۔۔

"کیوں؟ میں کیوں بناؤں؟"
منیا نے تلخی سے پوچھنے لگی

"امی گھر پر نہیں تھی۔۔۔اور چچی کی طبیعت صحیح نہیں تھی۔۔اسی لیے تمہیں کہلوایا تھا"
وہ صفائی دینے لگا۔۔۔

"میری تو چغلی کرتے ہو تم۔۔۔اور مجھ سے فرمائش کرتے ہو پھر"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے غصے سے کہنے لگی

"کب کرلی چغلی ؟میں کر سکتا ہوں"
ابراہیم نے معصومیت سے کہا

"میں سب سن چکی ہوں ایبو۔۔۔۔۔"
منہانے انگلی دکھاتے ہوئے کہا

کیاسن لیاتم نے"ابراہیم نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

"کیاکہ رہے تم کہ میں نک چڑی ہوں۔۔۔۔؟"
وہ تن کر کہنے لگی۔۔۔

"ہاں تو نہیں ہو؟"

وہ مسکراہٹ دبائے پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"زمین پر سوؤ گے تم اب واپس"

وہ حکمانہ انداز میں کہنے لگی۔۔۔

منہا کی بات سن اس کے ڈھیلے اعصاب تنے۔۔۔۔ چہرے پر ناگواری اتری۔۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ میں ادھر ہی سوؤں گا۔۔۔ آئی سمجھ"

وہ سنجیدگی سے کہتا بیڈ پر بیٹھ کمبل اوڑھنے لگا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر میں سو رہی ہوں زمین پر۔۔۔۔۔"

وہ برا سا منہ بناتی کہنے لگی۔۔۔

اگر تم زمین پر سوئی تو میں ابھی مام کو یہاں لے کر آؤں گا۔۔۔اور اب میں"

"نہ تمہارا لحاظ کروں گا نہ شرم

وہ تلخی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ منہ بنائے کھڑی رہی۔۔۔۔

جانے کیا چل رہا تھا دماغ میں۔۔۔۔

ابراہیم پاس رکھی بک اٹھا کر پڑھنے لگا۔۔۔۔

وقفہ وقفہ سے ایک نظر اس پر ڈالتا جو یونہی کھڑی تھی۔۔۔۔

پھر پیر پٹختی بیڈ تک آئی اور تکیہ درست کرتی لیٹ گئی۔۔۔

ابراہیم اسے دیکھ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

پھر کمبل کی دوسری سائڈ اس پر ڈالتا اسے اوڑھانے لگا۔۔۔

منہا نے بنا اس کی جانب دیکھے کمبل واپس خود پر سے اتار کر پھینکا۔۔۔

ابراہیم نے ابرو سکیڑی۔۔۔ پھر دوبارا اس پر کمبل ڈالا۔۔۔

منہا نے اسی تیزی سے واپس اتار پھینکا۔۔۔

"بھلائی کا زمانہ ہی نہیں"

وہ بڑبڑایا۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اے سی کا ریموٹ اٹھا کر بٹن دبائے۔۔۔

پھر ایک شرارت بھری نظر پاس لیٹی منہا پر ڈالی جو اس کی جانب پشت کیے غصے میں سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔۔۔

"اب آئے گا مزہ"
وہ دل میں کہتا کمبل درست کرتا لیٹ گیا۔۔۔
اور لیمپ آف کر دیا۔۔۔

رات میں کسی پہر اسے ٹھنڈ کا احساس ہوا۔۔۔
منہا نے نیند میں کمبل خود پر ڈالا اور پھر سے سو گئی۔۔۔

ابراہیم نے اسے دیکھا اندھیرے میں بھی اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں بند وہ گہری نیند میں گم تھی۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو انگلی کی مدد سے ہٹایا۔۔۔۔

پھر جھک کر اس کے پیشانی پر لب رکھے۔۔۔۔

"سوتے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہے۔۔۔۔۔ "

وہ اسے دیکھ سوچنے لگا۔۔۔۔

پھر مسکراتا اسے گرد بازو پھیلاتا آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ رات دیر سے گھر آئی تو دیکھا کمرے میں نہ ہی آرب تھا اور نہ ہی

احد۔۔۔۔

اس نے فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کیا

دوسرے ہی بیل پر رسیو ہوا

کہاں ہو ہنی۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگی"

حیدر آباد" آرب نے کہا"

"واٹ؟"

وہ چونکی

"تم بتا کر بھی نہیں گئے؟"

وہ کہنے لگی

"تمہارے پاس ویسے بھی نہ میرے لیے ٹائم ہے نہ ہی میرے بیٹے کے لیے۔۔۔تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔"

آرب نے طنزیہ کہا

آرب تم۔۔۔۔۔"وہ کچھ کہتی مگر کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی۔۔۔"

ایدہ نے فون غصے سے بیڈ پر پھینکا

وہ سرخ چہرے سے بیڈ پر بیٹھی سوچنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ابراہیم کی بانہوں میں قید پایا۔۔۔۔

اس نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔۔

بکھرے بال ماتھے پر تھے۔۔۔۔

وہ فوراً سے اسے پیچھے کرتی خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتی اٹھ بیٹھی

"بنا چپکے تو تمہیں نیند آئے ہی نہیں نا"

وہ منہ بناتی ٹوکنے لگی

مجھے یا تمہیں؟" ابراہیم نے کہنی کے بل ہاتھ پر سر کو رکھتے کہا"

" میں تم سے کیوں چپکوں گی؟"

وہ کہنے لگی

"رات کو تو تم ناراض تھی مجھ سے۔۔۔۔ پھر میرا کمبل کیوں لیا تم نے یہ بتاؤ"

ابراہیم نے ہنسی دباتے پوچھا

"ہاں تو مجھے سردی لگ رہی تھی۔۔۔۔"

وہ شرمندہ ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی

"میں نے ہی اے سی فل کیا تھا"

ابراہیم بڑبڑایا

"کیا؟ یہ جاہلانا حرکت تمہاری ہی ہو سکتی ہے ایبو۔۔۔۔۔انسان بنو"
اس نے ہاتھ میں پکڑا اپنا کیچر اسے دے مارا جسے ابراہیم نے پھرتی سے کیچ کیا۔۔۔

اور زوردار قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔۔

"ایدہ آرب غلط نہیں ہے"
کمیل نے فوراً کہا

"تم میرے بھائی ہو یا اس کے؟"
وہ پوچھنے لگی

"بات رشتے کی نہیں ہے حق بات کی ہے۔۔۔احد تمہاری زمہ داری ہے"

کمیل نے سنجیدگی سے کہا

"تو میں سنبھالتی ہوں نا"
وہ صفائی دینے لگی

"تم اگر سنبھالتی تو آبی تمہیں بنا بتائے حیدر آباد نہیں جاتا"
کمیل نے کاٹ دار لہجے میں کہا

"پتا نہیں میں نے کیا سوچ کر اس سے شادی کی تھی"
ایدہ نے جھنجھلا کر کہا

"بس ہو گئی محبت ختم ؟۔اس لیے تم نے منہا کو سائیڈ کر کے آبی سے شادی کی تھی"

کمیل نے احساس کروایا

ایدہ نے سر جھٹکا۔۔۔

مگر دماغ منہا پر اٹک گیا۔۔۔

" منہا پتا نہیں کیسی ہو گی؟"

وہ کہنے لگی

"منہا کا تو پتا نہیں مگر ایبو کی کمپنی اچھی چل رہی ہے۔۔۔"

کمیل نے فوراً بتایا

تم ملے تھے؟" وہ پوچھنے لگی"

"ہاں ایک دو بار۔۔۔ سرسری سی ملاقات بس۔۔۔۔"
کمیل نے سادگی سے کہا

"کمیل ہمیں اب انہیں منانا چاہیے پھر سے۔۔۔۔۔"
ایدہ کہنے پر وہ سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔
کیوں کہ جو بھی تھا ان تین سالوں میں وہ لوگ بھلائے نہیں گئے تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اماں بی اپنا خیال رکھیے گا"
منہا نے ان کے گلے ملتے ہوئے کہا

خوش رہو" وہ اسے پیار کرنے لگی"

"اماں بی کبھی مجھے تو ایسے پیار نہیں کیا آپ نے ؟"
ابراہیم نے خفگی سے گلہ کیا۔۔۔

ہاں اب مجھے منہا زیادہ عزیز ہے۔۔۔اور خبردار جو اسے تنگ کیا یا جھگڑا "
کیا"
انہوں نے تلخی سے تنبیہ کی۔۔۔

"اماں بی میں کہاں کرتا ہوں جھگڑا معصوم ہوں"
وہ منہ بناتا کہنے لگا۔۔۔
پھر اماں بی کے ماتھے پر پیار کرتا۔۔۔ان سے ملا۔۔۔۔

"آپ نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔۔۔اور مجھے کال بھی کرنی ہے"

اماں بی نے ابراہیم اور منہا کو حکم دیا۔۔۔

انہوں نے حامی بھری

پھر سونیا بیگم اور عظمیٰ بیگم سے ملے۔۔۔۔

"تم بھی چلو زیمل ہمارے ساتھ"

منہا نے کہا

"میرا دل تو بہت ہے مگر امی نہیں مانیں گی۔۔۔"

زیمل نے منہ بنا کر کہا

"امی کو میں منالوں گی۔۔۔ تم چلو بس"

منہا نے مسکرا کر کہا

"نہیں۔۔۔۔یہ نہیں جائے گی۔۔۔ابھی ایگزامز ہیں اس کے"

عظمیٰ بیگم نے فوراً کہا

"ایگزامز تک واپس آجائے گی چچی۔۔۔"

منہا نے منت کی

"نہیں۔۔۔یہ ایگزامز کے بعد آجائے گی کراچی۔۔۔ابھی نہیں"

انہوں نے اٹل کہا۔۔۔

اور منہا نے منہ بنا کر زیمل کو دیکھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔" وہ سب تالیاں بجا رہے تھے۔۔۔ کشمالہ بھی" خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔۔۔۔

"کتنی کیوٹ لگ رہی ہے"

منہا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کشمالہ جاؤ آنٹی کو کھلا کر آؤ"

نوریض نے منہا کی جانب اشارہ کیا

وہ منہا کی جانب کیک لے کر گئی۔۔۔

جسے مسکرا کر منہا نے کھایا۔۔۔۔

اور اسے پیار کرنے لگی

"رتبہ کھانا لگا دو"

نوریض نے رتبہ کی جانب اشارہ کیا جو ابراہیم سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

اور خود سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

"ایک منٹ نوریض"

منہا نے آواز دی

وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔۔۔۔

نوریض تم ناراض ہو مجھ سے؟" منہا نے سوال کیا"

"نہیں میں تم سے کیوں ناراض ہونے لگا"

وہ پلٹ کر اسے دیکھ کہنے لگا

"پھر تم مجھ سے بھاگتے کیوں ہو؟ ملتے بھی نہیں"

منہا نے شکایت کی

"نہیں۔۔۔ایسی تو بات نہیں۔۔۔"

نوریض نے یہاں وہاں دیکھا۔۔۔

وہ اس سے نظر نہیں ملانا چاہتا تھا۔۔۔۔

"تو پھر کیسی بات ہے"

وہ سینے پر ہاتھ باندھے پوچھنے لگی

"تم یہ سب مت سوچو۔۔۔بس ایبو کو دل سے اپنالو منہا۔۔۔۔وہ تم سے۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے نوریض اپنی بات پوری کرتا منہا نے ٹوکا

"اوہ۔۔۔۔اور یہ سب تم سے ایبو نے کہا ہو گا۔۔۔۔"

منہا کے تیور بگڑے

میں نے کیا کہہ دیا؟" پیچھے سے آتے ابراہیم نے پوچھا

"ہاں تمہیں تو یہی آتا ایبو۔۔۔میری چغلیاں کرو بس۔۔۔۔۔"

منہا نے غصے سے پلٹ کر کہا

اوہ۔۔۔ میں نے کب کرلی۔۔۔اور میں کیوں کروں گا میں ڈرتا ہوں کیا"

"تجھ سے؟

وہ بھی غصے میں آیا

"کیا ہو گیا دونوں لڑ کیوں رہے ہو؟"

رتبہ وہاں آئی

نوریض نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

تم کیا کہہ رہی تھی عزت دو۔۔۔یہ لائق ہے۔۔۔دل تو کرتا ہے منہ توڑ"

"دوں اس کا

منہا نے رتبہ سے شکایت کی

یہی بات اگر۔۔۔اگر نوریض نے کہی ہوتی نا میں پتا نہیں کیا"

"کرتا۔۔۔تم لیڈیز ہو

ابراہیم نے تیش سے کیا

نوریض نے ابراہیم کو گھورا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔لیڈیز۔۔۔بولو نا ہمت نہیں ہے"

منہا نے الٹ کہا

"کیا ہو گیا۔۔۔نوریض ابراہیم بھائی کو لے کر جاؤ"

رتبہ نے جھگڑا ختم کروایا اور منہا کو ساتھ لیے روم میں آگئی۔۔۔

"کیا ہو گیا منہا۔۔۔شوہر ہے وہ تمہارا"

رتبہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

"ایسے شوہر کی ایسی کی تیسی۔۔۔۔۔چغلیاں کرتا پھرتا ہے۔۔۔۔کل بھی
امی سے چغلی کر رہا تھا میں نے خود پکڑا اسے"
منہا نے غصے سے کہا

"وہ۔۔۔۔تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔نا مجھ سے نوریض سے نہیں کچھ انہوں نے
بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"
رتبہ نے کہا

"تم نہیں جانتی اسے میں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔دوست ہے میرا"
وہ الٹا رتبہ کو سمجھانے لگی

"میں نہیں مانتی۔۔۔۔وہ پیٹھ پیچھے تمہاری برائی کرے۔۔۔۔ادھر آؤ"

رتبہ نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

اور باہر لے آئی۔۔۔۔

جہاں نوریض اور ابراہیم صوفے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

"تم کہ رہی تھی ناکہ نوریض سے چغلیاں کرتا ہے۔۔۔ خود سن لو"

رتبہ نے کہا

منہا خاموشی سے سننے لگی

"ابے یار تیری بیوی ہے وہ۔۔۔۔ عزت کیا کر"

نوریض نے سمجھایا

وہ عزت کے لائق ہے۔۔۔۔ تو نے دیکھا ناکتنی بدتمیزی کی۔۔۔۔اسے صبح"

"شام موچڑے پڑنے چاہیے

ابراہیم نے تپ کر کہا۔۔۔۔

منہا نے مڑ کر پیچھے کھڑی رتبہ کو دیکھا۔۔۔۔
جو شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔
ابراہیم نے رتبہ کے مان کا کچرا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

وہ پیار کے لائق بھی نہیں عزت کے لائق بھی نہیں۔۔۔۔ لڑتی ہے تجھ "
" سے۔۔۔۔یسا کر چھوڑ دے اسے جان چھڑوا
نوریض نے صوفے سے ٹیک لگائی

" دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ چھوڑ نہیں سکتا میں اسے "
ابراہیم نے فوراً کہا

"چل ایسا کر گھر پھینک آ۔۔۔ یہاں دوسری شادی کر لے"

نوریض کے مشورے پر منہا نے ایک بار پھر سے رتبہ کو دیکھا۔۔۔

جو ایک پل کے لیے ابراھیم کی بات سن کر خوش ہی ہوئی تھی۔۔۔ کہ نوریض کے مشورے نے اسے زمین بوس ہونے پر مجبور کیا تھا۔۔ اب تو عہ خود پچھتا رہی تھی کہ وہ منہا کو یہاں لائی کیوں؟

"نہیں۔۔۔۔ تو پاگل ہو گیا کیا"

ابراھیم نے ٹوکا

"کیوں تو ہی تو تنگ ہے اس سے؟"

نوریض نے الٹ پوچھا

تنگ بھلے ہوں۔۔۔ مگر میں اس کے بنا رہ نہیں سکتا یار۔۔۔۔ مجھے اس کی"
"لڑائی کی عادت ہو گئی۔۔۔۔ میرا اس کے بنا دل نہیں لگتا۔۔۔۔

ابراہیم کی بات سن رتبہ اور منہا دونوں چونکی۔۔۔۔

تجھے اس سے محبت ہو گئی ہے؟"نوریض نے پوچھا۔۔"

ہاں شاید۔۔۔۔ تجھے پتا ہے نوریض مجھے وہ دنیا کی سب سے خوبصورت"
لڑکی لگتی ہے۔۔۔۔ جسے دوست ہو کر شاید میں نے کبھی نوٹس ہی نہیں کیا
"تھا۔۔۔

ابراہیم نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

پیچھے کھڑی رتبہ نے منہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وہ چپ چاپ مڑ کر اندر چلی گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ہاں شاید۔۔۔تجھے پتا ہے نوریض مجھے وہ دنیا کی سب سے خوبصورت)
لڑکی لگتی ہے۔۔۔جسے دوست ہو کر شاید میں نے کبھی نوٹس ہی نہیں کیا
(تھا۔۔۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی سوچ میں ڈوبی تھی گاڑی کب رکی اسے پتا ہی نہیں
چلا۔۔۔

"منہا۔۔۔منہا"
ابراہیم کے پکارنے پر اس نے چونک کر دیکھا۔۔۔

"گھر آ گیا چلو۔۔۔۔"

وہ کہتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔۔

منہا بھی خاموشی سے باہر نکل کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

منہا نے بیگ صوفے پر پھینکا اور کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

پانی کی بوتل نکال گلاس میں ڈالنے لگی۔۔۔۔

"منہا ایک گلاس پانی دینا"

ابراہیم نے آواز لگائی اور صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔۔

منہا نے گلاس میں پانی ڈالا اور اسے دیا۔۔۔۔

جسے ابراہیم نے تھام لیا۔۔۔۔

"چائے بناؤں؟"

منہا نے سوال کیا۔۔۔

ہاں" ابراہیم مسکرایا

اسے لگا منہا ساری لڑائی بھول گئی ہے۔۔۔۔

... منہا کچن کی جانب بڑھ گئی

ابراہیم اٹھ کر سلیب کی جانب کھڑا ہوا

"تمہیں پتا ہے گھر کتنا خالی ہو گیا تھا تمہارے بنا"

ابراہیم نے مسکرا کر کہا

"اچھا تمہیں تو خوشی ہوئی ہو گی۔۔۔جان چھوٹی"

منہا نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔یار الٹا میں نے تمہیں مس کیا بہت"

ابراہیم نے فوراً کہا

"کیوں مس کیا؟"

وہ پوچھنے لگی

"وہ مجھ سے باہر کے کھانے نہیں کھائے جاتے"

ابراہیم نے ناک سے مکھی اڑائی

"پکڑو"

منہا نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

پھر چائے کا کپ اسے تھمایا۔۔۔۔

"مزاق کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"ابراہیم نے ہنس کر کہا۔۔۔۔

منہا خاموشی سے چائے پینے لگی۔۔۔۔

اور جا کر صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔

"ناراض ہو؟"ابراہیم اس کے برابر بیٹھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"منہا نے اسے دیکھ نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ چائے کی سپ لینے لگا۔۔۔۔

"ایم سوری۔۔۔۔"

منہانے ابراہیم کو دیکھ کہا

سوری کیوں؟"وہ ناسمجھی سے پوچھ بیٹھا"

"میں کچھ زیادہ ہی غصہ کر جاتی ہوں کبھی کبھی"

منہانے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر اٹھ کھڑی ہوئی

"کہاں جارہی ہو؟"

ابراہیم نے قریب آکر پوچھا

اپنے روم میں" منہا نے شانے اچکا کر جواب دیا"

یار منہا۔۔۔ایم سوری۔۔۔"ابراہیم نے اس کے ہاتھوں کو تھاما"

منہا خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے پتا ہے میں نے غلط کیا تمہارے ساتھ۔۔۔ مگر تم خود سوچو یار۔۔۔ تم" میری بیوی ہو۔۔۔ میں اگر تمہارے پاس نہیں آؤں گا تو کس کے پاس "جاؤں گا۔۔۔اور اس دن کے بعد سے تو میں نے تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا وہ نرمی سے سمجھانے لگا

"ایبو تم لڑتے بہت ہو مجھ سے"
منہا نے گلہ کیا

"اب نہیں لڑوں گا سچی۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ یار کیا ہم ایک نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتے۔۔۔ کیا ہم اس رشتے کو نبھانے کی کوشش نہیں کر سکتے؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔

"میری ساری باتیں مانو گے؟"

منہا نے مسکرا کر پوچھا

"میں جورو کا غلام بن جاؤں گا۔۔۔۔ خوش" ابراہیم نے ہنس کر جواب دیا

"میں اپنا سامان لاتی ہوں" منہا کھل کر مسکرائی۔۔۔۔ اور روم کی جانب جانے لگی کہ ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑا اسے واپس کھینچا۔۔۔۔

"سامان کہاں بھاگا جا رہا ہے۔۔۔بعد میں لے لیں گے "
ابراہیم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔
اور اسے اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔

ایبو۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟"منہا نے پوچھا"

غلامی۔۔۔۔"اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔"

"میں واپس اپنے روم میں جا رہی ہوں"
منہا نے فوراً کہا

ڈارلنگ اب نہیں جاسکتی" وہ اپنی شرٹ اتارتے شرارت بھرے لہجے میں"
کہنے لگا۔۔۔

"ڈارلنگ کسے بول رہے ہو؟ تھپڑ کھاوگے"
منہا نے غراتے ہوئے کہا

"رومانس نہیں کرنے دینا مجھے"
ابراہیم نے ہاتھ میں پکڑی شرٹ اس کے منہ پر دے ماری۔۔۔

جاہل انسان۔۔۔۔" منہا نے جھنجلا کر کہا۔۔۔۔"

کچھ بھی بول لے تو مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔۔" ابراہیم کہتا شرارت"
سے اس پر جھکا اور منہا نے ڈر سے آنکھیں زور سے میچ لی۔۔۔

ابراہیم ناچاہتے ہوئے بھی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"میں مام کے پاس گیا تھا"

آرب نے کہا

"جہاں بھی گئے تھے تمہیں بتا کر جانا چاہیے تھا آبی۔۔۔"

ایدہ نے غصے سے کہا

"میں تمہارا غلام نہیں ہوں۔۔۔جو تم سے پرمیشن لے کر جاوں"

آرب نے غراتے ہوئے کہا

"تم میرے شوہر ہو اور میں تمہاری بیوی جو تم مجھے مانتے نہیں۔۔۔۔۔ مجھے پتا ہونا چاہیے کہ میرا شوہر میرا بیٹا کہاں ہے"

ایدہ نے سنجیدگی سے کہا

"او شوہر اور بیٹے کا خیال تمہیں ہے کب۔۔۔۔؟"

میرا بیٹا دو سال سے زیادہ کا ہو گیا وہ بولتا نہیں ہے۔۔۔۔ تمہیں کوئی فکر ہے؟"

وہ کاٹ دار لہجے میں پوچھنے لگا

"اس کا علاج چل رہا ہے ہنی"

وہ سمجھانے لگی

علاج مائے فٹ۔۔۔۔بچے کا علاج صرف ایک ماں کر سکتی ہے۔۔۔۔اس"
کی توجہ کر سکتی ہے۔۔۔۔ مگر تم نے تو احد کو پیدا کر کے مجھ پر احسان کر دیا
"ہے۔۔۔۔اسے ملازموں کے حوالے چھوڑ دیا ہے
آرب نے سرخ چہرے سے کہا

"کیسی باتیں کر رہے ہو آبی"
وہ روہانسی ہوئی

ایدہ ایک بات بتادوں اگر میرے بیٹے کو کچھ بھی ہوا۔۔۔تو میں تمہیں زندہ"
"نہیں چھوڑوں گا اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تمہیں۔۔۔۔ سمجھ آئی
وہ اسے وارننگ دیتا باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
اور ایدہ سر جھٹک کر رہ گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنانے میں مصروف تھی جب پیچھے سے ابراہیم نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

ابیو تیار ہو جاؤ دیر ہو رہی ہے تمہیں" وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔"

"یار دل نہیں کر رہا میرا جانے کا"
وہ منہ بناتا کہنے لگا۔۔۔۔

"جانا تو پڑے گا"
منہا نے کہا

"اچھا پھر شام کو تیار رہنا باہر چلیں گے"
ابراہیم نے اس کے گیلے بالوں سے اٹھتی مہک کو اگنور کرتے سیدھے ہو کر کہا۔۔۔

کہاں؟" وہ پلٹی"

جہاں تم کہو؟" ابراہیم نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا"

"ٹھیک ہے میں سوچ کر بتاؤں گی۔۔۔ابھی جاؤ ریڈی ہو جاؤ"
منہا نے حکم دیا۔۔۔

اور وہ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

کافی خوش لگ رہا ہے؟" نوریض نے پوچھا"

"ہاں ہوں تو"
وہ مسکرایا

"لگتا منہا کے ساتھ صلح ہو گئی"
نوریض نے شرارت سے پوچھا

"ہمارا جھگڑا کب ہوا تھا؟"
وہ پوچھنے لگا

" اوہ کیا یاداشت ہے۔۔۔۔ ہمارے گھر میں کل جنگ عظیم ہوئی تھی "

نوریض نے چوٹ کی

"وہ تو ہمارا پیار تھا"

ابراہیم ہنسا

تبھی بیل بجی۔۔۔۔

ابراہیم نے اٹھایا

" سر کوئی کمیل رئیسی آپ سے ملنا چاہتے ہیں"

سیکریٹری کی بات سنتے ہی ابراہیم چونکا۔۔۔۔

" کمیل۔۔۔۔۔"

وہ حیران ہوا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بھیج دو"

اس نے کہتے ساتھ فون رکھا

"کامی یہاں کیوں آیا ہے؟"

ابراہیم نے سامنے بیٹھے نوریض سے کہا

"مل کر پتا لگے گا"

نوریض بھی حیران تھا

"کیسے ہو بڈی۔۔۔۔؟"

کمیل نے ہاتھ ملایا

"فائن۔۔۔۔۔"

نوریض نے جواب دیا

"تم لوگ تو بھول ہی گئے ؟"

کمیل نے گلہ کیا

"نہیں۔۔۔ نہیں تمہیں کیسے بھول سکتے ہیں؟"

نوریض نے کہا

یہ کارڈ ہے میری برتھ ڈے پارٹی ہے۔۔۔فارم ہاؤس پر۔۔۔سب "

"دوستوں کو بلایا ہے۔۔۔اور تم لوگ تو میرے بیسٹ فرینڈ ہو

کمیل نے مسکرا کر کہا

ابراہیم خاموش تھا

" میں اور ایدہ تم لوگوں کو کبھی نہیں بھول سکتے "
کمیل نے محبت بھری نظروں سے کہا۔۔۔

نوریض اور ابراہیم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"تھینک یو مگر میں بزی ہوں"
ابراہیم نے معزرت کی

کمیل خاموش ہوا۔۔۔

"ہاں میرے پاس بھی ٹائم نہیں ہے کامی۔۔۔۔ سوری"

نوریض نے کہا

کوشش ضرور کرنا" وہ اٹھ کھڑا ہوا"

اور ان سے مل کر چلا گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میں جارہی ہوں۔۔۔۔ احد کا خیال رکھنا"

ایدہ نے ملازمہ کو دیکھ کہا

جی۔۔۔۔" ملازمہ نے ادب سے کہا اور احد کو گود میں اٹھایا"

"اور ہاں آرب آئے تو کہنا احد کی میڈیسن لینے گئی ہے"

ایدہ نے بہانہ بتایا۔۔۔

اور باہر نکل گئی۔۔۔

وہ نکلی ہی تھی کہ آرب گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔

احد۔۔۔کم ہیئر"اس نے اشارا کیا۔۔۔"

احد بھاگ کر آرب کے گلے لگا۔۔۔

وہ اسے گود میں اٹھائے پیار کرنے لگا۔۔۔

"یہ دیکھو پاپا آپ کے لیے چاکلیٹ لائے ہیں۔۔۔"

وہ اسے چاکلیٹ دکھاتا کہنے لگا۔۔۔۔

ایدہ کہاں ہے ؟" وہ ملازمہ سے پوچھنے لگا"

"جی وہ احد بابا کی میڈیسن لینے گئی ہیں"
ملازمہ نے بتایا اور کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

میرا انتظار کر رہی تھی ؟" وہ پیار سے پوچھنے لگا"

نہیں تو" منہا نے نفی میں سر ہلایا"

"میں تو کر رہا تھا کب شام ہو کب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں"
وہ محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا

"اتنی چیزی لائنز کیسے مار لیتے ہو؟"
منہا نے ہنستے ہوئے ٹوکا

تجھے پتا ہے منہا تو دنیا کی پہلی ایسی عورت ہے جسے شوہر کی رومینٹک باتیں"
"چیزی لائنز لگتی ہیں-----
وہ بدمزہ ہوا

عورت نہیں ہوں میں" منہا نے ٹوکا"

وہ صوفے پر بیٹھا

"ایبو ایک فرمائش کروں میں ؟"

منہا نے کہا

دو کر" وہ مسکرا کر کہنے لگا"

شاپنگ پر چلیں" منہا نے کہا"

پیسے نہیں ہیں یار۔۔۔" ابراہیم نے بیچارگی سے کہا۔۔"

منہا نے کشن اٹھا کر اسے مارا۔۔۔

" بیویوں والی فرمائشیں شروع ہو گئی "

ابراہیم نے ہنستے ہوئے کہا

"کل تو کہہ رہے تھے جورو کا غلام بنوں گا

منہا نے یاد دہانی کروائی

میری بات سنو لڑکی۔۔۔۔ مرد سے رات میں تم کوئی بھی وعدہ لے لو وہ بنا"

"سوچے سمجھے کر لے گا۔۔۔۔

ابراہیم نے شرارت چھپاتے کہا

"اور صبح مکر جائے گا جیسے تم مکر رہے ہو "

منہا نے اسے گھورا۔

"کب مکر رہا ہوں۔۔۔میں آپ کا غلام ہوں۔۔۔میڈم چلیں"

ابراہیم نے ادب سے کہا اور منہا مسکرا دی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"وہ والی دکھائیں"

ابراہیم نے سینڈل کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"یہ میرے پاؤں میں اچھی نہیں لگے گی۔۔۔فٹ نہیں ہو گی۔۔۔"

منہا نے سینڈل دیکھ کہا

"میں پہناتا ہوں نا۔۔۔کیسے فٹ نہیں آئے گی"

ابراہیم نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔میں خود پہن لوں گی"

وہ ہنسی

کیوں مجھے پہنانی آتی ہے یار۔۔۔۔"وہ کہتا پہنانے لگا۔۔۔۔۔"

منہا بغور اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اس کے دل میں گھر کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

ابراہیم نے پیمنٹ کی۔۔۔۔اور اس کا ہاتھ تھامے باہر آیا۔۔۔۔

"تم یہاں بیٹھو میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں

ابراہیم اسے کرسی پر بٹھا کر چلا گیا۔۔۔۔

ابراہیم کی پسند کی سینڈل اس نے پاؤں میں پہنی تھی۔۔۔۔

وہ مسکراتی یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔۔

کہ اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔

سامنے ہی ایدہ کھڑی فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔

منہا اسے دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس کے قدم اس کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔

کتنے عرصے بعد اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ ویسی ہی تھی۔۔۔۔

ایدہ کی نظر اس پر پڑی۔۔۔۔۔ایدہ نے فون بند کیا۔۔۔۔

اور تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔۔۔
چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

منہا۔۔۔۔کیسی ہو؟" وہ آگے بڑھ کر اس کے گلے لگنے لگی ہی تھی کہ منہا" نے ہاتھ سے روکا۔۔۔۔

"تم نے ایسا کیوں کیا ایدہ۔۔۔تم تو میری دوست تھی"
وہ بھیگی آنکھوں سے سوال کرنے لگی

میں اب بھی تمہاری دوست ہوں۔۔۔۔مجھے تم سے نفرت نہیں"
"ہے۔۔۔۔نا کبھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔میں دشمن نہیں ہوں تمہاری
وہ نرمی سے صفائی دینے لگی۔۔۔۔

"تم دشمن ہو۔۔۔۔ تم نے میری زندگی خراب کردی ایدہ"
وہ روتے ہوئے جھنجھلائی تھی۔۔۔

منہا۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ تجھے میری نیچر کا پتا ہے۔۔۔ تو سمجھ سکتی ہے"
"نا۔۔۔ مجھے کوئی چیز پسند آجاتی ہے تو مجھے وہ ہر حال میں چاہیے ہوتی ہے
وہ اسے شانوں سے تھامے سمجھانے لگی۔۔۔۔

"مگر آبی چیز نہیں تھا ایدہ۔۔۔۔ وہ میرا سب کچھ تھا"
وہ اس کے ہاتھ جھٹک پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔۔

منہا۔۔۔ میری شادی ہوگئی۔۔۔ تیری بھی تو ہوگئی ہے نا۔۔۔۔ سب"
بھول جا۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔" وہ بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی پیچھے سے
آتے ابراہیم کی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔۔

"کیا بھولنے کو کہہ رہی ہے تو اسے۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتا ہوا آیا تھا

"ایبو۔۔۔۔کیسے ہو؟ میں بس کہہ رہی تھی اتنے دنوں بعد ملے ہیں کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔پرانے دن یاد آ گئے۔۔۔۔"

اس نے جھٹ بات بدلی۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتا منہا بنا کچھ کہے تیزی سے باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

(تم نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ ایدہ۔۔۔کیوں؟)

وہ روم میں آتے ہی ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔

وہ اس کے پیچھے روم میں بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔پاؤں میں پہنی سینڈلز بھی نہیں اتاری تھی۔۔۔

منہا کیوں رو رہی ہے تو؟" وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔"

وہ بنا کوئی جواب دیے بس روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔

آنسوں متواتر بہ رہے تھے۔۔۔

ایدہ نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟ ہوا کیا ہے بتائے گی مجھے؟" وہ اس کے چہرے کو"

بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

"یار بتائے گی نہیں تو کیسے پتا لگے گا ہوا کیا ہے؟ رونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہوتا یار۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

مگر وہ سر جھکائے ہچکیوں سے روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔

"منہا۔۔۔ یار تم بھول کیوں نہیں جاتی ہو سب کچھ۔۔۔۔؟"

وہ زمین پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

یو نو واٹ ؟تو کبھی چینج نہیں ہو سکتی ۔۔۔ہاں ٹھیک ہے اس نے چھوڑ دیا" تجھے ۔۔۔۔ ہر وقت کا رونا دھونا ۔۔۔۔ میں پھنس گیا ہوں تجھ سے شادی کر کے ۔۔۔۔ میری غلطی ہے ۔۔۔مجھے کرنی ہی نہیں چاہیے تھی"

وہ غصہ سے بولتا چلا جا رہا تھا ۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی جیسے روتی منہا چپ ہوئی ۔۔۔ ہتھیلی سے رگڑ کر آنسوں صاف کیے ۔۔۔

اور کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔۔۔

"تو کیوں کی تھی شادی ؟میں نے کہا تھا ؟تم نے خود کی تھی ۔۔۔۔"

وہ غرائی تھی ۔۔۔۔

"ایم سوری ۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا"

وہ یک دم صفائی دینے لگا۔۔۔

"نہیں چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ طلاق دو۔۔۔۔ بولو ابھی بولو۔۔۔۔ میں سن رہی"

"ہوں۔۔۔۔ تم بھی چھوڑ دو۔۔۔۔

منہا نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"تجھ سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔۔۔اور دروازہ زور سے مار کر بند کیا

"تو الٹا تو غصہ کر آیا اس پر"

نوریض نے کہا

"یار یہ لوگ ہماری زندگیوں سے چلے کیوں نہیں جاتے؟"
ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"تو غصہ نہیں کر۔۔۔ منہا کو پیار سے سمجھا۔۔۔ سب بھول جائے اور
لائف میں آگے بڑھے۔۔۔"
نوریض نے کہا

"یار مجھ سے اس کا رونا نہیں دیکھا جاتا۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں ایدہ کا
قتل کردوں"
ابراہیم نے غصے سے کہا

"کس کس کا کرے گا۔۔۔؟ ایسے لوگ ملتے رہتے ہیں۔۔۔ ہمیں سبق
دینے کے لیے۔۔۔ کہ ہم نے دوستی میں غلط لوگوں کا انتخاب کیا"

نوریض نے سمجھانا چاہا

ابراہیم گہری سوچ میں ڈوبا۔

♥♥♥♥♥

(تم دوست نہیں دشمن ہو۔۔۔۔ تم نے میری زندگی خراب کردی ایدہ)
ایدہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی
منہا کی باتیں اس کے کانوں کو چیر رہی تھی

"میں نے غلط کیا ہے۔۔۔۔ میں جانتی ہوں"
وہ سوچنے لگی

میں اور آرب۔۔۔ساتھ کبھی خوش رہ نہیں سکتے۔۔۔کیوں کہ دھوکے پر"
"بنے رشتے سکون نہیں دیتے

اس کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا

❤❤❤❤❤❤

وہ جب گھر آیا تو دیکھا سامنے ٹیبل پر کھانا رکھا تھا۔۔۔

ابراہیم نے آگے بڑھ کر ڈھکن اٹھایا۔۔۔۔

پھر ایک گہرہ سانس خارج کیا۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کھانا منہا نے اس کے لیے رکھا ہے۔۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ منہا نے کھانا کھایا نہیں ہو گا۔۔۔۔

وہ کمرے میں گیا تو وہ بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔۔آنکھوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔

ابراہیم نے ہاتھ میں پکڑا کوٹ سائیڈ پر رکھا۔۔۔

پھر چلتا بیڈ تک آیا۔۔۔۔

"کھانا کھایا تو نے؟"

ابراہیم نے پوچھا۔۔۔۔

مگر وہ اسی طرح لیٹی تھی۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ آنکھوں سے ہٹایا۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے"منہا نے کہ کر کروٹ لی۔۔۔۔"

ابراہیم لمحہ بھر دیکھتا رہا پھر اپنے جوتے اتارے اور اس کے برابر میں لیٹ کر اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔
ابراہیم نے اس کے کاندھے پر سر رکھا۔۔۔۔

ایم سوری یار۔۔۔۔۔"ابراہیم نے سرگوشی کی"

منہا کی آنکھ سے آنسوں بہ نکلا۔۔۔۔
مگر اس نے آنکھیں موندے رکھی۔۔۔

"کیا میری محبت میں کوئی کمی رہ گئی؟"

ابراہیم نے سوال کیا۔۔۔

وہ خاموش تھی

مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ جب تو روتی ہے۔۔۔ منہا تو بتا دے۔۔۔ میں "

" ویسا ہی بن جاؤں گا یار۔۔۔

ابراہیم نے افسردگی سے کہا۔۔۔

منہا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

ابراہیم کی آنکھ سے پانی بہ کر منہا کی گردن بھگو گیا تھا۔۔۔

تو جیسا ہے بہت اچھا ہے ایبو۔۔۔۔ " منہا نے اس کی جانب کروٹ "

بدلی۔۔۔

پھر انگلی کی مدد سے اس کی آنکھ سے نکلا آنسوں صاف کیا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔" ابراہیم نے اس کا ہاتھ تھام ہونٹوں سے لگایا۔۔۔
وہ لمحہ بھر اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھتی رہی۔۔۔
پہلی بار اس نے ابراہیم کو روتے دیکھا تھا۔۔۔

پہلی بار اسے احساس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے ساتھ روتا ہے۔۔۔ جسے اس کے رونے سے فرق پڑتا ہے۔۔۔

ایبو۔۔۔۔" منہا نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا"

ہمم۔۔۔۔" وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"تمہاری ناک لال ہو گئی"

منہا نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔۔۔

ابراہیم نے بے اختیار اپنی ناک کو چھوا۔۔۔

اور ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

"میں بچپن میں جب بھی روتا تھا نا میری ناک لال ہو جاتی تھی۔۔۔مام

بتاتی ہیں"۔۔۔

ابراہیم اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

پھر اسے بھی ہاتھ پکڑ کھڑا کیا

"تم روتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگتے"

منہا نے اس کا بازوں تھام کہا

"تم سے تو پیارا ہی لگتا ہوں۔۔۔۔"

وہ چڑ کر کہنے لگا۔۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔۔آج میں سرو کروں گا"

اس نے کرسی کھینچ کر اسے بٹھایا۔۔۔۔

پھر پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگا۔۔۔۔

منہا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے ماضی پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔کیونکہ اس کا حال بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

(یہ شخص میرے دل میں گھر کرتا جا رہا ہے۔۔۔۔)
وہ کھڑکی میں کھڑی نکلتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

(میں کیوں ہر بار اس کے ساتھ زیادتی کرتی ہوں۔۔۔کیوں اسے خوش نہیں رکھ پاتی)
اس نے پلٹ کر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔
جو عادتاً تکیہ منہ پر جمائے گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔۔۔

(اب سے تمہیں منہا بدلی ہوئی ملے گی ایبو۔۔۔۔اب میں روؤں گی نہیں۔۔۔۔خوش رہوں گی۔۔۔تمہارے ساتھ)
وہ مسکرائی

پھر کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ایدہ ایدہ۔۔۔۔"

اس نے خوشی سے پکارا

"جی وہ تو نہیں ہیں۔۔۔۔بوتیک گئی ہیں"

ملازمہ نے بتایا۔۔۔۔

آرب کا منہ اترا۔۔۔۔۔

اس نے جھٹ فون نکال کر سارہ بیگم کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

دوسری ہی کال پر پک ہوئی

"مام۔۔۔۔ایک گڈ نیوز ہے"

آرب نے خوشی سے بتایا

"مجھے کمپنی میں مینجر کی پوسٹ مل گئی ہے۔۔۔"

آرب نے بتایا

"ماشاءاللہ میرا بیٹا اللہ بری نظر سے بچائے۔۔۔"

وہ خوشی سے دعا دینے لگی

"تھینک یو مام۔۔۔"

وہ مسکرایا

"اب احد اور ایدہ کو لے کر باہر سیلیبریٹ کرو"
انہوں نے خوشی سے کہا

"ایدہ کے پاس ٹائم ہو تب نا۔۔۔بوتیک سے ابھی تک نہیں آئی"
وہ برا سا منہ بنائے کہنے لگا

توکال کرلو بیٹا۔۔۔۔اسے تو فکر ہے نہیں میرے بچے کی نہ اپنے بچے
کی۔۔۔"
وہ اکتا کر کہنے لگی

"میں کرتا ہوں بات"

آرب نے کہا اور فون بند کرتے ہی ایدہ کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

مگر کتنی ہی بار ڈائل کرنے پر بھی کال رسیو نہیں ہوئی

♥♥♥♥♥

مجھے پارٹی کے سو کام ہوتے ہیں۔۔۔ فیکٹری اب تمہیں سنبھالنی "

"چاہیے۔۔۔۔۔

خاور صاحب نے سامنے بیٹھے کمیل کو حکم دیا

"مگر بابا میرے پاس ٹائم نہیں۔۔۔۔"

کمیل نے بہانہ بنایا

"میں کچھ نہیں سن رہا صبح سے تم مجھے فیکٹری میں ملو سمجھے۔۔۔۔"

خاور صاحب نے حکم دیا اور اٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وہ آفس سے آیا تو منہا کچن میں کھڑی پیاز کاٹ رہی تھی۔۔۔۔
گال پر مسلسل آنسوں بہ رہے تھے۔۔۔۔
آنکھیں جل رہی تھی۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو تم"
ابراہیم اس کے قریب گیا

"پیاز کاٹ رہی ہوں اسی لیے آنکھیں جل رہی ہیں"
منہا نے بھیگی آنکھوں کو زور سے میچا۔۔۔۔

"چھوڑ اسے۔۔۔اور منہ دھو کر آ"

اس نے اس کے ہاتھ سے پیاز اور چھری لے کر سائیڈ کی

پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر واش بیسن کے سامنے لا کھڑا کیا۔۔۔

منہا نے چہرے پر پانی ڈالا۔۔۔

"ابیو میں نے کھانا بنانا تھا"

اس نے سائیڈ پر کھڑی ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

"چھوڑ باہر چلتے ہیں کھانا کھانے۔۔۔"

ابراہیم نے فوراً کہا

کہاں ؟" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"جہاں تو کہے۔۔۔جو تو فرمائش کرے"

ایبو نے تن کر کہا

پکی بات ؟" وہ پوچھنے لگی"

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا

"بائیک رائیڈ پر چلیں ؟"

وہ چہک کر پوچھنے لگی۔۔۔

ابراہیم نے ابرو سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"چلو۔۔۔۔۔"

وہ اس نے سوچ کر جواب دیا

"میں تیار ہو کر آتی ہوں"

منہا نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

اور روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

♥♥♥♥♥

"سوری ہنی۔۔۔۔۔میں اتنی بزی تھی۔۔۔۔تم سے بات نہیں کر پائی"

اس نے آتے ہی پرس رکھتے ہوئے کہا

"تمہارے پاس میرے اور احد کے لیے ٹائم ہوتا ہی کب ہے؟"

وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

"کول ڈاؤن آبی۔۔۔۔آج نئی کلیکشن کو۔۔۔۔۔"

وہ اپنی بات پوری کرتی مگر آرب نے اسے کی بات کاٹی

"مجھے صفائی نہیں چاہیے۔۔۔۔ٹائم چاہیے جو تم نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔"

آرب نے بے رخی سے کہا

نہیں۔۔۔ہنی۔۔۔میں دے سکتی ہوں۔۔۔بس میری مجبوری کو سمجھو"

نا۔۔۔میں تمہاری طرح چھوٹی سی نائن ٹو فائف جاب نہیں

"کرتی۔۔۔۔میرا اپنا بزنس ہے۔۔۔ٹائم دینا پڑتا ہے

ایدہ نے اس۔کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"تم مجھے ڈی گریڈ کر رہی ہو؟"

اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا

"نہیں ہنی میرا وہ مطلب نہیں تھا"

ایدہ نے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

تمہارا یہی مطلب تھا۔۔۔۔ تم ہر بار یہی کرتی ہو۔۔۔۔۔ مجھے نیچا دکھاتی

"ہو۔۔۔۔ میری جاب کے طعنے دیتی ہو۔۔۔۔۔

وہ غرایا

"نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے"

ایدہ نے پھر سے سمجھانا چاہا

ایسا ہی ہے۔۔۔ارے میں تو اپنی پروموشن ہونے کی خوشی تمہارے ساتھ "

"شیئر کرنا چاہتا تھا مگر تم۔۔۔۔

وہ غصے سے بات کو ادھوری چھوڑ سائیڈ ٹیبل سے چابی اٹھاتا باہر نکل گیا

❤❤❤❤❤❤

"شال لے لو ٹھنڈ ہے باہر"

ابراہیم نے اسے دیکھا۔۔۔۔

جو وائٹ سوٹ میں دوپٹہ گلے میں ڈالے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

پھر شال نکالی اور اپنے گرد لپیٹی۔۔۔۔

ابراہیم اسے بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

سادگی میں بھی وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو"

ابراہیم نے آگے بڑھ کر اس کے گال پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ہائی پونی پر ہاتھ رکھا۔۔۔

منہا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔ پھر پونی نکال کر اس کے پر رکھی اور چابی اٹھا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

کھل کر سلکی بال کمر پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔

وہ بے اختیار مسکرادی۔۔۔۔

اور اس کے پیچھے نکلی۔۔۔۔

آج ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں" منہا نے بائک پر بیٹھے اپنی شال کو درست " کرتے کہا

اس کا ایک ہاتھ ابراہیم کے کاندھے پر رکھا تھا۔۔۔

سلکی بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں شال سے نکل کر ہوا میں لہرا رہی تھی۔۔۔۔

"تمہاری ہی فرمائش تھی"

وہ بائیک چلاتے ہوئے ہنس کر کہنے لگا۔۔۔۔

"کیوں کہ میں جانتی ہوں میرا ہسبینڈ بہت اچھا رائڈر ہے۔۔۔۔"

منہا نے کہا۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر کھل کر ہنسا تھا۔۔۔۔۔

مگر منہا کی مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

جب برابر چلتی کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آرب پر اس کی نظر پڑی۔۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔نہ آگے جا رہا تھا نہ پیچھے۔۔۔۔

آرب کا دل دھڑکنا بند ہو گیا ہو جیسے۔۔۔۔

وہ دل کے ہاتھوں مجبور اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کتنے وقت بعد اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ نہیں بدلی تھی۔۔۔وہ ویسی ہی تھی ہاں بلکل ویسی ہی۔۔۔

ابیو۔۔۔۔"منہا نے دونوں ہاتھوں سے ابراہیم کی شرٹ کو زور سے" پکڑا۔۔۔

کیا ہوا؟"ابراہیم نے گردن موڑے پوچھا۔۔۔"
برابر سے کار گزری تو ابراہیم کی بھی نظر پڑی۔۔۔
وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

گھر چلو۔۔۔۔"منہا نے بھری آواز میں کہا"

مگر منہا۔۔۔۔"ابراہیم کچھ کہنے لگا تھا کہ منہا نے ضد کی"

"پلیز گھر چلو۔۔۔۔"

اس نے گال پر بہتے آنسوں کو ہاتھ سے صاف کیا

❤❤❤❤❤❤

وہ بائیک پر بیٹھی تھی۔۔۔بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔۔)

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔)۔

آرب نے گاڑی سائیڈ پر روکی اور باہر نکلا۔۔۔

(اس نے ابراہیم کی شرٹ کو زور سے پکڑا تھا۔۔۔)

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا۔۔۔۔

وقت واپس پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا کالج میں ساتھ گھومنا پھرنا۔۔۔۔

ہنسنا کھانا پینا۔۔۔۔ محبت جتانا۔۔۔۔

وہ سب لمحے فلم کی طرح چلنے لگے۔۔۔

وہ اس کے نصیب میں نہیں تھی۔۔۔۔ہاتھ وہ کسی اور کی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور وہ کوئی اور۔۔۔اور کوئی نہیں۔۔۔اس کا دوست تھا۔۔۔۔

جس نے اس کی محبت سے شادی کر لی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس نے گھر میں آتے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی پکڑی چابی زمین پر پھینکی۔۔۔۔

اور سیدھا اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔

منہا باہر کھڑی تھی۔۔۔۔
بہتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آنسوؤں کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھی بنا آواز رو رہی تھی۔۔۔

(کیوں یہ شخص میرے سامنے آیا)
وہ روتے ہوئے سوچنے لگی

(میں نے ایک بار پھر سے ایبو کو دکھ پہنچایا ہے۔۔۔وہ کتنا خوش تھا)
وہ دل میں کہنے لگی

جانے کتنی ہی دیر وہ روتی رہی یونہی۔۔۔۔۔
جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔۔رات گہری ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ جب کمرے میں آیا تو ایدہ سو چکی تھی۔۔۔

(تم ان بیویوں میں سے نہیں ہو جنہیں شوہر کے باہر ہونے پر فکر
ہو۔۔۔۔جو انتظار میں بیٹھی رہیں۔۔۔۔۔)
وہ اسے دیکھ دل ہی دل میں کہنے لگا

"(تم کبھی میری پسند نہیں بن سکتی منہا۔۔۔۔کبھی نہیں)"
وہ بڑبڑاتے بالکنی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایدہ اسی طرح گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔
ہر چیز سے بے خبر۔۔۔۔۔بے فکر۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

رات گہری ہو رہی تھی مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔
آج پھر سے منہا نے اسے جتا دیا تھا کہ وہ آرب کو کبھی بھول نہیں سکتی۔۔۔۔

وہ کمبل پھینک اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔
پھر دروازہ کھول باہر نکلا۔۔۔۔

سامنے ہی وہ صوفے شال اپنی ارد گرد لپیٹے۔۔۔۔ سمٹی ہوئی سو رہی تھی
۔۔۔

ابراہیم اسے یک ٹک دیکھنے لگا۔۔۔

پھر آگے بڑھ کر آہستگی سے اسے گود میں اٹھایا۔۔۔

منہا نے فوراً آنکھیں کھولی۔۔۔

ابراہیم نے اسے دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا۔۔۔

ابراہیم نے اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔ پھر کمبل اٹھا کر اس پر ڈالا۔۔۔

مگر ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔

وہ ناراض تھا۔۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

"ابیو۔۔۔ایم سوری"

منہا اٹھ بیٹھی۔۔۔

ابراہیم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

منہا جب روم میں آئی تو وہ آئینے کے سامنے کھڑا ٹائی پہن رہا تھا۔۔۔

میں پہنادوں ؟" منہا نے پوچھا۔۔۔"
مگر ابراہیم ایسے کی مصروف رہا جیسے اس نے سنا ہی نہیں۔۔۔

"ایبو۔۔۔ مجھ سے بات کرنا"
منہا نے اداسی سے کہا

"کیا بات کروں۔۔۔۔یہ پوچھوں کہ میری محبت میں دم نہیں۔۔۔۔یا یہ بتاؤں کہ میں وہ مرد ہی نہیں جس کی محبت میں ایک عورت اپنا ماضی بھلا دے"

ابراہیم نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔۔

"ایسا نہیں ہے ابیو۔۔۔۔۔"وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

"تجھے بس یہی آتا ہے۔۔۔۔۔رونا۔۔۔۔کیوں کہ تو اپنے ماضی سے نکلنا نہیں چاہتی۔۔۔۔تو آج بھی اسی سے محبت کرتی ہے منہا۔۔۔۔مجھ سے نہیں۔۔۔۔میری محبت یک طرفہ ہے۔۔۔۔۔

ابراہیم نے سرخ چہرے سے کہا

"نہیں۔۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی"

تجھے میری محبت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میری ضرورت نہیں
ہے۔۔۔۔تو ٹھیک ہے تو رہ اپنے ماضی کی یادوں میں خوش۔۔۔۔۔میں تجھے
اب کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔جو تیرا دل کرے تو کر۔۔۔"

وہ کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

سامنے ہی ڈریسنگ پر اس کی اومیگا کی واچ اور وہ انگوٹھی جس میں فیروزہ جڑا
تھا۔۔۔۔پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

منہا نے روتے ہوئے انگوٹھی اٹھائی۔۔۔۔

آج پہلی بار وہ اس انگوٹھی کو پہننا بھول گیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"رات بھر کہاں تھے؟"

ایدہ نے پوچھا۔۔۔

"تمہیں کیا فکر۔۔۔تم نے کون سا انتظار کیا تھا"

وہ جوتے پہنتے ہوئے کہنے لگا

"میں نے کیا تھا مگر۔۔۔پتا نہیں چلا کب آنکھ لگ گئی۔۔۔"

ایدہ نے صفائی دی۔۔۔

تبھی احد کی رونے کی آواز آئی۔۔۔

دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

"میرا بیٹا۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ مما کے پاس آوگے"

ایدہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا۔۔۔ مگر وہ مسلسل رو رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا میرے بے بی کو۔۔۔۔۔"

وہ پیار کرنے لگی۔۔۔۔

پا۔۔۔پا۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔"

آرب جو خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا فوراً رکا۔۔۔۔

آرب اور ایدہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

"ایدہ اس نے ابھی مجھے پکارا۔۔۔۔۔"

وہ خوش ہوا۔۔۔۔

بیٹا بولو پاپا۔۔۔۔"آرب اس کے قریب لپکا"

پاپا..... "وہ ہاتھ بڑھا کر رونے لگا۔۔۔۔"

آرب نے اسے گود میں لیا اور پیار کرنے لگا۔۔۔۔

"دیکھا میں کہتی تھی نا۔۔۔۔ہمارا بیٹا بولنے لگے گا ایک دن۔۔۔۔۔"

ایدہ نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

آرب اسے پیار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ آج بہت خوش تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

اس نے پورے دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

ابراہیم بھی بنا ناشتے کے چلا گیا تھا۔۔۔

اور اب شام ہو گئی تھی۔۔۔ مگر ابراہیم گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

منہا نے اس کی پسند کا کھانا بنایا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی جب وہ گھر آیا۔۔۔

ایک نظر اس پر ڈالی پھر بنا کچھ کہے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

منہا اٹھ کر اس کے پیچھے گئی۔۔۔

ابیو۔۔۔" وہ کمرے میں آئی۔۔۔"

وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتے اتار رہا تھا۔۔۔

"ایبو ایم سوری۔۔۔۔". منہا نے کہا

مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا

وہ اٹھ کر اپنی ٹائی اتارنے لگا۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں"

منہا نے پیچھے سے اس کے گرد بازو حمائل کیے اور اس کی پشت پر سر ٹکایا

وہ ساکت ہوا۔۔۔ ضبط سے آنکھیں بند کی

ایبو۔۔۔۔میرا تیرا سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔تو میرا سب کچھ "
ہے۔۔۔۔میں دوبارا نہیں رووں گی۔۔۔۔میں تجھے ایک مضبوط منہا بن کر
" دکھاؤں گی۔۔۔جسے کسی بات سے فرق نہیں پڑے گا
وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی

وعدہ۔۔۔"وہ آہستگی سے پلٹا۔۔۔۔"

وعدہ۔۔۔۔"وہ مسکرائی اور اس کے سینے سے لگی"

آئی لو یو منہا۔۔۔۔میں تجھے مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔بات بات پر "
"روتے ہوئے نہیں
وہ کہنے لگا۔۔۔۔

(حال)

"گڈ مارننگ میم۔۔۔ابراہیم قریشی"
ابراہیم دلکش انداز میں چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ جو موبائل میں گم ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی تھی۔۔۔
اسے دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی

گڈ مارننگ۔۔۔"وہ مسکرائی۔۔۔"
مگر وہ پلکیں نہیں جھپکا پا رہی تھی۔۔۔

پلیز بیٹھیں نا آپ۔۔۔"وہ خوش دلی سے کہنے لگا۔۔۔"

وہ بیٹھ گئی مگر نظریں اسی پر تھی

"سوری میں تھوڑا ابزی تھا آپ کو ویٹ کرنا پڑا۔۔۔"
ابراہیم نے معذرت کی

نو اٹس او کے۔۔۔۔"وہ مسکرائی"

آپ کی فائل دیکھی ہے میں نے۔۔۔۔ گراؤنڈ فلور پر اگر ہم سویمنگ پول"
بناتے ہیں۔۔۔ تو اوپر والے فلورز کی بالکونی سے بھی ویو اچھا
"ہو گا۔۔۔۔۔آپ کا کیا خیال ہے
وہ خوش دلی سے پوچھنے لگا

"میں ایسا ہوٹل بنوانا چاہتی ہوں۔۔۔۔ جس کی خوبصورتی کے چرچے دور تک پھیل جائیں۔۔۔۔اسی لیے میں آپ کے پاس آئی ہوں"

وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔

"جی بلکل آپ کو ہماری کمپنی شکایت کا موقع نہیں دے گی۔۔۔۔۔مجھے دو دن اور دے دیں۔۔۔تاکہ میں آپ کو مزید آئیڈیاز دے سکوں۔۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

" ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں"

انابیہ نے مسکرا کر کہا

"جی۔۔۔یہ میرا کارڈ رکھ لیں آپ۔۔۔۔"

اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کے حوالے کیا۔۔۔۔

"مجھے آپ کا پرسنل نمبر چاہیے۔۔۔۔تاکہ مجھے کوئی پرابلم نہ ہو"
وہ کہنے لگی

"نہیں۔۔۔پرابلم کوئی نہیں ہو گی۔۔۔آپ میرا نمبر لکھ لیں۔۔۔"
وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔
اور نمبر لکھوایا۔۔۔

تبھی اس کا فون بجا اور وہ ماضی کے خیال سے باہر نکلی۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا۔۔۔
اور کال رسیو کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔"اس نے سادہ سے انداز میں کہا"

"تم آئی کیوں نہیں تھی پارٹی میں؟"
آگے سے شکوہ کیا گیا

" کمیل میں بزی تھی یار۔۔۔ہوٹل کا کام اٹکا ہوا ہے۔۔اتنی ٹینشن ہے"
وہ بالوں کو ہاتھ کی مدد سے اوپر کرتی کہنے لگی

میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔تم شام کو ریسٹورنٹ پہنچ رہی"
"ہو۔۔اوکے۔۔۔
کمیل نے حکم سنایا۔۔

اوکے۔۔۔۔"وہ ہلکے سے مسکرائی۔۔"

اور فون بند کیا۔۔۔

مگر سوچ دائرہ ابراہیم کے گرد گھوم رہا تھا۔۔۔

اس کی پہلی ملاقات ابراہیم سے وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی۔۔۔۔
وہ یہ جان گئی تھی کہ ابراہیم شادی شدہ ہے۔۔۔
پھر بھی اس کا ذہن اسی پر اٹکا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

کیا ہوا ارجنٹ بلایا؟" وہ آتے ساتھ کرسی کھسکا کر بیٹھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ایک کام تھا تجھ سے"

ابراہیم نے کہا

ہاں حکم کر۔۔۔"نوریض نے فوراً کہا"

"تو کچھ دن پہلے مجھے تو ہوٹل کے کنسٹرکشن کا آرڈر دلوا رہا تھا۔۔۔"
ابراہیم نے یاد دہانی کروائی

"ہاں ہاں فکر ہی نہ کر۔۔۔۔تجھے ہی ملے گا آرڈر"
نوریض نے تسلی دینی چاہی

"لیکن مجھے آرڈر نہیں چاہیے۔۔۔۔"
ابراہیم نے سادگی سے کہا

کیا؟"نوریض کو جھٹکا لگا"

ہاں۔۔۔میں چاہتا ہوں یہ آرڈر تو میم سلطانہ کو بول کر آرٹم کمپنی کو دلوا"
"دے
ابراہیم نے تھوڑا آگے ہو کر کہا

آرٹم کو۔۔۔۔کیوں؟"وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا"

کیوں کہ آرٹم کا مینیجر اس وقت آرب ہے۔۔۔۔۔تو ہوٹل کے کام کی"
"ساری مینجمنٹ آرب کے ہاتھ میں ہو گی۔۔۔۔ سمجھ رہا ہے؟
ابراہیم نے وحشیانہ مسکراہٹ کے ساتھ ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

بیٹھو۔۔۔۔" کمیل نے کرسی کھینچتے ہوئے کہا"

تھینک یو"وہ مسکرا کر بیٹھی"

ویسے تو میں ناراض تھا مگر پھر سوچا میں تم سے ناراض رہ ہی نہیں سکتا۔۔۔"

وہ مسکرایا

"اوہو۔۔۔کیا بات ہے اتنی عزت مل رہی ہے آج"

انابیہ ہنسی

"میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عزت دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔"
کمیل نے سادگی سے کہا

انابیہ نے ناسمجھی سے دیکھا

کمیل نے بنا کچھ کہے ایک ڈبی اس کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی

یہ کیا ہے؟"انابیہ نے پوچھا"

"میں ہماری دوستی کو ایک اور نام دینا چاہتا ہوں"
اس نے ڈبی کھولی سامنے کی ایک خوبصورت ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی

کیا مطلب۔۔۔ "اس نے ابرو سکیڑ کر دیکھا"

ول یو میری می۔۔؟" کمیل نے مسکرا کر کہا"

" کمیل۔۔۔ تم مزاق کر رہے ہو"
وہ چونکی تھی

نہیں۔۔۔ میں سچ میں تم سے ہمیشہ سے شادی کرن چاہتا ہوں۔۔۔ میں "
"تم جیسا ہی لائف پارٹنر چاہتا ہوں
کمیل نے صفائی دی

"مگر میں نے کبھی تمہیں کبھی لائف پارٹنر کی نظر سے نہیں دیکھا۔۔ "
انابیہ نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں تواب دیکھ لو۔۔۔ سوچ لو۔۔۔۔"

وہ مسکرایا

نہیں۔۔۔۔ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔ اور تم۔۔۔۔ اس کے جیسے "

"نہیں ہو۔۔۔۔ تم صرف میرے دوست ہو کمیل

انابیہ نے سنجیدگی سے سمجھایا

کون ہے وہ؟" کمیل کے تاثرات بدلے۔۔۔۔"

جو بھی ہے۔۔۔۔ مگر تم نہیں ہو سکتے۔۔۔ ہم بہت اچھے دوست ہیں اور "

"بس۔۔۔۔۔

انابیہ اٹھ کھڑی ہوئی

"انابیہ۔۔۔۔"

وہ بھی اٹھا

"ایم سو سوری۔۔۔۔۔"

وہ اپنا پرس اٹھاتی تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"پہلے تم کہہ رہے تھے کہ ابراہیم قریشی کو آرڈر دے دیں۔۔۔۔میں نے ٹرسٹ کیا۔۔۔۔اور وہ لائق بھی ہے۔۔۔۔ مگر اب تم کہہ رہے ہو آرٹم کمپنی کو دے دوں؟ وجہ؟

وہ نوریض کو دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔۔

"کیونکہ میں میں آپ کا نقصان کروانا چاہتا ہوں"
وہ شرارت چھپائے کہنے لگا

لگتا ہے تمہیں نوکری پیاری نہیں ہے۔۔۔۔بے روزگار ہونا چاہتے ہو"
"لڑکے
وہ سنہرے بالوں کو پیچھے کرتی ہلکا سا مسکرائی

آپ ایک غریب آدمی کو جاب سے نکال دیں گی۔۔۔آہ لگے"
"گی۔۔۔چھوٹی سی بچی ہے میری
نوریض نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔۔۔۔"وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتی کہنے لگی"

"خیر میرا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔ایک پارٹی میں جانا ہے۔۔۔"

وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

"پھر میں آرٹم کو کال کر دوں؟"

اس نے نظریں اٹھا کر سوال کیا۔۔۔

"کر دو۔۔۔ مگر نقصان تمہاری سیلری سے کاٹوں گی۔۔۔"

میم سلطانہ نے سنجیدگی سے جواب دیا

"مجھے بیچ دیں گی تب بھی پورا نہیں ہو گا"

نوریض نے ہنسی دبائی۔۔۔

"انسان بنو"

وہ مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"ایک تو یہ ایبو بھی نا۔۔۔ کبھی چیزیں جگہ پر نہیں رکھے گا"

منہا نے کہتے ساتھ اس کے جوتے اٹھا کر جگہ پر رکھے۔۔۔ پھر کوٹ اٹھا کر ہینگ کیا۔۔۔۔

"خود سے باتیں کر رہی ہو کیا"

وہ بال خشک کرتا باتھ روم سے نکلا۔۔۔۔

"اپنی چیزیں جگہ پر نہیں رکھتے پھر میرا دماغ کھاتے ہو۔۔۔"

منہا نے اسے ٹوکا

"ہاں تو تم کس لیے ہو۔۔۔۔میرا، میری چیزوں کا خیال رکھو۔۔۔۔"

ابراہیم نے مسکرا کر کہا

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔اور ملازمہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

"منہا بی بی۔۔وہ باہر آپ کی دوست آئی ہے۔۔۔۔"

ملازمہ نے کہا

میری دوست ؟"اس نے چونک کر پوچھا"

رتبہ ہو گی"ابراہیم نے فوراً کہا"

"نہیں نہیں۔۔۔کوئی ایدہ ہے"
ملازمہ نے تصحیح کی

ایدہ۔۔۔۔"اس نے ابراہیم کی جانب دیکھا۔۔"

ایدہ یہاں کیوں آئی ہے؟"ابراہیم بڑبڑایا"

پتا نہیں۔۔۔۔"منہا بھی حیران ہوئی"

"ٹھیک ہے آپ بٹھائیں ہم آتے ہیں۔۔۔۔"
ابراہیم نے حکم دیا اور ملازمہ باہر نکل گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کل میم سلطانہ تم سے ملیں گی۔۔۔"

نوریض نے انفارم کیا

"مگر تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟"

آرب نے سوال کیا

"کیا؟"

نوریض نے نا سمجھی سے پوچھا

تم چاہو تو یہ آرڈر کسی کو بھی دلوا سکتے ہو۔۔۔ابراہیم کو بھی پھر میری "

" کمپنی کو کیوں؟

آرب نے کہا

"ابراہیم کو دیا تھا مگر اس نے انکار کر دیا کیوں کہ اس کی بہن کی شادی
ہے۔۔۔۔اور میم جلد یہ کام شروع کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔"
نوریض نے صفائی دی

"اور رہی بات تمہاری کمپنی کو یہ آرڈر دلوانے کی تو یہ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم
یہاں مینیجر ہو۔۔۔ورنہ میں پوری کوشش کرتا کہ میم تم سے نا
ملے۔۔۔ مگر افسوس میں ایسا انسان نہیں۔۔۔میں کام میں پرسنل
معاملات نہیں شامل کرتا"
نوریض نے کہتے ہی فون بند کرتا دیا
اور مسکرا دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"حیران ہوں گے ناتم دونوں۔۔۔کہ میں یہاں کیسے"

ایدہ نے مسکرا کر کہا

"ہاں واقع حیرت تو ہوئی"

ابراہیم نے اسے دیکھ کہا

اصل میں میرے پاس تم لوگوں کے پرانے گھر کا ایڈریس تھا۔۔۔۔پھر پتا"

"چلا تم لوگوں نے یہ نیا بنگلا لیا ہے۔۔۔۔

ایدہ نے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ بنگلا واقع بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔

ہر چیز نفاست سے لگی تھی۔۔۔۔

"یہ بھی گھر ہے۔۔۔۔میرا اور منہا کا"
ابراہیم نے پاس بیٹھی منہا کے شانوں پر بازو پھیلاتے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

"یہ ابراہیم نے ہماری شادی کے چار سال پورے ہونے کی خوشی میں لیا ہے۔۔۔۔۔"
منہا نے ہنس کر بتایا

"بہت اچھا لگا تم دونوں کو خوش دیکھ کر"
ایدہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

تھینک یو "ابراہیم نے کہا"

"میں اصل میں تم دونوں سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔آرب نے جو پارٹی میں بدتمیزی کی۔۔۔۔اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

ایدہ نے شرمندگی سے کہا

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔"

منہانے سادگی سے کہا۔۔۔۔

ابراہیم کچھ بولنا چاہتا تھا مگراس کے جواب پر خاموش ہو گیا

"بس پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔سنڈے کو تم لوگوں کی دعوت ہے میرے گھر"

ایدہ نے خوش دلی سے کہا

"سوری یار ایدہ۔۔۔میں"

ابراہیم کوئی بہانہ بناتا اس سے پہلے ہی ایدہ نے ٹوکا

"کوئی بہانہ نہیں چلے گا ایبو۔۔۔ تم لوگوں کو آنا پڑے گا۔۔۔ میں نے نوریض اور رتبہ کو بھی انوائٹ کیا ہے۔۔۔۔ پلیز۔۔۔"

ایدہ نے منت کی

"ٹھیک ہے ہم ضرور آئیں گے"

منہا نے فوراً کہا۔۔۔

اور ابراہیم بس منہا کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کام ہو گیا۔۔۔ جیسا تو نے کہا تھا سب ویسا ہی ہو رہا ہے"

نوریض نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

"اب کل میم سلطانہ آرب سے میٹنگ نہیں کریں گی"

ابراہیم نے کہا

"مگر کیوں؟"

نوریض حیران ہوا

"کیوں کہ آرب یہ سمجھے گا کہ تو نے میم سلطانہ کو روک دیا۔۔۔۔اب سلطانہ میم اسامہ سکندر سے میٹنگ کریں گی۔۔۔۔جو آرٹم کا مالک ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے تفصیل دی

"اس سے کیا ہو گا؟"

وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا

"اس سے آرب کا تجھ پر بھروسہ ہو جائے گا کہ تیرا کوئی پلان نہیں ہے۔۔۔اور وہ جان بوجھ کر ہوٹل کا کام اپنا ہاتھ میں لے گا تجھے نیچا دکھانے کے لیے"

ابراہیم کی بات سن نوریض مسکرایا۔۔۔

"بڑا کمینہ ہے تو"

نوریض نے بے اختیار کہا۔۔۔

"فکر نہیں کر۔۔۔تو بھی ماضی میں کمینہ گروپ کا میمبر رہ چکا ہے"

ابراہیم نے فخریہ کہا

"اور لعنت ہو ایسے ماضی پر۔۔۔۔۔"

نوریض نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

ابراہیم اپنا قہقہہ ضبط نہ کر سکا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تمہیں ہاں نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔"

ابراہیم نے کاؤچ پر لیٹتے ہوئے کہا

کیوں؟" منہا نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے پوچھا"

"کیوں کہ تم ڈرپوک ہو"

ابراہیم نے الفاظوں کا تماچہ اس کے منہ پر دے مارا

"میرا ہسبینڈ تو بہادر ہے نا"

اسے جیسے فرق نا پڑا ہو

میں تمہارے لیے پوری دنیا سے لڑ سکتا ہوں۔۔۔بس میں چاہتا ہوں تم"

"میرے پیچھے نہیں میرے ساتھ کھڑی رہو۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ لبوں سے لگایا۔۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔"

منہا نے جھک کر اس کے ماتھے پر محبت ظاہر کی۔۔۔۔

پھر چلیں بیڈروم میں؟"ابراہیم نے شرارت سے ابرو اچکائی۔۔۔۔"

"انسان بنو۔۔۔۔۔۔۔"

منہا نے ایک زوردار مکہ اسے رسید کیا۔۔۔

اور ابراہیم زوردار قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

اصل میں شادی کے بعد میں پڑھنے باہر چلا گیا تھا۔۔۔ تین سال بعد میں"

"نے یہاں کراچی میں برانچ کھولی۔۔۔اور منہا کو بھی لے آیا ساتھ۔۔۔۔

ابراہیم کھانا کھاتے ہوئے تفصیل سے بتانے لگا۔۔۔۔

"کیونکہ یہ میرا لکی چارم ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے ہاتھ میں پکڑا نوالہ منہا کی جانب بڑھایا۔۔۔

منہا نے مسکرا کر کھالیا۔۔۔

آرب نظر نہیں آرہا۔۔۔۔؟"نوریض نے پوچھا"

"وہ آفس ہے۔۔۔آجائے گا کچھ دیر تک۔۔۔۔"

ایدہ نے کہا

"چلو میں تم لوگوں کو اپنا روم دکھاتی ہوں۔۔۔۔"

کھانا کھاتے ہی سب ایدہ کے ساتھ ہولیے۔۔۔

"کافی اچھی ڈیکور کی ہے۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا

"برابر والا روم احد کے لیے تیار کروایا تھا مگر وہ آرب کے بنا سوتا نہیں۔۔۔۔

ایدہ خوش دلی سے بتانے لگی

ابراہیم نے نوریض کو دیکھا۔۔۔۔(کتنا بور کر رہی ہے یہ)

دونوں جا کر صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

"ایک چیز دکھاتی ہوں میں تمہیں"

ایدہ نے ڈرار سے بریسلیٹ نکالا

منہا یہ دیکھ "ایدہ نے بریسلیٹ اس کے سامنے لہرایا۔۔۔۔

جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا

منہا نے حیرانی سے اس کے ہاتھ میں پکڑا بریسلیٹ دیکھا۔۔۔۔

وہ اسے نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

اس بریسلیٹ کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔

اندر لکھا بلائنڈ فرینڈز بھی ٹوٹے ہوئے شیشے سے صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

"یہ مجھ سے گر گیا تھا تبھی تھوڑا ٹوٹ گیا"

ایدہ نے خود ہی وضاحت دی۔۔۔۔

مگر منہا کا دماغ اس میں اٹک چکا تھا۔۔۔۔

اگر ایدہ کا بریسلیٹ اس کے پاس تھا تو جو اسے ملا تھا وہ کس کا تھا۔۔۔۔

"اب ہمیں چلنا چاہیے"

نوریض آخر کو بول ہی اٹھا۔۔۔۔

"کیوں آرب آنے والا ہو گا مل کر جانا"

ایدہ نے کہا

پھر کبھی صبح رتبہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔اسی لیے وہ آ بھی "

"نہیں سکی۔۔۔۔

نوریض اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"نیکسٹ ٹائم ضرور لانا"

ایدہ کہتے ان کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔۔

جب سامنے سے آرب اندر داخل ہوا۔۔۔۔

اس کی نظریں اوپر تھی۔۔۔۔

وہ لوگ نیچے آئے۔۔۔۔

"کتنی دیر کر دی آبی تم نے ہم سب کب سے تمہارا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔"

ایدہ نے فوراً کہا

(جھوٹی ہم کب کر رہے تھے؟)

نوریض نے دل میں کہا

"بس تھوڑی دیر ہو گئی۔۔۔۔بیٹھو نا تم لوگ"

آرب نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"تھوڑی نہیں کافی دیر ہو گئی۔۔۔اب ہم چلتے ہیں"

ابراہیم نے مسکرا کر معذرت کی

آرب نے پیچھے کھڑی منہا کو دیکھا لائٹ گرین کلر کے شارٹ فراک میں سلکی لمبے بالوں کو ہائی پونی میں قید کیے۔۔۔۔بہت ہی پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ آج بھی بہت حسین تھی۔۔۔۔اس کے چہرے سے نظریں ہٹانا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔۔۔۔

چلیں "اس کے نظروں کے تعاقب کو بھانپتے ہوئے ابراہیم نے منہا کو " ہاتھ بڑھا کر مخاطب کیا

ہاں۔۔۔۔ "منہا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔ "

ایدہ کی نظریں ان دونوں سے ہوتی آرب پر جا ٹکی جو یک ٹک انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم لوگ بھی آنا کبھی ٹائم ملے تو۔۔۔ "منہا نے ایدہ سے ملتے ہوئے " کہا۔۔۔

وہ تینوں آرب کے قریب سے گزر کر چلے گئے۔۔۔

وہ اسی طرح کھڑا تھا۔۔۔ اندر ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔۔۔

جسے روکنا اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

یہ ایدہ کتنا بور کرتی ہے "ابراہیم جو ابھی فریش ہو کر نکلا تھا سامنے بالکونی" میں کھڑی منہا کو دیکھ کہنے لگا۔۔۔

مگر وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔۔
وہ کب اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔
اسے محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔

وہ اسی طرح بیٹھی تھی کرسی پر ٹانگیں چڑھائے۔۔۔۔
وہ اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟ کہاں گم ہو؟"

وہ اس کے پس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

"کیا؟ ہاں۔۔۔ نہیں کچھ نہیں" وہ ہڑ بڑائی۔۔۔"

"کوئی پریشانی ہے تو بتاؤ... تم شیئر کر سکتی ہو"

ابراہیم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔مجھے کچھ بتانا ہے۔۔۔ بلکہ دکھانا ہے۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اور کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

وہ ناسمجھی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منہا نے تھوڑی ہی دیر بعد ایک بریسلیٹ لا کر اس کے سامنے رکھا۔۔۔

جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا اسے ؟" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا"

"یہ کس کا ہے ؟"

وہ پوچھنے لگی

تمہارا" اس نے فوراً کہا"

"تو پھر یہ کس کا ہے ؟"

اس نے اسی طرح کا ایک اور بریسلٹ سامنے رکھا۔۔۔

"یہ میرا ہو گا۔۔۔ڈرار سے نکالا ہو گا"
وہ منہا کو دیکھتے کہنے لگا

نہیں۔۔۔۔ یہ وہ بریسلیٹ ہے جو مجھے کڈنیپنگ کی رات اس جگہ ڈے ملا"
"تھا
منہا نے فوراً کہا

"کیا تمہیں بریسلیٹ ملا تھا مگر تم نے تو مجھے نہیں بتایا کبھی۔۔۔۔"
ابراہیم نے حیرانی سے کہا

"میں بتانا چاہتی تھی مگر۔۔۔۔"
منہا کہتے کہتے رکی۔۔۔۔

"مگر کیا؟ مجھے بتاؤ تفصیل سے کیا ہوا تھا اس رات؟"
ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کہاں گم ہے تو کامی تو کل آیا بھی نہیں گھر ہم نے کتنا ویٹ کیا"
ایدہ نے فون کان سے لگائے ڈانٹا

"اس نے انکار کر دیا یار"
کمیل نے جیسے اس کے گلے شکوے کو اگنور کیا

"کس نے؟ کیا ہوا؟"

ایدہ نے پوچھا

"انابیہ نے یار۔۔۔۔اس نے مجھے انکار کر دیا"

وہ افسردگی سے کہنے لگا

" مگر کیوں؟"

وہ بھی حیران ہوئی

وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے" کمیل نے بتایا"

"کس کو۔۔۔کون ہے وہ؟ وہ تجھے کیسے انکار کر سکتی ہے؟"

ایدہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کمیل کو کیسے تسلی دے

پتا نہیں۔۔۔۔ مگر ایدہ وہ جو بھی ہے۔۔۔۔ میں اسے انابیہ کی زندگی میں "
"شامل نہیں ہونے دوں گا... وہ صرف میری ہے
کمیل کے لہجے میں عجیب سی ضد تھی۔۔۔۔

تو فکر نہیں کر کچھ کرتے ہیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے غصہ نہیں کر۔۔۔۔ کوئی"
"نہیں ہے۔۔۔۔ وہ بہانا بنا رہی ہو گی بس۔۔۔
ایدہ کی بات پر اس کے تاثرات بدلے

ہاں۔۔۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔ میں منالوں گا"
"اسے
وہ کہنے لگا۔۔۔

❤❤❤❤❤

تم آئے کیوں نہیں۔۔۔۔ کب تک ایسے ناراضگی رکھو گے۔۔۔ ہم خوش "
"ہیں وہ لوگ بھی خوش ہیں۔۔۔پرانی باتیں بھول جاؤ

ایدہ نے سمجھانا چاہا

"میں ناراض نہیں ہوں کسی سے بھی۔۔۔۔"

آرب نے سنجیدگی سے کہا

تو آئے کیوں نہیں؟"ایدہ نے سول کیا"

کام بہت زیادہ ہے آفس میں۔۔۔اور نیا آرڈر ملا ہے۔۔۔ ہوٹل کی "
"کنسٹرکشن کا کام ہے۔۔۔۔۔مجھے ہی مینج کرنا ہے

وہ بتانے لگا

تم یہ جاب چھوڑ دو۔۔۔۔میں ڈیڈ سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔وہ تمہیں "
"پیسے دیں گے تم بھی ابراہیم کی طرح اپنی کمپنی کھولو۔۔۔۔
ایدہ نے مشورہ دیا

نہیں۔۔۔پہلی بات تو میں تمہارے ڈیڈ سے پیسے نہیں لے سکتا۔۔۔اور "
دوسری بات۔۔۔۔ابراہیم نے صرف برانچ کھولی ہے۔۔۔۔قریشی کمپنی پر
اس کے ڈیڈ اور چاچو کافی عرصے سے کام کر رہے ہیں انہوں نے نام کمایا
"ہے۔۔۔۔اور اسی نام کا استعمال کر کے ابراہیم کو کامیابی ملی ہے
وہ جلتے بھنتے انداز میں کہنے لگا

ایدہ بس سے دیکھ کر رہ گئی

❤❤❤❤❤❤

(چار سال پہلے)

(منگنی کی رات)

کون ہو تم لوگ؟"نوریض نے سوال کیا۔۔۔"

ایک اندھیرے کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی جو روشن دان سے پھوٹ کر نکل رہی تھی۔۔۔

سامنے کرسیوں پر وہ دونوں بندھے ہوئے تھے۔۔۔

سامنے ہی دو لوگ کھڑے تھے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔

اور چہرے پر ماسک۔۔۔

"بتاتے کیوں نہیں کون ہو تم لوگ ہمیں کیوں لائے ہو یہاں ؟"

منہا چلائی۔۔۔

"اے لڑکی خاموش ہو جا۔۔۔۔زیادہ چک چک کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

ایک آدمی نے تلخ لہجے میں کہا

"کیوں خاموش رہوں میں۔۔۔ہمیں کیوں لائے ہو۔۔۔ہمیں جانے دو۔۔۔۔"

منہ نے پھر سے چلائی

تبھی دوسرے بندے کا فون بجنے لگا۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔ سر یہ لڑکی تو خاموش ہی نہیں ہو رہی۔۔۔ کہو تو اس کی زبان بند کر دوں؟"

وہ غصے سے پوچھنے لگا۔۔۔

منہا اور نوریض نے ایک دوسرے کو دیکھا

جی سر۔۔۔۔جی۔۔۔۔جی۔۔۔"اس نے کہتے ساتھ فون بند کیا۔۔۔"

آجا۔۔۔"اس نے دوسرے کو باہر چلنے کا اشارہ کیا"

کہاں جا رہے ہو تم لوگ؟ ہمیں کھولو۔۔۔۔"منہا نے کہا"

اے لڑکی۔۔۔۔"ایک آدمی گن نکال غراتے ہوئے اس کی جانب" بڑھا۔۔۔

"چھوڑ دے اسے ہاتھ نہیں لگانا سر کا حکم ہے۔۔۔"
دوسرے کے بولنے پر وہ آدمی رکا اور اسے گھورتا باہر نکل گیا۔۔

نوریض کچھ کر۔۔۔۔نوریض۔۔۔۔"منہا رونے کو تھی۔۔۔"

منہا۔۔۔۔چپ ہو جا۔۔۔۔یہ ہمیں کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔انہیں"
"اجازت نہیں ہے۔۔۔۔ابھی دیکھانا اس آدمی نے کیا کہا
نوریض نے اسے تسلی دی

"سب پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔نوریض مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے آنسوں گرنے لگے۔۔۔۔

رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔۔ مگر وہ دونوں اسی طرح بیٹھے تھے۔۔۔ کوشش کرتے کرتے تھک چکے تھے

ایم سوری منہا"۔ نوریض نے افسردگی سے کہا"

"سوری بولنے سے کیا ہوگا اب۔۔۔ تیری وجہ سے ہوا ہے یہ سب" منہانے پھر سے رونا شروع کیا۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھول ایک آدمی اندر آیا۔۔۔۔
اور جاکر منہا کو کھولنے لگا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟"نوریض نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔"

منہا بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

منہا کھلتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

چلو سر جی نے بلایا ہے۔۔۔۔۔"اس نے منہا کو کہا۔۔۔۔"

کہاں؟ نہیں منہا کہیں نہیں جائے گی؟"نوریض کی چھٹی حس نے کام کیا"
اس نے منہا کو نفی میں اشارہ کیا

"نہیں میں نہیں جاؤں گی"
اس آدمی نے منہا کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔۔۔"نوریض غرایا۔۔۔"

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"جب منہا کو لگا وہ نہیں چھوڑ رہا تو منہا نے اپنے پاؤں" کی جانب دیکھا جہاں ہائی ہیل تھی۔۔۔ منہا نے پاؤں اٹھا کے اس آدمی کے پاؤں پر زوردار طریقے سے مارا۔۔اور درد کی وجہ سے اس آدمی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

نوریض۔۔۔۔"وہ بھاگ کر نوریض کے پیچھے کھڑی ہوئی۔۔۔"

اس آدمی کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

منہا مجھے کھولو۔۔۔۔"نوریض نے جلدی سے کہا۔۔۔"

منہا جلدی سے اس کی رسی کھولنے لگی۔۔۔۔

"جاہل عورت۔۔۔۔۔"

وہ آدمی تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔

نوریض۔۔۔۔۔۔"منہا چلانے لگی۔۔۔۔"

وہ آدمی زبردستی اسے کھینچتا لے جانے لگا۔۔۔۔

نوریض کو اپنا آپ بہت بے بس لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے منہا کو وہ لوگ لے گئے تھے مگر وہ کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

کون ہو تم ؟" منہا اکیلے کمرے میں بیٹھی تھی جب اندر ایک ایک شخص" داخل ہوا۔۔۔

منہا گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر نقاب تھا۔۔۔

"میں نے پوچھا کون ہو تم۔۔؟اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔؟"

منہا کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔۔

"تم مجھے جانتی ہو منہا۔۔۔بہت اچھے سے"

اس شخص نے سادگی سے کہا۔۔۔

باسل۔۔۔تم باسل ہو نا؟"منہا کو آواز پہنچاننے میں لمحہ بھی نہیں" لگا۔۔۔

"واہ تم تو میری آواز تک پہنچانتی ہو"

اس نے نقاب ہٹایا۔۔۔

"مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔باسل۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے جانے دو" منہا نے بھیگے گال صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بلیک ڈریس میں دلہن کی مانند سجی تھی۔۔۔

ہاں رو رو کر۔کا میک اپ مرجھا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ اب بھی سیاہ رنگ میں کسی کو بھی ایکٹریکٹ کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

"تم پر یہ رنگ بہت جچتا ہے منہا۔۔۔"
وہ وحشیانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا

"باسل آرب جان سے مار دے گا تمہیں۔۔۔اگر اسے پتا لگا تو۔۔۔"
منہا نے اسے دھمکی دی

اس کی جان ہی تو نکالنی ہے۔۔۔وہ کیا سمجھتا ہے اتنی آسانی سے تمہیں" حاصل کر لے گا اور میں تماشہ دیکھتا رہوں گا۔۔۔نہیں۔۔۔تم میری ہو "بس۔۔۔
وہ غراتے ہوئے کہنے لگا

"باسل.... تم بدلے میں اس حد تک بھی گر سکتے ہو مجھے نہیں معلوم تھا۔۔۔۔مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔"

منہا نے کہا

وہ قدم چلتا اس کے قریب آیا

منہا پیچھے کو کھسکی۔۔۔۔

"مجھے ہاتھ نہیں لگانا۔۔۔۔ باسل تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا تم ایسے تو نہیں تھے۔۔۔۔"

منہا نے آواز بھر آئی تھی

"میں ایسا بن گیا آرب کو بھی تو پتا لگے۔۔۔ بدلہ کیسے کہتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ دیوار سے جا لگی۔۔۔"

اور تم۔۔۔اس آرب میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں۔۔۔کیوں تم نے اس"
آرب کو مجھ پر فوقیت دی۔۔۔۔تم میری نہیں ہوئی تو اس کی بھی ہونے
"لائک نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں۔۔۔
وہ اسے شانوں سے پکڑے کہنے لگا۔۔۔
منہا کے رونے میں شدت آگئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت موت کی تمنا کر رہی تھی۔۔۔
وہ چاہتی تھی اسی وقت کچھ ایسا ہو جائے کہ اس ی سانس نکل جائے۔۔۔
کوئی کرشمہ ہو جائے۔۔۔

باسل۔۔۔۔"اس کا دماغ چکرانے لگا تھا۔۔۔"

گھبراہٹ سے ہاتھ پاؤں سن پڑ چکے تھے۔۔۔

تبھی دروازہ زوردار طریقے سے کھلا۔۔۔

سامنے ہی ایک شخص کھڑا دکھائی دیا۔۔۔

جس کے چہرے پر رمال نقاب کی صورت میں بندھا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے اندر آیا۔۔۔

وہ باسل کو گردن سے پکڑ کر سامنے کیا۔۔۔

اور بنا سوچے سمجھے اس پر لاتوں اور گھوسوں کی بوچھاڑ شروع کردی۔۔۔

منہا اسی طرح دیوار سے لگی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ باسل کو بری طرح سے مار رہا تھا۔۔۔۔

منہا نے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔وہ شخص فرشتے کی صورت میں وہاں آیا تھا۔۔۔

وہ باسل کو مارتے ہوئے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔
منہا جلدی سے وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بھاگنے لگی تھی کہ ہیل کی وجہ سے اس کا پاؤں مڑا اور وہ زمین پر جا گری۔۔۔۔

اس کے منہ سے آہ نکلی۔۔۔۔

وہ دوبارا کھڑی ہوتی مگر اس سے پہلے ہی اس کی نظر سامنے پڑے بریسلیٹ پر پڑی۔۔۔۔

جس پر بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا

اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔۔۔ تبھی وہاں نوریض بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

"منہا۔۔۔ منہا۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔۔۔۔

"انہوں نے کچھ کیا تو نہیں؟ ٹھیک ہو تم۔۔۔؟"

نوریض کو فکر ہو رہی تھی

"نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں"

منہا نے سے تسلی دی۔۔۔

مگراس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا

وہ شخص کون تھا۔۔۔؟

♥♥♥♥♥

(حال)

"مجھے اس ہوٹل کے کام کوئی کوتاہی نہیں چاہیے۔۔۔"

وہ آنکھوں پر چشمہ چڑھائے روب دار لہجے میں کہنے لگی

"آپ ٹینشن ہی نہ لیں میم۔۔۔۔آپ کا کام ہم ایسا کریں گے آپ کو شکایت
کا موقع نہیں ملے گا"

اسامہ صاحب نے اسے تسلی دی۔۔۔

وہ اچھی خاصی عمر کا شخص تھا۔۔۔۔

جس کی ڈاڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے۔۔ مگر ہمت اور روب آج
بھی جوانوں سے زیادہ رکھتے تھے

"میں یہ آرڈر کسی کو بھی دے سکتی تھی۔۔۔ مگر میں نے آپ کی تعریف سنی
تھی۔۔۔۔ کہ آپ ایماندار ہیں۔۔۔ تو میں امید کرتی ہوں۔۔۔۔مال میں
ملاوٹ نہیں ہو گی۔۔۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے کہا

اس بات سے آپ بے فکر رہیں۔۔۔اسامہ سکندر خود بھی ایماندار ہیں اور ملازم بھی۔۔۔۔ملاوٹ کا کام ہماری کمپنی نہیں کرتی"

اسامہ سکندر نے پر اعتمادی سے کہا۔۔۔

نوریض نے ابرو اچکائی۔۔۔

"اچھی بات ہے کیوں کہ بے ایمان کو میں چھوڑتی نہیں ہوں۔۔۔

وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

نوریض بھی ان کے ساتھ ہو لیا

❤❤❤❤❤

"تو اب یہ پتا لگانا ہے کہ وہ شخص کون تھا؟"

ابراہیم نے سوچتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔۔۔ یاتو آرب ہو سکتا ہے یا کمیل۔۔۔۔"

نوریض نے الجھتے ہوئے کہا

"تجھے کیا لگتا ہے کون ہو سکتا ہے؟"

ابراہیم نے پوچھا

"مجھے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ سوچنے لگا

"کمیل۔۔۔۔۔" دونوں نے بیک وقت کہا۔۔۔۔

اور ایک دوسرے کو دیکھ مسکرائے۔۔۔۔

"مگر کنفرم کرنا لازمی ہے"

ابراہیم نے کرسی سے ٹیک لگائی

"میں لگا کر دوں گا پتا۔۔۔"

نوریض نے فخریہ کہا

"واہ میرے شیر۔۔۔۔جیو"

ابراہیم نے خوش دلی کہا

"تھینک یو تھینک یو"

وہ کالر اٹھاتا اترایا

"زیادہ پھیل نہیں۔۔۔یہ بتا میٹنگ ہو گئی؟"

ابراہیم نے اس کے فخر کو پاؤں تلے روندہ

ہاں۔۔۔۔"اس نے مختصر کہا"

"گڈ۔۔۔اب بندہ تیار کر۔۔۔جو آرب کا نام مٹی میں ملا سکے"
ابراہیم مسکرایا

میں نے آرٹم کمپنی کا ایک ملازم خرید لیا ہے۔۔۔۔جو وہی کرے گا جو ہم"
"کہیں گے۔۔۔۔
نوریض نے کہا۔۔۔۔

اب اس آرب کو میں نے اتنا ہی ذلیل نہ کیا۔۔۔۔جتنا اس نے تجھے اور منہا"
"کو کیا تھا۔۔۔تو میرا نام بھی ابراہیم قریشی نہیں۔۔۔۔

اس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا

♥♥♥♥♥

وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہ تھا کہ اس کا فون شور مچانے لگا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔۔
گھر کا نمبر تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم اماں بی۔۔۔"
اس نے وڈیو کال پک کی

"میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کی بہو بھی ٹھیک ہے۔۔۔"

ابراہیم نے مسکرا کر بتایا

ہیں کہاں وہ؟" سونیا بیگم نے پوچھا"

"وہ کچن میں ہے۔۔۔۔بس آتی ہو گی۔۔۔۔"
ابراہیم نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"تیاریاں کیسی چل رہی ہیں شادی کی۔۔۔۔؟"
وہ پوچھنے لگا

آپ بھائی ہو زیمل کے۔۔۔۔اور آپ جا کر اتنی دور بیٹھ گئے۔۔۔۔کیا"
"خاک تیاریاں ہوں گی
اماں بی نے خفگی سے کہا

"ارے اماں بی۔۔۔ حکم کریں میں ہر کام کے لیے حاضر ہوں"
وہ مسکرایا

"لو منہا بھی آگئی۔۔۔اس سے بات کریں"
ابراہیم نے منہا کو آتے دیکھ کہا اور فون اسے پکڑایا

اماں بی میں انہیں روز کہتی ہوں۔۔۔چلتے ہیں گھر یہ لے کر جاتے "
"نہیں۔۔۔۔
منہا کہتی صوفے پر جا بیٹھی۔۔۔۔

زیمل ہے کہاں۔۔۔؟" منہا نے پوچھا۔۔۔"

"میں آپ سے ناراض ہوں بھابھی۔۔۔میری شادی قریب ہے اور آپ
میرے ساتھ بھی نہیں ہیں"
زیمل نے شکوہ کیا

"ایسا نہیں ہے۔۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔اور بہت جلد ہم
تمہارے پاس ہوں گے۔۔۔"
وہ خوش دلی سے کہ رہی تھی۔۔۔جب اوپر میسج کی نوٹیفیکیشن آئی۔۔۔

منہانے انگلی سے نوٹیفیکیشن بار کو چیک کیا۔۔۔

"میں بعد میں بات کرتی ہوں زیمل بائے"
منہانے کال بند کرتے ہی دوبارا میسج دیکھا۔۔۔

(مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ شادی شدہ ہیں۔۔۔۔ مگر مجھے فرق نہیں پڑتا)

(کیا ہم مل سکتے ہیں)

میسیجز پڑھتے ہی منہا کی آنکھیں پھٹی۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر ابراہیم کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جو بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ چلا رہا تھا

منہا کا غصہ ابل ابل کر باہر آنے کو بے تاب تھا

"اچھا تو یہ تھی وہ دوسری بیوی۔۔۔۔؟"

وہ بیڈ کے قریب گئی۔۔۔۔

کیا مطلب ؟"ابراہیم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا"

"اب تجھے میں مطلب سمجھاؤں۔۔۔۔ایبویہ کون ہے۔۔۔۔؟"

اس نے فون بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

"کس کی بات کر رہی ہے ؟"

ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا۔۔۔

پھر فون چیک کرنے لگا۔۔۔۔

پھر نظر اٹھا کر سامنے آنکھوں میں لیے کھڑی منہا کو دیکھا

ایبویہ کون ہے ؟کون ہے یہ جسے تیرے شادی شدہ ہونے سے فرق نہیں "
پڑتا"

منہانے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا۔۔

"منہا۔۔ یار میری بات سن لے ایک بار۔۔۔"

ابراہیم اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"کیا سنوں۔۔۔۔ کہ ملنے کب جائے گا اس سے؟"

منہانے دوسرا تکیہ بھی اٹھا کر پوری قوت سے اسے پھینکا جسے مہارت سے اس سے کیچ کیا۔۔۔

ٹھنڈی ہو جا۔۔ میری بات سن لے۔۔۔"وہ بیڈ پر چڑھ کر اس کی طرف گیا۔۔۔

اور اسے پیچھے سے مضبوطی سے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

"چھوڑ دے ایبو۔۔۔۔۔۔مجھے بات ہی نہیں کرنی تجھ سے۔۔۔دوسری لڑکیوں سے چکر چلاتے شرم نہیں آئی تجھے"

وہ اب رونے لگی تھی

"منہا یار۔۔۔میری جان۔۔۔۔میرا کوئی چکر نہیں۔۔۔۔ تیری قسم۔۔۔۔"

وہ نرمی سے صفائی دینے لگا

"پھر یہ کون ہے بتا"

وہ پوچھنے لگی

"یہ کلائنٹ ہے بس۔۔۔۔اس نے مجھے دھوکے سے ڈیٹ پر بلایا تھا۔۔ مگر
میں نے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔ قسم سے"
ابراہیم نے اس کے گال مس کرتے ہوئے کہا

"تو نے مجھے بتایا؟"
منہانے گردن موڑ کر اسے گھورا۔۔۔۔

"تو غلط سمجھے گی۔۔۔اسی لیے نہیں بتایا بس۔۔۔۔"
وہ شرمندہ ہوا

"اب تو مجھ ڈے چھپانے گا بھی باتیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے تیری غلطی نہیں مگر
تو نے بتایا نہیں یہ غلطی ہے۔۔۔"
وہ خود کو چھڑواتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"یار منہا۔۔۔ایم سوری۔۔"

وہ اس کے پیچھے لپکا

وہ پانی کی بوتل سے پانی گلاس میں ڈالنے لگی۔۔۔۔

ابراہیم اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا

"مجھ سے بات مت کرا یبو۔۔۔مجھے غصہ آرہا ہے"

وہ گلاس اٹھا کر پینے ہی لگی تھی کہ ابراہیم نے شرارت سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

اس کا گلاس منہ تک جاتے جاتے رکا۔۔۔۔

اس نے گھر کرا براہیم کو دیکھا۔۔۔۔

پھر آؤ دیکھا نہ تاؤ وہ پانی کا گلاس اس کے منہ پھینکا۔۔۔۔

لمحہ بھر ابراہیم ساکت ہوا۔۔۔

اس کے منہ سے پانی کی بوندیں بہ کر گر رہی تھی۔۔۔

اور منہا جو ایسا کر فوراً پچھتائی تھی۔۔۔۔

اسے لگا ابراہیم اس پر چلائے گا۔۔۔۔

مگر الٹ ہوا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔"ابراہیم نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

مانو اسے فرق ہی نہ پڑا ہو

منہا اسے دیکھ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔

"کیا چیز ہو تم ؟"

منہا نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"آئندہ سب بتاؤں گا ایم سوری"

اس نے کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چائے بنا کر لاؤ"

منہا نے بالوں کو جھٹکا دیا۔۔۔۔

جو حکم۔۔۔۔۔"ابراہیم نے سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

اور منہا بے اختیار ہنس دی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"وہ لوگ کیا سوچیں گے کہ رات کو بنا بتائے ہم لوگ آ گئے"

رتبہ نے کہا

"ارے کچھ نہیں سوچتے۔۔۔۔اور مجھے فرق نہیں پڑتا ویسے بھی"

نوریض نے ڈرائیونگ کرتے لاپرواہی سے کہا

"تم سب ہی دوست ڈھیٹ ہو ویسے۔۔۔۔۔"

رتبہ نے ہنس کر کہا۔۔۔۔

کشمالہ چاچو کے پاس جانا ہے؟" وہ رتبہ کی گود میں بیٹھی اپنی بیٹی سے "
مخاطب ہوا۔۔۔

جو چاچو کا نام سنتے ہی گردن کسی روبوٹ کی طرح ہلانے لگی۔۔

"یہ تو چاچو کی ویسے بھی دیوانی ہے"
رتبہ اسے دیکھ ہنسی۔۔۔

"چلو۔۔۔"
نوریض نے گاڑی روکی۔۔۔

سامنے ہی ابراہیم قریشی کا خوبصورت سا بنگلہ دکھائی دیا۔۔

♥♥♥♥♥♥

فیکٹری کیسی چل رہی ہے؟" خاور صاحب نے پوچھا"

"بہت اچھی ڈیڈ۔۔۔۔"

کمیل نے فوراً کہا

"شکر ہے ڈیڈ اسے بھی کسی کام سے لگایا آپ نے"

ایدہ جو چائے کا کپ لیے بیٹھی تھی فوراً کہنے لگی

"ویسے اچھا لگا یار کامی دیکھ کر کہ تو نے بھی فیکٹری جوئن کر لی"

آرب نے مسکرا کہا

"ہاں بس ڈیڈ کا حکم"

اس نے ہنس کر کہا

"تم بھی بیٹا یہ چھوٹی سی جاب چھوڑ کر میری فیکٹری سنبھال لو۔۔۔۔"

خاور صاحب نے کہا

"نہیں میں اسی جاب سے خوش ہوں۔۔۔۔"

آرب نے سنجیدگی سے کہا۔۔اور چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا

ایدہ اور خاور صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

بیل بجنے پر وہ روم سے باہر نکلی۔۔۔۔

"اس وقت کون آ گیا"

وہ ابراہیم کو دیکھ کہنے لگی

"ملازمہ ہو گی کھول دے گی۔۔۔۔۔چائے تیار ہے۔۔ تم چلو اندر۔۔۔۔۔"

وہ چائے ڈالنے لگا

وہ مڑ کر اندر جانے ہی لگی تھی۔۔۔۔

کہ ابراہیم کا پاؤں زمین پر پڑے پانی پر پڑا۔۔۔اور وہ لڑکھڑا کر گرا۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی چائے اس کے ہاتھ پر گری۔۔۔۔

اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔۔

منہا تیزی سے اس کی جانب بھاگی۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو"

منہا نے دیکھا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

تکلیف کی شدت اس کے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔۔

اس کا دوسرا ہاتھ اس کے پاؤں پر تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا ایبو۔۔۔۔۔"

منہا گھبرائی

"پتا نہیں پاؤں میں درد ہو رہا ہے"

وہ منہ بناتا کہنے لگا

"کیا ہوا؟" تبھی نوریض اور رتبہ وہاں آئے۔۔۔۔"

انہیں دیکھ چونکے

"نوریض دیکھو نا ایبو سے اٹھا بھی نہیں جا رہا اس کے پاؤں میں درد ہو رہا

ہے۔۔۔۔"

منہا نے نوریض کو کہا

"کیا ہوا ایبو۔۔۔۔"

نوریض نے اس کا پاؤں کا جائزہ لیا

"پتا نہیں یار ہلا یا بھی نہیں جا رہا۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

"کہیں ٹوٹ ووٹ نہیں گیا"

نوریض نے فوراً کہا

"تو بکواس ہی کیا کر"

ابراہیم نے اسے گھورا۔۔۔

"اسے ڈاکٹر کے پاس لے چلتے نوریض۔۔۔اسے درد ہو رہا ہے"

منہا رونے کو تیار تھی۔۔۔

"چل اٹھنے کی کوشش کر۔۔۔"

نوریض نے سہارا دیا

"اب بے اٹھا نہیں جا رہا۔۔۔"

ایبو نے تکلیف سے کہا

"تو کیا میں تجھے گود میں اٹھاؤں؟ شرافت سے اٹھ"

نوریض غرایا۔۔۔

"اللہ ایسے دوست بھی کسی کو نہ دے"

ابراہیم نے لاچارگی سے کہا۔۔۔

"نوریض اسے چوٹ لگی ہے۔۔۔"

رتبہ نے ٹوکا

"تجھ سے اچھی تو رتبہ ہے۔۔۔۔کمینے"
ابراہیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ نوریض کا گلا دبا دے۔۔۔۔

مگر اس وقت اسے اس کی ضرورت تھی

❤❤❤❤❤❤

"تمھیں ڈیڈ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی"
ایدہ غرائی

"کیا کہ دیا ایسا میں نے؟"
آرب نے پوچھا

"ڈیڈ تمہارا بھلا چاہ رہے ہیں۔۔۔اور تم ایٹیٹیوڈ دکھا رہے ہو

ایدہ تلخی سے طنز کیا

"اوہ تم باپ بیٹی اپنا بھلا اپنے پاس رکھو"

آرب نے بے پرواہی سے کہا

"بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔میری بلا سے"

ایدہ کہتی بیڈ پر آنکھیں موند لیٹ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"نوریض کیا تم آج مل سکتے ہو؟مجھے ہوٹل کے کام کو ڈسکس کرنا تھا"

اس نے جلانے کے لیے جتایا کہ آرڈر ان کے پاس ہے

"سوری میں آج نہیں مل سکتا۔۔۔ابراہیم کی طبیعت ٹھیک نہیں"

نوریض نے کہا

"کیا ہوا خیریت؟"

آرب نے پوچھا

"پاؤں میں موچ آئی ہے۔۔۔رات سے اسی کے گھر پر ہوں"

نوریض نے بتایا

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے ہی فری ہو مجھے کال کرنا"

آرب نے کہا اور فون بند کر دیا

"کیا ہوا نوریض کو؟"
ایدہ جو موبائل میں گم تھی اس کی ادھوری بات سن پوچھنے لگی

"ابراہیم کو۔۔۔۔۔پاؤں میں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔"
آرب نے لاپرواہی سے بتایا

"کیا زیادہ چوٹ لگی ہے؟"
اسے فکر ہوئی

پتا نہیں۔۔۔۔"وہ اسی انداز میں کہنے لگا"

"ہمیں چلنا چاہیے اس کے گھر۔۔۔۔"

ایدہ نے فوراً کہا

"تمہیں جانا ہے تو جاؤ میں نہیں جا رہا"

وہ لیپ ٹاپ کھولنے لگا

وہ ہمارا دوست ہے۔۔۔۔ جو ہمیشہ ہمارے کام آتا تھا۔۔۔ تم سب بھول گئے۔۔۔ مگر مجھے یاد ہے۔۔۔ اور میں جاؤں گی۔۔۔"

ایدہ نے کہا

وہ اسی طرح بیٹھا تھا

آرب ایبو ہمیشہ سے بے قصور تھا۔۔۔ تمہاری اس سے ناراضگی بنتی نہیں۔۔۔"

ایدہ نے آخری وار کیا اور پرس اٹھانے لگی

وہ لمحہ بھر سوچتا رہا پھر لیپ ٹاپ بند کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

منہا رو کیوں رہی ہو؟" وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا"

اور وہ سامنے بیٹھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے کھڑے آرب کی نظریں اسی پر تھی

"منہا چپ ہو جاؤ۔۔۔وہ ٹھیک ہے"

ایدہ نے تسلی دی۔۔۔

مگر وہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔
بس روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔۔

"منہا میں ٹھیک ہوں"
ابراہیم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔ تمہارا ہاتھ بھی جل گیا۔۔۔۔اور دیکھو پاؤں"
"میں بھی موچ آگئی
وہ اس کا جائزہ لیتی کہہ رہی تھی۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ سب میں۔۔۔ مجھے دیکھو"

ابراہیم نے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔

میں نے بھیجا ہی کیوں تمہیں چائے لانے سب میری وجہ سے ہوا"

"ہے۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

وہ چوٹ اس کے نصیب میں تھی اگر تم نہیں بھیجتی تب بھی اسے"

"لگتی۔۔۔۔

آرب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہاں صحیح تو کہ رہا ہے آرب۔۔۔ تم خود کو بلیم مت کرو۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے"

"اب

ایدہ نے اسے چپ کروانا چاہا۔۔۔

"تم لوگ نہیں سمجھو گے۔۔۔۔اسے چوٹ لگی ہے میری وجہ سے۔۔۔۔کتنا درد ہو رہا ہو گا۔۔۔۔بس یہ بتا نہیں رہا۔۔۔۔"

منہا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ابراہیم اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔۔پھر ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

وہ لمحہ بھر اسے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر اس کے پاس گئی۔۔۔۔

"مجھے درد نہیں ہو رہا۔۔۔ہاں تمہیں روتا دیکھ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے محبت سے اسے دیکھا

ایم سوری۔۔۔" وہ اس کے گلے لگ پھر سے رونے کا شغل پورا کرنے لگی۔۔۔

پیچھے کھڑے آرب کا مانو ہاتھ کاٹو تو خون نہ نکلے۔۔۔

وہ ساکت تھا۔۔۔اس نے منہا کی محبت کو بھی کھو دیا تھا۔۔۔

وہ رو رہی تھی مگر اس کے لیے نہیں اس کے دوست کے لیے۔۔۔

جو اس کا شوہر تھا۔۔۔

اور ہاں اس کے لیے رونے والی تو کوئی نہیں تھی۔۔۔کوئی نہیں اس بیوی بھی نہیں۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ہائے بڈی۔۔۔۔ کیسا ہے؟" نوریض نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔
کمیل نے خوش دلی سے تھاما

"مجھے بہت اچھا لگا تو میرے گھر آیا"
کمیل نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"میں نے ایک ڈنر ارینج کیا ہے۔۔۔ ہم سب دوست ہوں گے۔۔۔ پرانے دن یاد کریں گے۔۔۔ میں اسی وقت میں واپس جانا چاہتا ہوں۔۔۔"
نوریض نے افسردگی سے کہا

"میں بھی۔۔۔ وہ دن ہماری زندگی کے سب سے خوبصورت دن تھے۔۔۔"
کمیل نے خوش دلی سے کہا

"تو تو آئے گا ناپکہ ؟"

نوریض نے پوچھا

"یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے ؟میں ضرور آؤں گا"

کمیل نے محبت بھرے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے پھر 8 بجے ملتے ہیں۔۔۔بلائنڈ فرینڈز کی یادیں تازہ کرنے کے لیے"

نوریض ہاتھ ملاتے جانے کے لیے مڑ گیا۔۔۔

"توتم دونوں آؤ گے پکا؟"
نوریض نے مسکرا کر پوچھا

"ہاں کیوں نہیں آئیں گے۔۔۔۔ بلکل آئیں گے"
ایدہ خوش ہوئی

وہ بلائنڈ فرینڈز کا بریسلیٹ سب پہن کر آنا۔۔۔ کمیل کو بھی"
"کہنا۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں سب سب پہلے جیسا ہو جائے۔۔۔۔
نوریض نے سنجیدگی سے کہا

ہاں میں نے اور آرب نے تو سنبھال کر رکھا ہے بریسلیٹ۔۔۔۔۔ ہم"
"بلائنڈ فرینڈز کو کبھی نہیں بھول سکتے۔۔۔
ایدہ نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔

نوریض مسکراتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

"یار کہاں ہو منہا"

ابراہیم نے آواز لگائی

بس آگئی "منہا سوپ لیے کمرے میں داخل ہوئی"

"میرا لیپ ٹاپ دے دو"

ابراہیم نے کہا

"کوئی کام وام نہیں کرنا یہ سوپ پیو"

اس نے سائیڈ پر سوپ رکھا

"کام تو مجھے کرنا ہو گا آج آفس بھی نہیں گیا"
ابراہیم نے فکر مندی سے کہا

"نہیں کام نہیں رکھو اسے"
منہا نے اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیا۔۔۔

"ایک شرط پر۔۔۔ تمہیں اپنے ہاتھوں سے پلانا ہو گا"
ابراہیم نے پاس بیٹھی منہا کو مسکرا کر دیکھا

"ہاں میں پلا دوں گی۔۔۔"
منہا نے سوپ سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا

"اللہ ایسی بیوی سب کو دے"

ابراہیم نے سوپ پیتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاتھ جلا ہوا ہے تیرا۔۔۔اسی لیے پلا رہی ہوں"

منہا نے اس کی خوشی پر پل میں پانی پھیرا۔۔

میں نہیں پی رہا" ابراہیم نے منہ بنا کر اسے دیکھا"

"اب کیا ہوا تجھے؟"

منہا نے فوراً پوچھا

"پہلے تو تم مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو۔۔۔آپ کہا کرو شوہر ہوں"

ابراہیم نے روٹھے انداز میں کہا

"ہیں۔۔۔زیادہ پھیل نہیں رہا تو۔۔۔؟"

منہا نے اسے دیکھا

"تو۔۔ کیا ہوتا ہے۔۔۔آپ کہا کرو"

ابراہیم ہنسی دباتے سنجیدگی سے کہا

"لگتا دو دن سے جو خدمت ہو رہی ہے ہضم نہیں کر پا رہے آپ"

منہا نے آپ پر زور دیا۔۔۔

اور ابراہیم کی کب سے روکی ہنسی مزید روک نہیں پایا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"انابیہ سے کوئی بات ہوئی؟"

ایدہ نے پوچھا۔۔

"نہیں وہ ملک سے باہر گئی ہے۔۔۔۔دو دن بعد آئے گی"

کمیل نے بتایا

"نوریض نے دعوت کا بولا تجھے؟"

"ہاں... کل آیا تھا"

کمیل نے سادگی سے کہا

میں کہتی تھی نہ کامی ایک دن میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔ ہم دوست پھر سے ایک ہو جائیں گے۔۔۔ ہم پھر کمینہ گروپ بنائیں گے۔۔۔۔ پھر سے "بلائنڈ فرینڈز کا بریسلیٹ پہنیں گے

ایدہ خوش دلی سے کہتی چلی جا رہی تھ

"اوہ ہاں۔۔۔۔ وہ بریسلیٹ پہن لینا ضرور۔۔۔۔"

ایدہ نے یاد آنے پر کہا

"وہ بریسلیٹ تو گم ہو گیا مجھ سے"

کمیل نے یاد کرتے ہوئے کہا

"گم کیسے ہو گیا؟"

ایدہ نے پوچھا

تبھی احد کے رونے کی آواز ایدہ کے کانوں میں پڑی۔۔۔

"کامی بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔احد اٹھ گیا

اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی

❤❤❤❤❤❤

دروازے پر دستک ہوئی اور آرب اور ایدہ اندر داخل ہوئے

"ویلکم ویلکم"

نوریض نے مسکرا کر کہا

کیسے ہو؟"آرب نے سوال کیا"

"ایک دم فٹ۔۔۔۔اندر آؤ"

نوریض نے صوفے کی جانب اشارہ کیا

جہاں ابراہیم پہلے سے بیٹھا کشمالہ کے ساتھ

"طبیعت کیسی ہے ابراہیم؟"

آرب نے سنجیدگی سے سوال کیا

"طبیعت تو میری ٹھیک ہی تھی بس پاؤں میں چوٹ لگی تھی"

ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

تبھی منہا وہاں آئی۔۔۔۔

آرب نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر بیٹھ گیا

اور ویسے بھی جس کے پاس اتنی خدمت کرنے والی بیوی ہو۔۔۔اس کا پاؤ"
"ہی کیا جسم کا اور روح کا ہر زخم بھر جاتا ہے۔۔۔۔

ابراہیم نے محبت سے منہا کو دیکھا۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہو ایبو محبت کرنے والی بیوی ہونی چاہیے۔۔۔جیسے آرب کو"
"میں ملی

ایدہ نے پاس بیٹھے آرب کا ہاتھ تھاما

(بدقسمت بےچارہ)

نوریض نے دل میں کہا

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔کافی ہو گا۔۔۔وہ ہے ہی لیٹ لطیف"

نوریض ہنس کر کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"سوری یار تھوڑا لیٹ ہو گیا"

کمیل نے نوریض سے ملتے ہوئے کہا

نوریض کی نظر اس کے ہاتھوں پر تھی

مگر وہاں کوئی بریسلیٹ نہیں تھا

نوریض نے ابراہیم کی جانب دیکھا

اور نفی میں سر ہلایا

کمیل بھی ان کے ساتھ آ بیٹھا

"تو کبھی ٹائم پر نہیں پہنچتا کامی"

ابراہیم نے کہا

"کالج میں تو تو بھی میرے ساتھ ہی آتا تھا۔۔۔"

کمیل نے جیسے یاد دہانی کروائی

"ہاں اور دونوں کا ایک ہی کام ہوتا تھا لڑکیاں سیٹ کرنا"

ایدہ نے ہنس کر کہا

منہا کو جیسے اس کی بات بری لگی۔۔۔

منہا کے فوراً تاثرات چینج ہوئے

آرب اس بات پر مسکرایا۔۔۔

"پھر بھی کالج کی سب سے حسین لڑکی کو لے اڑا میں۔۔۔۔"

ابراہیم نے جیسے ان کا پتھر انہی پر مارا

ایدہ کی ہنسی غائب ہوئی

"کتنا اچھا لگ رہا ہے پھر سے ایک ساتھ بیٹھنا۔۔۔ کتنی یادیں تازہ ہو گئی نا"

کمیل نے کہا

"ہاں۔۔۔ بلائینڈ فرینڈز کا ٹائٹل ہمارا ہے"

آرب نے کہا

"کامی تیرے ہاتھ میں بریسلیٹ نہیں ہے"
ابراہیم نے سوال کیا

ہا۔۔۔۔ہاں وہ میں بھو۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کمیل کوئی بہانہ بناتا"
ایدہ نے بات کاٹی

اس کا بریسلیٹ گم ہو گیا۔۔۔اس نے کل ہی مجھے بتایا۔۔۔۔ مگر ایک دکھا"
"کر ہم ایسا بنوا سکتے ہیں
ایدہ نے کہا

"نہیں وہ مل گیا تھا بس میں پہننا بھول گیا"
کمیل نے فوراً کہا

ابراہیم اور منہا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

♥♥♥♥♥♥

"میں نے کہا تھا نا کمیل ہے"

نوریض نے ٹہلتے ہوئے کہا

"یار ہم سچ میں اندھے ہی تھے"

منہا نے کہا

"ان دونوں بہن بھائی نے مل کر ہمیں پھنسایا تھا"

نوریض کو غصہ رہا تھا

"ٹھنڈا ہو جا۔۔۔ابھی غصے کا وقت نہیں ہے۔۔۔"

ابراہیم نے صوفے سے ٹیک لگائے پرسکون لہجے میں کہا

"آرب کا کوئی قصور نہیں تھا اسے بھی دھوکا ہی دیا تھا ان لوگوں نے"

رتبہ نے انہیں دیکھ کہا

"وہ اتنا بے قصور بھی نہیں۔۔۔"

منہا نے رتبہ کو دیکھا

میری بات سن نوریض کنسٹرکشن کے لیے جو گلاس چاہیے۔۔۔وہ سب "

" کمیل کی فیکٹری سے بنیں گے

ابراہیم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

" واٹ۔۔۔؟"

نوریض نے اسے دیکھا

" پوری بات سن لے باپ"

ابراہیم نے اکتا کر کہا

"تم کرنا کیا چاہتے ہو ایبو؟"

منہا پوچھ بیٹھی

"ہوٹل کے ٹوٹل گلاس کا آرڈر کمیل کی فیکٹری کو دے دے۔۔۔ مگر جب مال تیار ہو گا ہم انکار کر دیں گے۔۔۔۔ یہ ایک بہت بڑا نقصان ہو گا کمیل کو۔۔۔۔ وہ ٹھیک ٹھاک پیسہ لگائے گا اس آرڈر پر۔۔۔۔ سمجھ"

ابراہیم نے نوریض کو سمجھاتے ہوئے کہا

نوریض نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

♥♥♥♥♥

"میم آپ ہی ہمارا ساتھ دے سکتی ہیں۔۔۔"

ابراہیم نے سامنے بیٹھی خاتون کو دیکھا

"پتا ہے مسٹر ابراہیم۔۔۔نوریض کو میں نے کبھی اپنا امپلائے نہیں سمجھا۔۔۔اسے میں نے ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھا ہے۔۔۔ایک دوست سمجھا۔۔۔کیونکہ یہ میرے ساتھ مخلص ہے"

وہ پراعتمادی سے کہنے لگی

اس نے ایک بار چار سالہ بیٹے کی جان بچائی تھی۔۔۔۔اگر یہ نہ بچاتا اسے تو"
"شاید آج میں بے اولاد ہوتی۔۔۔میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔۔
وہ پرانا وقت یاد کرتی کہ رہی تھی۔۔۔

"مگر نوریض نے مجھے کبھی نہیں بتایا یہ"
ابراہیم نے یاد کرتے ہوئے کہا

ہاں۔۔۔یہی تو اس کی خاص بات ہے۔۔۔کہ اس نے میرے زخمی بیٹے کو"
"ہسپتال پہنچایا اور خون بھی دیا۔۔۔اور اسے یاد بھی نہیں
وہ سنجیدہ تھی
ابراہیم حیرانی سے سن رہا تھا

ہاں مگر جب وہ انٹرویو کے لیے آیا تو میں نے اسے پہنچان لیا"

تھا۔۔۔اس کے بعد وہ میرے پاس جاب کرنے لگا۔۔۔ مگر وہ واقع ایک

"بہترین شخص ہے

وہ دل سے تعریف کر رہی تھی

میں جانتا ہوں۔۔۔اسی لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں... نوریض اور"

منہا کے ساتھ جو بھی ہوا میں نے آپ کو بتا دیا۔۔۔ ہمیں آپ کی ہیلپ کی

"ضرورت ہے

ابراہیم نے امید بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔

"اگر نوریض کو میری ہیلپ کی ضرورت ہے تو میں ضرور کروں گی"

وہ مسکرائی

"سر آپ سے مس انابیہ ملنے آئی ہیں"

ابراہیم آفس میں کام کرنے میں مصروف تھا جب سیکرٹری نے بتایا

مس انابیہ۔۔۔؟"اس کے چہرے پر اکتاہٹ ابھری"

"ٹھیک ہے آپ انہیں اندر بھیج دیں"

ابراہیم نے کہا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں انابیہ اندر داخل ہوئی

ابراہیم اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ کیا میں بیٹھ جاؤں ؟"

انابیہ نے پوچھا

"بیٹھیں۔۔۔۔

ابراہیم نے بنا کسی تاثر کے کہا

مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔ آپ میرے میسجز کا کالز کا جواب ہی "

"نہیں دے رہے

انابیہ نے شکوہ کیا

دیکھیں مس انابیہ۔۔۔ میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں۔۔۔۔ آپ مجھ "

"سے کیا چاہتی ہیں ؟

ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔پسند کرتی ہوں میں آپ کو"
انابیہ نے بنا جھجکے کہا

ابراہیم نے ابرو سکیڑی۔۔۔۔
لمحہ بھر وہ خاموش رہا۔۔۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔میں۔۔میں شادی شدہ ہوں"
ابراہیم کو اس لڑکی کی بے وقوفی پر سر پیٹنے کا دل چاہ رہا تھا

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔میں دوسری بیوی بھی بننے کے لیے تیار ہوں"
وہ جذباتی ہوئی

"ایسا بھی کیا دیکھ لیا مجھ میں۔۔۔۔"

وہ کرسی سے کھڑا ہوا

ابراہیم میں نے جب سے آپ دیکھا۔۔۔۔پسند کرنے لگی۔۔۔۔ مگر جب"
سے آپ نے مجھے ریجیکٹ کیا۔۔۔ مجھ میں آپ کو پانے خواہش بڑھتی چلی
"گئی۔۔۔۔

وہ بھی کھڑی ہوئی

آپ پاگل ہو گئی ہیں۔۔۔۔سچ میں۔۔۔دیکھیں آپ بہت اچھی لڑکی ہیں"
۔۔آپ کو کوئی بھی مل جائے گا۔۔۔۔ مگر میں نہیں۔۔۔۔میں اپنی بیوی
"سے بہت محبت کرتا ہوں

ابراہیم نے صاف گوئی سے کام لیا

" مگر مجھے کوئی بھی نہیں چاہیے۔۔۔ صرف آپ چاہیے ہوابراہیم "
وہ اس کی جانب دیکھ کہنے لگی

کیا عجیب ضد لگائی ہوئی ہے۔۔۔۔ جائیں یہاں سے آپ۔۔۔۔اور دوبارا "
مجھے کال مت کیجیے گا پلیز "
وہ تلخی سے کہنے لگا۔۔۔۔
انابیہ کی آنکھوں میں آنسوں تیر آئے۔۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے تیزی سے باہر نکل گئی

♥♥♥♥♥

میں ایڈوانس بھیج دوں گی۔۔۔ باقی کا اماؤنٹ آپ کا آرڈ پورا کرنے پر مل "
جائے گا "

سلطانہ میم نے کہا۔۔۔

"جی جی فکر ہی مت کریں۔۔۔ آپ کا آرڈر وقت پر پورا ہو گا"
کمیل نے مسکرا کر کہا

سلطانہ میم کے جاتے ہی کمیل نے مینیجر کو کال کی۔۔۔ اور میٹنگ ارینج
کرنے کو کہا۔۔۔

یہ بہت آرڈر تھا۔۔ اسے یہ آرڈر ٹائم سے پہلے کمپلیٹ کرنا تھا۔۔۔

اس نے خاور صاحب کو کال کی۔۔۔۔اور ایک رقم کی مانگ کی۔۔۔۔وہ جانتا تھا اس آرڈر سے انہیں بہت فائدہ ہو گا۔۔۔۔

"پہلے ان کی ایڈوانس کی رقم آنے دو۔۔۔پھر کام شروع کرنا۔۔۔۔"
خاور صاحب نے کہا

ارے نہیں بابا وہ اعتبار والی خاتون ہے۔۔۔میرا دوست نوریض ہے"
"نا۔۔وہ ہی سنبھالتا ہے سارا کام ان کا۔۔۔۔
کمیل نے کہا

پھر بھی تم ایک بار نوریض سے بات کر لو۔۔۔۔پھر اکاؤنٹ سے نکال لینا"
"رقم۔۔۔۔
خاور صاحب نے کہا

ان کے فون بند کرتے ہی کمیل نے نوریض کو کال ملائی

"تیری میم آئی تھی یار آج۔۔۔ میم سلطانہ۔۔۔۔ آرڈر دے کر گئی ہیں۔۔۔ مگر چیک نہیں دیا انہوں نے"
کمیل نے کہا

"فکر ہی مت۔۔۔ جتنا اعتبار تو مجھ پر کر سکتا ہے نا اتنا ہی ان پر کر سکتا ہے۔۔۔ وہ دھوکا دینے والی خاتون نہیں ہے تجھے پتا ہے۔۔۔ تو کام شروع کر۔۔۔۔ پیسے دلوانا میرا کام ہے یار"
نوریض نے تسلی دی

تجھ پر تو پورا بھروسہ ہے یار۔۔۔ چل میں کام شروع کرواتا ہوں۔۔۔ تو"
"لگانا چکر میرے پاس۔۔۔۔

کمیل نے انوائیٹ کیا

"ضرور۔۔۔ ہم تو تیری بادشاہی میں ہیں یار۔۔۔۔"

نوریض نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔

اور یہاں وہاں کی بات کر فون بند کر دیا

❤❤❤❤❤

(میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ پسند کرتی ہوں میں آپ کو)

وہ کاؤچ پر ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

(مگر مجھے کوئی بھی نہیں چاہیے۔۔۔ صرف آپ چاہیے ہو ابراہیم)

وہ گہری سوچ میں تھا۔۔۔

جب منہا وہاں آئی۔۔۔ مگر وہ بے خبر سوچوں میں گم تھا

منہا نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال بکھیرے۔۔۔

ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔

"کیا بات ہے پریشان ہے کسی بات سے ؟"

منہا اس کی گود میں بیٹھی۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔پریشانی ہوئی بھی تو تمہارے قریب آنے سے ہی غائب "
"ہو گئی سمجھو۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کے گرد حصار مضبوط کیا۔۔۔۔

منہا اس کی بات پر مسکرائی۔۔۔۔اور اس کے گال پر محبت سے مہر ثبت
کی۔۔۔۔

میں تمہارے علاوہ اپنی زندگی میں کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔میں "
"تمہیں کبھی کھونا نہیں چاہتا منہا
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کہنے لگا۔۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔۔میں کسی کا تصور بھی نہیں آنے دوں گی۔۔۔۔تم "
"صرف میرے رہو گے۔۔۔ہمیشہ اور میں صرف تمہاری

وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھے حق سے کہنے لگی۔۔۔۔

ابراہیم کے ہونٹوں پر بے اختیار ہی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اسے قریب کیا اور اس کے ہونٹوں پر وہی عمل دہرایا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے کیا تھا۔۔۔۔

"ابھی نہیں۔۔۔۔۔۔"۔ منہا نے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"اچھا ادھر آؤ۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔۔" وہ ہنستا سیدھا ہوا

"نو۔۔۔" وہ مسکراتی نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہوئی۔۔۔

یار منہا۔۔۔۔ "اس نے منہ بنایا"

"کہتے ہیں جب شوہر پیار سے بلائے تو جانا نہیں چاہیے"
منہا نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا

میں جیسے اٹھ نہیں سکتا؟" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا"

تمہارے پاؤں میں درد ہے ابھی" وہ کہتی مسکراتی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔"
ابراہیم بنا وقت ضائع کیے اس کے پیچھے لپکا۔۔۔
اس کے پاؤں میں واقع درد تھا تھوڑا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"سر آرڈر کمپلیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔ مگر ان کی کال نہیں آئی۔۔۔۔"
مینیجر نے کمیل کو کہا

"تو تم کرتے کال۔۔۔۔"
کمیل نے کہا

سر میں تین دن سے کال کر رہا ہوں مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔آج میں نے"
"فضل کو بھی ان کے آفس بھیجا تھا مگر انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔
اس نے پوری تفصیل دی

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔آپ خود جائیں ان کے آفس۔۔۔۔میں بھی"
"بات کرتا ہوں
کمیل نے تسلی دی

"جی سر"

وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اور کمیل نے سلطانہ میم کا نمبر ڈائل کیا مگر نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے نوریض کو کال ملائی۔۔۔۔۔

مگر کتنی ہی کال جانے پر کال رسیو نہیں ہوئی۔۔۔۔

ایک خوف کی لہر اس میں سرائیت کر گئی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیوں وہ مجھے پسند نہیں کرتا؟"

وہ ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔۔

دیکھیں آپ بہت اچھی لڑکی ہیں۔۔آپ کو کوئی بھی مل جائے گا۔۔۔مگر)

(میں نہیں۔۔۔میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں

اس کی سماعت سے جملہ ٹکرایا۔۔۔۔

دو آنسوں اس کے گال پر پھسلے۔۔۔۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔۔۔۔

دل پھٹنے کو تیار تھا۔۔۔

ٹکرائے جانے کا احساس اسے کھائے جا رہا تھا۔۔۔

مگر فل ابھی ضد پر تھا وہ شخص چاہیے بس وہی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے یک دم اندھیرا چھایا۔۔۔اور اب گاڑی کو وہ سنبھالنے پر بھی سنبھال نہ سکی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

اس نے مزید دو دن انتظار کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔۔
میم سلطانہ کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔
اور نوریض کال اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔۔

مینیجر بھی گیا مگر نہ ہی میم سلطانہ ملی اور نہ ہی نوریض۔۔۔انہیں انکار کر کے واپس بھیج دیا گیا۔۔۔۔

"میم سلطانہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

اس کا رخ نوریض کے آفس کی جانب تھا۔۔۔

"مجھے میم سلطانہ سے ملنا ہے"

کمیل نے ریسیپشن پر بیٹھی خاتون کو کہا

"سوری سر وہ یہاں نہیں ہیں۔۔۔"

انکار سنتے ہی اس کا غصہ ابھرنے لگا

"نوریض تو ہو گا۔۔۔انہیں کہیں کمیل رئیسی آیا ہے"

کمیل نے ضبط سے پوچھا

"ایک منٹ سر"

اس نے فون اٹھایا اور نوریض کو کمیل کا بتایا۔۔۔

اجازت ملنے پر کمیل کو اندر بھیج دیا گیا

نوریض۔۔۔۔"وہ اندر داخل ہوا۔۔۔"

نوریض سامنے ہی کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔

اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔

"یار نوریض یہ سب کیا ہے۔۔۔سلطانہ میم کوئی رابطہ نہیں کر رہی۔۔۔نہ

تو کوئی جواب دے رہا ہے۔۔۔وہاں مال تیار ہے۔۔۔"

کمیل نے سنجیدگی سے تفصیل دی

"لیکن اب ہمیں مال نہیں چاہیے"

نوریض نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

واٹ ؟" کمیل کو جھٹکا لگا"

"تو بیٹھ میں بتاتا ہوں ۔۔۔ بیٹھ نا"

نوریض نے بیٹھنے پر زور دیا

میں باسل سے ملا تھا ۔۔۔ اس نے بتایا ۔۔۔ بلکہ اس نے مجھے "

" سمجھایا ۔۔۔ کہ دوستی پر اندھا یقین نہیں کرنا چاہیے ۔۔۔ مگر یہ دیکھ ۔۔۔۔

نوریض نے کوٹ کی بازوں کو اوپر کر کلائی پر بندھا بریسلیٹ دکھایا

کمیل کا حلق خشک ہوا باسل کا نام سن

ہم تو بلائنڈ فرینڈز تھے۔۔۔۔میں نے تجھ پر اندھا بھروسہ کیا تھا ایک "
" بار۔۔۔یاد ہے۔۔۔جبکہ مجھے کرنا نہیں چاہیے تھا
نوریض نے کاٹ دار لہجے میں کہا

نوریض۔۔۔۔تو۔۔۔" کمیل نے کچھ کہنا چاہا مگر نوریض نے چپ کروایا"

نہ نہ۔۔۔میری بات سن۔۔۔کہتے ہیں دوستی دنیا کا سب سے خوبصورت "
رشتہ ہوتا ہے۔۔۔۔یہ ہر رشتے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔۔۔۔پھر تو نے کیسے
خون کے رشتے کی مفاد کی خاطر۔۔دوستی جیسے عظیم رشتے کا خون کر دیا
"کامی۔۔۔۔
نوریض نے سرخ آنکھوں سے سوال کیا۔۔۔

"تو کیا کہہ رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا"

کمیل نے کہا۔۔۔۔

اب سمجھا۔۔۔۔"نوریض نے کوٹ کی جیب سے دوسرا بریسلیٹ نکال کر"
اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔
ابراہیم اسے دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا۔۔۔۔
وہ اسی کا تھا۔۔۔۔
"یہ تیرا ہے جو چار سال پہلے تو اس رات گم کر چکا تھا"
نوریض نے یاد دہانی کروائی۔۔۔
وہ سر جھکا گیا۔۔۔۔

"ارے میرا چھوڑ۔۔۔ منہا کا سوچتا۔۔ وہ کتنی عزیت سے گزری تھی۔۔۔اس دن اگر تو ٹائم پر نہیں پہنچتا تو اس معصوم کی زندگی برباد ہو جاتی۔۔۔۔"

نوریض چل کر اس کے قریب آیا۔۔۔

"نوریض میں مانتا ہوں ہم سے غلطی ہوئی۔۔۔ مگر دیکھ میں معافی مانگ رہا ہوں۔۔۔ میں چار سال سے ہر دن پچھتایا ہوں۔۔۔ یقین جان"

کمیل نے اسے دیکھ کہا

"پچھتاوے سے چار سال واپس نہیں آجائیں گے۔۔۔ ہمارا اندھا اعتبار واپس نہیں آجائے گا "

نوریض نے تلخی سے کہا

دیکھ نوریض۔۔۔میرے بھائی۔۔۔بھول جاسب۔۔۔۔ہم پھر سے "

دوست بن کر رہیں گے۔۔۔۔میں منہا سے بھی معافی مانگ لوں

"گا۔۔۔۔

کمیل نے منت کی

نہیں کمیل رئیسی۔۔۔۔اب معافی کا وقت نکل چکا۔۔۔۔اب بدلہ "

"ہو گا۔۔۔۔ صرف بدلہ

نوریض نے چبا کر کہا۔۔۔۔

وہ ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے راز آج کھل چکے تھے۔۔۔۔

" جا نہیں اٹھا رہے مال۔۔۔۔جو کرنا ہے کر لے "

نوریض نے کمیل کو گھورتے ہوئے کہا

"نوریض تو میرا دوست ہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ میری فیکٹری کو بہت بڑا نقصان ہو گا۔۔۔"

کمیل نرمی سے سمجھانے لگا

"آہاں۔۔۔ کریکشن کر۔۔۔ دوست ہوں نہیں دوست تھا۔۔۔ تجھے بھی تو پتا لگے کہ دوست جب دشمن بنتا ہے تو دشمنوں سے بھی زیادہ بے رحم نکلتا ہے"

نوریض نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"تو۔۔۔ تو بس میم سلطانہ سے ملوا مجھے"

کمیل نے غصے کو پرے دھکیلا

سوری۔۔۔۔"نوریض نے منہ پھیرا۔۔۔۔"

"تمہاری میم نے آرڈر دیا تھا نوریض۔۔۔۔ ہم اتنا مال لے کر کہاں جائیں گے؟"

کمیل نے لاچارگی سے کہا

"دیکھو ہمارا سر درد نہیں ہے۔۔۔۔اتنی بڑی فیکٹری ہے بیچ دینا کسی کو"

نوریض نے لاپرواہی سے کہا

"اپنی میم سے بات کرو میری"

کمیل نے ضبط کرتے ہوئے حکم صادر کیا

کامی۔۔۔اوہ سوری مسٹر کمیل رئیسی۔۔۔۔ میم سلطانہ ملک سے باہر گئی "

"ہیں۔۔۔۔میں آپ کی بات نہیں کروا سکتا

نوریض نے مسکرا کر کہا

مال تو تجھے اٹھانا پڑے گا۔۔۔ورنہ میں جان سے ماردوں گا تجھے" کمیل نے

اسے جھٹ گریبان سے پکڑا۔۔۔۔

"اوہ سوری سوری۔۔۔میں تو ڈر گیا"

نوریض نے گھبراہٹ کا لبادہ اوڑھا

وہ دیکھ اوپر کیمرہ ہے۔۔۔۔۔تو مجھے ہاتھ بھی لگائے گا تو سب ریکارڈ "

"ہو گا۔۔۔۔۔ سمجھا

نوریض نے فاتحانہ انداز میں وارن کیا

کمیل نے ایک نظر کیمرے کو دیکھا پھر جھٹکے سے گریبان چھوڑا

" دیکھ لوں گا تجھے میں"
کمیل نے انگلی دکھا کر کہا۔۔۔۔

نوریض نے لاپرواہی سے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔
وہ اسے گھورتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

ابھی تو بدلہ شروع ہوا ہے کمیل رئیسی۔۔۔۔۔۔تجھے اور تیری بہن کو"
"رونے پر مجبور نہ کر دیا تو کہنا
نوریض نے اپنا کوٹ جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

(جا نہیں اٹھا رہے مال۔۔۔جو کرنا ہے کر لے)

کمیل نے سامنے پڑے گلاس کو اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔۔۔

"یہ تو نے اچھا نہیں کیا نوریض"

کمیل کا غصہ آسمان چھو رہا تھا

میں نے پھر سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا مگر تو نے اتنا بڑا دھوکا دیا"

"مجھے۔۔۔میں تجھے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

وہ غصے سے غرایا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔وہ بہت بڑا نقصان تھا جو اس نے اٹھایا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"وہ بلڈنگ کے رینوویشن کا کام کہاں تک پہنچا؟"
ابراہیم نے فائل پلٹتے ہوئے مصروفیت سے پوچھا۔۔۔۔

"سر کافی حد تک تو ہو چکا ہے اس ویک میں کمپلیٹ ہو جائے گا۔۔۔۔"
سیکریٹری نے بتایا

تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس نے کال رسیو کی۔۔۔"

"جی جی میں جانتا ہوں۔۔۔کیا ہوا؟"
ابراہیم نے تجسس سے پوچھا

"واٹ؟ کون۔۔۔کون سے ہاسپیٹل میں۔۔۔؟"
وہ پریشان ہوا

"مجھے نکلنا ہے تھوڑی ایمرجنسی ہے۔۔۔تم دیکھ لینا"
وہ سیکرٹری کو کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

وہ جلدی سے ہسپتال پہنچا روم نمبر پوچھ کر وہ انابیہ کے کمرے میں پہنچا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں کامی۔۔۔۔نو ٹینشن۔۔۔۔"
وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔اسے بیٹھا دیکھ ابراہیم کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"انابیہ نے ایک نظر سامنے سے آتے" ابراہیم کو دیکھا۔۔۔پھر فون بند کر دیا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ سب؟"
ابراہیم نے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟"

انابیہ نے سوچ چہرے کو دوسری طرف موڑا۔۔

"مس انابیہ۔۔۔میں ایسے کبھی بھی کہیں بھی آپ کے بلانے پر نہیں آ سکتا
ہوں"

ابراہیم نے ماتھے پر ہاتھ رکھے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"مگر آپ مجھے آواز دے کر دیکھیں۔۔۔میں کبھی بھی کہیں بھی پہنچ
جاؤں گی آپ کے لیے۔۔۔"

انابیہ نے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا

"انابیہ۔۔۔اپنا نہ صحیح اپنے ڈیڈ کا سوچیں اپنی فیملی کا سوچیں۔۔۔کچھ ہو جاتا
آپ کو تو؟"

ابراہیم نے نرمی سے سمجھایا

"کیوں؟آپ کو فرق نہیں پڑتا مجھے کچھ ہو جاتا تو"
ال‌مابیہ نے پر امید لہجے میں سوال کیا

نہیں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔پلیز اپنے بارے میں سوچیں۔۔۔میں"
"بار بار کہہ رہا ہوں۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے بھول جائیں۔۔۔
ابراہیم اب اکتا گیا تھا۔۔۔

"کیا آپ مجھ سے اچھے سے بات بھی نہیں کر سکتے۔۔۔؟"
وہ بھیگی آنکھوں سے پوچھنے لگی۔۔۔

ابراہیم کو اپنے رویے پر یک دم پچھتاوا ہوا۔۔۔
اس کے تاثر بدلے۔۔۔

"ایم سوری۔۔۔ مگر آپ مجھ سے وعدہ کریں دوبارا ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گی آپ۔۔۔ ٹھیک ہے؟"

ابراہیم اس کے پاس پڑی چیئر پر بیٹھا

انابیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"کچھ کھایا آپ نے؟" وہ پوچھ بیٹھا۔۔۔"

نہیں۔۔۔"انابیہ نے نفی میں سر ہلایا"

"اس نے سائیڈ ٹیبل سے پڑا جوس اٹھایا اور انابیہ کی جانب بڑھایا"

ابراہیم کا رویہ قدرے بہتر تھا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ اس کے پاس بیٹھا اس کی فکر کر رہا تھا۔۔۔

دروازے پر کھڑا اکمیل اس لمحے کو پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابراہیم کو گریبان سے پکڑ کر وہاں سے دھکے دے کر نکالتا۔۔۔۔

مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس نے جھٹ موبائل نکالا اور اس لمحے کو قید کیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"پتا نہیں کہاں رہ گیا یبو؟"
وہ لان میں بیٹھی اس کا ویٹ کر رہی تھی۔ 10 بج رہے تھے وہ ہمیشہ 8 بجے گھر آجاتا تھا

منہا کو اب فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

تبھی بیل بجی۔۔۔۔۔۔۔ منہا گیٹ کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سامنے سے آصف صاحب اور منیب آرہے تھے۔۔۔
منہا انہیں دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔
کہ سامنے سے آنے والے اس کے باپ اور بھائی تھے۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ پھر بھاگتی ہوئی ان تک گئی۔۔۔۔

بابا... "منہا آصف صاحب کی جانب بھاگی۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ مسکرائے۔۔۔۔

منہا بھاگ کر ان کے گلے لگی۔۔۔۔

اور کتنے عرصے سے وہ یہ سکون تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔

جو اسے آج نصیب ہوا تھا۔۔۔

وہ بے اختیار ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

ہمیں سب بتا دیا ہے ابراہیم نے۔۔۔۔ کہ جو ہوا اس کے پیچھے ایدہ"
" تھی۔۔۔۔

منیب نے کہا۔۔۔۔

منہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔آپ نے مجھے معاف کر دیا"
وہ منیب کے گلے لگی۔۔۔

"تمہاری غلطی تھی ہی نہیں تو۔۔۔ معافی تو ہمیں مانگنی چاہیے بیٹا"
آصف صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ہمیں معاف کر دو منہا"

منیب نے شرمندگی سے کہا

♥♥♥♥♥

"تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے یہاں مت آیا کرو۔۔۔ سمجھ نہیں آتی؟"
آصف صاحب نے تلخی سے کہا

"میں آؤں گا ضرور آؤں گا جب تک آپ لوگ منہا کو معاف نہیں کریں گے میں آتا رہوں گا"
ابراہیم نے ڈھٹائی سے کہا

فائقہ بیگم سامنے خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔
وہ بے بس تھی۔۔۔۔

آنٹی۔۔۔وہ بہت یاد کرتی ہے آپ سب کو۔۔۔آپ ماں ہو کر اسے یاد "
"نہیں کرتی۔۔۔۔
ابراہیم نے سوال کیا۔۔۔۔

فائقہ بیگم کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔۔
آخر کو وہ اپنی اولاد سے چار سال سے دور تھی۔۔۔

اسے اس گھر میں آنے کی اجازت دے دیں آپ۔۔۔خدا کا واسطہ "
"ہو۔۔۔باپ اتنے سخت دل تو نہیں ہوتے۔۔۔۔
ابراہیم نے بے بسی سے کہا

تمھیں سمجھ نہیں آرہی" منیب نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے" پکڑا۔۔۔

منیب۔۔۔۔۔۔"فائقہ بیگم یک دم چکرا کر زمین پر گری۔۔۔"

امی۔۔۔۔"منیب ان کی جانب بھاگا۔۔۔"
ابراہیم کی ان کی طرف لپکا۔۔۔

امی آنکھیں کھولیں۔۔۔"منیب پریشان ہوا۔۔۔"

"ہمیں ہاسپٹل لے کر جانا چاہیے انہیں۔۔۔"
ابراہیم نے کہا۔۔۔

منیب اور آصف صاحب انہیں لے کر ہسپتال پہنچے۔۔۔۔

ابراہیم بھی وہیں تھا۔۔۔۔

انہیں اٹیک آیا ہے۔۔۔۔"ابراہیم جو ابھی ڈاکٹر سے مل کر آیا تھا"

سامنے کھڑے آصف صاحب کی جانب دیکھ کہنے لگا۔۔۔

ایک ماں سے اس کی اولاد کو دور کرنے کا جو گناہ آپ کما رہے ہیں"

"نا۔۔۔۔آپ کو جواب دینا ہو گا۔۔۔۔روز قیامت ہی صحیح۔۔۔

ابراہیم نے چبا کر کہا۔۔۔

آصف صاحب نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔

آپ ان کے شوہر ہیں۔۔۔آپ انہیں منہا سے ملنے سے روک سکتے ہیں"
۔۔۔مگر آپ ایک ماں سے اس کی اولاد کو یاد کرنے سے آپ نہیں روک
سکتے۔۔۔۔"

ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"جو بھی ہوا تھا اس میں منہا کا قصور نہیں تھا۔۔۔اس کا بس یہ قصور تھا کہ
اس نے دوستی میں اعتبار کیا۔۔۔وہ بہت معصوم ہے سر۔۔۔وہ لوگوں
کے اصلی چہرے نہیں پہنچانتی۔۔۔"

ابراہیم نے انہیں تفصیل دی۔۔۔

وہ خاموش کھڑے تھے۔۔۔

منیب جو کچھ ہوا بہت غلط ہوا مگر اس کا قصور نہیں تھا۔۔۔یہ ان دونوں"
بہن بھائی کی پلاننگ تھی۔۔۔۔جسے نہ نوریض سمجھ سکا نہ میں اور نہ
"منہا۔۔۔ہم نے دوستی میں دھوکا کھایا ہے

ابراہیم نے پاس کھڑے منیب کو صفائی دی۔۔۔

منیب نے اس کی بات خاموشی سے سنی

یہ دیکھیں۔۔۔۔میرے جڑے ہاتھ دیکھ لیں۔۔۔اسے اس کی ماں سے"
"ملنے سے نہیں روکیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔اسے معاف کر دیں آپ لوگ

ابراہیم نے نم آنکھوں سے ہاتھ جوڑے۔۔۔

جسے آصف صاحب نے تھاما اور اسے گلے سے لگایا۔۔۔

انہیں فخر ہوا انہوں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ غلط ہاتھوں میں نہیں دیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

میں سارا پیسہ لگا چکا ہوں۔۔۔اور وہ مال نہیں اٹھا رہے۔۔۔۔میری"

"فیکٹری کو اتنا بڑا نقصان ہو گیا ایدہ۔۔۔۔

کمیل نے لاچارگی سے کہا

"نوریض ایسا کیوں کر رہا ہے؟ہم نے سب بھلا دیا وہ بھی بھول جائے"

ایدہ نے اسے دیکھ کہا

کیوں کر رہا ہے؟جیسے تجھے پتا نہیں۔۔۔۔سب تیری وجہ سے ہو رہا"

ہے۔۔۔اس دو ٹکے کی محبت کے پیچھے تو نے دوستی دشمنی میں

"بدلوادی۔۔۔

کمیل نے تلخی سے کہا

"اچھا اگر محبت کی یہی ویلیو ہے تیری نظر میں تو بھول جا تو بھی انابیہ کو۔۔۔۔اس کا بھی ایبو سے افیئر ہے نا۔۔"

ایدہ نے غراتے ہوئے کہا

"ایبو اگر شادی شدہ نہ ہوتا نا ایدہ۔۔۔میں ان کے راستے سے ہٹ جاتا۔۔۔مگر وہ انابیہ کو بھی دھوکا دے رہا ہے"

کمیل نے فکر مندی ظاہر کی

"تو بھی پیچھے مت رہ پھر بدلہ تو پھر بدلہ ہی صحیح۔۔۔"

ایدہ نے غصے سے کہا

❤❤❤❤❤

"گھر کب آؤ گی؟"

ابراہیم نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی

"کیوں میری یاد آرہی ہے؟"

منہا نے پوچھا

نہیں بلکہ مزہ آرہا ہے۔۔۔پورے بیڈ پر پھیل کر سوتا ہوں۔۔۔آرام "
"سے

ابراہیم نے فون کان سے لگائے شرارت سے کہا

"بس پھر سو جاؤ کیوں فون کر کے پوچھ رہے ہو۔۔۔کب آو گی کب آو گی"

منہا نے روٹھے انداز میں کہا

اور ابراہیم کا قہقہہ گونجا

آئی مس یو میری جان۔۔۔۔پتا ہے مجھے نیند ہی نہیں آرہی۔۔۔بیویوں "
"کے مائکے جانے پر حکومت کو پابندی لگانی چاہیے

ابراہیم نے بے اختیار کہا

منہا اس کی بات پر ہنسی۔۔۔

"اگر ایسا ہو جائے تو سارے شوہروں نے سڑکوں پر نکل آنا ہے۔۔۔"

منہا نے ہنس کر کہا

"میں تو نہیں نکلوں گا۔۔۔وہ لوگ اپنی بیویوں سے تنگ ہوں گے نا"

ابراہیم نے جواباً سنجیدگی سے کہا

"مطلب میں تنگ نہیں کرتی تمہیں؟"

منہانے سوال کیا

تنگ نہیں بہت تنگ کرتی ہو۔۔۔ مگر میں نے کمپرومائز کرنا سیکھ لیا"

"اب۔۔۔۔

ابراہیم نے بیچارگی سے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"ایو۔۔۔۔دفع ہو جا... بائے"

منہانے جواب سنے بنا ہی کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔

اور ابراہیم فون ہاتھ میں لیے ہنسنے لگا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"میں نے ایدہ سے بات کرلی ہے۔۔۔ بہت جلد ڈیڈ سے بھی کرلوں گا"

کمیل نے سنجیدگی سے سامنے بیڈ پر بیٹھی انابیہ کو کہا

"کیا؟ کون سی بات؟"
وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی

"ہماری شادی کی۔۔۔"
کمیل نے اسے بغور دیکھا

"شادی۔۔۔ہماری۔۔۔کمیل میں تمہیں انکار کر چکی ہوں"
انابیہ نے بے رخی سے کہا

"تمہارے پاس کوئی وجہ نہیں ہے انکار کی۔۔۔سمجھی۔۔۔ڈیڈ تمہارے بابا سے خود ہی بات کر لیں گے"

کمیل نے روب دار لہجے میں کہا

"میں کسی کو پسند کرتی ہوں کمیل تم زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ"

انابیہ نے غصے سے کہا

"اور وہ جسے تم پسند کرتی ہو وہ شادی شدہ ہے۔۔۔۔۔"

کمیل غرایا

انابیہ لمحہ بھر ساکت ہوئی

"میں جانتی ہوں"

انابیہ نے نظریں گھمائی

"کیا؟ تم جانتی ہو۔۔۔ پھر بھی۔۔۔۔۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟"

وہ پوچھنے لگا

وہ خاموش تھی۔۔۔۔

"تم اس سے دور رہو گی اب۔۔۔۔ ورنہ میں اسے جان سے مار دوں گا"
کمیل غرایا
اور اس کا جواب سنے بنا ہی باہر نکل گیا

❤❤❤❤❤

"میٹنگ کی ساری ڈیٹیل مجھے بھیجو۔۔۔۔"
ابراہیم پاس کھڑے کسی امپلائے کو سمجھا رہے تھے۔۔۔۔

جب دروازے سے اندر آتے کمیل پر نظر پڑی۔۔۔

وہ کمیل کی جانب بڑھ گیا

"کامی۔۔۔ہائے بڈی۔۔۔تو یہاں؟"

وہ اسے اپنے آفس دیکھ حیران ہوا تھا

"میں تجھ سے ہی ملنے آیا تھا"

کمیل نے کہا

"ویلکم۔۔۔آجا"

وہ اسے اندر بلاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

"کافی بھیجو۔۔۔"

اس نے ملازم کو حکم دیا۔۔۔۔

"ابرہیم جو تو کر رہا ہے نا وہ صحیح نہیں ہے"

کمیل نے کرسی سے ٹیک لگائے کہا

"میں نے کیا کیا؟"

وہ پوچھنے لگا

"انابیہ کے ساتھ ؟"

وہ اسے دیکھنے لگا

"انابیہ تو کیسے جانتا ہے اسے ؟"

ابراہیم چونکا

"سوال یہ نہیں بنتا سوال یہ بنتا ہے۔۔۔کہ تو شادی شدہ ہو کر بھی اس معصوم سے افیئر چلا رہا ہے۔۔۔اسے یوز کر رہا ہے۔۔۔جو میں تجھے کرنے نہیں دوں گا"

کمیل نے سنجیدگی سے دھمکی دی

ابراہیم مسکرایا

"پہلی بات تو میرا اس کے ساتھ کوئی افیئر نہیں۔۔۔۔اور دوسری بات"

وہ رک کر ٹیبل پر جھک کر اس کے تھوڑا قریب ہوا۔۔۔

کامی اسے دیکھ رہا تھا

"تیرا بھی اس کے ساتھ افیئر نہیں۔۔۔۔"

ابراہیم کہتے ہی کرسی سے ٹیک لگا کر ہنسا۔۔۔

کمیل کا مانو خون ہی جل گیا۔۔۔۔

"وہ میری دوست ہے"
کمیل نے اسے گھورا۔۔۔۔

"اگر دوست ہے تو یہ بات تو اسے سمجھا کیوں مجھ سے شادی شدہ کے پیچھے پڑی ہے"۔۔۔۔
ابراہیم نے لاپرواہی سے کہا

" سمجھا دوں گا اسے بھی۔۔۔بس تو دور رہ اس سے"
کمیل نے سنجیدگی سے کہا

"فکر مت کر۔۔۔میں بیوی سے محبت کرنے والا شخص ہوں۔۔۔باقی تو
دیکھ لے کیسے لڑکی کو راضی کرے گا"
ابراہیم نے بڑی نرمی سے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کمیل خاموش رہا۔۔۔
ملازم کافی رکھ کر گیا۔۔۔

"کافی پی۔۔۔۔اور فکر مت کر تیرا دوست ہوں۔۔۔اور میں دوستی میں
دھوکا نہیں کرتا"
اس نے طنزیہ کہا۔۔۔
کمیل شرمندہ ہوا

"سوری یار۔۔۔وہ بس میں تھوڑا پریشان تھا"

کمیل نرم پڑا

"کیوں خیریت؟"

ابراہیم نے پوچھا

یار فیکٹری پیچھے جارہی ہے۔۔۔نوریض نے مجھے برباد کردیا۔۔۔میں"

"اسے چھوڑوں گا نہیں

وہ تفصیل سے بتانے لگا

"نوریض کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔تو کہے تو میں بات کروں؟"

ابراہیم نے کہا

"نہیں کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔اب بدلہ ہو گا بس

کمیل کا چہرہ سرخ ہوا

"کیسا بدلہ ؟"

ابراہیم نے پوچھا

میم سلطانہ کے ہوٹل کی کنسٹرکشن کا کام چل رہا ہے نا۔۔۔۔مجھے وہ رکوانا"

ہے۔۔۔۔"

کمیل نے سوچتے ہوئے کہا

"کیسے بھی۔۔۔۔میرے ڈیڈ کے لیے کوئی مشکل نہیں"

کمیل نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

ابراہیم سوچ میں پڑ گیا

♥♥♥♥♥

" نوریض۔۔۔۔آرب کا کام کر دے اب"

ابراہیم نے کہا

مگر یار اس کا قصور نہیں تھا ایبو۔۔۔کیا ہم اس سے بدلہ لے کر صحیح کر رہے ہیں؟"

نوریض نے سوچتے ہوئے کہا

مجھے پتا ہے اس کا قصور نہیں تھا۔۔۔مگر ابھی میں جیسا بول رہا ہوں تو ویسا ہی کر۔۔۔۔"

ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا

"کیا ہوا سب خیریت؟"

نوریض اس کے رویے سے پریشان ہوا

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔بس تو کام رکوا دے"

ابراہیم نے حکم دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"احد گر جاؤ گے۔۔۔۔"

وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور سامنے ہی احد بال سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔

تبھی گیٹ سے اندر آتی پولیس پر ایدہ کی نظر پڑی۔۔۔۔

ایدہ نے ملازمہ کو واحد کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

ملازمہ اسے اٹھا کر لے گئی۔۔۔۔

ایدہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سر؟"ایدہ نے اخلاقاً پوچھا"

"مسٹر آرب کو بلا دیں آپ۔۔۔۔"

ایک پولیس والے نے نرمی سے کہا

"مگر کیوں؟"

ایدہ چونکی

ان کا ارسٹ وارنٹ ہے ہمارے پاس۔۔۔۔ ہم انہیں گرفتار کرنے آئے "

"ہیں

پولیس والے کی بات سن مانو ایدہ کو اگلا سانس نہیں آیا۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے۔۔۔۔

"آرب۔۔۔۔آرب۔۔۔۔"

ایدہ گھبرائی۔۔۔

کیا ہوا؟" وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔۔۔"

سامنے ہی پولیس کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگا

"آپ مسٹر آرب ہیں؟"

ایک پولیس والے نے سوال کیا

جی۔۔۔"آرب میں سر ہلایا"

"آپ کے خلاف وارنٹ ہے۔۔۔آپ کو چلنا ہو گا"

انہوں نے اسی تاثر سے کہا

اور آرب کے پاؤں تلے زمین نکلی۔۔۔

"نہیں۔۔۔آرب یہ لوگ تمہیں اریسٹ کیوں کرنے آئے ہیں؟"

ایدہ نے آرب کی بازو کو مضبوطی سے تھاما

"ایک منٹ"

آرب نے ایدہ کو تسلی دی۔۔۔

پھر سامنے کھڑے پولیس افسر کو دیکھا

"کیا میں جان سکتا ہوں۔۔۔ کس جرم میں؟"

وہ سوال کرنے لگا

"آپ نے میم سلطانہ کے ہوٹل کی کنسٹرکشن میں جتنا مال استعمال کیا ہے وہ سب دو نمبر تھا۔۔۔ مسل میں ملاوٹ کے کیس میں آپ کا نام آیا ہے۔۔۔"

انہوں نے تفصیل سے بتایا

"مگر یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"

آرب روہانسی ہوا۔۔۔

"یہ سب تو بعد کی بات ہے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا"

انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آرب نے لمحہ بھر سوچا۔۔۔پھر اثبات میں سر ہلایا

"آرب میں ڈیڈ سے بات کرتی تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ایدہ نے نفی میں سر ہلاتے اسے روکا

کچھ نہیں ہو سکتا اب ان کے پاس اریسٹ وارنٹ ہے۔۔۔مجھے جانا ہی "

"ہو گا...احد کا خیال رکھنا

اس نے ایدہ کا گال تھپتھپایا اور خاموشی سے ان کے ساتھ ہو لیا۔۔۔

"یہ سب اس نوریض نے کیا ہے۔۔۔۔"

کمیل بڑبڑایا

"کامی کچھ کر۔۔۔آرب کو باہر نکال"

ایدہ نے منت کی

"میں نے کہا ہے ڈیڈ کو۔۔۔ مگر ڈیڈ کو پہنچنے میں رات ہو جائے گی۔۔۔۔"

کمیل نے تفصیل دی

"ڈیڈ کو بھی ابھی شہر سے باہر جانا تھا"

ایدہ پریشان ہوئی

"تو فکر نہیں کر کچھ سوچتے ہیں"
کمیل نے اسے تسلی دی

"میں چھوڑوں گی نہیں اس نوریض کو"

ایدہ غرائی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ آرب کو کیسے جیل سے نکالے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"نوریض کو بھجوادیا کارڈ؟"

منہا نے پوچھا

"ہاں۔۔۔۔میں نے ڈرائیور کو دے دیا تھا"

ابراہیم نے بتایا

"تم خود دے کر آتے نا۔۔۔"

منہا نے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا

کمیل اور ایدہ کو مجھ پر شک نہ ہو تبھی ڈرائیور کے ہاتھ بھجوایا۔۔۔اور"

"ویسے بھی آرب جیل میں ہے تو بات گرم ہے ابھی

ابراہیم نے کہا

آرب جیل میں ہے؟" وہ چونکی"

ہاں ہوٹل کی کنسٹرکشن میں جو مال استعمال ہو رہا تھا وہ سب ملاوٹ والا" تھا۔۔۔ کمپنی نے جب چیک کیا تو آر ب ہی قصور وار نکلا۔۔۔ آج پورے دن سے جیل میں ہی ہے"

ابراہیم ہلکا سا مسکرایا

منہا خاموشی سے کھڑی کسی گہری سوچ میں ڈوبی

"کیوں؟ تمہیں برا لگا؟"

ابراہیم نے اسے دیکھا

"نہیں۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔"

وہ زبردستی مسکرائی

"یہ کارڈز۔۔۔دینے ہیں مجھے۔۔۔دیر ہو جائے گی رات تک آؤں گا۔۔"

ابراہیم نے ہاتھ میں لیے کارڈز دکھائے اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"شادی میں ضرور آنا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے اسے کارڈ دیتے ہدایت دی

"ممکن نہیں یار۔۔۔پہلے ہی بہت پریشانی ہے"

کمیل نے پریشانی نہیں چھپائی

"کیا ہوا خیریت؟"

وہ پوچھنے لگا

"آرب کو پولیس نے اریسٹ کر لیا ہے۔۔۔۔اس کا باس بھی اس سے خفا ہے۔۔۔"

کمیل نے اسے ساری تفصیل دی

"اوہو۔۔۔بہت افسوس ہوا" ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"یہ سب اس نوریض نے کیا ہے۔۔۔آرب نے بھی دوستی میں نوریض پر اعتبار کر کے دھوکا کھالیا۔۔۔جیسے میں نے کھایا تھا۔۔۔اس سب کے پیچھے وہی ہے"

کمیل نے حقارت بھرے لہجے میں کہا

نوریض کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔اس نے جو تیرے ساتھ اس پر ہی میں "
نے اس دن کے بعد سے ملنا چھوڑ دیا جو ایک دوست کو دھوکا دے سکتا ہے وہ
" مجھے بھی سکتا ہے
ابراہیم نے سادگی سے کہا

لیکن میں بھی اس نوریض کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔اس کی کوئی اوقات
" نہیں ہے میرے سامنے۔۔۔
کمیل غرایا

تبھی ملازمہ چائے رکھ کر گئی۔۔۔
ابراہیم نے کپ ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔۔

اس کی نظر کمیل پر ہی تھی اس کی آنکھوں میں نوریض کے لیے غصہ تھا۔۔۔

"میں نے تو نوریض سے بات چیت ہی چھوڑ دی۔۔۔۔ بندہ اتنا گر کیسے سکتا ہے۔۔۔ آخر کو ہم دوست ہیں سب"

ابراہیم نے چائے کی گھونٹ بھرتے منہ بنایا

"تو میرا سچا دوست ہے یار۔۔۔۔"

کمیل نے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا

"اب تو کیا کرے گا کامی؟"

ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا

"میں اس کے سارے بینک اکاؤنٹس سیل کروادوں گا۔۔روپے روپے کے
لیے اسے محتاج کر دوں گا۔۔۔۔۔وہ ابھی مجھے جانتا ہی نہیں ہے"
کمیل غصہ سے چبا کر کہنے لگا۔۔۔۔

ابراہیم نے ابرو اچکائی۔۔۔۔

"ہاں صحیح کر رہا ہے۔۔۔وہ ہے ہی اسی لائق۔۔۔۔"
ابراہیم نے کہتے ہی آخری گھونٹ بھری۔۔۔ مگر وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

"چل یار مجھے نکلنا بھی ہے گھر کے لیے زیمل کی شادی ہے۔۔۔۔۔بہت کام
ہیں گھر میں تجھے آنا ہے لازمی"
وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔
پھر مسکرا کر ملتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی نوریض کو کال ملائی۔۔۔۔

اگلی ہی بیل پر کال رسیو ہوئی۔۔۔۔

" ہیلو نوریض"

ابراہیم نے یک دم کہا

"ہاں کیا ہوا؟"

نوریض نے پوچھا

"تیرے اکاؤنٹ میں کتنا پیسہ ہے؟"

ابراہیم نے جھٹ پوچھا

"تجھے کیوں بتاؤں ؟یہ تو میں نے اپنی بیوی کو نہیں بتایا آج تک "

نوریض نے لاپرواہی سے کہا

ہاں تو مت بتا۔۔۔کمیل خود ہی پتا لگا لے گا۔۔۔۔جب تیرا اکاؤنٹ وہ سیل "

"کرے گا

وہ نوریض کی بات پر ٹھیک ٹھاک تپا تھا

ہیں۔۔۔کیا؟"اسے اگلا سانس نہیں آیا"

"پچاس ہزار چھوڑ کر چھوڑ کر سب رقم نکال لے"

ابراہیم نے جلدی سے مشورہ دیا

تو میں سارے نکالوں گا پچاس کیوں چھوڑوں۔۔۔ محنت کی کمائی ہے "

"میری

نوریض نے گھبرا کر کہا

"کمینے سارے نکالے گا تو اسے شک نہیں ہو گا مجھ پر؟"

ابراہیم نے جیسے اس بے عقل کو عقل دینی چاہی۔۔۔

"مگر میرے پچاس ہزار کون دے گا؟"

وہ الٹا پوچھنے لگا۔۔۔

تیرا باپ دے گا۔۔۔ میں فون کے اندر سے گھس کر تیرا قتل کر دوں گا"

"اور لاش کامی کے حوالے کر دوں گا۔۔۔۔

ابراہیم کا واقع اسے مارنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔

مگر وہ دور تھا ورنہ شاید وہ یہ نیک کام کر ہی دیتا۔۔

♥♥♥♥♥

کیسا لگ رہا ہے ؟" منہا نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔"

وہ جو زمین پر بیٹھا تھا۔۔اس کی آواز سن اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔
اور چل کر جیل کی سلاخوں کے قریب آیا جس کی دوسری طرف وہ کھڑی تھی۔۔۔

"تم تو بہت خوش ہو گی مجھے اس حال میں دیکھ کر ؟"

آرب نے کاٹ دار لہجے میں کہا

"تمہیں یہ لگتا ہے؟" منہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ خاموش رہا۔۔۔

"صحیح لگتا ہے۔۔۔مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں اس حال میں دیکھ
کر"

منہا نے کاٹ دار لہجے میں کہا

آرب نے اسے گھورا۔۔۔

"تمہیں بھی تو پتا لگے۔۔۔جب انسان بے قصور ہوتا ہے اور پھر بھی سزا ملتی
ہے۔۔۔اس سے صفائی نہیں مانگی جاتی۔۔۔تو وہ کتنا بے بس ہوتا
ہے۔۔۔کیسا محسوس کرتا ہے"

منہا نے سنجیدگی سے کہا

"میں نے یہ سہا ہے۔۔۔ چار سال پہلے میں نے بھی اپنے ناکردہ گناہ کی سزا کاٹی تھی۔۔ سب نے میرا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔ میرا کسی نے اعتبار نہیں کیا تھا"

منہا کی آنکھوں میں نمی تیر آئی تھی۔۔۔

آرب خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔
آج پہلی بار اسے وہ بے قصور لگی تھی۔۔۔

"مجھے تم پر ترس آتا ہے آرب۔۔۔ کہ تم آج بھی دھوکے کی زندگی جی رہے ہو۔۔۔ میں نے تم سے محبت کی تھی اس پر میں شرمندہ ہوں۔۔۔ مگر میں فخر سے کہہ رہی ہوں۔۔۔ میں ایبو سے عشق کرتی ہوں۔۔۔۔"

منہا کے لہجے میں ایک غرور تھا۔۔۔

جو آرب کو اندر تک جھلسا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"منہا یہاں آرب سے ملنے آئی تھی؟"

وہ کھڑی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

جہاں سے اس کے سامنے ہی منہا پولیس اسٹیشن سے نکل کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر باہر کھڑی سوچتی رہی۔۔۔۔

پھر اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

"کیسے ہو ہنی؟"

ایدہ نے فکر مندی سے آرب کو دیکھ پوچھا۔۔۔

"احد کہاں ہے؟تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔۔؟"

آرب نے بے زاری سے کہا

"مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔اور احد ٹھیک ہے بلکل۔۔۔وہ گھر ہے"

ایدہ نے فوراً بتایا

تو تم بھی گھر جاو احد کی فکر کرو میری نہیں۔۔۔۔میں ٹھیک"

"ہوں۔۔۔۔میرا بیٹا اکیلا ہے گھر جاؤ تم یہاں سے

آرب نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

۔۔۔

ایدہ اس کے لہجے ہی بے زاری کو بھانب گئی تھی۔۔۔۔
اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے ڈیڈ سے بات کی ہے کل تک تم باہر ہو گے۔۔۔۔۔"
ایدہ نے پھر سے فکر جتائی

"میں ٹھیک ہوں یار۔۔۔۔"
آرب نے فوراً کہا

"کسی چیز کی ضرورت تو نہیں تمہیں۔۔۔۔آبی۔۔۔۔آئی لو یو۔۔۔۔۔"
ایدہ نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ تم احد کے پاس جاؤ۔۔۔اس کا خیال "

"رکھو۔۔۔پلیز۔۔۔۔

آرب نے خاموشی سے منہ پھیرا۔۔۔

ایدہ کی آنکھ سے نا چاہتے ہوئے بھی ایک آنسوں گرا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کہاں سے آرہی ہو؟"

ابراہیم کی آواز پر وہ کمرے میں جاتی رکی۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

پیچھے ابراہیم کھڑا تھا۔۔۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ تسلی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

منہا نے تھوک نگلا۔۔۔

چہرے پر خوف تاری ہوا۔۔۔

"مم۔۔۔میں۔۔۔وہ۔۔۔میں گھر گئی تھی"

منہا نے فوراً کہا

"میں کارڈ دینے گھر گیا تھا۔۔۔۔تم نہیں تھی وہاں"

ابراہیم نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔

مم۔۔۔ہاں وہی تو کہنے والی تھی میں کہ گھر جا ہی نہیں سکی۔۔۔میں"

"بس مال گئی تھی ٹائم نہیں ملا

منہا نے بہانہ بنایا

"اچھا کیا لائی ہو مال سے ؟ دکھ تو کچھ نہیں رہا"

ابراہیم نے تشویش کی

" ہاں۔۔۔وہ"

اس سے پہلے منہا کوئی اور جھوٹ بولتی ابراہیم نے ٹوکا

"تم آرب سے ملنے گئی تھی؟"

ابراہیم نے سوال داغا

وہ لمحہ بھر ساکت ہو گئی۔۔۔

"تمہیں جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ابراہیم اس کے قریب آیا

"ہاں میں آرب سے ملنے گئی تھی۔۔تو۔۔۔کیا ہوا؟اعتبار نہیں ہے مجھ پر؟...۔"

منہا نے تلخی سے کہا

"میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔میں نے بس یہ کہا کہ تم سچ بتا سکتی تھی۔۔۔مگر بات تو یہ ہے کہ تم مجھے کچھ سمجھتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔"

ابراہیم غصے سے کہتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

منہا کو یک دم پچھتاوا ہوا۔۔۔وہ سر پکڑتی صوفے پر بیٹھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

پانچ سال ہونے والے ہیں۔۔۔ مگر میں اس شخص کے دل میں جگہ نہیں "

بنا پائی "

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوچنے لگی

" منہا میں نے تجھے ہرا دیا تھا۔۔۔ مگر تو ہار کر بھی جیت گئی۔۔۔ "

وہ بڑبڑائی

تم کیسے لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی ہو۔۔۔ مجھے کیوں نہیں آتا یہ "

ہنر۔۔۔۔ "

دو آنسوں اس کی آنکھ سے بہ نکلے۔۔۔

♥♥♥♥♥

شام میں انہیں نکلنا تھا اسی لیے وہ آج آفس نہیں گیا تھا۔۔۔
اور صبح جلدی اٹھ کر تیاری کرنے لگا۔۔۔۔

منہا کی جب آنکھ کھلی تو وہ ٹی وی دیکھ رہا تھا صوفے پر لیٹا۔۔۔ کشن سر کے نیچے دبائے۔۔۔ ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔

ابراہیم نے ایک نظر اسے دیکھا ھر دوبارا ٹی وی دیکھنے لگا

منہا خاموشی سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔
اور ناشتہ بنانے لگی۔۔۔۔

"غلطی بھی خود کی اور نخرے بھی مجھے دکھا رہی ہے"
وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔۔۔۔

پھر ریموٹ سے چینل چینج کیا
اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اس کا موڈ خراب تھا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں منہا ناشتے کی ٹرے لاتی دکھائی دی۔۔۔
ابراہیم زبردستی ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔۔

منہا نے لمحہ بھر اسکرین کو دیکھا جہاں انڈین ڈرامہ چل رہا تھا۔۔۔۔
وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

"ناشتہ کرلو۔۔۔۔۔"

منہا نے کہا

"میں ٹی وی دیکھ رہا ہوں مجھے تنگ مت کرو"

ابراہیم نے بے رخی سے کہا

"ٹی وی۔۔۔۔یہ ایڈین سیریل؟ تو یہ نہیں دیکھتا ابو۔۔۔"

وہ مسکرائی

ابراہیم نے اسکرین پر دھیان دیا وہ واقع کبھی نہیں دیکھتا تھا ڈرامہ وغیرہ۔۔۔۔

"اٹھ جاؤ۔۔۔۔"

منہا نے ہاتھ کھینچ کر اسے بٹھایا۔۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے"

وہ بے دلی ظاہر کرنے لگا

منہا نے اسے دیکھا

"اچھا ناراضگی مجھ سے ہے ناشتے سے تو نہیں۔۔۔۔ناشتہ کر لے"

اس نے اس کے سامنے چائے رکھی۔۔۔۔

منہا نے چائے میں چینی ڈالی اور ملانے لگی۔۔۔۔

وہ ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھتا پھر منہ بناتا یہاں وہاں دیکھتا۔۔۔۔

"پی لو۔۔۔۔"

منہا نے کپ اٹھا کر اسے دیا۔۔۔

"رکھ دو۔۔۔۔"

اس نے بے رخی سے کہا

منہا نے کپ رکھ دیا پھر دوسرا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

پھر ایک نظر اسے دیکھا جو اسی طرح منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔۔چائے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

منہا کا منہ اترا۔۔۔۔وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ابراہیم نے نظر گھما کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔"منہا نے کان پکڑ کر کہا۔۔۔"

ابراہیم نے پھر سے منہ پھیر لیا۔۔۔۔

منہا اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر اس کی جانب سے کپ اٹھایا اور ہونٹوں سے لگایا۔۔۔۔

منہا اسے اپنے کپ کی چائے پیتا دیکھ مسکرائی۔۔۔۔
پھر اس کا بازو تھام کر اس کے کاندھے پر سر رکھا۔۔۔۔
یہی تو وہ شخص تھا جو اس سے ناراض ہو کر بھی ناراض نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

آرب۔۔۔۔ "وہ اسے آتا دیکھ خوش ہوئی تھی۔۔۔"

احد بھی بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔۔

آرب نے اسے گود میں اٹھایا اور پیار کرنے لگا۔۔۔

"ڈیڈ آئیں نا۔۔۔۔"

ایدہ نے خاور صاحب کو دیکھ کہا۔۔۔

جو ابھی اس کی بیل کروا کر اسے ساتھ گھر لائے تھے۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا ڈیڈا ابھی زندہ ہے"

وہ ایدہ کو خود سے لگائے کہنے لگے۔۔۔

تبھی سامنے سے آتی سارہ بیگم دکھائی دی۔۔۔

ایدہ کا انہیں دیکھ منہ بنا۔۔۔۔

"آرب میرا بیٹا"

سارہ بیگم نے لپک کر آرب کو گلے سے لگایا

"کیسے ہو۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا؟"

وہ فکرمندی سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ "آرب مسکرایا۔۔۔"

اور انہیں پیار کرنے لگا

آرب ان سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ ماں سے مل کر بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ڈیڈ۔۔۔۔۔مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا"
کمیل نے کہا

"کیا ہوا خیریت؟"

خاور صاحب نے پوچھا۔۔

"ڈیڈ مجھے انابیہ پسند ہے۔۔۔۔ کیا آپ اس کے ڈیڈ سے بات کریں گے؟"
کمیل نے بنا تمہید باندھے پوچھا۔۔۔

وہ مسکرائے۔۔۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔ تم نے غلط لڑکی کا انتخاب نہیں کیا۔۔۔۔میں خوش ہوں تمہارے فیصلے سے"

خاور صاحب نے اس کی پسند کی داد دی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کیسی ہیں آپ اماں بی۔۔۔۔؟"

منہا نے پوچھا۔۔۔۔

"مجھے کیا ہونا۔۔۔۔زیمل سے پوچھو۔۔۔اسی کا منہ بنا ہوا ہے۔۔۔۔"

اماں بی نے کہا

"کیوں؟" وہ دونوں حیران ہوئے

"کیوں کیا؟ شادی میں اتنے کم دن رہ گئے اور آپ دونوں اب آرہے ہیں۔۔۔"

سونیا بیگم نے ڈپٹا

"میرا قصور نہیں ہے امی جی۔۔۔۔ میں روز بولتی تھی۔۔۔ یہ لے کر نہیں آئے مجھے"

منہا نے فوراً کہا۔۔۔

ابراہیم نے اسے گھورا۔۔۔

"مام۔۔۔ آفس میں اتنا کام ہوتا ہے آپ کو پتا تو ہے۔۔۔"

ابراہیم نے صفائی دی۔۔۔

"وہ دوسرے کمرے میں ہے۔۔۔دوستیں بیٹھی ہیں ان کی۔۔۔"

سونیا بیگم نے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔میں مل کر آتی ہوں"

منہا اٹھ کر دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

وہاں کچھ لڑکیاں بیٹھی تھی۔۔۔

منہا خوش دلی سے ملی۔۔۔

"یہ میری بھابھی ہیں۔۔۔ابراہیم بھائی کی وائف"

اس نے تعارف کروایا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں منہا ان کے ساتھ گھل مل کر باتیں کرنے لگی۔۔۔۔

ان میں سے ایک لڑکی تھوڑی چپ چپ تھی۔۔۔۔

بھابھی وہ جو لڑکی تھی نا۔۔۔۔صدف۔۔۔۔"زیمل نے کہا"

ہاں۔۔۔۔"منہا نے سموسہ توڑ کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا"

ہ رفیق انکل کی بیٹی ہیں۔۔۔۔انہوں نے بھائی کے لیے رشتہ بھیجا تھا"
"صدف کا۔۔۔۔
زیمل نے پاس بیٹھتے ہوئے بتایا

منہانے زیمل کو سر اٹھا کر دیکھا

"مگر بھائی نے انکار کر دیا تھا۔۔۔اسی لیے تو وہ زیادہ بات نہیں کر رہی تھی

آپ سے۔۔۔"

زیمل نے کہا

"اچھا۔۔۔مجھے تو نہیں بتایا ایبو نے"

منہانے آخری ٹکرا ابھی سموسے کا منہ میں ڈالا

"مجھے۔۔۔میں نے بھی ایسے ہی بتادی۔۔۔آپ بھائی سے ذکر نہیں کرنا

کیا پتا تھا آپ کو برا لگے گا۔"

وہ معصومیت سے کہنے لگی

براکیوں لگے گا؟میں تو ایبو کی ساری گرل فرینڈز کے نام جانتی تھی شادی"

"سے پہلے ہی

وہ سادگی سے بتانے لگی

"گرل فرینڈز؟بھائی کی گرل فرینڈ بھی تھی؟"

زیمل حیران ہوئی

"ایک ہو تو بتاؤں۔۔۔پلے بوائے تھا تمہارا بھائی"

منہا نے لاپرواہی سے کہا

"کیا؟"

زیل اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

تبھی ابراہیم کمرے میں آیا۔۔۔

بھائی"زیمل اٹھ کر ابراہیم سے ملی۔۔۔"

منہاٹرے اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"آج کھانا بہت مزے کا تھا۔۔۔کتنے دنوں بعد کھایا امی کے ہاتھ کا"
وہ خوش دلی سے کہنے لگی۔۔۔
اور آئینے کے سامنے کھڑی ایئر رنگز اتارنے لگی۔۔۔
ابراہیم پیچھے ہی کھڑا تھا

"کیا کہ رہی تھی تم زیمل سے۔۔۔میں پلے بوائے تھا؟"

ابراہیم نے سینے پر ہاتھ باندھے سوال کیا

"ہاں تو کیا نہیں تھے؟"

منہا نے مڑ کر اسے دیکھا

"جی نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔"

ابراہیم نے فوراً جواب دیا

"تو کرن کون تھی جس کی اسائمنٹ تم چوری کیا کرتے تھے۔۔۔۔"

منہا نے کاٹ دار لہجے میں سوال کیا

"وہ گرل فرینڈ نہیں تھی دوست تھی بس"

وہ روہانسی ہوا

"دوست تو میں تھی۔۔۔وہ تو گرل فرینڈ ہی تھی۔۔۔جسے چھوڑ کر تم نے

"مجھ سے شادی کرلی۔۔۔۔

منہا نے سادگی کے سارے ریکارڈ توڑے

"بس یہی گناہ ہو گیا مجھ سے"

ابراہیم نے منہ بنا کر کہا

"اب گناہ ہو ہی گیا تو تھوڑا ثواب کما لو بیوی کی عزت کر کے"

منہا نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں تم تو جیسے شوہر پر پھول برسا رہی ہو ماضی کے طعنے دے دے کر"

وہ چڑتے ہوئے کہنے لگا

"میں نے بس سچ بولا تمہیں برا لگ گیا۔۔۔۔"

منہا نے لاپرواہی سے کہا

"صحیح کہتے ہیں لوگ دوست سے کبھی شادی نہیں کرنی چاہیے ماضی میں بھی

بے عزتی۔۔۔۔حال اور مستقبل بھی تباہ۔۔۔۔"

وہ غصے سے کہتا باتھروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اور منہا کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔۔کس سے پوچھ کر تم نے رشتہ بھیجا"

انابیہ غرائی

"میں نے تمہیں بتایا تھا"

کمیل ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا

"میں نے تمہیں انکار کر دیا تھا۔۔۔"

انابیہ نے کہا

"میں نے بھی تمہیں اپنا جواب دیا تھا"

وہ بے پرواہ تھا

"تمہیں کیا لگتا ہے ایسے میں تم سے شادی کر لوں گی؟"

وہ غصے ڈے کہنے لگی

شافی تو تمہیں کرنی پڑے گی۔۔۔۔چاہے ہنس کر کرو یا رو "

"کر۔۔۔۔ سمجھی

کمیل نے مسکرا کر کہا

"میں نہیں کروں گی۔۔۔۔ سمجھے تم؟"

وہ اسے انگلی دکھاتی کہنے لگی

" تمہیں راتوں رات غائب کرنے کا ہنر تکھتا ہوں میں"

وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

انابیہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

اسے پہلی بار کمیل سے خوف آیا آرہا تھا۔۔۔۔

"میں کل جاؤں گی پارلر۔۔۔ فیشل کرواؤں گی ہیئر کٹنگ۔۔۔۔اور"
وہ روانی سے بولتی چلی جارہی تھی جب ابراہیم نے ٹوکا

"ہیئر کٹنگ؟ خبردار۔۔۔۔ تمہارے بال مجھے بہت پسند ہیں"
وہ روہانسی ہوا

"بال پسند ہیں میں نہیں۔۔۔"
وہ مسکرائی

"تم میں اور ہے ہی کیا؟"

وہ شرارتی انداز میں پوچھنے لگا

ایبو۔۔۔"اس نے چڑ کر ایک مکہ اس کی بازو پر رسید کیا"

ابراہیم ہنس کر بازو سہلانے لگا

"بس اب میں بات ہی نہیں کر رہی"

وہ منہ پھلائے کہنے لگی

"مزاق کر رہا تھا۔۔۔میری جان"

وہ اس کے گرد بازوں حمائل کرتے کہنے لگا

"مجھے پیزا لا کر دو"

منہا نے اسی انداز میں کہا

"پیزا؟اس ٹائم ؟"

ابراہیم چونکا

منہا نے اثبات میں سر ہلایا

"یار چار بجنے والے ہیں۔۔ صبح لادوں گا"

ابراہیم نے بے چارگی سے کہا

"نہیں ابھی۔۔۔ جاؤاور لے کر آؤ یہ سزا ہے تمہاری"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی

"یار منہا۔۔۔اب تم زیادتی کررہی ہو"

ابراہیم نے منہ بنایا

"اٹھو۔۔۔جلدی جاؤ"

منہانے روب۔دار لہجے میں کہا

وہ اسے گھورتا منہ بناتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا

منہا مسکرادی۔۔۔

یہ شخص ہی تو تھا جو نخرے اٹھوانا بھی جانتا تھا اور اٹھانا بھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پزا لیے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

اور کمرے میں آتے ہی سانس بحال کیے۔۔۔۔

"کیا ہوا؟"

منہا نے اسے دیکھ پوچھا

"چچی جاگ گئی تھی شکر انہوں نے دیکھا نہیں۔۔۔۔ یہ آدھی رات کی تمہاری فرمائشیں بھی مجھے اسمگلر بنا دیتی ہیں"

وہ منہ بسورتا کہنے لگا۔۔

اور منہا اس کی حالت دیکھ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ کشمالہ پاس بٹھائے اس کے بال بنانے میں مصروف تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

وہ اٹھ کر جاتا اس سے پہلے ہی رتبہ دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

وہ بیٹھ کر پھر سے کشمالہ کے بال سنوارنے میں لگ گیا۔۔۔

"سوری میں نے پہنچانا نہیں"

رتبہ کی آواز پر وہ چونکا۔۔۔

پھر اٹھ کر باہر گیا۔۔۔

سامنے ہی ایک لڑکی کھڑی تھی۔۔ جنس پر ہلکے براؤن رنگ کا ٹاپ پہنے۔۔۔ اسٹیپ کٹنگ بال کاندھوں پر بکھرے۔۔۔ وہ کوئی عام لڑکی نہیں لگ رہی تھی اسے۔۔۔

"مجھے نوریض سے ملنا ہے"

اس نے کہا

"جی میں ہوں نوریض۔۔۔ مگر آپ کون؟"

نوریض چلتا قریب گیا

"میں انابیہ ہوں۔۔۔ابراہیم کی فرینڈ"

اس نے تعارف کروایا۔۔۔

نوریض نے ابرو اچکائی۔۔۔۔

پھر رتبہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"اندر آئیں۔۔۔۔"

رتبہ نے کہا۔۔۔۔

وہ اندر جا کر صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔

"مجھے ابراہیم سے ملنا ہے"

انابیہ نے بیٹھتے ہی کہا

"تو میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں"

نوریض سامنے صوفے پر بیٹھا

"میں اسے کالز بھی کر رہی ہوں۔۔۔آفس بھی گئی تھی میں اس
کے۔۔۔ مگر میری بات نہیں ہو پا رہی۔۔۔میں نے آپ کا ایڈریس بھی
وہیں سے لیا۔۔۔ صرف آپ ہی ہیں جو میری ہیلپ کر سکتے ہیں۔۔۔"
انابیہ نے تفصیل دی

"میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟"
وہ حیرانی سے پوچھنے لگا

"دیکھیں میں سیف نہیں ہوں۔۔۔ابراہیم کا ایک فرینڈ ہے کمیل
رئیسی۔۔۔جو اتفاق سے میرا بھی دوست تھا۔۔۔ مگر اب وہ مجھے دھمکی
دے رہا ہے۔۔۔زبردستی شادی کرنے کی۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے بتانے لگی

"کمیل آپ سے شادی کیوں کرنا چاہتا ہے؟"

وہ حیرانی سے پوچھنے لگا

"کیوں کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ مگر میں نہیں کرتی۔۔۔میں نے انکار کیا تو وہ دھمکی دے رہا ہے"

انابیہ نے معصومیت سے کہا

"تو آپ اپنے گھر والوں کو بتائیں۔۔۔۔۔"

نوریض نے مشورہ دیا

"میرے گھر والوں کو بھی اس نے کنوینس کر لیا انہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔"

وہ مایوس ہوئی

"آپ کو کیوں نہیں ہے وہ پسند ؟"

نوریض نے سوال کیا

"کیونکہ میں ابراہیم کو پسند کرتی ہوں"

انابیہ نے فوراً کہا

نوریض کو مانو جھٹکا لگا۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا

♥♥♥♥♥

"یہ گاڑی میں نے لی تھی تو آپ کیسے کسی اور کو دے سکتے ہیں ؟"

ایدہ کو غصہ آنے لگا تھا

"دیکھیں میم آپ کوئی اور گاڑی لے لیں۔۔۔وہ ہم بیچ چکے ہیں"
سامنے کھڑے شخص نے ادب سے کہا

"ایسے کیسے بیچ دی۔۔۔یہ کوئی طریقہ نہیں ہوا۔۔۔۔مجھے وہی گاڑی
چاہیے"
ایدہ بضد تھی

"وہ تو نہیں مل سکتی مس ایدہ رئیسی"
پیچھے سے آنے والی آواز پر وہ پلٹی

سامنے سے نوریض چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔

چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

"نوریض۔۔۔۔"

ایدہ نے بے اختیار کہا

"ہاں۔۔۔میں نے ہی تو گاڑی خریدی ہے۔۔۔۔"

نوریض نے اطمینان سے بتایا

" تم جان بوجھ کر کر رہے ہو نا سب۔۔۔۔؟"

ایدہ نے پوچھا

ہاں۔۔۔"نوریض نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے لاپرواہی سے"

جواب دیا

"تم بہت غلط کر رہے ہو نوریض۔۔۔ہم دوست ہیں"
ایدہ نے اسے احساس دلانا چاہا

"اوہ تم تو یہ بات چار سال پہلے ہی بھول چکی ہو۔۔۔"
نوریض نے یاددہانی کروائی

نوریض کیا تم بھول نہیں سکتے سب۔۔۔ہم پھر سے دوست نہیں بن سکتے۔۔۔؟"
ایدہ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

"دوست ہی تو ہوں۔۔جیسی تم تھی چار سال پہلے۔۔۔۔"
نوریض مسکرایا

ایدہ نے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔

اب تو دیکھتی جاؤ تم میں کیسے تم سے اور تمہارے بھائی سے اپنا حساب چکتا "
" کرتا ہوں

نوریض بے رخی سے کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کامی یہ نوریض حد سے زیادہ بڑھ رہا ہے ہے کچھ کر اس کا
ایدہ نے کہا

نہیں۔۔۔۔یہ سب نوریض نہیں کر رہا۔۔۔نوریض کر ہی نہیں "
"سکتا۔۔۔۔اس سب کے پیچھے کوئی اور ہے
کمیل نے سوچتے ہوئے کہا

کون؟"وہ چونکی۔۔۔۔"

"ابراہیم قریشی۔۔۔۔۔"
وہ دماغ پر زور دیتا کہنے لگا۔۔۔

"ایبو؟ نہیں۔۔۔ایبو ایسا کیوں کرے گا۔۔۔وہ تو ہمارے ساتھ ہے۔۔۔۔"
ایدہ نے نا سمجھی سے کہا

نہیں۔۔۔۔نوریض ہم سب دوستوں میں سب سے شریف رہا"

"ہے۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔اس کے پاس اتنا دماغ ہے ہی نہیں۔۔۔

کمیل نے پر یقین لہجے میں کہا

مگر ایبو کا تو ہم نے کچھ نہیں بگاڑا۔۔الٹا اس دن منہا اور نوریض کو کڈنیپ "

کروا کر ہم نے اس کا فائدہ ہی کیا ہے۔۔۔اسے منہا مل گئی۔۔۔اسے ہمارا

"شکر گزار ہونا چاہیے

ایدہ نے احسان گنوانا چاہا۔۔۔

اتنی ہی تو عقل ہے تیرے اندر۔۔۔۔وہ کوئی منہا کا عاشق نہیں تھا جو "

ہمارے پلان پر ہمیں داد دیگا۔۔۔اس نے مجبوری میں شادی کی تھی

"۔۔۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ آج بھی منہا سے محبت کرتا ہی نہ ہو

کمیل ے اندازہ لگایا

"نہیں بھی کرتا پھر بھی اس کی ہم سے دشمنی بنتی نہیں۔۔۔۔اور چلو ہم نے نوریض اور منہا کو کڈنیپ کروایا میں نے دھوکے سے آرب سے شادی کی۔۔۔۔تو ہمیں سزا دے نا۔۔۔وہ آرب کے پیچھے کیوں پڑے ہیں۔۔۔؟"

ایدہ نے غصے سے کہا

"وہ آرب کے نہیں تیرے پیچھے پڑے ہیں آرب کو تکلیف ہو گی تو تجھے تکلیف ہو گی۔۔۔۔"

کمیل نے تلخی سے کہا۔۔۔

میں ان کی جان لے لوں گی کامی اگر انہوں نے میرے آرب کو کچھ بھی کیا تو۔۔۔ میں نے بہت مشکلوں سے اسے حاصل کیا ہے۔۔۔ میں اسے کھونا نہیں چاہتی۔۔۔"

ایدہ نے پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔۔

مگر دروازے پر کھڑے آرب کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ غصے میں ہے، پریشانی میں، یا پھر پچھتاوے میں۔۔۔۔ وہ ساکت کھڑا تھا۔۔۔

وقت بہت نکل گیا تھا۔۔۔۔ بہت آگے۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ سفید کاٹن کے سوٹ میں اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔۔

منہا آئینے میں اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔

"ویسے اچھے لگ رہے ہو"
منہانے مسکرا کر کہا

وہ جو گھڑی باندھ رہا تھا اس کی بات پر سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔۔

مجھے نہیں یاد میں نے لاسٹ ٹائم کب شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔۔مجھے لگتا"
"ہے مجھ پر سوٹ نہیں کرتی ایسی ڈریسنگ
اس نے تفصیل سے بتایا۔۔۔
وہ شاید آج بھی نہ پہنتا اگر منہانے زور نہ دیا ہوتا۔۔۔

"پہنا کرو۔۔۔۔اچھے لگتے ہو۔۔۔۔"

منہانے بال بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ابراہیم کی نظر اس کے کمر پر بکھرے بالوں میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔
اس کے بال ہمیشہ ابراہیم کو ایکٹریکٹ کرتے تھے۔۔۔۔

وہ چلتا اس کے قریب گیا۔۔۔۔

"مایوں زیمل کا ہے تمہارا نہیں"
اس نے اس کے زرد رنگ کے ڈریس کو دیکھ کر طنزیہ کہا۔۔۔۔

"میرا تو ہوا ہی نہیں۔۔۔۔نہ مہندی نا مایوں۔۔۔اور نہ ہی بارات۔۔۔۔۔"
اس نے مایوسی سے کہا۔۔۔۔

"تو سوچا زیمل پر ہی یہ پیلا رنگ پہن لوں۔۔۔۔۔"

وہ افسردگی چھپائے مسکرائی۔۔۔۔

ابراہیم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
وہ مسکرا نہیں سکا تھا۔۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔ یہ لو بال بناؤ میرے"
منہا نے ہاتھ میں پکڑا کنگھا اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

ابراہیم نے خاموشی سے تھام لیا۔۔۔۔
پھر خاموشی سے اس کی پشت پر کھڑا بال بنانے لگا۔۔۔۔

"پن لگاؤ"
اس نے پن دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ویسے دنیا کے سارے مرد یہ کام کرتے ہیں۔۔۔۔یا میں ہی زن مریدی کی لسٹ میں اول آؤں گا؟"

ابراہیم نے منہ بناتے پوچھا۔۔۔۔

"سب کا تو نہیں پتا۔۔۔۔مگر میرا ایبو سب سے الگ ہے"

منہا نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"مکھن لگا رہی ہو؟"

ابراہیم نے ہنسی دبائے پوچھا۔۔۔۔

"مکھن نہیں ابٹن۔۔۔۔"

منہا نے پاس رکھے باؤل سے ابٹن اٹھا کر انگلی کی مدد سے اس کے گال پر لگایا۔۔۔

ابراہیم نے اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا۔۔۔
پھر سامنے کھڑی منہا کو۔۔۔ جو ہاتھ میں باول لیے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"مام۔۔۔ ہم سے غلطی ہو گئی"
آرب نے سارہ بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

مجھے تو یقین نہیں آرہا یہ ایدہ اس حد تک گر سکتی ہے۔۔۔۔اس نے مجھے "
"دھوکہ دیا ہے
سارہ بیگم نے کہا

میں نے منہا پر یقین نہیں کیا تھا مام۔۔۔میں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا"
"تھا۔۔۔۔۔میں بہت برا ہوں مام
اس کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے تھے۔۔۔

تمہارا کوئی قصور نہیں تھا آرب۔۔۔اس جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہی "
"کرتا
سارہ بیگم نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

لیکن مجھے منہا پر یقین کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے نوریض پر یقین کرنا چاہیے تھا۔۔۔ ہم تو دوست بھی تھے نا۔۔۔ میں نے دوستی میں اعتبار نہیں کیا

"مام۔۔۔ میں نے اپنے دوستوں کو کھو دیا مام۔۔۔

آرب کسی بچے کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

سارہ بیگم سے اس کے آنسوں دیکھے نہیں جا رہے تھے۔۔۔

وہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی تھی۔۔۔

انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنا اور اپنے بیٹے کا سکون برباد کیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

سب رسم کر رہے تھے۔۔۔ زیمل پیلے رنگ میں سادی سی دلہن بنی بیٹھی تھی

۔۔۔۔

ابراہیم کی نظریں زیمل پر ہی تھی۔۔۔۔

منہا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں زیمل کو دیکھا۔۔۔۔

جو نظریں جھکائے بیٹھی کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"زیمل پیاری لگ رہی ہے نا؟"

منہا نے ابراہیم کی جانب دیکھا

"بہت۔۔۔۔ماشااللہ۔۔۔"

ابراہیم سامنے دیکھ مسکرایا

منہا نے اس کی آنکھوں میں اداسی کو بھانپ لیا تھا

"زیمل بڑی ہو گئی ہے۔۔۔یہ احساس آج ہوا ہے مجھے۔۔۔۔"

ابراہیم ہلکے سے مسکرایا

"بہنیں بھائیوں کے لیے کبھی بڑی نہیں ہوتی۔۔۔۔"

منہا نے کہا

"مگر زیمل بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔کل اس کی شادی ہے۔۔۔وہ ہم سے دور چلی جائے گی۔۔۔۔پتا ہے یہ کبھی کالج بھی اکیلی نہیں گئی۔۔۔۔اتنی ڈرپوک ہے"

ابراہیم بے اختیار ہی ہنسا تھا۔۔۔

ڈرپوک تو میں بھی تھی۔۔۔۔ مگر تم نے مجھے بہادر بنا دیا۔۔۔۔ سب کا"
سامنا کرنا سکھا دیا۔۔۔۔ حالات سے لڑنا سکھا دیا۔۔۔۔ ہمسفر اچھا ہو تو زندگی
"بہت آسان ہو جاتی ہے ابیو
منہا کی نظریں اس کے چہرے پر تھی

ابراہیم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔
جہاں عجیب سی کشش تھی

میری دعا ہے صرف زیمل کو ہی نہیں ہر لڑکی کو تم جیسا لائف پارٹنر"
"ملے۔۔۔۔۔
اس نے خوش دلی کہا۔۔۔۔

آج لگ رہا ہے میرے کان کچھ زیادہ ہی اونچا سن رہے ہیں۔۔۔ کوئی"

"میری تعریف کر رہا ہے اور مجھے یقین نہیں آرہا

ابراہیم نے ہنسی روکی

"دیکھ لو تعریف کر دی۔۔۔ لاؤ پیسے دو اب تعریف کروائی ہے تو"

منہا نے شرارت سے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

"پیسے نہیں میں تمہیں گفٹ دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ روم میں ہے جا کر لے لو"

ابراہیم نے مسکراہٹ دبائی

سچ میں ؟" منہا نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"وہ لوگ ابھی جانتے نہیں ہیں مجھے۔۔۔۔۔"

کمیل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"کیا کرو گے تم؟"

ایدہ نے سوال کیا

"بس تم دیکھتی جاؤ۔۔۔"

کمیل کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا

"ہمم۔۔۔۔ وہ انابیہ کا کیا رہا۔۔۔مان گئی؟"

ایدہ کو جیسے یاد آیا

"مان جائے گی۔۔۔کوئی آپشن نہیں اس کے پاس"

کمیل نے وحشیانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ایدہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم اب تک تیار نہیں ہوئی مام بلا رہی ہیں"

وہ کہتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

وہ ہاتھوں میں ایئر رنگز تھامے کھڑی تھی۔۔۔۔

"میں تیار ہوں بس جیولری پہن رہی ہوں"

منہانے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

"مجھے دکھاؤ"

ابراہیم نے اس کے ہاتھ سے ایئر رنگز لے کر پہنانا شروع کیا۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

اور عظمیٰ بیگم اندر داخل ہوئی۔۔۔

"کتنی دیر کر دی آپ لوگوں نے"

اعظمی بیگم نے انہیں دیکھ کہا۔۔۔

پھر سامنے کا منظر دیکھ خود ہی شرمندہ ہوئی۔۔۔

"بس آ ہی رہے تھے چچی۔۔۔۔"

ابراہیم ہڑبڑا کر پیچھے ہوا۔۔۔۔

"اچھا وہ میں یہ کہہ رہی تھی کوئی لڑکی آئی ہے"

انہوں نے آنے کی وجہ بتائی

"لڑکی؟"

وہ دونوں چونکے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ براہیم کا پوچھ رہی ہے۔۔۔۔"

انہوں نے تفصیل دی

"رتبہ اور نوریض ہوں گے۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔"

ابراہیم کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"آپ بھی آجاؤ بیٹا جلدی۔۔۔آپ کے گھر والے بھی آ گئے ہیں"
انہوں نے منہا کی جانب دیکھ نرمی سے کہا اور باہر نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

(چار سال پہلے میں نے اپنے ناکردہ گناہ کی سزا کاٹی تھی)
وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

برابر میں بیٹھی ایدہ لیب ٹاپ پر کام کر رہی تھی۔۔۔
اسے برداشت کرنا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

(کسی نے میرا اعتبار نہیں کیا تھا)
اس کے کانوں میں آواز گونجی۔۔۔

"وہ بہت روئی تھی منت کی تھی مگر اس کی بات نہیں سنی۔۔۔"
وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔۔۔

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

وہ لوگ کچھ غلط نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔ میں اس سے بھی زیادہ"
"بری سزا ڈیزرو کرتا ہوں۔۔۔
وہ آنکھیں موندے سوچنے لگا۔۔۔

"آبی۔۔۔ آبی"

ایدہ کے پکارنے پر اس نے آنکھیں کھولی

"تم کیوں مجھے تو ڈیزائنز چیک کرنے ہیں پھر اپر وو بھی کرنے ہیں۔۔۔۔

جاگ رہے ہو۔۔۔۔ سو جاؤ"

ایدہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کو چھوا۔۔۔۔

آرب کا دل کیا اس کا ہاتھ جھٹک دے۔۔۔۔

اسے اس وقت وہ بہت زہر لگ رہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ کوئی ریئکش دینے سے پہلے اپنے ان دوستوں سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اپنے روٹھے دوستوں کو منانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کا بیٹا چھوڑا تھا۔۔۔۔اسے سوچنے کے لیے وقت چاہیے تھے۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ایک بات ہے زیمل لگ بہت پیاری رہی تھی۔۔۔۔"
رخصتی کے بعد وہ مہمانوں سے فارغ ہوتے ہی وہ لوگ کمرے میں آ گئے تھے۔۔۔

رات کے چار بج رہے تھے۔۔۔۔اور وہ دونوں ہی بہت تھک گئے تھے۔۔۔۔
آرام کرنے کا ٹائم ہی نہیں مل پا رہا تھا۔۔۔۔

"بابا نے کیوں بلایا تھا؟"

منہا نے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں بس وہ بابا کہہ رہے تھے کہ کراچی سے واپس آجاؤ۔۔۔"

ابراہیم نے تکیہ سر کے نیچے رکھتے لیٹتے ہوئے کہا۔۔

اس سے اب مزید بیٹھا نہیں جارہا تھا

"واپس کیوں؟"

منہا نے پوچھا

زیمل کی بھی شادی ہوگئی۔۔۔ ہم۔دونوں کراچی ہوں گے تو گھر تو خالی

"ہوگانا۔۔۔

ابراہیم نے وجہ بتائی

"ہاں۔۔۔واقع۔۔۔۔تو ہم یہیں رہتے ہیں نا۔۔۔۔۔"
منہا نے کہا

پتا ہے چچی کیا کہہ رہی تھی؟" منہا نے اداسی سے کہا"

کیا؟" وہ اس کا ہاتھ تھامے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

"وہ کہہ رہی تھی شادی سے فارغ ہو کر ڈاکٹر کے پاس چلنا۔۔۔۔"
منہا نے افسردگی سے کہا

ڈاکٹر کے پاس کیوں؟" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا"

ایبو ہماری شادی کو چار سال سے زیادہ ہو گئے۔۔۔اور گھر والے بھی اب "
" چاہتے ہیں کہ ان کے اکلوتے بیٹے کی بھی اولاد ہو۔۔۔۔

منہا نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے تفصیل سے بتایا

"تم کیا چاہتی ہو؟"

ابراہیم نے اس کے سلکی بالوں میں انگلیاں ڈالتے ہوئے سوال کیا

"مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے"

منہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

"تو پھر جیسے تمہیں ٹھیک لگتا ہے ویسا ہی کر لینا۔۔۔"

وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے نرمی سے مسکرا دیا۔۔۔

منہا بھی اس کی بات پر مسکرا دی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ سو رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

منہا نے سر اٹھا کر ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

وہ بھی جاگ گیا تھا۔۔۔

ابراہیم نے گھڑی دیکھی۔۔۔

پھر کمبل ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ابراہیم باہر آئیں۔۔۔ جلدی۔۔۔ باہر پولیس آئی ہے۔۔۔"

سونیا بیگم نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

"پولیس کیوں؟"

ابراہیم چونکا

"آپ نے کیا کیا ہے ابراہیم۔۔۔ کیوں آئی ہے پولیس؟"

سونیا بیگم الٹ اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔

منہا گھبراتی ان تک آئی۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا ماما۔۔۔۔ آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا"

ابراہیم نے آگے بڑھ کر انہیں خود سے لگایا۔۔۔

مگر پولیس کیوں آئی ہے ابیو۔۔۔۔۔؟" منہا نے پریشانی سے پوچھا"

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

"سر ہم ابراہیم کو اریسٹ کرنے آئے ہیں۔۔

پولیس والے نے ادب سے کہا

کس جرم میں۔۔۔۔۔؟" فرقان صاحب نے پوچھا۔۔۔"

سر ان کے خلاف رپوٹ ہے کہ کل سے ایک لڑکی مسنگ ہے۔۔۔انابیہ "

"نام کی۔۔۔۔اور آخری بار وہ ابراہیم سے ملنے آئی تھی

انہوں نے تفصیل دی

تو ملنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میرے بیٹے نے کڈنیپ کیا ہے"

"اسے۔۔۔۔۔

فرقان صاحب نے تلخ لہجے میں سوال کیا

"کوئی وارنٹ ہے۔۔۔۔ نہیں نا۔۔۔ تو وارنٹ لے کر آؤ۔۔۔۔"

فرقان صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔۔

پولیس والے فرقان صاحب سے بات چیت کر رہے تھے جب تک ابراہیم آیا وہ لوگ جا چکے تھے۔۔۔۔۔

"انابیہ نام کی کسی لڑکی کو جانتے ہیں آپ؟"

فرقان صاحب نے سامنے نظریں جھکائے کھڑے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے پوچھ۔۔۔

باباوہ لڑکی۔۔۔" پیچھے کھڑی منہا نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے ہاتھ اٹھا" کر اسے چپ کروایا

"آپ سے نہیں پوچھا میں نے"
فرقان صاحب نے تلخی سے کہا۔۔۔

منہا سہم کر خاموش ہو گئی۔۔۔
فرقان صاحب کے غصے سے پورا گھر ڈرتا تھا یہاں تک کہ ابراہیم بھی۔۔۔ لیکن منہا وہ واحد لڑکی تھی جسے کبھی ان سے ڈر نہیں لگتا تھا۔۔۔

مگر آج ان کا رویہ دیکھ منہا گھبرا گئی تھی۔۔۔

"بتائیں کون ہے انابیہ ؟"

انہوں نے پھر سے ابراہیم کی جانب دیکھ سوال کیا۔۔۔

"بابا وہ کلائنٹ تھی ایک۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے ہمت کر کے بتایا۔۔۔

جبکہ نظریں ابھی بھی جھکی تھیں۔۔۔

"آپ آخری بار کہاں ملے تھے اس سے ؟"

فرقان صاحب نے دوسرا سوال کیا

"ریسٹورنٹ میں۔۔۔۔"

اس نے مختصر کہا

"کب؟"

وہ اسے بغور دیکھ رہے تھے

کل۔۔۔۔"اس نے روانی سے جواب دیا"

"وہ یہاں آئی تھی آپ سے ملنے؟"

انہوں نے تفصیل چاہی

جی۔۔۔وہ یہاں گھر پر آگئی تھی۔۔۔یہاں کافی مہمان تھے۔۔۔تو مجھے "

"ریسٹورنٹ جانا پڑا۔۔۔ مگر بابا۔۔۔۔۔

ابراہیم اپنی بات پوری کرتا اس سے پہلے ہی فرقان صاحب کا زوردار تھپڑ اس کا گال سرخ کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا اولاد کو اتنی چھوٹ دینے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے"
انہوں نے تلخی سے کہا

"مگر بابا آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔"
ابراہیم نے صفائی دینی چاہی

"جس ملاقات کو دنیا سے چھپانا پڑے۔۔۔وہ صحیح کیسے ہو سکتی ہے؟"
انہوں نے بپھری آواز میں سوال داغا

ابراہیم مزید نظر جھکا گیا۔۔۔

اس سے غلطی ہوئی تھی۔۔۔۔

دوبارا میرے سامنے تب ہی آنا جب اس مسئلہ کا حل نکال لو۔۔۔۔۔۔ ورنہ" میں اپنے شک پر یقین کا مہر لگا کر آپ کو اپنی زندگی سے نکالنے میں زرا نہیں سوچوں گا"

انہوں نے غصے سے کہا اور باہر نکل گئے۔۔۔۔

ابراہیم پاس پڑی چیئر پر خاموشی سے بیٹھا۔۔۔۔

جانے کیا سوچ رہا تھا اس نے نظر اٹھا کر بھی کسی کو نہیں دیکھا۔۔۔

بس زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔

منہا نے پاس کھڑی سونیا بیگم کو دیکھا۔۔۔۔

"ابراہیم۔۔۔۔۔"

سونیا بیگم نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھے اسے خود سے لگایا۔۔۔۔

ابراہیم نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا مام۔۔۔۔۔آئی سویر"

اس کی آواز بھر آئی تھی۔۔۔۔

کب سے ضبط کیے آنسوں وہ بہا رہا تھا۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔میرا بیٹا کچھ غلط نہیں کر سکتا"

وہ اسے تسلی دیتی کہنے لگی۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ وہی کیا مام۔۔۔جو بابا نے کہا۔۔۔۔کیا انہیں مجھ پر اتنا بھی "

"بھروسہ نہیں۔۔۔۔

وہ کسی بچے کی طرح انسوں بہا رہا تھا۔۔۔۔

منہا نے پہلی بار اسے یوں روتے دیکھا تھا۔۔۔۔
پہلی بار اس نے ابراہیم کو تکلیف میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

منہا کے گال پر آنسوں بہ رہے تھے۔۔۔۔
اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ مجھ سے کبھی پیار سے بات نہیں کرتے۔۔۔۔میں کچھ بھی کرلوں میں"
"ان کے دل میں جگہ نہیں بنا سکتا۔۔۔۔
وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔
ضبط سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

"نہیں بچے۔۔۔۔آپ کے بابا آپ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔۔"

سونیا بیگم نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں کرتے وہ۔۔۔۔اگر کرتے تو مجھ پر بھروسہ کرتے۔۔۔۔ مجھ سے صفائی مانگتے۔۔۔۔"

وہ شکوہ کن انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

"بھروسہ ہے بیٹا۔۔۔وہ بس غصے میں ہیں۔۔۔۔۔"

سونیا بیگم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے شفقت سے کہا۔۔۔۔

"نہیں ٹھیک ہے بس۔۔۔۔۔مجھے جو کرنا ہوگا کرلوں گا۔۔۔۔"

وہ چہرہ رگڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"جاؤ جا کر پیکنگ کرو۔۔۔۔۔"

اس نے سامنے کھڑی منہا کو دیکھ حکم دیا۔۔۔۔

"ابراہیم آپ ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔"

سونیا بیگم بوکھلائی۔۔۔۔

"تمہیں سنائی دیا؟ جاؤ"

اس نے چلا کر منہا کو گھورا۔۔۔۔۔

منہا یک دم ہی سہمی۔۔۔۔

پھر بنا کچھ کہے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

"ابراہیم بھائی غصے میں تھے۔۔۔۔۔ تم کیوں بیوقوفی کر رہے ہو۔۔۔۔"

عمران صاحب نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"چاچو۔۔۔آج نہ صحیح کل مجھے تو ویسے بھی جانا ہی تھا۔۔۔اچھا ہے بابا کو
"میں نظر نہیں آؤں گا

وہ کہتے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"میں تجھ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔بلکہ تم سب سے"

آرب نے سامنے بیٹھے نوریض کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں تو تجھے پھر بھی معاف کر دوں گا آبی۔۔۔ مگر منہا کا کیا؟۔۔۔ کیا تو نے
"اس کے ساتھ صحیح کیا تھا؟

نوریض نے کاٹ دار لہجے میں کہا

مجھے پتا ہے مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔اس کی سزا میں آج تک بھگت رہا ہوں یار۔۔۔تجھے کیا لگتا ہے۔۔۔ منہا کو کھو کر میں ایدہ کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔ایدہ کے ساتھ میں صرف کمپرومائز کر رہا تھا "نوریض۔۔۔میں ایک پل کے لیے بھی کبھی منہا کو نہیں بھولا۔۔۔

آرب نے افسردگی سے کہا۔۔۔

نوریض خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے دوستوں پر اعتبار نہ کر کے سزا کاٹی ہے نوریض اور کاٹ رہا ہوں" "۔۔۔تو میرا دوست ہے نا پلیز مجھے معاف کر دے

آرب نے منت کی۔۔۔

نوریض نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کا قصور نہیں تھا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس نے گھر آتے ہی بیگ رکھا اور چابی ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔

پھر صوفے پر بیٹھ کر ٹیک لگائے آنکھیں موندلی۔۔۔۔

منہا کھڑی اسے بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اداس تھا۔۔۔۔

"ابو۔۔۔۔۔ پانی لاؤں؟"

منہا اس کے پاس گئی۔۔۔۔

ابراہیم اسی طرح آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔

زرا بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔ جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

ابیو۔۔۔"منہا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

سن لیا یار۔۔۔کچھ چاہیے ہو گا تو بتا دوں گا۔۔۔دماغ نہیں خراب "کرو۔۔۔

ابراہیم غصے سے مانو دھاڑا تھا۔۔۔

منہا نے یک دم ہاتھ ہٹایا۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ میری بلا سے"

نمی تیزی سے اس کی آنکھوں میں اتری تھی۔۔۔

وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ابراہیم فوراً سیدھا ہوا۔۔۔۔

اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا۔۔۔۔

پھر اٹھ کر منہا کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔شاید باتھ روم گئی تھی۔۔۔۔

ابراہیم اپنے ہاتھ میں بندھی اومیگا کی واچ کھولنے لگا۔۔۔

پھر اٹھا کر ڈریسنگ پر پھینکی۔۔۔۔

کف لنکس کھول کر بازوں فولڈ کیے۔۔۔۔

جوتے اتار کر سائیڈ پر رکھے۔۔۔

پھر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں منہا گیلے بالوں میں ٹاول رگڑتی باہر آئی۔۔۔

اس نے ایک اچٹتی نگاہ ابراہیم پر ڈالی پھر ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

منہا کو غصہ آرہا تھا۔۔۔

مگر وہ ابھی اس سے لڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ ڈسٹرب ہے۔۔۔

"ایم سوری"

ابراہیم بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ اسی طرح مصروف رہی۔۔۔۔

پیچھے کھڑے ابراہیم کو وہ آئینے میں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بلکل اس کے پشت پر کھڑا تھا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

ایم سوری میری جان۔۔۔۔مجھے تم پر غصہ نہیں اتارنا چاہیے تھا۔۔۔ مگر کیا"

"مجھے اتنا حق نہیں ہے کہ میں تمہیں ڈانٹ بھی سکوں

وہ اسے شانوں سے تھامے کہنے لگا۔۔۔۔

اس کی نظریں آئینے میں اس کے چہرے پر تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

منہا نے بنا سوچے دھڑلے سے جواب دیا۔۔۔۔

اس کی بات پر ابراہیم بے اختیار ہنس دیا۔۔۔

"تو تم مجھے ڈانٹ لو۔۔۔ حساب برابر ہو جائے گا۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے کاندھے پر چہرہ ٹکائے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ انابیہ آئی ہے؟"

منہا نے سوال کیا

"ویسے ہی"

اس نے مختصر کہا

اگر تم مجھے بتا دیتے تو میں بھی چلتی ساتھ اور تم پر کوئی الزام بھی نہیں آتا"

"ایبو

منہانے مڑ کر نرمی سے سمجھایا

"مجھے لگا تم پھر شک کرو گی۔۔۔۔"

ابراہیم نے وجہ بتائی۔۔۔

"میں نہیں کرتی۔۔۔۔مجھے یقین ہے تم پر"

منہانے اسے یقین دلانا چاہا

تھینک یو میری جان مجھے احساس کروانے کے لیے کہ کوئی ہے جو مجھ پر"

"بھروسہ کرتا ہے

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں سموئے کہنے لگا

وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر اس کی نکھوں میں دیکھتا رہا پھر بنا وقت ضائع کیے اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

منہا نے پیچھے ڈریسنگ پر ہاتھ رکھے خود کو گرنے سے روکا۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر پیچھے ہٹ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔
وہ اس کی شدت کے زیرِ اثر سانس بحال کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

ابراہیم ہلکا سا مسکرا پھر اس کی گردن پر جھکا۔۔۔
منہا کا سانس رکنے کو تھا مانو۔۔۔

ابیو۔۔۔ "منہا نے اسے ٹوکا"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"میں اپ سیٹ ہوں۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے شرارت چھپائے اسے دیکھا۔۔۔۔

"میں تجھے جان سے مار دوں گی ابیو۔۔۔۔"

اس نے اسے پیچھے دھکیلا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

"اچھا سوری نا۔۔۔۔۔اب آرام سے کروں گا"

ابراہیم نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

منہا بنا وقت ضائع کیے اس کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑے۔۔۔۔

ابراہیم نے چبھن سے یک دم اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

"کیا پاگل ہو گئی ہے۔۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ دیکھنے لگا۔۔۔۔

"اور تو جو ہوا تھا تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔"

منہا نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"میں ابھی بھی پاگل ہی ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے جھپٹ کر منہا کو اپنے حصار میں لیا

"ایبو۔۔۔ جاہل۔۔۔۔ جنگلی۔۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے جانے کیا کیا بکنے لگی۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے نم بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔

ایک سکون اس کے اندر سرائیت کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ صبح سے بہت اداس تھا۔۔۔

چند لمحے کے لیے ہی صحیح وہ سب بھول کر اس لمحے میں گم ہونا چاہتا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ شورٹس پر سلیو لیس ٹی شرٹ پہنے لان میں کرسی پر براجمان موبائل چلانے میں مصروف تھا جب سامنے گیٹ سے اندر آتے نوریض پر اس کی نظر پڑی۔۔۔

وہ حیران تب ہوا جب اس کے اسے آرب بھی آتا نظر آیا۔۔۔

اس نے موبائل ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"پورے کپڑے پہن لیا کر موسم بدل رہا ہے میرے بھائی۔۔۔۔"

نوریض نے اس سے ملتے ہوئے حلیے پر نظر ڈالے طنزیہ کہا۔۔۔

"ہاں آج تو واقع بدل گیا لگتا ہے۔۔۔آرب صاحب آئے ہیں گھر میرے"

ابراہیم نے اسے اگنور کر پیچھے کھڑے آرب کو تیکھی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"کیسا ہے ایبو؟"

آرب ہنس کر ملنے لگا۔۔۔۔

"خیریت۔۔۔بیٹھو۔۔۔۔"

ابراہیم نے کرسی کی جانب اشارہ کیا تینوں ہی کرسیوں پر براجمان ہو گئے۔۔۔

"میں معافی مانگنے آیا ہوں ایبو۔۔۔ کیا تم لوگ مجھے معاف کرو گے ؟"
آرب نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"معافی ؟ کیوں ؟"
وہ حیرانی سے کبھی نوریض کو کبھی آرب کو دیکھ رہا تھا

"میں چار سال پہلے کی گئی غلطیوں کو سدھارنا چاہتا ہوں ایبو۔۔۔۔"
آرب نے شرمندگی ظاہر کی۔۔۔

نوریض نے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر خاموش ہوا۔۔۔

"ایک شرط پر"

پیچھے سے آتی منہا کی آواز پر تینوں نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ چائے کے دو کپ ہاتھوں میں لیے کھڑی تھی۔۔۔

پھر چلتی قریب آئی۔۔۔۔

منظور ہے "اس نے بنا سوچے کہا۔۔۔"

منہا نے آبرو اچکائی۔۔۔۔

"شرط سن لو پہلے مسٹر آرب"

منہا نے ٹیبل پر کپ رکھتے ہوئے کہا

آرب خاموش تھا

"تمہیں اپنی بیوی کے خلاف ہماری مدد کرنی ہو گی۔۔۔"
منہا نے تیکھی نظروں سے دیکھا

"ضرور...."
اس نے اسی روانی سے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر ایدہ کے بوتیک کی ڈپلیکیٹ چابی تم ہمیں دے دو"
ابراہیم نے فوراً کہا۔۔۔
وہ ایسے ہی اچانک کام کرتا تھا۔۔۔
بنا سوچے۔۔۔

"مل جائے گی اور کچھ۔۔۔؟

آرب نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تھینک یو یار۔۔۔"ابراہیم نے آرب کی جانب مسکرا کر ٹیبل پر رکھا کپ" اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

"میں اور چائے لاتی ہوں"

منہا نے ٹیبل پر صرف ایک رکھے دیکھ کہا۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا وہ دونوں آئے ہوئے ہیں۔۔۔

اسی لیے وہ صرف اپنا اور ابراہیم کا ہی کپ لائی تھی۔۔۔

"یہ میں پی رہا ہوں۔۔ باقی تم دونوں میاں بیوی دیکھ لو۔پینا چاہو تو۔۔"

نوریض نے ٹیبل سے دوسرا کپ اٹھایا۔۔۔۔

"مجھے پتا تھا تیری نیت میں ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے ذلیل کرنے کا موقع نہیں چھوڑا۔۔۔۔

نوریض مسکرا کر چائے پینے لگا۔۔۔ جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔

"یں لاتی ہوں۔۔۔۔"

منہا ہنستی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

رب نے ایک نظر اسے جاتا دیکھا پھر کپ ہونٹوں سے لگالیا۔۔۔۔

اسے معافی مل گئی تھی۔۔۔۔مانو اسے سکون مل گیا تھا

♥♥♥♥♥

آیا نہیں آرب ؟" منہا نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

آیا تو نوریض بھی نہیں۔۔۔۔ابراہیم نے فکرمندی سے کہا"

تبھی سامنے سے ایک بزرگ چلتا ان کے پاس آیا۔۔۔
جس کے سر پر ٹوپی تھی۔۔۔۔
بڑی سی داڑھی۔۔۔۔سفید شفاف بال۔۔۔۔
آنکھوں پر چشمہ چڑھا تھا۔۔۔۔
اور ہاتھ میں لاٹھی تھی۔۔۔۔

"بیٹا یہ ایڈریس تو بتانا۔۔۔۔مجھے ارجنٹ جانا ہے یہاں"
اس نے قریب آتے ہی پوچھا۔۔۔۔
ہاتھ میں پرچی تھی۔۔۔

منہا اور ابراہیم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

پھر بے اختیار ہی ہنسنے لگے۔۔۔۔

اور ہنستے ہی چلے گئے۔۔۔

"کیسے پہچانا کمینوں ؟"

نوریض نے اپنی نارمل آواز میں کہا۔۔۔۔

اتنا بزرگ بن کر بول رہا ہے ایڈریس بتانا۔۔۔چاچا کے قبر میں پاؤں ہیں "

"اور ارجنٹ جانا ہے۔۔۔کہاں جانا ہے قبرستان ؟

ابراہیم نے ہنستے ہوئے کہا

"ایسے نہیں بولنا تھا کیا؟"

نوریض نے تصحیح کرنی چاہی۔

"پتا بتا دو۔۔۔بس اتنا بھی کہے گا تو کافی ہو گا"

منہا نے سمجھایا

تبھی سامنے سے چلتا آرب آیا۔۔۔

بزرگ کو دیکھ چونکا۔۔۔

یہ انکل کون ہیں؟"اس نے پاس کھڑے ہوتے ہی آہستگی سے ابراہیم سے" پوچھا۔۔۔

ابراہیم اور منہا کی ایک بار پھر سے ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

"ابے۔۔۔یہ تو پہنچانا نہیں مجھے۔۔۔تم لوگوں کی ہنسی نہیں رک رہی"
نوریض نے جلتے ہوئے کہا۔۔۔

نوریض۔۔۔۔"آرب حیران ہوا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔میں ہی ہوں"
نوریض نے جواب دیا

"یہ خود تیرے جیسا ہے بونگا؟"
ابراہیم نے ہنسی روکنے کی کوشش کی۔۔۔

"بونگا نہیں ہوں۔۔وہ بس رات کا وقت ہے تو دھیان نہیں دیا"
آرب نے صفائی دینی چاہی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔پتا ہے۔۔۔۔"ابراہیم نے فوراً کہا۔۔۔۔"

توٹھیک سے پوچھنا اب۔۔۔۔۔"ابراہیم نے اس بار نوریض کو ٹوکا"
تھا۔۔۔۔

"پلان کیا ہے ویسے ؟"
آرب نے سوال کیا

"تجھے کیوں بتائیں ؟تو نے اپنی بیوی کو بتادیا تو ؟"
ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں طنزیہ کہا۔۔۔

"بتانا ہوتا تو تم لوگوں کی مدد کے لیے رات کے اس پہر یہاں نہیں ہوتا"

آرب بھی حساب چکتا کرنا خوب جان گیا تھا۔۔۔

"اس خوبصورت بوتیک کو اخری بار دیکھ لو آرب۔۔۔۔میں تو کہتا ہوں

تصویر بنالو۔۔۔۔ایدہ کو سینڈ کر دینا"

ابراہیم نے دوبارا کہا

"کم از کم ایدہ تصویر دیکھ کر ہی خود کو تسلی دے گی۔۔۔۔کہ وہ کسی وقت میں

اس خوبصورت بوتیک کی مالک تھی۔۔۔۔"

منہا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں اور تصویر دیکھ کر آنسوں بھی بہائے گی۔۔۔۔۔"

ابراہیم بھی ہنستے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

آرب خاموش تھا۔۔۔۔

"اچھا انتظام ہوا؟"

منہا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور ہتھیلی سامنے کی۔۔۔

جہاں ایک چابی تھی۔۔۔

"آج میں ایدہ کو جلا کر راکھ کر دوں گی"

منہا دیکھ مسکرائی۔۔۔اور جھٹ چابی اس کے ہاتھ سے اٹھائی۔۔۔

آرب نے پل بھر کو اپنی ہتھیلی سے مس ہوتی اس کی انگلیوں کو دیکھا۔۔۔

پھر نظر انداز کرتا اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔۔۔

وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

اور پاس کھڑے ابراہیم سے باتیں کرنے میں مصروف ہوگئی تھی۔۔۔۔

مگر آرب کچھ اور دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"میری بیوی کو تاڑنا بند کرو آبی۔۔۔۔"

ابراہیم اسے ٹوکتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آرب نے جھٹ نظریں گھمائی۔۔۔۔

منہا چابی پرس میں ڈالتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔انہیں اپنا میشن کامیاب بنانا تھا۔۔۔۔۔

سامنے ہی بوتیک کے باہر چوکیدار بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ بوتیک کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔اور آرب خاموشی سے پلٹ گیا۔۔۔

اسے ایدہ کے جاگنے سے پہلے گھر واپس جانا تھا۔۔۔
وہ کے دیے ہوئے دھوکے کا ادھار نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ دونوں دور کھڑے نوریض کو دیکھ رہے تھے۔۔۔نوریض نے چوکیدار سے کچھ کہا
شاید پرچی دکھا کر ایڈریس پوچھ رہا تھا۔۔۔

چوکیدار نے اسے سہارا دیا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

ان دونوں نے فوراً سے قدم بڑھائے۔۔۔۔

جلدی سے چابی لگائی اور بوتیک میں داخل ہوئے۔۔۔

اندھیرا تھا۔۔۔ ہر طرف۔۔۔

"کوئی سوٹ لینا ہے تو لے لو۔۔۔"

ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

موبائل کی روشنی میں بھی ڈریسز صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

منہا نے منہ بنا کر جواب دیا اور ابراہیم بے اختیار ہی مسکرا دی

"بوتل دو ہمارے پاس صرف دس منٹ کا ٹائم ہے"

منہا نے بوتل اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس میں پیٹرول تھا۔۔۔۔

ابراہیم اوپر جانے لگا تو منہا نے اسے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

"اوپر جا رہا ہوں وائر کاٹنے"

ابراہیم نے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔

"میں بھی آتی ہوں

منہا اس کے پیچھے چلی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو ایدہ کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

اس نے آرب کی جانب دیکھا جو کمرے کا دروازہ بند کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا ہنی؟"

ایدہ نے نیند سے بوجھل آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

"کچھ نہیں میں وہ بس پانی لانے گیا تھا"

آرب نے ہاتھ میں پکڑا جگ دکھایا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

آرب جگ سائیڈ ٹیبل پر رکھے احد کے برابر لیٹ گیا۔۔۔

وہ گہری نیند سو رہا تھا۔۔

آرب نے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔۔۔

وہ ایدہ سے لاکھ نفرت صحیح مگر اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔

مگر آج ابراہیم کو چابی دے کر اسے سکون ملا تھا۔۔

اسے تسلی تھی۔۔۔ کہ وہ جو کر رہا ہے صحیح کر رہا ہے۔۔۔

رات گہری ہو رہی تھی مگر نیند آنکھوں سے بوجھل تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے لیٹا سوچوں میں گم تھا جب سائیڈ ٹیبل پر رکھا ایدہ کا فون شور مچانے لگا۔۔۔

آرب نے جھٹ آنکھیں موندی۔۔۔

ایدہ نے ہاتھ بڑھا کر غنودگی میں فون اٹھایا۔۔

پھر کان سے لگایا

ہیلو۔۔۔"اس کی نیند میں ڈوبی آواز آرب سن رہا تھا"

"واٹ ؟"

وہ یک دم ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔

ایسے کیسے آگ لگ گئی ؟" وہ چلانے کے انداز میں پوچھنے لگی"

آرب بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔

"آرب بوتیک میں آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی ڈرار سے کار کی چابی نکالی۔۔۔

"میں بھی چلتا ہوں؟"

آرب بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ایدہ کے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی دیکھ آرب کو ایک خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"ویسے ایک بات نہیں سمجھ آئی۔۔۔۔"

منہا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا؟" وہ دونوں سڑک پر چل رہے تھے۔۔۔۔"

"تم نے وائر کو کیوں کاٹا۔۔۔۔ ہم نے تو ویسے بھی پیٹرول سے لگانی تھی نا"
منہا نے نا سمجھی سے پوچھا

وائر اس لیے کاٹی۔۔۔ کہ اگر آگ ٹائم پر بجھادی گئی۔۔۔۔ کٹی ہوئی وائر"
سے شاید ان کا اسپارکنگ کی جانب جائے گا۔۔۔۔ آگ کسی وجہ سے لگتی
"ہے۔۔۔یونہی نہیں لگ جاتی ڈارلنگ
ابراہیم نے اس کی ناک پکڑی۔۔۔۔

"واہ میرا ہسبینڈ کتنا سمارٹ ہے"
منہا نے تعریف کی

"بس دیکھ لو اب سب کے پاس ایبو نہیں ہوتا"
ابراہیم مسکرایا

تبھی اس کا فون وائبریٹ ہونے لگا۔۔۔
اس نے جیب سے نکالا۔۔۔ پھر اسکرین پر نام دیکھ۔۔۔ سائیڈ کا بٹن دبایا
اور واپس جیب میں رکھ لیا

"کس کی کال ہے اس وقت؟"
منہا پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

"مام کی"
ابراہیم نے سنجیدگی سے بتایا

"اس وقت ؟"

منہا حیران ہوئی

"ہاں نماز کے لیے اٹھی ہوں گی نا"

ابراہیم نے سادگی سے کہا

توبات کرلو؟" منہا نے کہا"

ابھی میرا موڈ نہیں ہے یار۔۔۔ صبح میں کال کرلوں گا بابا کے جانے کے "

"بعد

ابراہیم نے لاپرواہی سے کہا

اور سامنے کھڑی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

ایبو۔۔۔دل صاف کرلو۔۔۔وہ بابا ہیں ڈانٹ بھی سکتے ہیں مار بھی سکتے "
"ہیں۔۔۔ حق ہے انہیں
منہانے سمجھانا چاہا۔۔۔وہ دونوں گاڑی کے پاس آکر رکے۔۔۔

نہیں مجھے برا نہیں لگا۔۔انہیں بلکل حق ہے۔۔۔ مگر انہیں اپنی پرورش پر "
اعتبار کرنا چاہیے تھا۔۔۔وہ بھی نہیں تو کم از کم مجھے صفائی کا موقع دینا چاہیے
"تھا۔۔۔۔
ابراہیم نے آنکھوں اور لبوں پر پہلی بار اسے شکایت نظر آئی تھی جو اسے اپنے
باپ سے تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا جب سامنے ایک گاڑی کے قریب کھڑے ابراہیم اور منہا پر اس کی نظر پڑی۔۔۔

آرب کے اسٹیئرنگ پر جمے۔۔۔اس نے گردن موڑ کر ایدہ کو دیکھا۔۔۔۔جو انہیں پہنچاننے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔۔

آرب نے اسپیڈ بڑھائی بڑھائی اور ان کے برابر سے نکل گیا۔۔۔
ایدہ نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔۔۔۔

"وہ ابراہیم اور منہا تھے نا؟"

ایدہ نے آرب سے پوچھا۔۔۔

"کون؟ کہاں؟"

آرب انجان بنا

"ابھی پیچھے کھڑے تھے وہ وگ"

ایدہ نے کہا

نہیں وہ کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔وہ لوگ تو گھر گئے ہوئے ہیں۔۔۔ شیمل کی"

"شادی میں تم نے خود تو بتایا تھا۔۔۔

آرب نے اس کا دھیان بھٹکایا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ صحیح کہ رہے ہو۔۔۔۔۔"

اس نے سر پر ہاتھ رکھا وہ بہت پریشان تھی

بوتیک پہنچتے ہی باہر نکلی۔۔۔

سامنے بوتیک میں آگ لگی تھی جسے کافی حد تک بجھا دیا گیا تھا۔۔۔

"آگ کیسے لگ گئی تم کہاں دفع ہو گئے تھے ؟"
ایدہ قدم بڑھا کر چوکیدار کے پاس گئی

" میں تو یہیں ہوتا ہوں میڈم"
چوکیدار نے صفائی دی۔۔۔۔
ایدہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کو ختم کر دے۔۔۔
سامنے بوتیک کو دیکھ دیکھ کر اس کا خون جل رہا تھا۔۔۔
وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر اپنی آنکھوں کے سامنے وہ اپنی پوری زندگی کو جلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔
آنسوں گرنے کو بیتاب تھے۔۔۔۔
اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی

ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اس کی تو حالت دیکھنے والی ہو گی نا؟"

وہ چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے کہنے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔آبی بتا رہا تھا دکھی ہے بہت"

نوریض نے کہا۔۔۔

تبھی گیٹ پر پولیس کو دیکھ نوریض اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ایبو۔۔۔پولیس"

نوریض نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

"چل دیکھتے ہیں۔۔۔"

وہ کپ رکھے آگے بڑھا۔۔۔

ابراہیم قریشی۔۔۔۔آپ کو ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔آپ کے خلاف "

"وارنٹ ہے ہمارے پاس۔۔۔

پولیس والے نے ہاتھ میں پکڑا کاغذ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

نوریض نے جھٹ کھول کر دیکھا۔۔۔

"ایبو؟"

منہا نے ابراہیم کی جانب دیکھا۔۔۔

"جی مجھے پانچ منٹ دیں۔۔۔میں چلتا ہوں"

ابراہیم وقت مانگتا اندر کی جانب بڑھ گیا

"ابراہیم اب کیا کریں گے؟"

منہا نے پوچھا۔۔۔

میری بات سن نوریض اس ریسٹورنٹ جا کر تجھے ریکارڈنگ نکلوانی" ہے۔۔۔۔جس میں میں اور انابیہ ملے تھے۔۔۔۔تجھے کسی بھی طرح اسے "ڈیلیٹ کرنا۔۔۔

ابراہیم نے نوریض کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو فکر نہیں کر۔۔۔۔"

نوریض نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

"تجھے کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہو۔۔۔۔نوریض کو بولنا۔۔۔۔اور ٹینشن نہیں لے۔۔۔ تیراابیو سب ٹھیک کردے گا"

اس نے منہا کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں سمویا۔۔۔۔

منہا مسکرادی۔۔۔۔۔

وہ اپنی اداسی ابراہیم کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ جتانا چاہتی تھی وہ بہت بہادر ہے۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ صرف بوتیک نہیں تھی کامی۔۔۔۔ میرے خواب تھے۔۔۔۔ میری"
"خوشیاں اس سے جڑی تھی۔۔۔۔
وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی

"مگر سوچنے کی بات ہے آگ لگی کیسے ؟"
کامی نے کہا۔۔۔۔

کوئی وائر ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ تو شکر ہے جو دوسرا آرڈر تھا وہ ابھی پہنچا"
"نہیں تھا
آرب نے فوراً تفصیل دی

"پھر بھی ایسے کیسے آگ لگ سکتی ہے"
کمیل کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا

آگ لگنے میں کتنا ٹائم لگتا ہے یار۔۔۔ بات صرف یہ کہ قسمت میں ہی یہ" نقصان لکھا تھا۔۔۔ مگر ہم دوبارا محنت کریں گے نا ایدہ۔۔۔۔۔ میں "تمہارے ساتھ ہوں

آخری بات اس نے ایدہ کی جانب دیکھ کہا۔۔۔۔

ایدہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

آرب کے اس جملے نے ایدہ کو خوشی دی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کیا وہ لوگ ریکارڈنگ ہمیں دکھائیں گے ؟"

منہا نے سوال کیا

"نہیں۔۔۔ایسے کوئی نہیں دکھاتا۔۔۔کچھ سوچنا ہوگا"
نوریض نے سنجیدگی سے کہا

نوریض ہم بابا کی ہیلپ لے سکتے ہیں نا۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ کچھ "
"کر سکیں۔۔۔۔
منہا نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں۔۔۔فرقان انکل کو ویسے بھی وہاں کافی لوگ جانتے ہیں۔۔۔ ہو سکتا"
"ہے کچھ کر سکیں وہ۔۔۔۔ ہمیں بات کرنی چاہیے
نوریض نے بھی حامی بھری۔۔۔۔

مگر منہا سوچ میں ڈوبی تھی۔۔۔۔ کیا ابراہیم راضی ہوگا فرقان صاحب کی ہیلپ لینے کے لیے؟

ناراضگی ہمیشہ تو نہیں رہے گی نا۔۔۔اس وقت میں تو وہ ہیلپ کریں گے؟"

منہا نے دل میں کہا۔۔۔۔

ہاں وہ ضرور ہیلپ کریں گے۔۔۔اور میں۔۔۔ابراہیم کو بتاؤں گی" "نہیں۔۔۔کہ میں نے بابا کی ہیلپ لی تھی

منہا نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا۔۔۔

"مجھے ابھی پتا ابراہیم کے بارے میں تو میں ایک منٹ بھی نہیں رکا۔۔۔"

کمیل نے فکر ظاہر کی۔۔۔

منہا بغور اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"لیکن تم فکر نہیں کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں منہا
ایدہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا

"اصل میں ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ ابھی کے ابھی ایبو باہر ہوتا"
ایدہ نے صفائی دی۔۔۔
منہا نے آبرو اچکائی

"ہاں لیکن پھر بھی میں پوری کوشش کروں گا کہ ایبو کو چھڑوا سکوں"
کمیل نے سنجیدگی سے کہا

"تھینک یو۔۔۔"

منہا بس اتنا کہہ سکی۔۔۔

"میں نے تو منع کیا تھا ایبو کو اس لڑکی سے دور رہنا۔۔۔ مگر"

اس نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی

" وہ صرف ایبو کی کلائنٹ تھی"

منہا نے صفائی دی

اچھا کلائنٹ سے کیا پرائیویٹ پلیس پر بھی ملا جاتا ہے۔۔۔ کھانا بھی"

"ہاتھوں سے کھلایا جاتا ہے

کمیل نے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"ایکسکیوز می؟"

منہا نے کمیل کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا

"میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تمہیں آنکھیں کھلی رکھنی چاہیے اتنا اندھا بھروسہ بھی ٹھیک نہیں"

کمیل کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

پھر موبائل سے ایک پک منہا کے نمبر پر سینڈ کر دی۔۔۔

منہا کے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر بپ ہوئی۔۔۔

منہا نے موبائل کی جانب دیکھا۔۔۔

"دیکھ لینا اور پھر سوچ سمجھ کر بھروسہ کرنا"

وہ کہتے ساتھ باہر نکل گیا۔۔۔

منہا نے میسج دیکھا۔۔۔۔۔ابراہیم اور انابیہ کی پک تھی۔۔۔ جس میں ابراہیم اس کے سامنے بیٹھا اسے کچھ دے رہا تھا شاید جوس تھا یا کچھ اور منہا غور نہیں کر پائی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"مجھے لگتا ہے اب منہا سوچے گی ضرور"
ایدہ نے کمیل کی جانب دیکھا

"بلکل۔۔۔میں نے صرف شک کی چنگاری ڈالی آگ خود بڑھک جائے گی"
کمیل نے مسکرا کر کہا

"صحیح کیا ہے اس ایبو کے ساتھ۔۔۔مجھے جیل میں ڈلوایا تھا اس نے۔۔۔اب
خود جیل میں سڑ رہا ہے"
آرب نے جلے بھنے انداز میں کہا

"ہاں۔۔۔مگر کامی اگر نوریض نے اسے جیل سے نکلوا لیا تو؟...وہ کوششوں
میں لگا ہوا ہو گا"
ایدہ نے اندیشہ ظاہر کیا

"اتنی آسانی سے تو میں اسے نکلنے نہیں دوں گا۔۔۔اب نوریض آئے
میدان میں اکیلا۔۔۔پھر پتا لگے گا کون دانش ہے"
کمیل نے وحشیانہ انداز میں صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بڑا اچھل رہا تھا ایبو کے کاندھے پر"

آرب نے بے رخی سے کہا

"لیکن اگر اس نے اس ریسٹورنٹ کی ریکارڈنگ نکلوا کر ڈیلیٹ کروادی

تو۔۔۔ ظاہر ہے ایبو کا باپ کوئی عام آدمی تو نہیں کامی"

ایدہ نے سوچتے ہوئے کہا

"وہ ریکارڈنگ میں پہلے ہی نکلوا چکا ایدہ۔۔۔۔ وہ میرے اس

ہے۔۔۔۔۔ میں نے سیف میں سنبھال کر رکھی ہے۔۔۔۔ یہ ثبوت ایبو کو

جیل کی چکی پسوانے کے لیے کافی ہے"

کامی نے سنجیدگی سے اپنا پلان بتایا

"یہ صحیح کیا تو نے ویسے۔۔۔ ورنہ ایبو اپنے خلاف سارے ثبات ڈیلیٹ کروا

دیتا"

آرب نے فوراً کہا

"ہاں بلکل وہ بھلے جیل میں ہے مگر دماغ وہاں بھی چل رہا ہو گا"

ایدہ نے آرب کی جانب دیکھا۔۔۔

"فلحال تو وہ اپنی مدد خود بھی نہیں کر سکتا"

کامی مسکرایا

❤❤❤❤❤❤

"باباوہ آپ ابراہیم کو غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔"

منہا نے فرقان صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے کہا

"مجھے کوئی صفائی نہیں سننی"

فرقان صاحب نے بے رخی سے کہا

"

بابا آپ کی مدد کی ضرورت ہے ہمیں۔۔۔ کیا آپ ہماری مدد کریں گے؟""""

وہ اٹھ کر فرقان صاحب کی کرسی کے برابر زمین پر بیٹھی التجا کرنے لگی

اس سے پہلے وہ کچھ کہتے۔۔۔ سونیا بیگم کمرے میں داخل ہوئی

ان سے کہاں مدد مانگ رہی ہیں آپ۔۔۔ یہ نہیں کریں گے۔۔انہیں اپنی"

"انا زیادہ عزیز ہے

سونیا بیگم نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔

منہا حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔چار سال سے زیادہ وقت ہو گیا تھا اسے مگر اس نے کبھی نہیں فرقان صاحب کے سامنے بولتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟"

فرقان صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

حیران وہ بھی تھے۔۔۔۔ان کی فرمانبرداری بیوی اس طرح بات کرے گی انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"میں پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔کہ کیا میرے بیٹے نے کبھی آپ سے اوپر کوئی کام کیا؟ نہیں۔۔۔۔ کبھی آپ سے بدتمیزی کی۔۔۔۔؟ نہیں۔۔۔۔پھر کیوں آپ باپ بن کر اسے لاڈ نہیں کرتے۔۔۔کیوں اسے پیار نہیں جتاتے؟"

وہ نم آنکھوں سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

"ایسا نہیں ہے امی جی" منہا نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔"

منہا کو لگا میری وجہ سے ان میں جھگڑا نہ ہو جائے۔۔۔۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔ میرا بیٹا باپ کی شفقت کو لاڈ پیار کو ترستا ہے۔۔۔۔ میرا بیٹا آج جیل میں ہے۔۔۔۔ کیا ایک ماں سے یہ دکھ برداشت ہو گا؟ یہ چاہیں تو میرے بیٹے کو نکال سکتے ہیں وہاں سے مگر یہ ایسا نہیں کریں گے۔۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں کو رگڑ کر آنسوں صاف کر رہی تھی مگر آنسوں بہتے چلے جا رہے تھے۔۔۔

منہا کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"سر آپ آئیں نا"

مینیجر فرقان صاحب کو دیکھتے ہی آگے بڑھے۔۔۔

"میں کسے کام کا کہا تھا آپ کو فون پر"

فرقان صاحب نے خوش اسلوبی سے سوال کیا

"ارے سر آپ حکم کریں۔۔۔ہو جائے گا"

وہ مسکرا کر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا

ہمیں دس اکتوبر کی رات کی ریکارڈنگ چیک کرنی ہے بس"نوریض نے"

کہا

جی جی بلکل چیک کریں۔۔۔۔انہیں لے کر جائیں۔۔۔۔" مینیجر نے پاس کھڑے ملازم سے کہا۔۔۔

نوریض اور منہا اس کے پیچھے ہو لیے۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تھینک یو بابا"

منہا نے محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے سر جھکایا

خوش رہو۔۔۔۔کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔۔" مسکرا کر" شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر دھرا۔۔۔

"بابا آپ یہ والا روپ سب کو کیوں نہیں دکھاتے۔۔۔۔؟

منہا نے سوال کیا

"میں جب۔۔۔محبت ہو مجھے بھی۔۔۔مجھے بھی فکر ہوتی ہے ابراہیم کی
دوسروں کے بچوں کو غلط کام کرتے دیکھتا تو ڈر جاتا تھا کہیں میرا اکلوتا بیٹا بگڑ
گیا تو۔۔۔؟ میں اس پر دھیان دیا۔۔۔محبت نہیں جتائی۔۔۔۔سخت بنا رہا
کہ وہ کچھ بن جائے۔۔۔چاہے میرے ڈر سے ہی صحیح۔۔۔۔"
فرقان صاحب بولتے چلے جا رہے تھے۔۔۔

منہا خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔

"اس کی پرورش اچھی۔۔۔میں نے اسے بگڑنے نہیں دیا۔۔۔اور دیکھو
کی۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس پر بھروسہ نہیں۔۔۔میں بس چاہتا ہوں

کہ وہ اپنی غلطی کو سدھارے۔۔۔۔دنیا کا لڑ کر سامنا کرے۔۔۔۔میں

"ہمیشہ اس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔اور رہوں گا

فرقان صاحب نے نم آنکھوں سے کہا

"میں بات کروں امی جی سے اور ابراہیم سے؟"

منہا نے فوراً کہا

نہیں انہیں سمجھنے دو جو سمجھنا ہے۔۔۔میں موم نہیں بن سکتا ان کے"

"سامنے

وہ اسی اکھڑ مزاجی سے کہنے لگے۔۔۔۔۔

منہا بس انہیں دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"وہاں تیری اور انابیہ کی کوئی ریکارڈنگ نہیں ہے"
نوریض نے سامنے بیٹھے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟"ابراہیم الجھا۔۔۔"

ہاں میں نے بھی کہا کہ دس اکتوبر کی رات 9 سے 12 کی ریکارڈنگ غائب"
ہے۔۔۔۔تو مینیجر نے کہا کہ اس دن سسٹم میں کوئی پرابلم ہو گئی
" تھی۔۔۔کوئی بھی کیمرہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔۔
نوریض نے تفصیل دی

کیا؟ یار کسی نے ڈیلیٹ کی ہے ریکارڈنگ۔۔۔۔جانے انابیہ کہاں"
"ہے۔۔۔مجھے فکر ہو رہی ہے نوریض۔۔۔۔وہ مصیبت میں نہ ہو

ابراہیم پریشان ہوا۔۔۔

"کسی نے نہیں کامی نے"

نوریض نے تصحیح کی

کامی نے۔۔۔ہاں یقیناً انابیہ اسی کے پاس ہے"ابراہیم نے کرسی سے ٹیک لگائی

"وہ اتنا گر سکتا ہے میں نے سوچا بھی نہیں تھا"

نوریض نے حقارت بھرے لہجے میں کہا

"تو نے اسے میرے پاس بھیجا ہی کیوں؟"

ابراہیم نے الٹ نوریض کو ٹوکا

میں نے نہیں بھیجا میں نے منع کر دیا تھا۔۔۔میں نے تیرا ایڈریس دیا ہی "نہیں اسے

نوریض نے فوراً صفائی دی

"ایک منٹ ؟ جب تو نے نہیں دیا ایڈریس تو وہ پہنچی کیسے ؟"

ابراہیم نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

نوریض سوچ میں ڈوبا۔۔۔۔

"کیا تو بھی وہی سوچ رہا ہے جو میں سوچ رہا ہوں ؟"

ابراہیم نے اسے خاموش دیکھ پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے اس نے تیرے آفس سے ایڈریس نکلوالیا۔۔۔"
نوریض نے سوچتے ہوئے کہا

"ابے آفس والے کیوں دیں گے بنا پرمیشن"
ابراہیم نے بے اختیار ہی اس کی سوچ کو سلام کیا

"میرا ابھی تو ایڈریس انہوں نے ہی دیا تھا"
نوریض نے کہا

تیرا اور میرا ایڈریس آفس سے نہیں لیا اس نے۔۔۔عقل استعمال کر" لے۔۔۔تبھی تو کامی کو مجھ پر شک ہو گیا۔۔۔اور میں یہاں بیٹھا
"ہوں۔۔۔
ابراہیم نے سمجھاتے ہوئے کہا

"ابراہیم تو میرا لاکھ دوست صحیح مگر اس بے عزتی پر تجھے ایک جھاپڑ ضرور لگاتا۔۔۔۔ مگر ابھی میں سوچ رہا ہوں کہ اسے کس نے ایڈریس دیا ہو گا؟"

نوریض پھر سے الجھا۔۔۔۔

"جھاپڑ تو میرا مارنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔ تو یہ بتا اس عقل کو سٹور کر کے تو نے کون سے برے وقت کے لیے سمنبھالا ہوا ہے؟"

ابراہیم نے طنزیہ کہا۔۔۔۔

"اس سے برا وقت کیا ہو گا۔۔۔ تیرے جیسے دوست کے لیے خوار ہو رہا ہوں"

نوریض نے جل کر کہا۔۔۔

تو عقل کا استعمال کرنا۔۔۔اسے ایڈریس کامی نے دیا۔۔تا کہ وہ تجھ سے" میرا ایڈریس لے سکے۔۔۔اور تجھے جتا سکے۔۔۔۔کہ کڈنیپ میں نے کیا ہے۔۔۔وہ سارا الزام مجھ پر ڈالنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

ابراہیم نے تفصیل دی

اور نوریض کا اس بار واقع خود پر لانت بھیجنے کا دل کیا کہ کامی کا خیال اسے کیوں نہیں آیا؟

♥♥♥♥♥

"ریکارڈنگ کامی کے پاس ہے وہ کورٹ میں پیش کر سکتا ہے"

آرب نے میسیج ٹائپ کیا اور منہا کے نمبر پر سینڈ کیا۔۔۔۔

"کسی بھی طرح وہ ریکارڈنگ ڈیلیٹ کر دو۔۔۔۔پلیز"

منہا کا فوراً ریپلائے آیا۔۔۔

"کوشش کرتا ہوں"

ارب نے ریپلائے کیا

"نہیں۔۔کوشش نہیں۔۔۔آرب تمہیں یہ لازمی کرنا ہے۔۔۔میرے لیے تم یہ کرو گے"

منہا نے میسج پڑھ آرب نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔۔

اس نے موبائل بند کر ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

تبھی وہاں ایدہ آئی اور چیئر کھینچ کر بیٹھی۔۔۔

"احد سو گیا؟"

آرب نے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں سو گیا۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں گھر جائیں گے تو اٹھا دوں گی"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

"ڈیڈ کی طبیعت کیسی ہے اب؟

آرب نے سوال کیا۔۔۔۔

"آپی ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔میں یہیں رکوں گی۔۔۔"

ایدہ نے آرب کے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھا

"تو کوئی بات نہیں میں بھی رک جاؤں گا"

آرب نے مسکرا کر دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔۔

"اوہ تھینک یو ہنی۔۔۔۔"

وہ اس کے گلے لگی۔۔۔۔وہ خوش تھی آرب میں بدلاؤ دیکھ کر۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"اس نے تو مجھے بھی نہیں بتایا تھا منہا مگر مجھے اپنے دوست پر بھروسہ ہے۔۔۔۔"

نوریض نے سامنے بیٹھی منہا کو دیکھتے ہوئے کہا

وہ خاموش تھی۔۔۔

"تو بیوی ہو کر شک کر سکتی ہے۔۔۔۔ مہر تو ایبو کی دوست بھی رہی ہے۔۔ کیا تجھے لگتا ہے ایبو ایسا ہے؟"

نوریض نے دوٹوک پوچھا

"میں نے ایسا نہیں کہا نوریض مجھے یقین ہے اس پر۔۔۔ مجھے بس برا لگا جب کامی نے مجھے تصویر دکھا کر بتایا کہ وہ اس سے ہاسپٹل ملنے گیا تھا۔۔۔ مجھے تکلیف ہوئی جب بابا کے سامنے ایبو نے اعتراف کیا کہ وہ اس سے ریسٹورنٹ میں چھپ کر ملنے گیا تھا۔۔۔"

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولتی جا رہی تھی۔۔۔

پھر بھی میں پیچھے نہیں ہٹی میں اپنے ایبو کے ساتھ ہوں۔۔۔ لیکن میں بھی انسان ہوں نوریض مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ جب میرے شوہر کی وہ

باتیں دوسرے بتا کر جائیں جو اس نے خود مجھ سے چھپائی۔۔۔۔۔ تم بتاؤ کیا

"مجھے ناراض ہونے کا حق بھی نہیں۔۔۔۔

منہا نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

نوریض کو لمحہ بھر کے لیے بھی وہ غلط نہیں لگی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

تم گئی نہیں گھر؟" خاور صاحب نے پوچھا"

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی کیسے جاتی میں؟"

ایدہ نے ان کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں میرا بچہ۔۔۔۔"

انہوں نے ایدہ کو پیار کرتے ہوئے تسلی دی

کامی کہاں ہے؟"آرب نے سوال کیا"

وہ اپنے روم میں ہے۔۔۔آج صبح سے کورٹ کے چکروں میں بزی رہا"
"تھا۔۔۔تھک گیا تو میں نے کہ دیا میں ڈیڈ کے پاس ہوں
ایدہ نے تفصیل سے بتایا

"انابیہ کا کچھ پتا چلا؟"
خاور صاحب نے سوال کیا

نہیں ڈیڈ۔۔۔"ایدہ نے فوراً جواب دیا"

وہ بچی بہت اچھی ہے۔۔۔۔پتا نہیں کہاں ہو گی۔۔۔مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔میری طبیعت ٹھیک ہو جائے پھر میں خود کوشش کروں گا"

خاور صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

"آپ فکر نہیں کریں ڈیڈ۔۔۔اپنا خیال رکھیں۔۔۔۔"

ایدہ نے کہا۔۔۔

"ہاں مگر وہ بچی۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ اپنا جملہ پورا کرتے وہ کھانسنے لگے۔۔۔ان کا سانس پھولنے لگا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ" ایدہ پریشان ہوئی۔۔۔

آرب نے پاس رکھے جگ سے پانی انڈیلا اور گلاس ایدہ کی جانب بڑھایا۔۔۔

ایدہ انہیں پانی پلانے لگی۔۔۔

"میں کامی کو بلاتا ہوں۔۔۔ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں"

ان کی حالت تھوڑی بہتر ہوتے دیکھ آرب نے کہا۔۔۔

"نہیں نہیں اب ٹھیک ہوں"

خاور صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے آرب کو ٹوکا

"ایسے کیسے؟ایدہ تم کچھ کہہ کیوں نہیں رہی؟"

ارب نے ایدہ کو مخاطب کیا

ہاں ڈیڈ آبی صحیح کہ رہا ہے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔زیادہ طبیعت "
" خراب ہو گئی تو۔۔۔۔ جاؤ تم کامی کو باؤ
ایدہ نے کہا

ارب کمیل کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

دروازے پر دستک دی۔۔۔۔

کمیل نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

کامی ڈیڈ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔ ہمیں ہاسپٹل جانا"
"ہو گا۔۔۔ جلدی چلو
آرب نے گھبراہٹ چہرے پر طاری کی

کیا؟ کیا ہوا ڈیڈ ٹھیک ہے۔۔۔"وہ فوراً باہر نکلنے لگا۔۔۔۔"

کہ ارب نے روکا

"ایک منٹ۔۔۔وہ ایدہ نے کہا ہے کامی سے کہوں کہ سیف سے کیش نکال لے۔۔۔اصل میں ہم لائے نہیں ساتھ زیادہ۔۔۔تو تم نکال لو"

آرب نے فوراً سنجیدگی سے مشورہ دیا

کمیل سنتے ہی سیف کی جانب بھاگا۔۔۔کوڈ ڈائل کیا۔۔۔اور جلدی سے کچھ رقم نکالی۔۔۔چابی گھمائی اور چابی کو ڈریسنگ کے ڈرار میں ڈالتے ہوئے اس کے ساتھ ہو لیا۔۔۔

"کیا ہوا ڈیڈ کو؟" کمیل نے آتے ہی فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں میں بیٹا اب ٹھیک ہوں"

خاور صاحب نے اسے تسلی دی

ابھی اتنی زیادہ طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔میں تو کہتا ہوں دیر نہیں "

"کرو۔۔۔۔ ہمیں ہاسپٹل چلنا چاہیے

آرب نے بات کو لپیٹا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ڈیڈ اٹھیں ہم ابھی چلیں گے۔۔۔"

کمیل نے انہیں اٹھاتے ہوئے ضد کی۔۔۔۔

ارب دل ہی دل میں خوش ہوا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

کیسے نکالی؟" منہا نے ہنس کر پوچھا"

"میں نے کوڈ یاد کر لیا تھا۔۔۔جب کمیل کمرے میں نہیں تھا میں اس کے

سیف سے نکال لی۔۔۔۔"

آرب نے تفصیل سے بتایا

"تھینک یو آرب۔۔۔۔۔تم نے میرا کام کر دیا"

منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

"کیسے نہ کرتا۔۔؟تمہارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں منہا۔۔۔میں

سچ کہ رہا ہوں۔۔۔۔میں نے ایدہ کو کبھی وہ مقام دیا ہی نہیں جو تمہارا تھا"

آرب نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

وہ جو چائے کا کپ ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔یک دم ساکت ہوئی۔۔۔۔

کپ میز پر رکھا۔۔۔

"اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے آرب"
منہانے سنجیدگی سے کہا

"تم ایک بار کہو تو میں نقصان کو فائدے میں بدل دوں گا۔۔۔اگر تم ایبو کے ساتھ خوش نہیں ہو تو بتاؤ۔۔میں ساری دنیا کو چھوڑ دوں گا تمہارے لیے۔۔۔۔میں تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتا ہوں منہا۔۔۔"
آرب کے لہجے سے اسے کوفت ہونے لگی

"آرب۔۔۔میں شادی شدہ ہوں اب۔۔۔اور میں اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔۔پلیز دوبارا یہ بات مت کرنا۔۔۔بھول جاؤ محبت کو۔۔۔ہم صرف دوست ہیں اب"

منہانے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

اگر تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں۔۔۔ مگر یاد رکھنا زندگی میں کبھی بھی" تمہیں میری ضرورت پڑے۔۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ ایک دوست بن کر ہی صحیح "

آرب نے ہاتھ میں پکڑا کپ میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"تھینک یو"

منہانے مسکرا کر کہا۔۔۔

بدلے میں وہ ہلکا سا مسکرایا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

میں کورٹ جارہاہوں۔۔۔۔"نوریض نے رتبہ اور منہا کو دیکھتے ہوئے"
کہا

نوریض"منہا نے پکارا"

ہاں۔۔۔"وہ مڑ کر پوچھنے لگا"

"میرے ابو کو ساتھ لانا"
منہا نے پرامید لہجے میں کہا۔۔۔

تم دعا کرنا۔۔۔انشاللہ میں اسے لے کر ہی آؤں گا۔۔۔میری فرقان"
"انکل سے بھی بات ہوئی ہے۔۔۔انھوں نے وکیل سے بات کرلی۔۔۔
نوریض نے اسے تسلی دی۔۔۔

"اب تو خوش ہو جاؤ"

رتبہ نے منہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

منہا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو یار؟"

ایدہ نے سوال کیا

" میں نے ریکارڈنگ یہیں رکھی تھی۔۔۔۔اب نہیں مل رہی"

کمیل سیف سے ریکارڈنگ تلاش کر کر کے تھک چکا تھا

"یہاں سے کہاں جاسکتی ہے۔۔۔؟ تمہارے سیف کا کوڈ تمہارے علاوہ کسی کو نہیں پتا"

ایدہ نے فوراً یاد دہانی کروائی

" ہاں۔۔۔میں کبھی لاک کرنا بھولتا بھی نہیں"

کمیل نے پریشانی سے کہا

"تم نے کہیں اور رکھی ہو گی یاد کرو"

ایدہ نے اسے ٹوکا

"نہیں میں نے یہیں رکھی تھی ایدہ۔۔۔ مگر اب نہیں ہے۔۔۔مجھے آج کورٹ میں دکھانی تھی وہ۔۔۔"

کمیل نے تفصیل دی

"اب کیا ہوگا کامی؟"

ایدہ بھی پریشان ہوئی

"اگر وہ ویڈیو نہیں دکھائی تو ان کا وکیل یہ ثابت کردے گا کہ کڈنیپنگ میں اس کا ہاتھ نہیں ہے۔۔۔ ہمارے پاس کوئی اور ثبوت بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

کمیل نے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا

"وہ تصویر بھی تو ہے کامی۔۔۔"

ایدہ نے فوراً کہا

"اس سے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ہاسپٹل پتا نہیں کتنے بندے طبیعت پوچھنے جاتے ہیں۔۔۔۔اس سے وہ کڈنیپر نہیں بنے گا"

وہ روہانسی ہوا۔۔۔۔

"مگر وہ یہاں سے گئی کہاں۔۔۔۔؟"

کمیل پھر سے اٹھ کھڑا ہوا اور تلاشنے لگا۔۔۔۔

"اسے فکر ہے یار تیری"

نوریض نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا

رہنے دے "ابراہیم کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا"

میں سچ کہ رہا ہوں۔۔۔مجھے روز کہتی ہے نوریض میرے ابیو کو ساتھ لے "
"کر آنا۔۔۔اور دیکھو فائنلی اس کی دعائیں قبول ہو گئی
نوریض نے مسکرا کر کہا

ابراہیم ہلکے سے مسکرایا

وہ بس تجھ سے ناراض ہے۔۔۔کیونکہ کامی نے اسے تیری اور انایہ کی "
"تصویر دکھادی ہاسپیٹل کی۔۔۔۔
نوریض نے سامنے دیکھتے یوئے کہا

"اس کا می کا تو علاج کرتا ہوں میں"

ابراہیم نے چڑتے ہوئے کہا

"تجھے منانا پڑے گا اب اسے۔۔۔وہ ناراضگی کی وجہ سے تجھ سے ملنے نہیں آئی مگر اسے فکر بہت ہے تیری۔۔۔انفیکٹ اسی کی وجہ سے تو باہر آیا ہے"

نوریض نے کہا

"آرب کی وجہ سے"

اس نے تصیح کی

"نہیں اس نے سب سے ہیلپ مانگی۔۔۔پہلے فرقان انکل سے پھر آرب سے مجھ سے۔۔۔اس نے سب کی منت کی ہے تیرے لیے۔۔۔"

نوریض نے سنجیدگی سے کہا

"ایک منٹ بابا سے کیوں؟"

وہ الجھا

"ہاں وہ ریکارڈنگ کے لیے ریسٹورنٹ میں انہوں نے ہی بات کی تھی۔۔۔ورنہ مجھے تو کوئی دکھاتا نا"

نوریض نے تفصیل دی

ابراہیم کی نسیں تنی۔۔۔۔

"تو مجھے گھر چھوڑ دے"

ابراہیم نے بس اتنا کہا

"مگر منہا تو رتبہ کے پاس ہے میرے گھر پر"

نوریض نے بتایا

"میں نے کہانا تو مجھے گھر چھوڑ دے۔۔۔مجھے فریش ہونا ہے"

ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا

"ٹھیک ہے۔۔۔"

نوریض نے گاڑی اس کے گھر کی جانب موڑی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میرے پیچھے یہاں کون کون آتا تھا منہا کے پاس؟"

ابراہیم نے ملازم سے پوچھا۔۔۔

ایک بار کمیل صاحب اور ان کی بہن آئے تھی۔۔۔ باقی نوریض صاحب "
"اور آرب صاحب کافی بار آئے تھے۔۔۔
ملازم نے تفصیل سے بتایا

آرب نوریض کے ساتھ آتا تھا؟" ابراہیم نے سوال کیا"

"نہیں جی۔۔ وہ اکیلے ہی آتے تھے"
ملازم نے ادب سے بتایا

ٹھیک ہے جاؤ" ابراہیم وہیں صوفے پر بیٹھا۔۔۔"

وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا جب منہا آئی۔۔۔

اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔" وہ ناراضگی بھول کر اس کی جانب لپکی۔۔۔"

ابراہیم اسے دیکھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"کیسے ہو؟" وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔۔۔"

ابراہیم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
بنا کوئی جواب دیے۔۔۔

"تو نے بابا سے ہیلپ لی تھی؟" ابراہیم نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔"

اس کے چہرے سے یک دم مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔

وہ یک دم چہرہ موڑ گئی۔۔۔

"ارے میں تو بھول ہی گئی۔۔۔میں تو تجھ سے ناراض تھی"

اس نے اس کے سوال کو اگنور کرتے خفگی ظاہر کی۔۔۔

میری بات کا جواب دے" ابراہیم نے اسے بازوں سے پکڑ کر سامنے کیا"

"ایبو۔۔۔تجھے کس نے بتایا یہ ؟"

وہ الٹ سوال کرنے لگی۔۔۔

"کسی نے بھی بتایا ہو۔۔۔تو یہ بتا تو نے ہیلپ مانگی تھی بابا سے ؟"

ابراہیم غراتے ہوئے پوچھنے لگا

"ہاں۔۔۔لی تھی بابا کی مدد"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

ابراہیم جھٹکے سے اس کا بازوں چھوڑا۔۔۔

"کس سے پوچھ کر تونے بابا سے مدد لی؟"

وہ سرخ آنکھوں سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔میں کیا کرتی میں تو تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے بات پوری کرتی مگر ابراہیم نے بات کاٹی

بھاڑ میں گیا میں یار۔۔۔پڑا رہنے دیتی مجھے۔۔۔۔ویسے تجھے بہت فکر ہے"

"میری؟ایک بار؟ایک بار بھی آئی اتنے دنوں میں تو ملنے؟

ابراہیم نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

"ہاں تو کیوں آتی میں ؟ تو نے بتایا مجھے تو اس انابیہ سے ہاسپیٹل ملنے گیا تھا۔۔۔؟ تو نے بتایا تو ریسٹورنٹ ملنے گیا۔۔۔ سب کچھ مجھے دوسروں سے سننے کو ملتا ہے"

منہا نے سرخ چہرے سے کہا

"ہاں تو صاف بول نا کہ بھروسہ نہیں رہا۔۔۔ تم میں سے کسی کو مجھ پر بھروسہ نہیں نہ تجھے نہ بابا کو۔۔۔۔ نہ کسی اور کو۔۔۔۔ تم سب کی نظر میں گھٹیا ہوں نا میں۔۔۔۔"

ابراہیم نے تلخ لہجے میں کہا

"میں نے ایسا نہیں کہا" منہا نے فوراً کہا۔۔۔ البتہ غصہ قائم تھا۔۔۔"

"ایسا ہی ہے۔۔۔۔اور تیری نظر میں تو پلے بوائے ہوں۔۔۔۔یہی تو کہا تھا تو
نے زیمل سے۔۔۔۔"

ابراہیم پرانی باتیں اکھاڑنے لگا

"ہاں۔۔۔ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔۔تجھے جو سمجھنا ہے سمجھ۔۔۔۔"

منہا نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

"اوہ جب میں ایک پلے بوائے ہوں تیری نظر میں تو کیوں میرے ساتھ
زندگی خراب کر رہی ہے۔۔۔۔؟"

ابراہیم نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا

"مجھے کوئی شوق نہیں تیرے ساتھ رہنے کا۔۔۔۔۔۔"

منہا نے گرتے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کیا

"تو چاہتی یہی ہے۔۔۔۔اب تو تجھے مجھ میں نقص ہی نظر آئیں گے"

"نا۔۔۔میں آبی جیسا نہیں ہوں نا

ابراہیم نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا

"ایبو۔۔۔کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔۔؟"

منہا نے سوال کیا

"تو مجھ سے ملنے نہیں آئی۔۔۔مگر آرب سے بہت بار ملی ہے تو۔۔۔کب کس وقت کتنی دیر۔۔۔مجھے سب علم ہے۔۔۔۔تو نے بھی مجھے نہیں بتایا"

ابراہیم نے طنزیہ کہا۔۔۔۔

تو شک کر رہا ہے مجھ پر۔۔۔۔؟اب تو حد ہی ہو گئی۔۔۔۔واقع میں تیرے"

"ساتھ اپنی زندگی خراب کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

منہا نے آخری جملے حقارت بھرے لہجے میں اس کے منہ پر دے مارا ہو

جیسے۔۔۔

تو مت کر یار۔۔۔۔۔"وہ غصے سے کہنے لگا"

ابراہیم کی نسیں تن گئی۔۔۔۔اس جملے نے اسے اندر تک جھلسا دیا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں یہاں سے۔۔۔ تجھ سے دور۔۔۔۔"

منہا نے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہا

ابراہیم غصے سے اسے اگنور کرتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

جیسے وہ اسے روکنا چاہتا ہی نہ ہو۔۔۔

منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔ گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی۔۔۔
آنسوؤں کا گولا گلے میں پھندے کی طرح پھنس گیا تھا۔۔۔

وہ اونچی آواز میں رونا چاہتی تھی۔۔۔ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔۔
اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔
اس کا ایبو ایسا تو نہیں تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ایدہ مجھے لگتا ہے آرب نے وہ ریکارڈنگ نکالی ہے"
کمیل نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

واٹ ؟"ایدہ چونکی"

"ہاں۔۔۔ورنہ گھر سے وہ ریکارڈنگ جائے گی کہاں۔۔۔؟"
کمیل نے اپنا شک ظاہر کیا

اچھا ایک منٹ "ایدہ کہتے ساتھ اٹھی اور ڈرار سے کچھ نکالنے لگی"

یہ رہی وہ ریکارڈنگ۔۔۔"ایدہ نے پیکٹ اس کی جانب بڑھایا۔۔"

کمیل نے جھٹ تھاما۔۔۔پھر کھول کر کارڈ نکال کر دیکھنے لگا۔۔یہ واقع وہی تھا۔۔۔

"یہ کہاں سے ملا تجھے؟"

کمیل حیران ہوا۔۔۔

"میں آج ہی تیرے روم کی صفائی کروائی اور یہ مل گیا۔۔۔سب سے لاسٹ والے ڈرار سے"

ایدہ نے اسے گھورتے ہوئے بتایا

"مگر میں نے یہ سیف میں رکھی تھی۔۔۔مجھے یاد ہے اچھے سے"

کمیل نے پرجوش لہجے میں کہا

"تو نے یہ سیف میں رکھی ہوتی تو یہ ڈرار سے نہ ملتی"

ایدہ نے کاٹ دار لہجے میں کہا

"یہ وہاں کیسے گئی؟"

وہ سوچنے لگا

اس کے پاؤں نہیں ہیں کامی۔۔۔۔ کسی پر شک کرنے سے پہلے اپنے دماغ کو"
"ٹھیک کر۔۔۔۔ آرب ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ سمجھ آئی
وہ تلخ لہجے میں کہتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔
مگر کمیل ابھی تک س سوچ میں ڈوبا تھا کہ کیا وہ واقع بھول رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ جب گھر آیا تو منہا نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے روم میں جا کر دیکھا۔۔۔۔

اس کے کپڑے نہیں تھے۔۔۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے ضبط سے مٹھی بند کی۔۔۔

تیزی سے باہر نکلا۔۔۔۔لان میں ملازم کو دیکھ وہ اس کے پاس گیا۔۔

"منہا کہاں ہے؟"
ابراہیم نے سوال کیا

جی پتا نہیں بتا کر نہیں گئی۔۔۔بس بیگ لیا اور چلی گئی۔۔۔
میں نے پوچھا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا۔۔۔

ابراہیم کی آنکھوں میں مزید غصہ ابھرا۔۔۔
وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"غلطی بھی خود کی۔۔۔اور گھر چھوڑ کر بھی چلی گئی"

وہ بڑبڑایا

"ہاں اسے تو موقع چاہیے تھا"

وہ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

(مجھے کوئی شوق نہیں تیرے ساتھ رہنے کا)

اس کے کانوں سے جملہ ٹکرایا۔۔۔

ساتھ رکھا تکیہ اس نے اٹھا کر زمین پر پھینکا۔۔۔

غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

(میں تیرے ساتھ اپنی زندگی خراب کر رہی ہوں)

اس نے بے اختیار ہی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"بات تو یہ ہے کہ تم کوئی مضبوط کیس بنا کر اسے پھنسا ہی نہیں سکے۔۔۔"
انابیہ نے جھنجھلا کر کہا

"کل تم گھر چلی جانا۔۔۔اب چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"
کمیل نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا

"فائدہ بہت بڑا ہوا ہے کامی۔۔۔"
ایدہ مسکراتی وہاں آبیٹھی۔۔۔

کیا؟" وہ دونوں چونکے "

ابراہیم اور منہا میں زبردست قسم کا جھگڑا ہوا ہے۔۔۔اور منہا ابراہیم کو"
"چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔
ایدہ نے خوش دلی سے کہا

بیک وقت ہی انابیہ اور کمیل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔

♥♥♥♥♥

ایبو۔۔۔ تیرا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔اس نے صرف تیرے لیے کیا ہے تھا"
" سب
نوریض نے اسے ٹوکا

"مگر میں نے اسے نہیں کہا تھا گھر چھوڑنے کو۔۔۔وہ خود گئی ہے"

ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اسے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔

"وہ گھر گئی ہے اپنے؟"

رتبہ نے سوال کیا

مجھے نہیں پتا وہ کہاں گئی ہے۔۔۔ مگر خود گئی ہے خود ہی آئے گی"

"واپس۔۔۔۔

ابراہیم نے بے رخی سے کہا۔۔۔۔

رتبہ اور نوریض ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

جھگڑتے تو وہ دونوں ہمیشہ ہی تھے۔۔۔ مگر اس بار بات سیریس تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تم نے مجھے بتایا بھی نہیں"
آرب نے گہری نظروں سے سوال کیا

"میں ہمارے آپس کی بات تمہیں کیوں بتاوں گی آرب؟
منہا نے تلخی سے کہا

وہ شرمندہ نہیں ہوا۔۔۔
بس مسکرا دیا

"تم نہیں بتاؤ گی تو کیا مجھے پتا نہیں چلے گا؟"

وہ پوچھنے لگا

"پتا چل ہی گیا تو وجہ پوچھو۔۔۔۔پتا وجہ کیا ہے۔۔۔؟تم"

منہا نے بے رخی سے کہا

اس نے ابرو سکیڑی۔۔۔

ماتھے پر شکن پڑے۔۔۔۔

"میں ؟میں نے کیا کیا ہے ؟"

وہ پوچھنے لگا

"میرے ماضی میں حال میں تم موجود ہو یہ وجہ کم ہے۔۔۔۔؟آرب کیوں آئے تم میری زندگی میں۔۔۔۔؟اور آج بھی کیوں ہو؟چلے کیوں نہیں جاتے مجھ سے دور۔۔۔۔؟"

وہ نم آنکھوں سے بے بسی کی انتہا پر تھی

آرب خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔

"وہ کہتا ہے وہ تمہارے جیسا نہیں ہے اسی لیے میں اسے چھوڑ رہی ہوں"

منہا نے سامنے بیٹھے آرب سے کہا

وہ صرف اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔بنا پلکیں جھپکے۔۔۔۔

وہ صحیح کہتا ہے وہ تمہارے جیسا نہیں ہے۔۔۔۔وہ کسی کے جیسا نہیں ہے۔۔۔وہ سب سے الگ ہے۔۔۔۔ مگر تم بتاؤ آرب کیا میں۔۔۔میں اسے چھوڑ سکتی ہوں؟"

منہا کی آنکھ سے دو آنسوں گر کر گال بھگو گئے تھے۔۔۔

آرب کو اس کے لہجے میں بے بسی محسوس ہوئی۔۔۔
وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میں نے تمہاری اس لیے مدد نہیں کی تھی کہ میں تم سے شادی پر راضی ہو گئی تھی"۔۔۔۔
انابیہ اٹھ کھڑی ہوئی

میں نے اس لیے مدد کی تھی کہ منہا اسے چھوڑ دے گی۔۔۔اور ایسا ہی "
"ہو رہا ہے جیسا میں نے سوچا تھا
انابیہ نے سنجیدگی سے کہا

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟تم ابراہیم سے شادی کر سکتی ہو؟"
کمیل نے سوال کیا

"ہو بھی سکتا ہے"
انابیہ نے پرسکون لہجے میں کہا
وہ اس کی بات پر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

بات سنو میری۔۔۔"اس نے اسے بازو سے پکڑ سامنے کیا"

وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

تم صرف میری ہو سمجھ آئی۔۔۔آج بھی کل بھی۔۔۔اور ہمیشہ۔۔۔ تمہارا"
"نام صرف میرے ساتھ جڑے گا۔۔۔۔ورنہ کسی کے ساتھ نہیں۔۔۔۔
کمیل کے لہجے میں سنجیدگی تھی

وہ کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔
وہ آنکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

مجھے دیر نہیں کرنی اب۔۔۔۔۔ایدہ" وہ ڈرائیونگ کرتے کہنے لگی"

"تو کیا کرے گا اب تو؟"

ایدہ نے سوال کیا

"نکاح۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے گھر والوں کے لیے وہ ویسے بھی گمشدہ ہے"

کمیل نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔

"کامی ڈیڈ کو پتا لگ گیا تو؟"

وہ ڈری تھی۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ایک بار نکاح ہو جائے تو کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا"

وہ اٹل تھا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک خوبصورت ڈریس اور رنگ خرید چکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ گاڑی میں بیٹھتا۔۔۔سامنے کھڑے آرب پر اس کی نظر پڑی۔۔۔۔جس کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔۔۔۔

اسے لمحہ لگا تھا لڑکی کو پہنچاننے میں۔۔۔

وہ اس کی جانب پشت کیے کھڑی تھی۔۔۔۔مگر اس سلکی لمبے بال ہائی پونی میں قید تھے۔۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔

کمیل اسے بالوں سے پہنچان گیا تھا کہ یہ منہا ہی ہے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

منہا سے بات ہوئی؟"نوریض کی آواز میں فکر تھی"

کوئی اور بات کر"اس نے مصروفیت سے کہا"

وہ کچن میں کھڑا اپنے لیے کافی بنا رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

اس نے دیوار پر لگی چھوٹی سی اسکرین کو بٹن دبا کر دیکھا۔۔۔

"بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔"
اس نے فون بند کیا

پھر نیچے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔
سامنے سے کمیل آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ حیران تھا بس۔۔۔۔

کیسا ہے بڈی؟" کمیل نے پوچھا۔۔۔"

"یہ چوہا بلی کا کھیل بند کر دے کامی۔۔۔ کھل کر بت کر۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا

"کھیل تو تو کھیل رہا تھا نوریض کی اور آبی کی آڑ میں"

کمیل نے سنجیدگی سے کہا

"تجھ سے ہی سیکھا ہے سب"

ابراہیم نے بنا کسی جھجھک کے جواب دیا

"ویسے تو اتنا گر گیا کہ انابیہ کو یوز کیا تو نے۔۔۔۔تو تو محبت کرتا ہے نا اس سے"

ابراہیم نے طنزیہ پوچھا

"محبت تو تو بھی کرتا ہو گا اپنی بیوی سے پھر تو نے اسے کیسے استعمال کیا۔۔۔۔آرب کے سامنے پیش کر کے"

وہ پر سکون تھا

"بکواس بند کر۔۔۔۔"

ابراہیم کا خون کھولنے لگا تھا

"کیوں برا کیوں لگ رہا ہے؟تو نے اپنی بیوی کو نہیں بھیجا ہوا کہ آرب کو یوز کرے۔۔۔۔اور میرے خلاف کام کرے"

کمیل نے تلخی سے کہا

"کمیل تو حد سے بڑھ رہا ہے"
اس نے گریبان پکڑتے ہوئے کہا

"میں یا تو۔۔۔۔؟ ٹھیک ہے یار ہو گئی تھی غلطی۔۔۔۔ مگر اب تو منہا کو آرب سے دور رہنا چاہیے۔۔۔۔ابھی ابھی میں انہیں ایک ساتھ دیکھ کر آیا ہوں"
کمیل نے وار کیا

ابراہیم کے ہاتھ اس کے گریبان پر ڈھیلے ہوئے۔۔۔

"یقین نہیں آتا تو جا کر دیکھ لے۔۔۔۔"

کمیل نے اسے ایڈریس بتایا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
اور کمیل مسکرا دیا۔۔۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں منہا"
آرب نے منہا کو کہا جو سڑک پر کھڑی آٹو رکشہ کی تلاش میں یہاں وہاں دیکھ رہی تھی

نہیں آرب۔۔۔ ہم۔ بہت اچھے دوست تھے۔۔۔ مگر آئندہ مجھ سے رابطہ "
"مت کرنا۔۔۔ میں۔۔۔
منہا نے کہتے کہتے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

منہا۔۔۔آر یو اوکے ؟"آرب نے فوراً اسے پکڑا۔۔۔"

اگر وہ اسے نہیں تھامتا تو شاید وہ گر جاتی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔بس چکر۔۔۔۔"وہ کہتی خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔"

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی چلو گاڑی میں بیٹھو"

وہ اسے بازوں سے پکڑے کہنے لگا۔۔۔

تھوڑے فاصلے پر کھڑا ابراہیم انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آنکھوں میں سرخی ابھر آئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے آرب کی جانب بڑھا اور اسے کھینچ کر سامنے کیا۔۔۔

"ہاتھ کیسے لگایا تو نے میری بیوی کو؟"

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر رسید کیا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔۔۔۔

ایبو۔۔۔۔ "منہا نے بھاگ کر ابراہیم کو بازو سے پکڑا۔۔۔"

جان سے مار دوں گا۔۔۔۔اگر دوبارا مجھے منہا کے آس پاس بھی نظر آیا"

"۔۔۔

وہ غراتے ہوئے کہنے لگا

آرب اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

وہ نا سمجھی سے ابراہیم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پاگل ہو گیا ہے ایبو۔۔۔وہ صرف مجھے ڈراپ کرنے کا کہہ رہا تھا"

منہا نے غصے سے کہا۔۔۔

"تو ابھی اسی وقت میرے ساتھ گھر چلے گی۔۔

ابراہیم نے ایک بری نظر اس پر ڈالی۔۔۔

اس سے پہلے منہا کچھ کہتی ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔

"تو سمجھتا کیا ہے خود کو ایبو؟ چھوڑ مجھے"

منہا نے گاڑی سے اترتے ہی کہا۔۔۔

"میرا شوہر ہوں تیرا منہا۔۔۔شاید تو بھول گئی ہے"
ابراہیم نے تلخی سے کہا۔۔۔

"ارے بھاڑ میں گیا ایسا شوہر۔۔۔۔جو مجھے چھوڑ رہا ہے پر بے عزت کر دے۔۔۔۔"
منہا چلائی تھی

"بے عزت تو تو مجھے کر رہی ہے۔۔۔۔کیا کمی ہے مجھ میں جو تو اس آرب۔۔۔۔۔"
اس نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔

"کیا بول نا۔۔۔بول گند بھرا ہے تیرے دماغ میں میں بول دے۔۔۔۔۔۔"

منہا نے اسے غصے سے دھکیلا

"میں۔۔۔ایک بات یاد رکھ لے منہا میں تجھے اس کا نہیں ہونے دوں گا جان سے مار دوں گا خود کو بھی اور اسے بھی۔۔۔"

اس نے لان میں رکھی چیئر پر زوردار لات ماری۔۔۔

اور بنا اس کی جانب دیکھے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

منہا کب سے روکے آنسوؤں کو مزید روک نہ سکی۔۔۔

اور سسکیوں کے رونے لگی۔۔۔

جانے کتنی دیر۔۔۔کتنے گھنٹے۔۔۔

مگر آنسوں خشک ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کیا بکواس کر رہا ہے؟

ایدہ اچھلی تھی

"میں بکواس نہیں کر رہا یہ سچ ہے۔۔۔۔"

کمیل اپنی بات پوری کر ہی رہا تھا کہ سامنے سے آرب آتا دکھائی دیا۔۔۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ایدہ سامنے سے آتے آرب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اوہو۔۔۔آ گئے مسٹر آرب"

کمیل آہستگی سے کہتا آرب کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ایدہ بھی اس کے پیچھے لپکی۔۔۔

مگر آرب کا چہرہ دیکھتے ہی ایدہ کو ایسا لگا۔۔۔

جیسے اس کے جسم میں کسی نے سوئیاں چبھو دی ہو۔۔۔

"آرب۔۔۔یہ کیا ہوا؟ کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟ یہ چوٹ کیسے لگی"

وہ اس کا سوجا چہرہ دیکھ رہی تھی

ہونٹ کے کنارے پر موجود زخم خون رسنے کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔"

ارب نے بے رخی سے کہا

"بتادو۔۔۔ایبو سے پٹ کر آئے ہو"
کمیل نے مزاق اڑاتے کہا

آرب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔
اسے لمحہ لگا سمجھنے میں۔۔۔

"اچھا۔۔۔تو تو نے بیجھا تھا اسے وہاں؟"
آرب نے سنجیدگی سے پوچھا

"بلکل صیحیح۔۔۔۔میں نے ہی بھیجا تھا۔۔۔۔"
وہ ڈھٹائی سے مسکرایا

"بہت ہی کوئی گھٹیا انسان ہے تو کامی۔۔۔"

وہ تلخی سے کہنے لگا

"میں گھٹیا ہوں ؟۔۔۔ تیری بیوی ہے بچہ ہے۔۔۔۔ تجھے یاد بھی ہے ؟"

کمیل نے الٹ سوال کیا

"کوئی مجھے بتائے گا کیا ہو رہا ہے ؟"

ایدہ نے پوچھا

منہا سے ملنے گیا تھا یہ۔۔۔ تیرا شوہر۔۔۔۔اور ایبو نے رنگے ہاتھوں "

"دونوں کو پکڑا ہے۔۔۔ یہ یہ۔۔۔۔اسی کی دیے گئے زخم ہیں۔۔۔۔

کمیل نے تفصیل دی

"آبی۔۔۔۔یہ سچ ہے؟"
ایدہ نے آرب کو دیکھا۔۔

وہ خاموش تھا۔۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں آبی۔۔۔؟"
وہ چلائی

"ہاں سچ ہے۔۔۔گیا تھا میں منہا سے ملنے۔۔۔۔"
وہ یک دم غرایا

اور تو مجھے کیا یاد دلا رہا ہے۔۔۔۔ تو دونوں نے جو کیا۔۔۔۔اس کا کیا جواب "
ہے تیرے پاس۔۔۔۔اس دھوکے کے بارے میں کیا کہو گے
"دونوں۔۔۔۔۔؟

آرب نے کمیل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ایدہ کے پاؤں تلے سے زمین نکلی۔۔۔
مگر آرب رکا نہیں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

باہر ہلکی ہلکی برسات ہو رہی تھی۔۔۔۔
رات کے وقت موسم ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ باتھ روم سے باہر نکلا۔۔۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا۔۔۔ مگر منہا روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ ٹاول بیڈ پر پھینکتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

وہ لان میں اسی جگہ بیٹھی تھی۔۔۔

برسات کی پرواہ کیے بنا۔۔۔

وہ اسے دیکھ تیزی سے اس کی جانب بھاگا۔۔۔

"منہا۔۔۔اندر چلو۔۔۔ بارش ہو رہی ہے"

ابراہیم نے کہا۔۔۔

مگر وہ اسی طرح بیٹھی تھی۔۔۔

"منہا۔۔۔اٹھو۔۔۔"ابراہیم نے اسے بازو سے پکڑ کھڑا کیا۔۔"

اسے گرمائش کا احساس ہوا۔۔۔

ابراہیم نے ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا۔۔

اسے بخار ہو رہا تھا۔۔۔

"تمہیں بخار ہے منہا۔۔۔اندر چلو۔۔۔"

وہ فکر مندی سے کہنے لگا

"چھوڑو مجھے۔۔۔ نہیں جانا مجھے۔۔۔"

وہ روٹھے انداز میں کہنے لگی

ابراہیم نے لمحہ بھر اسے دیکھا۔۔۔

پھر آگے بڑھ کر اسے زبردستی گود میں اٹھایا۔۔۔

اور اندر کی جانب بڑھ گیا

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ غصے سے کہنے لگی۔۔۔

"چینج کرلو۔۔۔ ہم ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں۔۔۔"

ابراہیم نے اسے روم میں لا کر ہی چھوڑا تھا۔۔

"مجھے نہیں جانا۔۔ سن رہے ہو؟ میں نہیں جارہی"

وہ غرائی تھی

آنکھیں جل رہی تھی۔۔۔

سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

مگر وہ آخر کو منہا تھی۔۔۔۔۔

غصہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔؟

"تم خود چینج کر رہی ہو یا میں کروں؟"

ابراہیم نے سوالیا نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔ مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔ یہ دکھاوا مت کرو۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔۔

ابراہیم بنا اس کی طرف دیکھے الماری کی جانب بڑھا اور سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

"یہ پہن لو دس منٹ بعد ہم ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں۔۔۔۔"
وہ بے رخی سے کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ اپنا بیگ تیار کر چکا تھا۔۔۔ جس میں چند ایک سوٹ تھے۔۔۔
اور ضرورت کی چند چیزیں۔۔۔

ایدہ روم میں آئی تو اسے دیکھ حیران ہوئی۔۔۔

"ہنی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟"
وہ اس کی طرف بڑھی۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اب"

وہ بے رخی سے کہنے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم ایسا نہیں کر سکتے آبی"

وہ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں سموئے اسے مخاطب کر رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔۔ تم ایک دھوکے باز عورت ہو۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے"

" سمجھی تم نفرت کرتا ہوں میں تم سے

آرب نے چبا کر کہا۔۔۔۔

ابی۔۔۔میں۔۔۔میں تمہیں سمجھاتی ہوں نا۔۔۔۔ میری بات"

"سنو۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑے کہنے لگی

مجھے کچھ نہیں سننا" وہ غرایا"

سننا ہو گا تمہیں۔۔۔۔ محبت کرتی تھی نا تم سے اسی لیے کیا تھا"
سب۔۔۔۔ سمجھ کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔ نہیں رہ سکتی تھی تمہارے
"بنا۔۔۔ کیا غلط کیا بتاؤ؟ جو کیا تمہیں پانے کے لیے کیا تو کیا غلط کیا؟
وہ سرخ آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔

محبت۔۔۔۔؟ تمہیں مجھ سے محبت تھی اسی لیے تم نے مجھ سے میری محبت"
"چھین لی۔۔۔۔؟
آرب نے کرختگی سے سوال کیا

آپی۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔اب بھی کرتی"
ہوں۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔۔غصہ کرنا ہے کرو۔۔۔مار لو
"مجھے۔۔۔مگر جا نہیں سکتے تم۔۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔
وہ بے بسی سے کہنے لگی۔۔۔۔
آنسوں رواں تھے۔۔۔۔

اور میں جو پانچ سال سے مر رہا ہوں۔۔۔۔اس کا کیا؟"
سچ تو یہ ہے ایدہ مجھے تم سے کبھی محبت ہوئی ہی نہیں۔۔۔۔اور نہ کبھی
"ہو گی۔۔۔۔مجھے تم سے نفرت ہے۔۔۔تم اسی کے لائق ہو۔۔۔
وہ کہتا بیگ اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔
ایدہ اسے لاکھ روکے بھی نہیں روک پائی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ان کا بہت خیال رکھنا ہو گا آپ کو۔۔۔۔"

ڈاکٹر سامنے بیٹھے ابراہیم کو تنقید کر رہی تھی۔۔۔

"میں کچھ ٹیسٹ لکھ رہی ہوں۔۔۔وہ کروا لیجئے گا"

وہ مصروفیت سے کہنے لگی۔۔۔

منہا اور ابراہیم نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

پہلا بے بی ہے؟"ڈاکٹر کے سوال پر منہا نے اثبات میں سر ہلایا"

ابراہیم مسکرایا تھا بے اختیار ہی سب ناراضگی بھلا کر اسے اس پل میں شاید کچھ یاد نہیں رہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کل ہمارا نکاح ہے۔۔۔۔"

کمیل نے اطمینان سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی

"میں نہیں کروں گی تم سے شادی۔۔۔۔"

وہ یک دم کہنے لگی

"میں پوچھنے نہیں آیا بتانے آیا ہوں انابیہ"

کمیل نے مسکرا کر کہا

"میں صرف ابراہیم سے محبت کرتی ہوں اسی سے شادی کروں گی ورنہ کسی سے نہیں کروں گی"

انابیہ اٹھ کھڑی ہوئی

"کیا دکھتا ہے تمہیں اس شادی شدہ آدمی میں۔۔۔؟"

وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا

" جو تم میں نہیں نظر آتا۔۔۔ تم اس کے جیسے نہیں ہو"

انابیہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"میں اس کے جیسا بننا بھی نہیں چاہتا"

کمیل نے غراتے ہوئے کہا

تم بن بھی نہیں سکتے۔۔۔اس نے ہمیشہ مجھے عزت دی ہے۔۔۔وہ"
شریف انسان ہے۔۔۔تمہاری طرح کسی لڑکی کو قید کر کے نکاح کے لیے
"مجبور نہیں کرتا وہ
انابیہ نے تلخی سے کہا
وہ اسے آئینہ دکھا رہی تھی

"نکاح تو تمہیں کرنا ہو گا مجھ سے"
کمیل نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔
نابیہ کی ابرو تنی اس نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر جھڑ دیا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔جسٹ شٹ اپ"
انابیہ نے انگلی دکھائی

کمیل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے میرے گھر چھوڑ کر آؤ ابھی اسی وقت۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔"
انابیہ نے حکم دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں نے تو سوچا تھا نکاح کر کے عزت سے دونوں جاتے فیملی کو راضی کرتے دھوم دھام سے ریسیپشن کرتے۔۔۔۔ لیکن ٹھیک ہے تم نکاح نہیں کرنا چاہتی تو ایسے ہی ٹھیک ہے"
وہ اطمینان سے کہنے لگا

انابیہ اسے گھور رہی تھی۔۔۔
اسے ذرا فرق نہیں پڑا۔۔۔

"میں صبح تمہیں چھوڑ آؤں گا پکا مگر۔۔۔"
کمیل نے مسکرا کر بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

مگر....؟" وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی

آج کی رات تو مجھے۔۔۔۔" وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"کمیل۔۔۔ کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔ مطلب کیا ہے تمہارا؟"
وہ اس کی بات کا مفہوم جان کر گھبرائی تھی

دیکھو میرا قصور نہیں ہے۔۔۔ میں تو سب شادی کے بعد ہی کرنا چاہتا"
"تھا۔۔۔ پر۔۔۔۔۔
وہ دو قدم آگے بڑھاتا اس کے قریب ہوا۔۔۔

"میں جان سے مار دوں گی تمہیں کمیل۔۔۔۔"

انابیہ نے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

وہ ہمت دکھا رہی تھی مگر وہ ڈر رہی تھی ہاں وہ اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔

"مارو۔۔۔۔پلیز"

وہ مسکرا کر آگے ہوا۔۔۔۔

اس سے پہلے انابیہ بھاگتی۔۔۔اس نے اسے بازو سے پکڑا اپنے شکنجے میں لیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔میرے ڈیڈ کو پتا لگا تو وہ چھوڑیں گے نہیں "تمہیں۔۔۔۔"

انابیہ نے خود کو چھڑواتے دھمکی دی

"وہ بعد کی بات ہے۔۔۔اس وقت میں کسی بات کی فکر نہیں کروں گا"
وہ تسلی سے کہنے لگا

"چھوڑو مجھے کمیل۔۔۔۔پلیز۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔"
اس کی آنکھوں میں نمی تیر آئی تھی

"مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔میں کمیل رئیسی ہوں۔۔۔"
وہ وحشیانہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہنے لگا

"میں نے کہا چھوڑو مجھے"
خود کو چھڑواتے اس نے کمیل پر ناخنوں سے حملہ کیا تھا۔۔۔
مگر وہ کمیل کا کچھ بگاڑ نہیں پائی تھی۔۔۔

بگاڑی بھی کیا عورت کتنی بھی بہادر کو مگر مرد کا مقابلہ وہ طاقت میں کبھی نہیں کر سکتی۔۔۔

یہ ایک سچ ہے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یہ جوس پیو"

ابراہیم نے اس کے ہاتھ میں گلاس تھمایا

"بس اور نہیں پیا جا رہا"

منہا نے تھوڑا پی کر گلاس اسے واپس دیا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک یہ میڈیسن لو۔۔۔پھر تم آرام کرلو"

ابراہیم نے اسے میڈیسن دی اور روم سے باہر آگیا۔۔۔

وہ ملازم سے بات کررہا تھا جب گیٹ سے اندر آتے آرب پر اس کی نظر پڑی

۔۔۔

وہ اس کی جانب بڑھا۔۔۔

لگتا ہے صبح کی مار کا اثر نہیں ہوا تجھے۔۔۔جو دوبارا میرے سامنے "

"آگیا۔۔۔

وہ تلخی سے کہنے لگا۔۔۔

"ایبو میں صرف بات کرنے آیا ہوں۔۔۔"

آرب نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تجھ سے۔۔ تو دور رہ مجھ سے بھی منہا سے بھی اسی"

"میں تیری بھلائی ہے

وہ اسے دھمکی دے رہا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تو سمجھ رہا ہے۔۔۔۔ پلیز میری بات سن"

"لے۔۔۔ بس ایک بار پلیز

وہ منت کر رہا تھا۔۔۔

ابراہیم خاموش ہوا۔۔۔

"ہم یہیں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

آرب نے لان میں لگی کرسی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

"نہیں اندر آؤ"

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

باہر کافی ٹھنڈ ہو چکی تھی۔۔۔ برسات کی وجہ سے۔۔۔۔

وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اس نے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

اور خود بھی سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جیسا تو سمجھ رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے ایبو۔۔۔ یہ سب کمیل کی پلاننگ

" تھی۔۔۔اس نے جان بوجھ کر تجھے وہاں بھیجا تھا

آرب نے تفصیل سے سمجھانا چاہا

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔"

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے کہنے لگا۔۔۔۔

"کیا؟ تو جانتا ہے پھر بھی"

وہ پوچھنے لگا

میں سب جانتا ہوں آرب۔۔۔۔ بس تو یہ بتا کہ تو نے منہا کو ملنے کیوں بلایا تھا؟"

وہ زرا جھک کر قریب ہوا۔۔۔

"میں نے نہیں بلایا تھا۔۔۔۔۔ منہا نے مجھے بلایا تھا۔۔۔۔"

آرب کی بات پر اس کے ماتھے پر شکن پڑی۔۔۔۔

منہا نے مجھے بلایا تھا یہ کہنے کے لیے ہماری زندگیوں سے چلے جاؤ۔۔۔ "کبھی کال مت کرنا کبھی میسج مت کرنا۔۔۔اس نے یہ کہا مجھ سے"
آرب نے بتایا۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر ساکت ہوا۔۔۔۔

"پتا ہے وہ مجھ سے کیا کہہ رہی تھی؟"
آرب نے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔
وہ خاموش تھا

ابراہیم آرب کے جیسا نہیں ہے۔۔۔بلکہ وہ اس سے بھی اچھا"
ہے۔۔۔ابراہیم کے جیسا کوئی دنیا میں ہی نہیں ہے۔۔۔وہ کہتی ہے اسے تجھ
"سے محبت نہیں ہے عشق ہے۔۔۔اور عاشق کبھی عشق کو چھوڑ نہیں سکتا
آرب نے کاٹ دار لہجے میں کہا
ابراہیم اسی طرح بیٹھا تھا خموش
جانے کیا چل رہا تھا دماغ میں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"وہ مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے؟"
ایدہ کمرے میں چکر لگا رہی تھی

"یہ کامی فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟"

وہ فون پر نمبر ملاتی جا رہی تھی۔۔۔

"اسے منہا نے سچ بتایا ہو گا"

وہ بڑبڑائی۔۔۔۔

"میں تجھے چھوڑوں گی نہیں منہا۔۔۔۔آرب صرف میرا ہے"

وہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی۔۔۔

سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے مسلسل بولتی جا رہی تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔۔۔

دم کرے تعویذ کرے۔۔۔جادو کرے۔۔۔۔

کچھ بھی کرے مگر آرب کو کیسے واپس لائے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

فجر ہونے کو تھی۔۔۔۔

وہ بیڈ پر آنکھیں موندے گہری نیند میں تھی۔۔۔۔

وہ اس کے برابر بیٹھا مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا بخار اب کم ہو گیا تھا۔۔۔

"اپنی محبت کیوں نہیں جتاتی ہو تم؟"

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

"مجھے معاف کر دو منہا۔۔۔۔۔میں نے تیرا دل دکھایا ہے بہت۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر رکھا۔۔۔۔

"میں تجھے کھونا نہیں چاہتا کبھی بھی نہیں۔۔۔۔اب دیکھنا میں سب ٹھیک کردوں گا"

اس نے جھک کر منہا کے ماتھے پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔

ایک سکون تھا اس کے سرائیت کرنے لگا تھا۔۔۔۔

"شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔۔" وہ

"اور ایک نئ زندگی کو بھی میری زندگی میں لانے کے لیے۔۔۔۔۔

اس نے اس کے برابر لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ خوش تھا دل سے۔۔۔۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

کمیل اسے کتنی ہی دیر دیکھتا رہا۔۔۔۔
مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

"انابیہ۔۔۔۔فریش ہو جاؤ۔۔۔اگر گھر جانا ہے تو۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں"
وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

کوئی جواب نہ پا کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔
پھر چلتا اس کے قریب گیا۔۔۔۔

"اگر نہیں جانا تو مجھے تمہیں یہاں رکھنے میں کوئی پرابلم نہیں۔۔۔۔"
کمیل نے سادگی سے کہا

اس کی بات پر انابیہ نے سر اٹھا کر اسے گھورا۔۔۔۔

پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

مگر اس سے کوئی بات کیے بنا ہی وہ آگے بڑھنے لگی۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے "
"شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ابھی بھی تیار ہوں۔۔۔۔
کمیل نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

مگر وہ ان سنی کرتی باتھروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔
تھوڑی دیر میں جب وہ باہر آئی تو کمیل آئینے کے سامنے ریڈی کھڑا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔؟" کمیل نے پوچھا۔۔۔"
اس نے بنا جواب دیے اپنا پرس اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔۔۔

مجھ سے شادی کرلو۔۔۔۔ تم آرام سے سوچ لینا انابیہ۔۔۔ کوئی آپشن نہیں "
"ہے تمہارے پاس۔۔۔۔ جب کہو گی میں ڈیڈ کو بھیج دوں گا۔۔۔۔

کمیل نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔

اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

اس کی جب آنکھ کھلی تو وہ اس کے برابر گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔
وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔

اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ ابراہیم سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اسے بے اختیار ہی رات کا منظر یاد آیا۔۔۔۔

وہ مسکرادی۔۔۔۔

وہ آہستگی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ ابراہیم نے اس کا ہاتھ پکڑ اسے کھینچا وہ لڑکھڑا کر اس کے اوپر گری۔۔۔۔

"کہاں جا رہی تھی؟"

وہ پوچھنے لگا

"تم سے دور۔۔۔۔۔۔"

وہ بے رخی طاری کرتی اٹھنے لگی۔۔۔

"خود سے دور میں تمہیں کبھی جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے رخسار کو چھوتے ہوئے کہا

"ہاں جانتی ہوں۔۔۔۔رات میں وجہ جو مل گئی تمہیں مجھے روکنے کی۔۔۔۔"

وہ طنزیہ کہتی سیدھی ہوئی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اس بچے کی وجہ سے تمہیں روک رہا ہوں۔۔۔۔؟"

وہ الٹ پوچھنے لگا

"شاید۔۔۔۔" وہ کاندھے اچکاتی کہنے لگی۔۔۔"

میں جانتا ہوں یہ خوشی ہمیں مشکل سے ملی ہے۔۔۔۔بہت انتظار کے بعد" ملی ہے۔۔۔ مگر۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔اور یہ وجہ کافی تھی "میرے لیے۔۔ تمہارے ساتھ ساری زندگی رہنے کے لیے۔۔۔

وہ محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا

ہاں تبھی تجھے فرق نہیں پڑا تھا ابو۔۔۔میرے جانے سے تو مجھے منانے نہیں آیا تھا۔۔۔تو نے مجھے روکا نہیں۔۔۔مجھے روتا چھوڑ کر چلا گیا "تو۔۔۔

وہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔

گلے شکوے اس کے سامنے رکھ دیے تھے۔۔۔

آنکھوں میں پھر سے نمی اتر آئی تھی۔۔۔

"معافی نہیں دے گی؟"

ابراہیم نے اس کی بات کاٹتے ہی بیچ میں کہا

وہ بولتی بولتی رکی۔۔۔۔

اسے لگا وہ بھی شکوے شکایت کرے گا جھگڑا کرے گا۔۔۔۔

مگر اس کے الفاظ سن وہ حیرانی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔"ابراہیم نے اپنے کانوں کو پکڑتے ہوئے کہا"

اس نے بنا سوچے سمجھے ایک زوردار تھپڑ ابراہیم کے گال پر جھڑ دیا۔۔۔۔

ابراہیم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتا منہا اس کے گلے لگی۔۔۔۔

اور زوروں سے رونے لگی۔۔۔۔

ابراہیم اس کے عمل پر مسکرا دیا۔۔۔

اور اس کے گرد بازوں پھیلا دی۔۔۔

♥♥♥♥♥

"کامی وہ چلا گیا۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر۔۔۔ہمیشہ کے لیے"

وہ رو رہی تھی۔۔۔

"ارے جانے دے یار۔۔۔اس بیوفا انسان کا تو کرتی بھی کیا۔۔۔؟"

کمیل نے غصے سے کہا

"شٹ اپ۔۔۔۔میں اس کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔۔میں جو بھی کیا اسی کے لیے کیا تھا۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر کہنے لگی

"تو پھر روتی رہ۔۔۔۔میری بلا سے"

وہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"ہاں ناشتہ لگا دو۔۔۔۔"منہا نے ملازمہ کو حکم دیا۔۔۔۔

تبھی سامنے سے آتے آرب پر اس کی نظر پڑی۔۔۔۔

منہا کی ابرو تنی۔۔۔

چہرے پر گھبراہٹ ابھری۔۔۔

"آرب تم یہاں۔۔۔ یہاں کیا کر رہے ہو؟ جاؤ یہاں سے۔۔۔"
منہا نے فوراً کہا

"منہا میری بات سنو۔۔۔۔"
وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔
مگر منہا کی تو مانو سانس ہی اٹک گئی تھی

نہیں تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ ابراہیم نے دیکھ لیا تمہیں یہاں۔۔۔ تو وہ پھر "
"سے کچھ کر نہ بیٹھے۔۔۔ پلیز تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔
وہ فکر مندی سے کہنے لگی

"ابراہیم کو پتا ہے"
آرب کی بات پر وہ بولتی رکی۔۔۔

کیا؟" وہ حیران ہوئی"

ہاں مجھے پتا ہے۔۔۔ میں نے آرب کو یہاں رکنے کے لیے کہا"
"تھا۔۔۔۔
پیچھے سے آتے ابراہیم نے تفصیل دی

"مجھے پتا ہے میں غلط تھا۔۔ اس کے معاف کر دینا یار۔۔۔۔"
ابراہیم نے آرب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ہم فرینڈز نہیں بلائنڈ فرینڈز ہیں۔۔۔۔۔اعتبار نہیں توڑیں گے کبھی ایک"
دوسرے کا۔۔۔۔اور جس نے توڑا۔۔۔۔میں اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ آیا
"ہوں۔۔۔۔

آرب نے تفصیل دی۔۔۔۔۔

وہ لوگ بات کر رہی رہے تھے۔۔۔۔۔جب سامنے گیٹ سے اندر آتی انابیہ پر
ان کی نظر پڑی۔۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"ابراہیم بڑبڑایا"

ایبو دیکھ کر۔۔۔۔۔"منہا نے فوراً کہا"

ابراہیم آگے بڑھا۔۔۔۔

"یہاں کیا کرنے آئی ہیں آپ؟"

ابراہیم نے تلخی سے سوال کیا

"معافی مانگنے"

انابیہ نے سوجی آنکھوں سے کہا

"مجھے آپ کی معافی نہیں چاہیے۔۔۔پلیز آپ جا سکتی ہیں"""

ابراہیم نے کہا

مجھے میرے گناہوں کی سزا مل چکی ہے۔۔۔۔پلیز ایک بار میری بات سن "

"لو

اس نے منت کی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تو نے ہمیشہ میری خوشیاں مجھ سے چھیننی چاہی ہے منہا"

وہ بڑبڑائی۔۔۔۔

"اس بار بہت ہوا۔۔۔۔ میں تجھے کامیاب نہیں ہونے دوں گی"

اس نے الماری سے پستول نکالی۔۔۔۔

"آج میں تجھ سے ہمیشہ کے لیے جان چھڑوالوں گی۔۔۔"

اس نے پستول کوٹ کی جیب میں رکھی۔۔۔

پھر ایک نظر سامنے بیڈ پر سوئے احد کو دیکھا۔۔۔۔

چل کر اس کے قریب گئی

"آپ کی ماما آپ کو پاپا کو ساتھ لے کر ہی آئے گی۔۔ میری جان"

اس نے جھک کے اس کا ماتھا چوما۔۔۔

ڈرار سے چابی نکالی اور باہر نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

تم نے دھوکہ کیا میرے ساتھ۔۔۔ کیا ملا؟ کیا آیا تمہارے ہاتھ؟ یہ رسوائی" "۔۔یہ دھوکا

ابراہیم نے کاٹ دار لہجے میں کہا

"مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے کہنے لگی

"میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔۔۔ جا سکتی ہو"

ابراہیم نے بے رخی سے کہا۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔ کوئی معافی مانگے تو معاف کر دینا چاہیے"

منہا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

میں آپ کی بھی گناہگار ہوں۔۔۔۔ منہا آپ پلیز مجھے معاف "

"کر دو۔۔۔۔

وہ اس کی منت کرنے لگی

"میں بس اتنا کہوں گی کہ کمیل سے شادی مت کرنا۔۔۔۔اسے اس کے کرموں کی سزا ملنی چاہیے۔۔۔۔تم عام لڑکی نہیں ہو جو خاموش ہو جاؤ گی۔۔۔۔تمہیں اسٹینڈ لینا چاہیے۔"

منہا نے اطمینان سے سمجھایا

"اور رہی بات تمہیں معاف کرنے کی۔۔۔۔مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں۔۔۔۔میرا ایبوہے ہی ایسا۔۔۔ہر کسی کا دل آجاتا ہے اس پر۔۔۔۔۔۔۔"

منہا نے نرم لہجے میں مسکرا کر کہا

ابراہیم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

میں سمجھتی تھی کہ ابراہیم کی بیوی خوش نصیب ہو گی کیونکہ اسے ابراہیم "
ملا۔۔۔ مگر تم سے مل کر آج معلوم ہوا کہ ابراہیم خوش نصیب ہے جو اسے تم
ملی۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔۔۔۔

پھر زخمی مسکراہٹ لیے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"ہمیں خاور انکل سے بات کرنی چاہیے"

آرب نے کہا

"انہیں سب پتا ہو گا"

ابراہیم نے بے رخی سے کہا

نہیں انہیں کسی بھی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔۔۔۔ایدہ اور کامی انہیں پتا"

"لگنے دیتے ہی نہیں

آرب نے تفصیل دی۔۔۔۔

"انابیہ اپنے فادر سے بات کر کے اس پر کیس کروا سکتی ہے"

منہا نے کہا

"شاید وہ ابھی گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔اسی لیے چپ ہے"

آرب نے کہا

"یہ کامی کتنا گھٹیا انسان نکلا ہے۔۔۔۔ میرا بس چلے تو اس کا قتل اپنے ہاتھوں سے کر دوں"

ابراہیم نے حقارت سموئے کہا

"ہر برائی کا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔ ان دونوں بہن بھائیوں کا بھی ہو گا"

آرب نے کہا۔۔۔۔

"میرے تو سر میں درد ہو رہا ہے کیسے گھٹیا دوست پالے تھے ہم نے"

ابراہیم نے کہا

"تم کیوں ٹینشن لے رہے ہو۔۔۔۔ ٹھنڈے ہو جاؤ میں چائے لاتی ہوں"

منہا نے ابراہیم کو تسلی دی اور کمرے سے نکل کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

"مجھ سے تو کچھ سوچا بھی نہیں جا رہا"

ابراہیم نے کہا

"تو ٹینشن نہیں لے کرتے ہیں کچھ۔۔۔۔اچھا چل نیچے ہی چلتے ہیں۔۔۔۔لان میں چائے پیتے ہیں۔۔۔فریش ہوا ہو گی۔۔۔ تیرا طبیعت بھی کچھ ٹھیک ہو گی۔۔۔پھر سوچیں گے کیا کرنا ہے"

آرب نے اٹھتے ہوئے کہا

"اٹھ جا چل۔۔۔۔اجا"

وہ اسے زبردستی اٹھانے لگا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

منہا۔۔۔۔" کچن میں جاتی منہا ایدہ کی آواز پر چونکی۔۔۔"

پھر پلٹ کر دیکھا۔۔۔

وہ سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔

"ایدہ۔۔۔ تم یہاں؟"

منہا حیران ہوئی

"چھین لیا نا تم نے مجھ سے میرے آرب کو؟"

ایدہ نے سوال کیا۔۔۔

تم مجھ سے لڑنے آئی ہو؟" منہا نے سینے پر ہاتھ باندھے سوال کیا"

ہاں۔۔۔کیوں تمہاری وجہ سے مجھے آبی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ صرف تمہاری "

"وجہ سے

ایدہ غراتے ہوئے کہا

"نہیں وہ تمہاری وجہ سے تمہیں چھوڑ گیا ہے "

منہا نے اطمینان سے کہا

"تم بدلہ لے رہی ہو نا مجھ سے۔۔۔۔ہاں تم جان بوجھ کر رہی ہو سب "

ایدہ نے کر ختگی سے کہا

"میں نے کوئی بدلہ نہیں لیا۔۔۔ تم اپنی دشمن خود ہو ایدہ۔۔۔"

منہا نے سمجھانا چاہا۔۔۔

سب تمہارا قصور ہے۔۔۔ہر کوئی تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔ تم سے محبت "
"کرتا ہے
ایدہ نے اپنے دل کی بات کی۔۔۔

منہا خاموش ہوئی

"آرب کہتا ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ مجھ سے کبھی نہیں کر پایا"
وہ بھری آواز میں کہنے لگی

"کیوں تو مجھ سے ہر بار جیت جاتی ہے ؟"
وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی

وہ سامنے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

خاموشی سے

"کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟ مجھ میں کوئی کمی ہے۔۔۔ پھر کیوں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔۔ کیوں اس کے دل میں ہمیشہ تو رہتی ہے؟"
آنسوں اب آنکھوں سے گرنے لگے تھے۔۔۔

"میں نے جو بھی تیرے اور نوریض کے ساتھ کیا مانتی ہوں غلط تھا۔۔۔ مگر میں نے صرف اسے پانے کے لیے کیا۔۔۔۔"
وہ بولتی جارہی تھی
اور منہا سنتی جارہی تھی۔۔۔

"اور اسے میں خود سے کبھی دور جانے نہیں دوں گی۔۔۔۔ اس کے لیے میں مر بھی سکتی ہوں۔۔۔ اور تجھے مار بھی سکتی ہوں"

ایدہ حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

پھر کوٹ میں ہاتھ ڈال کر چھپی ہوئی پستول نکال کر رخ اس کی جانب کیا۔۔۔

آرب صرف میرا ہے منہا میں تجھے اسے مجھ سے چھیننے نہیں دوں گی۔۔۔۔"

ایدہ نے تلخی سے کہا

منہا پستول دیکھ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"تو مجھے نہیں مار سکتی ایدہ۔۔۔میں تیری دوست ہوں۔۔۔۔"

منہا نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

میں ماروں گی۔۔۔تو مر جائے گی نہ تو آرب کو مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا"

ایدہ نے فوراً کہا

"تو مجھ سے محبت کرتی ہے ایدہ۔۔۔تو مجھ پر گولی نہیں چلا سکتی۔۔۔۔"

منہا نے مسکرا کر کہا

"بند کر اپنی بکواس۔۔۔۔"

ایدہ نے کہتے ساتھ ہی آنکھیں بند کی۔۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

مگر ہمت کر کے اس نے گولی چلا ہی دی۔۔۔۔۔

گولی کی آواز اس کے کانوں کو چیرتی ہوئی گئی تھی۔۔۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی آنکھیں کھولنے کی۔۔۔۔
وہ منہا سے واقع محبت کرتی تھی۔۔۔۔

آرب۔۔۔۔۔" منہا کے چلانے کی آواز پر اس نے جھٹ آنکھیں" کھولی۔۔۔۔
سامنے کا منظر دیکھ اس کے ہاتھ سے پستول زمین پر جا گری تھی۔۔۔۔

سامنے ہی آرب خون میں لت پت پڑا تھا منہا اور ابراہیم اس کے پاس زمین پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

مگر اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔
اس کا جسم سن ہو چکا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ہسپتال کی کوریڈور میں سب موجود تھے۔۔۔۔

منہا اور ابراہیم سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔

ساتھ ہی نوریض اور سارہ بیگم بینچ پر پریشان بیٹھے تھے۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔"ڈاکٹر نے باہر آتے ہی کہا۔۔۔۔"

منہا نے ابراہیم کی جانب دیکھ نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

آرب میرا بیٹا۔۔۔۔"سارہ بیگم چلاتی اندر بھاگی۔۔۔۔"

نوریض کو ایسا لگا جیسے وہ ہل نہیں پائے گا۔۔۔۔۔

انہیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

منہا کی آنکھوں سے متواتر آنسوں بہ رہے تھے۔۔۔۔

جسے روکنے اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔

"یہ کیا کر دیا میں نے؟

وہ کمرے کا دروازہ لاک کیے ساکت کھڑی تھی

"نہیں۔۔۔آ۔۔آرب کو کچھ نہیں ہو گا"

اس کے گلے میں گٹھلی کی مانند کچھ پھسنے لگا تھا

"نہیں۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔آرب۔۔۔پر کیسے چلا دی میں نے۔۔۔۔"

اس نے گن نکال کر دیکھی۔۔۔۔

پھر پوری قوت سے زمین پر دے ماری۔۔۔۔

"می۔۔۔میرے آرب کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ بیڈ کر کنارے پر بیٹھی۔۔

چہرے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

دیکھو ہم سب دوست ہیں۔۔۔۔اور دوستوں میں جھگڑے ہو جاتے)

(ہیں۔۔۔ناٹ آ بگ ڈیل۔۔۔۔

منہا کے کانوں سے جملہ ٹکرایا۔۔۔۔

ایبو۔۔۔آپی کو کچھ نہیں ہوا نا۔۔۔؟ وہ۔۔۔وہ اس نے۔۔۔تو"

"میں۔۔۔میرے لیے گولی کھالی۔۔۔وہ۔۔۔۔

وہ ہچکیاں لیتی بول رہی تھی۔۔۔۔

آنسوؤں کا سیلاب تھا جو باہر آنے کو تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

ابراہیم نے بنا کچھ کہے اسے سینے سے لگایا اور منہا بلند آواز سے رونے لگی۔۔۔۔

ابراہیم کی آنکھ سے آنسوں گر رہے تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"آپی۔۔۔۔اٹھ جا یار۔۔۔۔۔"

نوریض زرد چہرہ لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سامنے ہی وہ زرد چہرہ لیے آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔
جیسے کتنی ہی گہری نیند میں سو رہا ہو۔۔۔

"دیکھ منہا اور ابراہیم رو رہے ہیں۔۔۔۔ تجھے۔۔۔ تجھے ایسا لگتا تھا نا ہم ناراض ہیں تجھ سے۔۔۔ قسم سے ہم میں سے کوئی ناراض نہیں ہے۔۔۔۔ کوئی بھی نہیں"
نوریض سنجیدگی سے اسکے قریب زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔

"معاف کر دے ہمیں یار۔۔۔ پلیز معاف کر دے۔۔۔"
کہتے ہوئے اس کی آواز بھر آئی تھی۔۔۔

منہا نے ابراہیم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

ابراہیم اس کے قریب گیا۔۔۔۔

نوریض۔۔۔۔"ابراہیم نے اسے اٹھانا چاہا۔۔۔۔"

یار یہ کیسے جا سکتا ہے۔۔۔۔مجھے معافی مانگنی تھی اس سے۔۔۔۔یہ معاف"
"کیے بنا کیسے جا سکتا ہے؟
نوریض نے بہتے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ابراہیم کی آنسوں بہ رہے تھے۔۔۔جسے وہ بازوں سے صاف کرتا۔۔۔مگر اسے رونا نہیں تھا۔۔۔
وہ اتنا کمزور مرد تھا ہی نہیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"میرے کمرے میں کافی بھیج دینا۔۔۔"

وہ ملازمہ کو کہہ رہا تھا کہ

اس کا فون شور مچانے لگا۔۔۔

اس نے فون کان سے لگایا۔۔۔

واٹ۔۔۔؟" وہ چونکا۔۔۔۔"

آرب کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔ہا۔۔ہاسپیٹل کون۔۔۔کون سا"

ہے۔۔۔۔"

وہ بوکھلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس نے فون بند کیا اور باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔

ملازمہ جو اس کی بات سن چکی تھی جلدی سے ایدہ کے کمرے کی طرف گئی
۔۔۔۔

دروازہ بند تھا۔۔۔۔

دستک پر ایدہ نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔وہ۔۔۔آرب صاحب کی ڈیتھ ہو گئی"
اس نے گھبراتے ہوئے بتایا

ایدہ کو لگا وہ کھڑی نہیں رہ پائے گی

"ابھی ابھی کمیل صاحب کے پاس کال آئی تھی کسی کی۔۔۔۔"

ملازمہ کی بات سننے سے پہلے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا۔۔۔
وہ لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گری۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وہ بھاگتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔
سامنے ہی ابراہیم اور نوریض کھڑے تھے۔۔۔۔

ساتھ ہی منہا اور اور سارہ بیگم کھڑی تھی۔۔۔۔
سارہ بیگم مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔

آرب۔۔۔۔آرب کہاں ہے؟" کمیل ہانپتا ان تک پہنچا۔۔۔۔"

"کیا کرنے آئے ہو تم یہاں ۔۔لاش دیکھنے آئے ہو ؟۔۔ تمہاری بہن نے مار دیا میرے بیٹے کو ۔۔۔ میرے آرب کو قتل کر دیا اس نے"

سارہ بیگم غصہ سے کہ رہی تھی ۔۔۔

کمیل نے نا سمجھی سے ساتھ کھڑے ابراہیم اور نوریض کو دیکھا ۔۔۔

"یہ آپ کیا کہ رہی ہیں آنٹی ؟

وہ ہکا بکا انہیں دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"میں چھوڑوں گی نہیں تم لوگوں کو ۔۔۔ جیل میں مرو گے تم سب ۔۔۔ میرا بچہ مجھ سے چھین لیا اس نے ۔۔۔۔

سارہ بیگم یگم روتے روتے بڑبڑا رہی تھی ۔۔۔

"منہا آنٹی کو گاڑی میں بٹھاؤ ۔۔۔ ہم آتے ہیں"

ابراہیم نے کہا۔۔۔۔

منہا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔اور انہیں ساتھ لیے چلی گئی۔۔

" ایبو آرب کہاں ہے؟"

کمیل نے سوال کیا

وہ خاموشی سے مڑ گیا۔۔۔۔۔

"نوریض۔۔۔بتا دے یار۔۔۔۔آرب کہاں ہے"

اس کی آنکھوں میں نمی تھی

نوریض نے سامنے دیکھا۔۔۔۔

جہاں کچھ لوگ لاش کو لے آرہے تھے۔۔۔۔

کمیل نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

وہ برف کی مانند جم گیا تھا۔۔۔

نوریض برابر سے نکل کر ان کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

کمیل پیچھے بھاگا۔۔۔

آرب کی لاش کو ایمبولینس میں رکھا جا رہا تھا۔۔۔

آرب۔۔۔" کمیل کے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا۔۔"

پیچھے سے آتے ابراہیم نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

اس نے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

سرخ آنکھیں لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

گن کہاں ہے۔۔۔؟" ابراہیم خون برساتی نگاہوں سے پوچھا"

وہ اس کے سوال پر حیران ہوا۔۔۔

پاس کھڑا انوریض بھی ان کے قریب آیا

"کہاں ہے۔۔۔ گن، چاقو کوئی بھی ہتیار نہیں لایا تو؟"

ابراہیم نے پھر سے کہا

"ایبو کیا بول رہا ہے تو؟"

کمیل نے ناسمجھی سے کہا

یہی تو آتا ہے تم دونوں بہن بھائی کو۔۔۔دھوکا دینا کڈنیپ کرنا قتل "
کرنا۔۔۔۔تو کرونا۔۔۔۔پہلے مجھے مار پھر نوریض اور منہا کو بھی مار
"دینا۔۔۔۔

وہ روہانسی ہوا

نوریض نے اس کا بازوں پکڑا اسے ٹھنڈا کرنا چاہا

ارے چھوڑ یار۔۔۔۔میرے دوست کو مار دیا یار آرب کی جان لے لی "
"انہوں نے۔۔۔۔۔

وہ خود کو چھڑواتا دکھ بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔

آنسوں آنکھوں سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔

ابیو تجھے غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔ہم کیوں ماریں گے آرب کو۔۔۔۔وہ ہمارا "
"دوست تھا۔۔۔۔۔

کمیل نے صفائی دینی چاہی

"تیری بہن مارا ہے جا کر پوچھ اس سے۔۔۔۔۔ہماری آنکھوں کے سامنے مارا ہے۔۔۔۔۔"

نوریض نے فوراً کہا

"کیا؟"اسے جیسے جھٹکا لگا

"تو ایک کام کر ہمیں بھی مار دے۔۔۔۔مارنا مار"

ابراہیم نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا

وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔۔

مگر اس کا دماغ ابھی تک وہیں اٹکا تھا۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔۔ چھوڑ دے۔۔۔۔"

نوریض نے اسے پکڑا۔۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں یار۔۔۔۔ ہم سے ہمارا دوست چھین لیا انہوں نے۔۔۔۔ایک ماں سے اس کا بچہ چھین لیا۔۔۔۔ایک معصوم سے اس کا باپ چھین لیا انہوں نے۔۔۔۔۔اگر ان کے جیسے دوست ہوتے ہیں نا تو میں آنے والی نسلوں کو کہوں گا کہ دوستی کبھی نا کرنا"

ابراہیم نے بھری آواز سے کہا۔۔۔۔

اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

کمیل اسی طرح ساکت کھڑا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ ہل نہیں پائے گا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"ایدہ۔۔۔ایدہ۔۔۔ کہاں ہے ایدہ۔۔۔؟"
کمیل نے گھر آتے ہی پوچھا۔۔۔

"وہ جی ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اپنے کمرے میں آرام۔۔۔"
اس سے پہلے ملازمہ اپنا جملہ پورا کرتی وہ تیزی سے اس کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

دروازہ کھول اندر داخل ہوا۔۔۔۔
سامنے ہی زمین پر پستول پر اس کی نظر پڑی۔۔۔

وہ سامنے صوفے پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

کمیل اس کی جانب لپکا۔۔۔۔

اور اسے بازو سے پکڑ جھٹکے سے کھڑا کیا۔۔۔۔

پھر آؤ دیکھا نا تاؤ ایک زوردار تھپڑ ایدہ کے منہ پر جھڑ دیا۔۔۔۔

ایدہ اسی طرح ساکت کھڑی تھی۔۔۔

"مار دا تو نے آرب کو۔۔۔۔۔ کیوں کیا تو نے ایسا؟"

وہ نم آنکھوں سے چلایا

"تجھے پتا ہے تو نے کیا کیا ہے؟ تو نے اپنے ہی شوہر کو مار دیا ہے۔۔۔۔ سمجھ آرہی ہے تجھے؟"

وہ اسے شانوں سے جھنجھوڑتا کہنے لگا۔۔۔

وہ ایک بے جان وجود کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔
جو صرف سن رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے تو اس بات پر غصہ آرہا کہ میں نے آج تک تیرا ساتھ کیوں دیا؟ کیوں میں نے یہ تھپڑ پہلے نہیں مارا تجھے۔۔۔۔ کیوں میں بہن کی محبت میں اندھا ہو کر اتنا گرتا چلا گیا کہ اب اپنی ہی نظروں میں اٹھنے کے قابل نہیں رہا"

وہ دکھ بھرے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔۔
آنسوں آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔۔

"اپنی آنکھوں سے اپنے دوست کی لاش دیکھ کر آرہا ہوں میں۔۔۔۔"
وہ برابر والے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔

ایبو کہتا کہ ہم جیسے دوست خدا کو کسی کو نہ دے۔۔۔۔۔ صحیح کہتا" ہے۔۔۔ ہم نے اپنے دوست کو ہی کھا گئے۔۔۔ ہم نے جان لے لی اس کی"

وہ اب رو رہا تھا۔۔۔

سرخ چہرہ لیے۔۔۔ سر جھکائے۔۔۔

چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرائے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"تم آنٹی کے پاس ہی بیٹھ جاؤ۔۔۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔۔"

ابراہیم نے منہا کے گال پر ہاتھ دے رکھے اسے سمجھایا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

تبھی سامنے سے خاور صاحب کمیل اور ایدہ آرہے تھے۔۔۔

ابراہیم نے منہا کو دیکھا۔۔۔۔

پھر تیزی سے ان کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"یہاں تماشامت کرواؤ کامی جاؤ تم لوگ یہاں سے"

ابراہیم نے قریب آتے ہی کہا

"ہم آرب کو دیکھنے آئے ہیں۔۔۔۔کیسے واپس جاسکتے ہیں"

کامی نے کہا۔۔۔۔۔

آصف انکل اور سارہ آنٹی تم لوگوں کو یہاں برداشت نہیں کریں گے"

"۔۔۔بہتر ہے تم لوگ چلے جاؤ

ابراہیم نے پھر سے کہا

"مگر بیٹا ہمیں بھی اتنا ہی دکھ ہے جتنا نہیں ہے۔۔۔۔میری بیٹی کی خوشیاں جڑی تھی آرب سے سب سے زیادہ نقصان تو اسی کا ہوا ہے"

خاور صاحب نے فوراً کہا

"نقصان، دکھ۔۔۔۔۔اسے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔اسے بس اپنا فائدہ چاہیے۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے حقارت بھری نظروں سے سامنے کھڑی ایدہ کو دیکھا۔۔۔۔

جو خاموش سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

"ابیو پلیز۔۔۔۔۔۔۔" کمیل نے ابراہیم کے کاندھے پر ہاتھ رکھا

جسے اس نے یک دم جھٹکا۔۔۔۔۔

"برامت مانیے گا مگر میرا دوست آپ کی وجہ سے مرا ہے۔۔۔آپ کے
بچوں کی وجہ سے مرا ہے وہ"
ابراہیم نے سرخ آنکھوں سے کہا

"ایبو میرے ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔پلیز ایسا مت کر۔۔۔"
کمیل نے منت کی۔۔۔۔

"مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔اپنے باپ کو بے عزت کرنے کی
کوئی کسر نہیں چھوڑی تم دونوں نے۔۔۔۔۔"
ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

خاور صاحب نے پوچھا

" چپ کیوں ہو ایدہ بتاؤ نا انکل کو۔۔۔

ابراہیم چلایا تھا

کیا بتانا ہے ؟ وہ حیرانی سے پوچھنے لگے۔۔۔"

ایدہ بنا کچھ کہے احد کا ہاتھ پکڑے اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ابیو "نوریض نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

ابراہیم سر جھٹکتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

آصف صاحب اور سارہ بیگم نے ہمیں گھر سے جانے کا کہا۔۔۔۔ "مجھے وہاں کسی کا رویہ ٹھیک نہیں لگا۔۔۔۔ ابراہیم بھی جانے کیا کیا کہہ رہا تھا؟"
خاور صاحب نے افسردگی اور حیرانی کے ملے جھلے تاثرات کے ساتھ کہا

"آپ چھوڑیں آپ بیٹھ جائیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔"
کمیل نے انہیں کرسی پر بٹھایا۔۔۔

تبھی گیٹ سے اندر آتے شوکت صاحب پر ان کی نظر پڑی۔۔۔۔
کمیل کا حلق خشک ہوا۔۔۔۔

شوکت صاحب سرخ چہرہ لیے کھڑے تھے۔۔۔۔

شوکت صاحب آپ؟" خاور صاحب نے نے فوراً کہا"

وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی" انہوں کر خنگی سے کہا"

آتے ہی ایک زوردار تھپڑ کمیل کے منہ پر مارا۔۔۔

وہ لڑکھڑایا۔۔۔۔

ہوا کیا ہے؟" خاور صاحب نے کمیل کو پکڑا۔۔۔۔ "

تمہارے بیٹے نے نا صرف میری بیٹی کو ڈرایا دھمکایا۔۔۔ بلکہ اسے اغواء کیا"

اس کے ساتھ زیادتی کی۔۔۔۔ اور اب تمہارا بیٹا سزا بھگتے گا۔۔۔۔ میں نے

اگر اس کی بھی زندگی برباد نہ کی تو میرا نام شوکت عزیز صدیقی

"نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ غراتے ہوئے کہنے لگے تھے۔۔۔۔"

خاور صاحب کے پاؤں تلے زمین نکلی۔۔۔۔

کمیل سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"کھانا کھایا تو نے؟"

ابراہیم نے برابر بیٹھی منہا کو بغور دیکھا۔۔۔۔

سوجی ہوئی آنکھیں۔۔۔بکھرا حلیہ۔۔۔۔

وہ اسے کہیں سے منہا نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

منہا نے خاموشی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

وہ لمحہ بھر خاموش رہا۔۔

"میں لے کر آتا ہوں"

وہ بیڈ سے اٹھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے ایبو۔۔۔۔"

منہا نے اس کا ہاتھ پکڑ اسے روکا۔۔۔۔

تو بھوکی کیسے رہ سکتی ہے یار۔۔۔۔ آبی کا دکھ ہے مجھے بھی ہے۔۔۔۔ مگر تو "میرے اور میرے بچے کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

ابراہیم نے افسردگی سے کہا

"ایسا کبھی ہو سکتا ہے؟"

وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھتی پوچھنے لگی۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

"آپی کا تو قصور نہیں تھا ایبو۔۔۔۔ وہ میری وجہ سے مر گیا۔۔۔۔۔"

وہ اس کے سینے سے لگی بھری آواز میں کہنے لگی

"اس کا قصور تھا کہ اس نے ایدہ جیسی لڑکی پر بھروسہ کیا۔۔۔۔"

ابراہیم نے کہا

"یہ قصور تو ہم سب سے بھی ہوا ہے نا ایبو۔۔۔۔ پھر سزا صرف اسے کیوں ملی۔۔۔۔؟"

وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی

ابراہیم نے ضبط سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

اس جملے پر ابراہیم کی برداشت ختم ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایدہ کا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

(تو نے اپنے ہی شوہر کو مار دیا)
کمیل کا جملہ اس کے کانوں سے ٹکرایا۔۔۔۔

"میں اپنے آبی کی قاتل ہوں"
آرب کا کفن میں لپٹا چہرہ اس کی نظروں سے سامنے لہرا رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ پوری وقت سے چلائی تھی۔۔۔۔"

اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ در و دیوار ہل جائیں۔۔۔

کمیل اور خاور صاحب بھاگتے ہوئے اوپر آئے۔۔۔۔۔

وہ سامنے زمین پر بیٹھی چیخ رہی تھی۔۔۔۔

"ایدہ۔۔۔۔۔میرے بچے"

خاور صاحب نے اسے گلے سے لگایا

"پانی لاؤ۔۔۔۔۔"

کمیل نے ملازمہ کو حکم دیا۔۔۔۔

"ایدہ یہ پانی پی۔۔۔۔"

کمیل نے گلاس اس کے ہونٹوں کے قریب کیا ایدہ نے ہاتھ سے جھٹک دیا۔۔۔

"کامی تو میرا بھائی ہے نا۔۔ تو نے میرا بہت ساتھ دیا ہے۔۔۔ پلیز آپی کو واپس لے آ۔۔۔ میں مر جاؤں گی اس کے بنا۔۔۔"
وہ روتے کمیل کی منت کرنے لگی۔۔۔

"ایدہ۔۔۔ رونا بند کر۔۔" کمیل اس کے گال پر بکھرے آنسوں کے قطرے ہاتھوں سے صاف کرتا اسے چپ کروا رہا تھا۔۔۔

"میں بہت بری ہو کامی۔۔۔ میں نے مار دیا اسے۔۔۔ میں نے اپنے آپی کو مار دیا۔۔۔۔"
وہ روتے روتے بول رہی تھی۔۔۔

خاور صاحب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔
کمیل نے فوراً آیدہ کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

"چپ کر جا۔۔۔۔ایدہ خاموش ہو جا۔۔۔۔۔"
وہ کبھی خاور صاحب کو دیکھتا کبھی ایدہ کو چپ کرواتا۔۔۔۔

تم نے مارا ہے آرب کو؟" خاور صاحب حواس باختہ کہنے لگے"

ڈیڈ۔۔۔۔آئی سوری ڈیڈ میں نے جان بوجھ کر نہیں۔۔۔۔میں تو۔۔۔۔میں تو"
"منہا کو مارنے گئی۔۔۔۔پتا نہیں کیسے آبی آگے آگیا۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔
اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی خاور صاحب کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی۔۔۔۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔۔

" ڈیڈ۔۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"

کمیل نے انہیں سنبھالا۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی تجھے۔۔۔۔۔۔۔بکواس کرنے کی۔۔۔۔۔۔ڈیڈ ڈیڈ"

۔۔۔۔۔"

کمیل پریشانی سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

"گاڑی نکالے ڈرائیور کو بولو جلدی گاڑی نکالے۔۔۔۔"

اس نے پاس کھڑی ملازمہ کو حکم دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کھانا لگا دوں ؟"

رتبہ نے سوال کیا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ بھوک نہیں۔۔۔۔"

وہ ہاتھ پر بندھی گھڑی کھول رہا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔؟" رتبہ نے اس کی جانب بغور دیکھا"

مجھے کیا ہونا۔۔۔۔۔"اس نے نم آنکھوں سے کہا"

"میں سمجھ سکتی ہوں آرب کے جانے کا دکھ تمہیں کتنا ہے۔۔۔"

رتبہ نے افسردگی سے کہا

"پتا ہے رتبہ وہ کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کرتا تھا۔۔وہ ہم سب دوستوں میں

سب سے زیادہ اچھا تھا پڑھائی میں۔۔۔۔

"ایک بار اس نے ابراہیم سے ریس لگائی تھی اور وہ جیت گیا تھا۔۔۔۔

نوریض اسے پرانی باتیں بتانے لگا

"وہ اتنا خوش تھا۔۔۔۔کچھ دن بعد اس کی بائیک چوری ہو گئی اور سب نے

"بہت مزاق اڑایا اس کا۔۔۔۔

نوریض نم آنکھوں سے بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

رتبہ اس کی مسکراہٹ کے پیچھے کے آنسوؤں کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"اگر ڈیڈ کو کچھ بھی ہوا۔۔۔۔میں جان سے مار دوں گا تجھے ایدہ"

کمیل سامنے بینچ پر بیٹھی ایدہ کو وارننگ دے رہا تھا

وہ بس روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔۔

تبھی سامنے سے پولیس آتی دکھائی دی۔۔۔۔
کمیل حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ہم ایدہ رئیسی کو گرفتار کرنے آئے ہیں۔۔۔۔"
پولیس والے کی بات سنتے ہی جہاں کمیل حیران ہوا وہاں روتی ایدہ نے بھی سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

"ایبو۔۔۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا جب منہا برابر آ بیٹھی۔۔۔

ہمم۔۔۔" وہ اسکرین پر نظریں جمائے مصروفیت سے کہنے لگا"

"امی اور بابا آرہے ہیں"
منہا نے جھجھکتے ہوئے کہا

اس نے یک دم اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

"میں نے بس امی سے بات کی تھی۔۔۔"
منہا نے صفائی دی

"تو نے انہیں بتا دیا ہوگا؟"

وہ فوراً کہنے لگا

"ہاں تو کیا اتنی بڑی خوشخبری چھپانا ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی؟"
وہ الٹ پوچھنے لگی

"جب ہوتا تو انہیں پتا لگ جاتا"
وہ بے رخی سے کہنے لگا

"تو کیا انہیں دکھ نہیں ہوتا؟"
وہ افسردگی سے کہنے لگی

تو کیا مجھے دکھ نہیں ہوا تھا بابا کے رویے پر۔۔۔بلکہ مجھے بچپن سے ہوتا
"آرہا ہے"

وہ غصے سے کہنے لگا

"ابو۔۔۔وہ بابا ہیں۔۔۔وہ ہمارے گھر آ رہے ہیں۔۔۔پلیز کوئی تماشہ نہیں کرنا۔۔۔پلیز"

منہا نے منت کی۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر سوچتا رہا پھر لیپ ٹاپ بند کر سائیڈ پر رکھا۔۔اور اٹھ کر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا

❤❤❤❤❤❤

"ایدہ کو پولیس لے گئی"

وہ کھانا کھاتے ہوئے بتانے لگا

"کیا؟"

رتبہ چونکی۔۔۔

"ہاں۔۔۔سارہ آنٹی اور آصف انکل کا لاڈلا بیٹا تھا آرب۔۔۔۔انہوں نے ہمیشہ اس کی ہر خواہش پوری کی۔۔۔اس کی خوشی کے لیے سارہ آنٹی حیدر آباد چلی گئی تھی۔۔کیونکہ ایدہ ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی"۔۔۔

نوریض نے تفصیل دی

"ایدہ مجھے ایسی لڑکی لگتی ہے جو کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔۔۔"

رتبہ نے ابرو اچکا کر کہا

"بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔۔ایدہ نے اپنی زندگی تو خراب کی ہے ساتھ احد کی بھی کردی۔۔۔۔"

نوریض پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔۔۔سارہ آنٹی اور آصف انکل احد سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔ مگر احد کو ماں باپ کی کمی تو ہمیشہ محسوس ہو گی نا۔۔۔۔"

رتبہ نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

اور نوریض اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"ڈیڈ معاف کر دیں مجھے"

وہ برابر بیٹھا خاور صاحب کو دیکھ رہا تھا

جو آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ میں میں سدھار لوں گا ڈیڈ۔۔۔ بس آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ پلیز ڈیڈ میرا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔۔"

وہ گرتے آنسوؤں کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔

"اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میں بہت اکیلا پڑ جاؤں گا"

آکسیجن ماسک لگائے خاور صاحب اسی طرح لیٹے تھے۔۔۔

"میں جانتا ہوں آپ کو اس حال میں ہم نے ہی پہنچایا ہے۔۔۔ مگر ڈیڈ ایک بار معاف کر دیں۔۔۔ آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گا۔۔۔ میں۔۔ میں انابیہ اور شوکت انکل سے پاؤں پکڑ کر بھی معافی مانگ لوں گا۔۔۔ بس آپ ٹھیک ہو جائیں"

وہ مسلسل رو رہا تھا۔۔۔۔

وہ خاور صاحب کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

آپ بیٹھیں نا۔۔۔۔" منہا نے سونیا بیگم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔ ابراہیم" بھی ماں کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ اسے لاڈ کرنے لگی۔۔۔۔۔

بابا کہاں ہیں؟" منہا نے پوچھا۔۔۔۔"

وہ باہر ہی ہوں گے۔۔۔ آرہے ہیں بس۔۔۔۔۔" انہوں نے مسکرا کر" کہا۔۔۔۔

منہا بھی مسکرا دی

"آپ تو یہاں آؤ بیٹھو میرے پاس"

سونیا بیگم نے اسے پاس بٹھایا۔۔۔

"اماں بی اور باقی سب کیسے ہیں؟

منہا نے پوچھا

سب ٹھیک ہیں۔۔۔آپ کی خوشخبری کا سنا تو سب ہی بہت خوش" تھے۔۔۔سب آنا چاہ رہے تھے پھر میں نے کہا میں اپنی بیٹی ساتھ ہی لے "آؤں گی

سونیا بیگم بات سن منہا نے چونک کر ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

ابراہیم بھی سنجیدگی سے منہا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مگر میں کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔ یہاں ابو"
وہ جھجکتے ہوئے بات پوری کرنے لگی ہی تھی کہ سونیا بیگم نے بات کاٹی

ان کی فکر آپ مت کرو۔۔۔ یہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں۔۔۔ مگر"
"آپ کو اس وقت پراپر کیئر کی ضرورت ہے۔۔۔
وہ سمجھانے لگی

"مگر میں کیئر کر رہاں ہوں منہا کی۔۔۔"
ابراہیم نے فوراً کہا

کیا خاک خیال رکھ رہے ہیں۔۔۔ کتنی کمزور ہو گئی ہے۔۔۔۔ میں کچھ نہیں "

"سن رہی میں بس منہا کو ساتھ لے کر جا رہی ہوں۔۔۔۔

انہوں نے فیصلہ سنایا

تبھی فرقان صاحب اندر داخل ہوئے

منہا نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔۔

اسلام و علیکم "ابراہیم نے رسم سلام کیا"

اور خاموشی سے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا

فرقان صاحب اس کی بے رخی کی وجہ اچھے سے سمجھ گئے تھے۔۔۔

منہا انہیں دیکھ فوراً آگے بڑھی

"بابا۔۔۔۔آئیں نا۔۔۔بیٹھیں۔۔۔۔"
منہا نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"دیکھیں آپ یہ میڈیسن لے آئیں۔۔۔۔پیشنٹ کی طبیعت ٹھیک نہیں"
نرس نے کمیل کے ہاتھ میں کاغذ دیتے ہوئے کہا
کمیل اثبات میں سر ہلاتا باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دوا ہاتھ میں لیے واپس آیا۔۔۔۔
یہ۔۔۔۔۔۔"اس نے نرس کو دوا دی۔۔۔۔"

"ایم سوری۔۔۔۔اب اس کی ضرورت نہیں"

نرس کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کمیل کے پاؤں تلے سے زمین کھسکی۔۔۔

وہ فوراً اندر کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"تو منع کر دے مام کو۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے اس کے کمرے میں آتے ہی کہا

"میں نے کیا تھا مگر وہ دونوں بضد ہیں۔۔۔۔۔میں کیا کہوں؟"

منہار وہانسی ہوئی

"یہ مجھے نہیں پتا مگر تو نہیں جائے گی منہا"

ابراہیم نے حکم دیتے ہوئے کہا

"سوری۔۔۔ مگر میں ان کا دل نہیں دکھاچاہتی۔۔۔

منہا وارڈروب کی جانب بڑھ گئی

"مطلب تو جارہی ہے؟"

وہ اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا

"ہاں۔۔۔ میں جارہی ہوں"

منہا نے کپڑے نکالتے ہوئے کہا

"مطلب تجھے وہ لوگ زیادہ عزیز ہیں؟"

ابراہیم نے سنجیدگی سے سوال کیا

"ہاں۔۔۔جب تو مجھ سے نکاح کر کے مجھے اکیلا چھوڑ کر ملک سے باہر چلا گیا تھا نا۔۔۔تو انہی لوگوں نے سنبھالا تھا مجھے۔۔۔۔مجھے بہو نہیں بیٹی بنایا ہے انہوں نے۔۔۔میں احسان فراموش نہیں ہوں ابیو"

وہ مڑ کر تلخی سے کہنے لگی

"کوئی احسان نہیں کیا انہوں نے۔۔۔شادی بھی تو میری تجھ سے انہیں لوگوں نے کروائی تھی نا۔۔۔۔میری کوئی لو میرج نہیں تھی تجھ سے"

ابراہیم نے اسی ٹون میں جواب دیا

چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ تیری شادی مجھ سے بابا نے زبردستی"
"کروائی تھی۔۔۔۔؟

منہا نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"منہا تو ساری سچویشن کو جانتی ہے۔۔۔پرانی باتیں مت اکھیڑ۔۔۔۔"

ابراہیم تلخ ہوا

ابراہیم مجھ سے جاتے جاتے لڑ مت تو۔۔۔میں خوشی خوشی جانا چاہتی"

"ہوں

وہ مڑ کر پھر سے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھنے لگی۔۔۔۔

پھر بیگ کھول کر پیکنگ کرنے لگی

"تو غلط کر رہی ہے منہا"

وہ چلایا تھا

مگر اسی طرح اپنی پیکنگ کرنے لگی۔۔۔۔

پھر سارا سامان رکھ بیگ بند کیا۔۔۔۔۔

"میں وہاں نہیں آؤں گا پھر منہا۔۔۔۔تو بلائے گی تب بھی نہیں۔۔۔۔۔"

وہ فیصلہ سنا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سن منہا کے قدم ٹھہرے تھے۔۔۔۔

اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

جو آنکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

پھر مڑ گئی۔۔۔۔۔اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"تو وہ چلی گئی؟"

نوریض نے سوال کیا

"ہاں۔۔۔۔میرے منع کرنے پر بھی وہ چلی گئی"

ابراہیم نے غصے سے بتایا

نوریض ہلکے سے مسکرایا

"تو ہنس رہا ہے؟"

ابراہیم تپا

"نہیں۔۔۔۔ میں بس یہ کہ رہاہوں کہ تم لوگ اب بڑے ہو جاؤ"

نوریض نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"تو بکواس نہ کر۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے اکتا کر کہا۔۔۔

تبھی نوریض کا فون بجنے لگا

اس نے کال رسیو کی۔۔۔۔۔

کیا؟ کب ؟" وہ حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔"

پھر فون بند کر ٹیبل پر رکھا

"خاور انکل کی ڈیتھ ہو گئی

نوریض نے بتایا

کیا؟"ابراہیم نے جیسے جھٹکا لگا۔۔۔"

ہاں۔۔۔اورایدہ کو پولیس نے اریسٹ کر لیا۔۔۔ کمیل کتنا اکیلا ہو گیا"

"ہو گا

نوریض کو جیسے دکھ ہوا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ کیا ہمیں جانا چاہیے ؟"

ابراہیم نے پوچھا۔۔۔

"چلتے ہیں۔۔۔تدفین کے بعد آجائیں گے واپس۔۔۔

نوریض نے کہا۔۔۔

ابراہیم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وہ لوگ کمیل کے پاس نہیں گئے تھے۔۔۔۔۔
بس تدفین کی۔۔۔۔۔

کمیل سارا ٹائم انتظار کرتا رہا کہ وہ دونوں آکر اس کے گلے لگیں گے۔۔۔اس کا دکھ کم کرنا چاہیں گے۔۔۔۔۔
مگر وہ دونوں دور کھڑے رہے۔۔۔۔۔

سب لوگ تدفین کے بعد چلے گئے تھے۔۔۔
مگر کمیل وہیں خاور صاحب کی قبر پر بے سدھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ابراہیم اور نوریض کو اس پر ترس آرہا تھا۔۔۔۔

اس کا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ آرب کی موت کو نہیں بھول سکتے تھے۔۔۔۔

اس جگہ پر آکر انہیں پھر سے آرب کی یاد آگئی تھی۔۔۔۔

"چل۔۔۔آرب سے مل کر آتے ہیں"

نوریض نے کہا۔۔۔۔

اور ابراہیم اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحے بعد کمیل نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے پاس نہیں تھے۔۔۔۔

وہ اکیلا تھا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"آپ لڑ کر آئی ہیں نا ابراہیم سے ؟"
فرقان صاحب نے سامنے بیٹھی منہا کو دیکھ پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو"
منہا نے نفی میں سر ہلایا

میں جانتا ہوں۔۔۔ وہ گیٹ تک ہمیں رخصت کرنے بھی نہیں آیا"
"تھا۔۔۔۔ وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔
فرقان صاحب نے سنجیدگی سے کہا

"نہیں بابا۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔"
منہا نے جھجھکتے ہوئے کہا

جو بھی تھا آپ کو ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔"
"آپ نے غلط کیا
فرقان صاحب نے کہا

نہیں بابا۔۔۔وہ آجائے گا۔۔۔وہ ناراض نہیں ہے۔۔۔۔وہ معافی مانگے گا"
"آپ سے۔۔۔۔
منہا نے تسلی دیتے ہوئے کہا

"چلیں مان لیتے ہیں۔۔۔۔اب آپ آرام کر لیں۔۔۔۔خوش رہیں"
وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

دن گزر رہے تھے۔۔۔ مگر کمیل کا دکھ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ سارا سارا دن قبرستان میں بیٹھا رہتا۔۔۔

آج بھی جمعہ کی نماز کے بعد وہ قبرستان چلا آیا تھا

جب خاور صاحب کی قبر پر گیا تو دور سے اس نے انہیں دیکھا۔۔۔

وہ دونوں خاور صاحب کی قبر پر کھڑے ان کے لیے دعا کر رہے تھے۔۔۔

کمیل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔

وہ تیزی سے چلتا وہاں پہنچا۔۔۔۔

نوریض اور ابراہیم نے جیسے اسے دیکھا۔۔۔

منہ پر ہاتھ پھیرے۔۔۔دعا پوری کی۔۔۔

اور وہاں سے نکلنے لگے۔۔۔بنا کوئی بات کیے۔۔۔

ابیو۔۔۔نوریض" کمیل کے پکارنے پر وہ رکے۔۔۔"

"کیا معافی کی کوئی گنجائش نہیں؟"

کمیل نے سوال کیا۔۔۔۔

"کیا تیری معافی سے آبی واپس آسکتا ہے؟"

ابراہیم نے افسردگی سے پوچھا۔۔۔

وہ شرمندہ ہوا۔۔۔۔ نظریں جھکائی۔۔۔۔

"تم دونوں سے دوستی کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے ہم سب نے۔۔۔۔اپنے دوست کو کھویا ہے ہم نے۔۔۔۔"

نوریض نے فوراً کہا

"ابھی ہم اسی سے مل کر آرہے ہیں۔۔۔۔۔پتا ہے کامی۔۔۔۔وہ ہم سے بات نہیں کرتا۔۔۔۔ہمارا دوست خاموش ہو گیا۔۔۔۔ چلا گیا ہمیشہ کے لیے۔۔۔ صرف تم دونوں بہن بھائی کی وجہ سے"

ابراہیم کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔

"میں مانتا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں۔۔۔ مگر یہ سب کرنے والی ایدہ تھی۔۔۔۔اور وہ اپنے کیے کی سزا کاٹ رہی ہے۔۔۔۔وہ جیل میں پڑی

ہے۔۔۔۔اور مزے کی بات پتا ہے کیا ہے ایبو۔۔۔۔وہ باہر نکلنا نہیں چاہتی۔۔۔۔دماغی حالت خراب ہو گئی ہے اس کی ڈیڈ کے بعد سے۔۔۔۔"

کمیل نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

وہ دونوں حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

"وہ کہتی ہے وہ صرف آرب کی نہیں ڈیڈ کی بھی قاتل ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے یاروں۔۔۔پلیز یہ میرے جڑے ہاتھوں کو دیکھ لو۔۔۔ہمیں معاف کر دو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

کمیل نے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔

"کیا معافی مانگنا اور معاف کرنا اتنا آسان ہوتا ہے کامی؟"

ابراہیم نے سوال کیا۔۔۔

کمیل اس کی بات پر نظریں جھکا گیا اس کے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔

ابراہیم تیزی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

نوریض بھی اس کے پیچھے لپکا۔۔۔

کمیل انہیں دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔

پھر وہیں خاور صاحب کی قبر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اور زار و قطار رونے لگا۔۔۔

دیکھیں نا ڈیڈ کوئی مجھے معاف نہیں کر رہا۔۔ ہمیں دوستوں کی بدعا لگ گئ"

"ہے ڈیڈ۔۔۔۔ ہم دونوں بہن بھائی زندہ ہی مر رہے ہیں۔۔۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی بے بسی سے رونے لگا۔۔۔

جانے کتنی دیر۔۔۔۔۔

تبھی اس کا فون بجا۔۔۔ فیکٹری سے کال تھی۔۔۔

اس نے فون بند کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

وہ اب بھی زمہ دار تو نہیں ہوا تھا مگر کوشش کر رہا تھا کہ خود کو کام میں مصروف رکھے۔۔۔

وہ بہت تنہا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ قبرستان سے نکل کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

کہ کچھ لوگوں نے آ کر اس کا راستہ روکا۔۔۔

اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

تبھی ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر زوردار مکہ رسید کیا۔۔۔

وہ لڑکھڑایا تھا۔۔۔

پھر پیچھے کھڑے دو بندے بھی آگے آئے۔۔۔۔

ان کے ہاتھ میں ڈنڈے تھے۔۔۔۔

پہلے ہی وار میں وہ زمین پر جا گرا۔۔۔۔

وہ تینوں اسے بے دردی سے مارنے لگے۔۔۔۔۔

وہ درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی ایک شخص نے پستول نکالی۔۔۔۔۔

وہ چلانے ہی لگا تھا کہ کسی نے پیچھے سے پکڑ کر اسے کھینچا۔۔۔۔۔

لاتوں اور گھونسوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔

وہ اکیلا ان تینوں سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔

کمیل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا مگر۔۔۔۔ پھر بھی وہ پہنچانے میں غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ابراہیم کی تھا۔۔۔۔۔

وہ زخمی حالت سے بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

تبھی نوریض اس کی جانب بھاگتا ہوا آیا اور اٹھایا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مکمل بند ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

"کامی۔۔۔ کامی آنکھیں کھول۔۔۔۔۔"

نوریض مسلسل اس کا گال تھتھپا رہا تھا۔۔۔۔۔

کمیل چاہ کر بھی آنکھیں کھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک اطمینان تھا۔۔۔ کہ اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اس کے دوست اس کے پاس تھے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"کھانا کھایا ہے آپ نے؟"
وہ لان میں بیٹھی تھی جب عظمیٰ بیگم نے آتے ہی پوچھا۔۔۔

"ابھی بھوک نہیں چچی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کھالوں گی۔۔۔۔"
منہا نے فوراً کہا

"اس حال میں آپ کو ٹائم پر کھانا چاہیے۔۔۔۔ اٹھیں جلدی۔۔۔۔ کھانا کھائیں"

عظمیٰ بیگم نے حکم دیا۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

"آپ لوگ کھلا کھلا کر موٹی کر دیا مجھے"

منہا نے کہا

کوئی موٹی نہیں ہوئی۔۔۔ خیر سے ساتواں مہینہ لگ گیا ہے۔۔۔۔ مگر مجھے"

"تو ابھی بھی کمزور ہی لگ رہی ہو

وہ ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

منہا بھی ہنس دی۔۔۔

"ابراہیم سے بات ہوئی؟"

وہ یونہی چلتے چلتے پوچھنے لگی۔۔۔

مگر منہا کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ہاں ہوئی تھی"

وہ بوکھلاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

وہ کیا بتاتی وہ کتنی بار کالز کر چکی تھی۔۔۔ مگر ابراہیم نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔

اب تو منہا نے اسے کالز کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ ناراض ہے۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی۔۔۔۔

کہ کچھ ہی وقت ہے پھر وہ خوشخبری ملتے ہی دوڑا چلا آئے گا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"انابیہ میڈم آپ سے کوئی ابراہیم قریشی ملنے آئے ہیں"

ملازمہ نے اطلاع دی

"کیا؟ کہاں ہے وہ؟"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"نیچے لاؤنج میں بٹھایا ہے"

ملازمہ نے بتایا۔۔۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔۔

اس کا رخ لاؤنج کی جانب تھا

کیسے ہو۔۔۔۔؟"اس نے سامنے کھڑے ابراہیم کو دیکھا"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مگر تم نے کیا کیا؟ یہ طریقہ صحیح نہیں تھا۔۔۔۔"
ابراہیم نے سنجیدگی سے کہا

"میں سمجھی نہیں"
وہ پوچھنے لگی

میں مانتا ہوں انابیہ تمہارے ساتھ غلط ہوا ہے بلکہ بہت زیادہ غلط ہوا"
ہے۔۔۔۔ کمیل تمہارا گنہگار ہے۔۔۔اسے سزا دینا حق ہے
"تمہارا۔۔۔ مگر ایک آدھے مرے ہوئے شخص کو کیا سزا دو گی تم؟
ابراہیم نے افسردگی سے کہا
وہ خاموش تھی۔۔۔

"وہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔۔زخمی حالت میں۔۔۔۔اسے تو کوئی دوا دینے والا بھی نہیں۔۔۔۔اسے اپنے کیے کی سزا مل رہی ہے انابیہ پلیز اسے معاف کر دو اب۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ابراہیم نے منت کی۔۔۔

"مگر میں نے اسے کچھ نہیں کہا"

انابیہ نے کہا۔۔۔۔

"تمہارے ڈیڈ نے بندے بھیجے تھے۔۔۔اسے بہت مارا ہے۔۔۔اگر میں ٹائم پر نہ پہنچتا تو شاید وہ۔۔۔۔۔"

وہ لمحہ بھر رکا۔۔۔

ہم نے ایک دوست کو کھو دیا ہے انابیہ ہم اب اور دوستوں کو مرتا نہیں دیکھ "
" سکتے

ابراہیم کی آنکھوں میں دکھ بھرا تھا۔۔۔بے بسی تھی۔۔۔

"چھ مہینے بعد مل رہے ہو مجھ سے۔۔۔۔ مگر وہ بھی کسی اور کے لیے"
وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

انابیہ۔۔۔۔مجھے بھول جاؤ اور زندگی میں آگے بڑھو۔۔۔۔ابراہیم ہمیشہ "
تمہارے لیے دعا کرے گا۔۔۔۔ تمہارے ہر حال میں ساتھ کھڑا ہو گا
"۔۔۔۔ مگر ابراہیم قریشی تمہیں مل نہیں سکتا۔۔۔
ابراہیم نے صاف گوئی سے کہا

"میرے لیے اس سے زیادہ اعزاز کی کیا بات ہو گی۔۔۔کہ ابراہیم قریشی میرے لیے دعا جرے گا"

وہ مسکرا کر کہنے لگی

"دیکھو۔۔جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔اب سب بھول جاؤ۔۔۔شادی کر لو۔۔۔تمہیں بھی خوش رہنے کا حق ہے۔۔۔"

ابراہیم نے مشورہ دیا ہو جیسے۔۔۔۔

"شادی کر لوں؟ یہ بھی بتا دو۔۔۔۔کہ ایک ایسی لڑکی جس کہ پاس سانسوں کے علاوہ باقی کچھ نہ بچا ہو۔۔۔۔وہ خوش کیسے رہے؟اس سے کون شادی کرے گا؟"

وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔

ابراہیم کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی۔۔۔۔

"کمیل رئیسی۔۔۔۔۔وہی تم سے شادی کرے گا۔۔۔"
ابراہیم نے فوراً کہا

وہ خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔معافی کے قابل نہیں۔۔۔۔مگر اسے ایک چانس دے "
دو۔۔۔وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔وہ ہر خوشی دے گا تمہیں۔۔۔۔وہی
"تمہیں عزت دے گا انابیہ۔۔۔۔میری بات مان لو۔۔۔پلیز
ابراہیم نے پھر سے منت کی

"مان لی۔۔۔۔۔"
انابیہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ یک چونکہ ۔۔۔۔ پھر ہلکے سے مسکرایا۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔۔"

وہ خوش تھا

بہت خوش۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"یہ کھانا کھالے۔۔۔۔"

نوریض نے اسے کھانا دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اس نے مسکرا کے پلیٹ تھام لی۔۔۔۔

"یہ کھانا کہاں سے آ گیا؟"

وہ کھانا دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ گھر کا بنا کھانا ہے۔۔۔۔

"رتبہ نے بھیجا ہے"

نوریض نے مسکرا کر کہا

"تھینک یو بول دینا میری طرف سے۔۔۔۔۔"

کمیل مسکرایا تھا۔۔۔

"ایبو کہاں ہے؟"

کمیل نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا

"پتا نہیں باہر ہو گا"

نوریض نے کہا۔۔۔۔

"کیا تم لوگوں نے مجھے معاف کر دیا؟"

وہ آس بھرے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

سالے۔۔۔ معاف کیا ہے تو یہاں ہاسپٹل میں سڑ رہا ہوں نا۔۔۔ ورنہ گھر"

"پر اپنی بیوی کے ساتھ ڈنر کر رہا ہوتا۔۔۔۔

نوریض نے چڑ کر کہا۔۔۔

اور کمیل کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

تبھی ابراہیم اندر داخل ہوا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں فروٹ تھے۔۔۔

"ابھی تمہارا ہی پوچھ رہا تھا میں۔۔۔۔۔"
کمیل مسکرایا۔۔۔۔

"جلدی ٹھیک ہو جا۔۔۔۔ ہم میر ڈھیں تیری زیادہ خدمت کریں گے تو
ہماری بیویاں ہم چھوڑ جائیں گی"
نوریض نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔اور پھر تیری شادی بھی تو کرنی ہے نا۔۔۔۔۔ ساری عمر ہم سے
خدمت کروائے گا؟"
ابراہیم نے پوچھا

وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔۔

مسکراہٹ لمحہ بھر غائب ہوئی۔۔۔۔

"تم لوگ ہو نا۔۔۔کافی ہے"

وہ سنجیدگی چھپائے کہنے لگا۔۔۔۔

"ایسے کیسے تیری بیوی ساتھ لایا ہوں"

ابراہیم نے مسکرا کہا۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

پھر اس کی نظر دروازہ کھول اندر آتی انابیہ پر پڑی۔۔۔۔

اس نے نا سمجھی سے ابراہیم کو دیکھا۔۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

"کمیل بہت خوش تھا کل"

نوریض نے مسکرا کر کہا

"ہاں۔۔۔مجھے خوشی ہے کہ ان دونوں کا نکاح ہو گیا"

ابراہیم بھی مسکرایا۔۔۔

"ہاسپٹل میں انابیہ نے بہت خیال رکھا تھا اس کا"

نوریض نے موبائل کی اسکرین پر انگلیاں چلاتے کہا

"اس کا اب انابیہ کے سوا ہے ہی کون"

ابراہیم نے افسردگی سے کہا

بدلے میں نوریض خاموشی سے موبائل چلانے لگا

"ابراہیم بھائی کھانا لگا دوں؟"

رتبہ نے آتے ساتھ ہی سوال کیا

"لگا ہی دیں آپ کے شوہر کا ارادہ تو بھوکا مارنے کا لگ رہا ہے"

ابراہیم نے پاس بیٹھے نوریض کو گھورا جو موبائل میں گم تھا

"تو میں نے بولا ہے بیگم سے جھگڑا کرلو۔۔۔۔۔"

نوریض نے مسکراہٹ دبائے طنز کیا۔۔۔

رتبہ بھابھی۔۔۔۔میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں بس۔۔۔۔ورنہ آپ کا شوہر "

"آپ کے سامنے میرے ہاتھوں پٹے گا

ابراہیم نے جلتے بھنتے انداز میں کہا

کیوں بھئی۔۔۔میں نے کیا غلط بولا ہے۔۔۔۔ابو جب سے منہا گئی"
"ہے تو نے ایک بار بھی منہا کو کال نہیں کی
نوریض نے موبائل سائیڈ پر رکھا

"کیوں کروں میں۔۔۔میں نے نہیں کہا تھا اسے جانے کے لیے"
ابراہیم نے بے رخی سے کہا۔۔۔

تو کیا ہوا یار بیوی ہے تیری۔۔۔اس کی طبیعت کا ہی پوچھ لے۔۔۔وہ"
"تیری زمہ داری ہے ابو۔۔۔
نوریض نے سمجھاتے ہوئے کہا

"مجھے سب یاد ہے۔۔۔مجھے مت بتا"

وہ موبائل ٹیبل سے اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"نوریض۔۔۔۔"

رتبہ نے نوریض کو گھورا

وہ موبائل جیب میں رکھتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"ابراہیم بھائی کھانا۔۔۔۔"

رتبہ نے پکارا مگر وہ باہر نکل گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کتنے دن ہو گئے کیا تمہیں میری یاد نہیں آتی؟"

منہا نے ٹائپ کیا۔۔۔۔

مگر سینڈ کرنے سے پہلے ہی مٹا دیا۔۔۔۔

موبائل ہاتھ میں لیے سوچنے لگی۔۔۔

"آپ یہاں ٹھنڈ میں کیوں بیٹھی ہیں؟"

سونیا بیگم نے اسے لان میں بیٹھی دیکھ پوچھا۔۔۔۔

"ویسے ہی۔۔۔۔۔"

وہ مسکرائی

"ابراہیم سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔؟"

انہوں نے سوال کیا

منہا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی انہیں جھگڑے کا علم ہو۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

(جب سے منہا گئی ہے تو نے ایک بار بھی اسے کال نہیں کی)

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے موبائل اٹھایا۔۔۔

منہا کا نمبر نکالا۔۔۔۔

وہ ڈائل کرنے ہی لگا تھا کہ منہا کالنگ اسکرین پر جگمگانے لگا۔۔۔۔

ابراہیم کی انا پھر سے جاگ گئی۔۔۔۔

اس نے اسکرین پر انگلی گھمائی اور کال کاٹ دی۔۔۔۔

تبھی بپ کے ساتھ ایک میسج آیا۔۔۔۔

ابراہیم نے فوراََ دیکھا

"مجھ سے بات کرو ایبو۔۔۔۔آئی مس یو"

وہ موبائل ہاتھ میں لیے کتنی ہی دیر میسج کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

وہ اسے مس کر رہا تھا۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔

وہ بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اس سے ناراض تھا۔۔۔۔

اس نے انا کو اوپر رکھتے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا

وہ تکیے پر سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

نکاح سادگی سے ہوا تھا۔۔۔بس کچھ رشتے دار اور دوست ہی شامل ہوئے تھے۔۔۔۔

کمیل کی طبیعت اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی۔۔۔
وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

انابیہ برابر بیٹھی اسے بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔
اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ایک دن کمیل کو ہمسفر کے روپ میں دیکھے گی۔۔۔

کمیل نے نیند میں کروٹ لی۔۔۔۔

انابیہ نے فوراً نظریں دوسری جانب پھیری۔۔۔

وہ نیند سے بیدار آنکھیں کھولے سامنے بیٹھی انابیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

پھر مسکرادیا۔۔۔

"اٹھ گئے تم۔۔۔میں ناشتہ لگواتی ہوں۔۔۔"

انابیہ اٹھنے لگی۔۔۔

کمیل نے اس کا ہاتھ پکڑا اسے روکا۔۔۔

وہ مڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔

"تھینک یو.... مجھے معاف کر کے میری زندگی میں شامل ہونے کے

لیے۔۔۔ آئی لو یو"

کمیل اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ مگر میں

نے تم سے نکاح کیا ہے اپنی مرضی سے۔۔۔ اور میں اسے نبھاؤں گی بھی

دل سے"

انابیہ مسکرائی

"میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہوں گا۔۔۔ میری یک طرفہ محبت

ہم دونوں کے لیے کافی ہے۔۔۔۔"

کمیل نے اس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔۔

انابیہ مسکرا دی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وہ فون کان سے لگائے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔۔
رنگ جارہی تھی مسلسل مگر کال رسیو نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ بار بار ملا رہی تھی۔۔۔۔
آخر کو ہار کر اس نے غصے سے فون سائلنٹ کیا اور بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔
پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

پھر چند لمحے بعد فون اٹھایا۔۔۔۔

"کیا تمہیں میری یاد نہیں آتی ایبو؟"

وہ روتے ہوئے ٹائپ کرنے لگی

"ایبو میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں۔۔۔میں ٹھیک نہیں ہوں تم آجاؤ"

اس نے میسج سینڈ کیا۔۔۔

مگر جواب نا ملنے پر۔۔۔آنسوں پھر سے امڈ آئے۔۔۔

جانے کتنی ہی دیر وہ یونہی اسے یاد کر کے روتی رہی۔۔۔

آنسوں بہاتی رہی۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے چہرہ رگڑ کر آنسو صاف کیے۔۔۔

"آئیں نا امی۔۔۔"

وہ سونیا بیگم کو دیکھ کہنے لگی۔۔۔

نہیں وہ میں نے حلوہ بنوایا ہے۔۔۔بچوں میں تقسیم کرنے کے "
لیے۔۔۔آپ آجائیں۔۔۔اور اماں بی سے مل لیں۔۔۔بلا رہی ہیں
"آپ کو۔۔۔
وہ کہتے ساتھ واپس مڑ کر چلی گئی۔۔۔

منہا اٹھی اور منہ دھویا۔۔۔۔
حلیہ درست کیا اور اماں بی کے روم میں پہنچ گئی۔۔۔

"میں آجاؤں...؟"
منہا نے مسکرا کر دروازے سے ہی پوچھا۔۔

"آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں میرے بچے"

اماں بی نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔

منہاان کے پاس جاکر بیٹھی۔۔۔۔

"آپ کے امی ابو کا فون آیا تھا وہ لوگ آج ملنے آئیں گے آپ سے"
اماں بی نے بتایا

"کیا؟ مگر مجھے تو نہیں بتایا انہوں نے"
وہ حیران ہوئی

"آپ کے پاس فون کیا تھا مگر لگ نہیں رہا تھا۔۔۔۔"
ان کے بتانے پر اسے یاد آیا کہ اس نے فون سائلنٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

"ہاں میں نے دیکھا نہیں فون"

وہ شرمندہ ہوئی

"ابراہیم سے بات ہوئی؟"

انہوں نے اچانک سوال کیا۔۔۔

"جی۔۔۔جی۔۔۔ہوئی تھی۔۔۔۔"

وہ روہانسی ہوئی

"آپ روئی ہو نا؟"

انہوں نے بغور اسے دیکھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔نن۔۔۔نہیں تو"

وہ جھجکی

"میں نے اتنی عمر یونہی نہیں گزاری۔۔۔۔ چہرہ دیکھ کر اندر کی حالت جان جاتی ہوں۔۔۔۔ مجھ سے آپ چھپا نہیں سکتی۔۔۔۔"

انہوں نے دوٹوک کہا

یک دم ہی منہا کی آنکھ سے لڑکھڑا کر آنسوں گال پر پھسلا۔۔۔۔

"وہ مجھ سے بات ہی نہیں کرتا اماں بی۔۔۔۔۔"

منہا کہتی ساتھ ہی ان کے گلے لگ رونے لگی۔۔۔

سونیا بیگم جو دروازے پر کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

واپس مڑ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا اسکرین کو دیکھا۔۔۔۔ سونیا بیگم کی کال تھی۔۔۔۔

اس نے فون واپس رکھ دیا۔۔۔۔

پھر خیال آیا کہ منہا کا حال ان سے پوچھ سکتا ہے

تو اگلی کال پر فون رسیو کیا۔۔۔۔

"ہیلو اسلام و علیکم مام۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے رسمً کہا

خبردار مجھے مام کہا تو۔۔۔آپ میرے بیٹے نہیں ہو سکتے۔۔۔"

"میرا ابراہیم ایسا نہیں تھا

ان کی کرخت آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔

"اب کیا کر دیا میں نے؟"

ابراہیم نے فوراً سائیڈ پر لگائی۔۔۔

آپ نے دو مہینوں سے منہا سے بات تک نہیں کی۔۔۔"

"اور آپ پوچھ رہے ہیں آپ کا قصور کیا ہے؟

وہ تلخی سے کہنے لگی

ہاں تو آپ لوگ ہیں نا اس کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔۔ ویسے بھی اسے "

"میری ضرورت نہیں ہے مام۔۔۔۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"یہ لو"

کمیل نے اس کی جانب ایک فائل بڑھائی

یہ کیا ہے۔۔۔ "انابیہ نے حیرانی سے فائل کو تھاما"

"تمہاری منہ دکھائی۔۔۔"

کمیل نے مسکرا کر جواب دیا

انایہ نے فائل کو کھولا۔۔۔اور پڑھنے لگی۔۔۔۔
کچھ لمحے پڑھنے کے بعد اس نے چہرہ اٹھا کر کمیل کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"یہ میرے نام۔۔۔کیوں؟"
وہ حیران ہوئی تھی

"یہ فیکٹری میں نے تمہارے نام کر دی۔۔۔۔"
کمیل نے کہا

"مگر کیوں۔۔۔مجھے ضرورت نہیں ہے اس کی"
وہ فوراً کہنے لگی

انابیہ میں جانتا ہوں۔۔۔ تم ایک انڈیپینڈنٹ لڑکی ہو۔۔۔۔ تم باقی "

"لڑکیوں کی طرح گھر پر بیٹھ کر بچے پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔۔

کمیل نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

مگر انابیہ بے اختیار ہی اس کی بات پر ہنس دی اور ہنستی ہی چلی گئی۔۔۔۔۔

کمیل نظریں بھر اسے یونہی دیکھتا رہا۔۔۔۔

کتنے وقت بعد وہ اسے یوں کھلکھلا کر ہنستا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"زیمل تم تو اپنے بھابھی کو شادی کے بعد بھول ہی گئی"

منہا نے سامنے بیٹھی زیمل کو دیکھ شکایت کی۔۔۔۔

"میں آپ کو بھول سکتی ہوں بھابھی؟"

وہ مسکرائی

"میں بھی یہی سم۔۔۔ جھتی۔۔۔۔"
اس کے چہرے کے تاثرات بات کرتے کرتے بدلے تھے۔۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔؟"
زیمل فوراًاس کی جانب لپکی

درد کی شدت اس کے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔۔
زرد چہرے پر اب پسینے چھوٹنے لگے تھے۔۔۔۔۔

"مما۔۔۔۔۔ بڑی امی۔۔۔۔۔۔"
وہ گھبراتے ہوئے پکارنے لگی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"تواب آتا کیوں نہیں ہے میری طرف کوئی ناراضگی ہے؟"

نوریض نے سوال کیا۔۔۔

"نہیں تو"

اس نے سادگی سے جواب دیا

"پھر آتا کیوں نہیں کشمالہ بھی یاد کرتی ہے تجھے"

نوریض نے شکوہ کیا

"میری بات اس سے روز ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ مسکرایا

جانتا ہوں۔۔۔ لیکن آج رات کا کھانا تو میرے گھر کھائے "
"گا۔۔۔۔ سمجھ آئی
نوریض نے حکم دیا

"ٹھیک ہے آجاؤں گا۔۔۔"
اس نے بے رخی سے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔
اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے چولہا جلایا۔۔۔
ارادہ چائے بنانے کا تھا۔۔۔

(چائے بنا کر لاؤ)

منہا کی حکمیا آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

پانی ابل رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ خیالوں میں گم تھا۔۔۔۔

(میں نے چائے لانے کا کہا ہی کیوں)

منہا کا روتا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آیا۔۔۔۔

وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔۔

کتنا روئی تھی وہ اس کے ہاتھ جلنے پر۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچ کر سونیا بیگم کا نمبر ڈائل کیا

ارادہ اس بار بھی منہا کی خیریت معلوم کرنا ہی تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔"

کال رسیو ہوتے ہی عظمیٰ بیگم کی آواز آئی

وہ پہچان گیا تھا

"چچی۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟"

ابراہیم نے سوال کیا

منہا ٹھیک نہیں ہے ابراہیم۔۔۔ فوراً پہنچو یہاں۔۔۔ ہم سب ہسپتال "

"ہیں۔۔۔

انہیں نے پریشانی سے کہا

"مگر ہوا کیا؟"

اس کے حواس اڑے تھے

آپ کی بیوی کی سیریس حالت ہے۔۔۔۔اسے آپ کے خون کی ضرورت "

"ہے ابراہیم۔۔۔۔۔

عظمیٰ بیگم نے اسے بتایا۔۔۔

ابراہیم کو مانو حلق خشک ہو گیا تھا

ڈاکٹرز نے کہا ہے اگر فوراً اسے خون نہیں ملا تو اس کی جان کو خطرہ "

"ہے۔۔۔۔۔پلیز بیٹا جلدی پہنچو۔۔۔۔

انہوں نے فون بند کیا

ابراہیم فوراً کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔"

چابی اور والٹ اٹھایا۔۔۔۔۔

اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"میرا بلڈ گروپ میچ نہیں ہے منہا سے"

"یااللہ اب خون کون دے گا؟"
وہ گھبرائی

میں نے ابراہیم کو بلایا ہے تھوڑی ہی دیر میں وہ پہنچ جائے گا۔۔۔اس نے "
"کہا ہے وہ خون دے گا۔۔۔آپ فکر نہیں کریں
عظمیٰ بیگم نے تسلی دی۔۔۔

چلو یہ اچھا کیا۔۔۔آپ اپنے بھائی کو بھی کال کر کے بتا دیتے"
"عمران۔۔۔۔۔۔۔۔
سونیا بیگم کی فکر اب کم ہوئی تھی۔۔۔

"جی میں نے کر دیا ہے وہ آتے ہی ہوں گے۔۔۔"
عمران صاحب نے انہیں تسلی دی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

فون بار بار بج رہا تھا اس نے کال رسیو کی۔۔۔۔

"تو آیا نہیں ابھی تک کھانے پر ویٹ کر رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔؟"

نوریض کب سے کالز کر رہا تھا۔۔۔

رسیو ہوتے ہی بولنے لگا۔۔۔۔

"نوریض میں گھر جا رہا ہوں منہا کی طبیعت خراب ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے نوریض کو بتایا اور فون بند کرتے گاڑی بھگانے لگا۔۔۔۔

(آپ کی بیوی کی سیریس حالت ہے اسے آپ کے خون کی ضرورت ہے)

اس کے کانوں سے جملا ٹکرایا تھا۔۔۔۔

اس نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی۔۔۔۔۔

وہ جلد سے جلد پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔

(ایبو میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ تم آجاؤ)

ہر لفظ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔۔۔

آنسوؤں کا گولا مانو گلے میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی بے رخی پر پچھتا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں خود کو کوس رہا تھا۔۔۔۔

تبھی سامنے ایک بچہ نظر آیا جو بھاگتے ہوئے روڈ کراس کر رہا تھا۔۔۔۔

ابراہیم نے فوراً اسٹیئرنگ کو گھمایا۔۔۔۔۔

مگر گاڑی سنبھلنے کے بجائے دوسری گاڑی سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

اس کی سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔۔

اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں ابھی بھی بس منہا گھوم رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کے سامنے نوریض کھڑا تھا۔۔۔وہ یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔۔

وہ ہسپتال میں تھا۔۔۔اس نے کھلی کھڑکی سے باہر دیکھا سورج چمک رہا تھا۔۔۔

یعنی صبح ہو چکی تھی۔۔۔۔بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔

"تیری طبیعت نہیں ٹھیک آرام کر لے۔۔۔۔"

نوریض نے کہا

"نوریض۔۔۔ منہا کیسی ہے؟ مجھے جانا ہے اس کے پاس"

وہ بیڈ سے اترنے لگا

چلے جانا۔۔۔۔ کون روک رہا ہے۔۔۔۔اور وہ ٹھیک ہے اب۔۔۔ میری"

"بات ہو گئی

نوریض نے تسلی دی

نہیں۔۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔میں نے دیر"
"کر دی یار۔۔۔اسے میری ضرورت تھی

وہ افسردگی سے کہنے لگا

" وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔رات کو ہی آپریشن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔بیٹا ہوا ہے"

نوریض نے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے جانا۔۔۔۔۔"

وہ روانی میں کہتے کہتے رکا تھا۔۔۔۔

اس نے نوریض کے الفاظوں پر غور کیا

پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

نوریض نے اثبات میں سر ہلایا

"مبارک ہو یار۔۔۔ تو پاپا بن گیا"

نوریض نے ہنس کر کہا۔۔۔

ابراہیم اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔

"مگر مجھے جانا ہے نوریض۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

ابراہیم نے ضد کی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میں لے چلوں گا۔۔۔۔"

نوریض نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

ابراہیم کا دماغ ابھی بھی حاضر نہیں تھا۔۔۔

وہ جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤

"امی۔۔۔۔"

منہا نے پکارا

"جی بیٹا کہیں۔۔۔۔کچھ چاہیے؟"

وہ پوچھنے لگی

"ابراہیم آگیا؟"

وہ آس لیے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

"آجائے گا۔۔۔۔آپ اپنے بیٹے کو دیکھیں۔۔۔ بلکل آپ کے جیسا ہے"

سونیا بیگم نے اس کے قریب بچے کو لٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ مسکرائی۔۔۔۔

"میرے جیسا نہیں ابراہیم جیسا"

وہ اس کے گال کو چھوتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"چاچو۔۔۔۔۔ منہا کیسے ہے ؟"

اس نے آتے ہی سامنے عمران صاحب کو دیکھ پوچھا۔۔۔۔

"اب تمہیں آنے کی ضرورت نہیں تھی ابراہیم "

وہ بے رخی سے کہنے لگے

"چاچو مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔"

وہ معافی مانگنے لگا

"یہ ماتھے پر کیا ہوا ہے؟"

وہ پٹی دیکھ پوچھنے لگے

"ابراہیم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا ورنہ یہ رات میں ہی پہنچ جاتا"

نوریض نے صفائی دی

"اندر ہے منہا اور تیرا بیٹا بھی"

انہوں نے مسکرا کر اسے گلے سے لگایا۔۔۔

"منہا ٹھیک ہے؟"

ابراہیم نے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔جا مل لے۔۔۔۔"

انہوں نے کہا

وہ دروازہ کھول اندر داخل ہوا۔۔۔

سامنے منہا آنکھیں موندے گہری نیند میں تھی۔۔۔

سونیا بیگم بچے کو فیڈر پلانے کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسے دیکھ ناگواری چہرے پر اتری۔۔۔

ایک نظر منہا کو دیکھا۔۔۔جو ابھی بھی سو رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔۔

ابراہیم لمحہ بھر اسے سوتا دیکھتا رہا۔۔۔

ایک آنسوں آنکھ سے گرا۔۔۔

جسے اس نے انگوٹھے سے صاف کیا اور باہر نکل گیا۔۔۔

"تو کب تک پہنچے گا؟"

نوریض فون کان سے لگائے بات کر رہا تھا جب سامنے سے آتی لڑکی نے اسے مخاطب کیا

نوریض۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی۔۔۔"

نوریض نے فون بند کر جیب میں رکھا۔۔۔

کرن۔۔۔۔؟" وہ تصحیح کرنا چاہتا تھا"

"ہاں۔۔۔کیسے ہو۔۔۔ابراہیم کیسا ہے؟"
وہ پوچھنے لگی۔۔۔

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔تم بتاؤ؟"
نوریض نے خوش دلی سے پوچھا

"میں یہاں جاب کرتی ہوں۔۔۔"
کرن نے مسکرا کر کہا

"اچھاماشاءاللہ ڈاکٹر بن گئی تم۔۔۔۔"

نوریض نے ہنس کر کہا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

وہ آخر پوچھ بیٹھی

"میں منہا سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔ تم بھی ملو۔۔۔اوپر روم میں ہے"

نوریض نے اسے کہا۔۔۔۔

"کیا ہوا اسے خیریت۔۔۔۔؟"

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی

"ہاں سب خیر۔۔۔۔بیٹا ہوا ہے۔۔۔۔۔"

نوریض نے خوشی سے بتایا

"پھر تو مجھے ملنا پڑے گا اس سے"

وہ نوریض کے ساتھ اوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"میں کیا کروں گی وہاں جا کر۔۔۔۔ تم چلے جاؤ"

وہ ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے مصروفیت سے کہنے لگی

اگر تم جانا نہیں چاہتی تو میں زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔ مگر تم چلو گی تو"

"میرے دوستوں کو اچھا لگے گا

کمیل نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

اور وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا

"تم میری طرف سے مبارکباد دے دینا ابراہیم کو۔۔۔"
انابیہ نے سادگی سے کہا

وہ اس کی بات پر مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔
پھر اس کے قریب جا کر بیٹھا۔۔۔

"انابیہ اگر تم میری وجہ سے نہیں جا رہی کہ مجھے برا لگے گا تو تم غلط ہو۔۔۔ میں ایسی سوچ کا مالک بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔ مجھے معلوم تھا تم ابراہیم کو پسند کرتی ہو۔۔۔ پھر بھی میں تم سے محبت کرتا رہا اور شادی بھی کی۔۔۔۔اور میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔۔ ہمارے بیچ کبھی شک نہیں آئے گا"
کمیل نے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے تسلی دی۔۔۔

انابیہ مسکرادی۔۔۔

کمیل واقع اس کے معاملے میں بہت نرم دل اور محبت کرنے والا ثابت ہو رہا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥

"چچی مام کہاں ہے۔۔۔ قسم سے میرا بیٹا بھی نہیں دکھایا مجھے انہوں نے۔؟"
ابراہیم نے خفگی سے کہا

"تو آپ نے کام ہی ایسے کیے ہیں۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے کہنے لگی

"چچی پلیز۔۔۔"

وہ روہانسی ہوا

"دو روم چھوڑ کر روم ہے جو اس میں ہوں گی۔۔۔۔"

انہوں نے اسی سنجیدگی سے کہا

"وہاں کیا کر رہی ہیں مام۔۔؟۔"

وہ کہتے ہوئے اس طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران صاحب کی آواز پر رکا

"بھائی ہیں وہاں۔۔۔۔۔"

انہوں نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

وہ مڑ کر دیکھنے لگا

منہا کو آپ نے ڈپریشن کا مریض بنا دیا تھا۔۔۔۔نا کھاتی تھی نا ٹھیک سے "
سوتی تھی۔۔۔۔اچانک اس کی طبیعت خراب ہو گئی۔۔۔۔خون کے لیے
"آپ کو بلایا مگر آپ نہیں آئے۔۔۔پتا ہے کس نے خون دیا؟
عظمیٰ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"فرقان بھائی نے۔۔۔۔"

انہوں نے طنزیہ کہا

بابا نے؟"وہ حیرت سے بڑبڑایا"

جی ہاں۔۔۔۔اس عمر میں بھی انہوں نے خون دیا ہے۔۔۔۔اور جب سے "
دیا ہے۔۔۔۔ان کی اپنی طبیعت بہتر نہیں۔۔۔سب نے منع کیا تھا مگر
"انہوں نے منہا کو بچانے کے لیے اپنی صحت کی پرواہ نہیں کی۔۔۔۔

اعظمی بیگم غصے سے ہی صحیح مگر ابراہیم کا ضمیر جگانا چاہتی تھی۔۔۔

ابراہیم بنا کچھ کہے پلٹا اور روم کی جانب بھاگا۔۔
دروازہ کھول اندر داخل ہوا۔۔۔آہستہ قدم اٹھاتا وہ تھوڑے فاصلے پر رکا

"آپ ٹھیک ہیں بابا؟"
وہ بیڈ پر بیٹھے فرقان صاحب سے نظریں ملائے بنا پوچھنے لگا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔یہ آپ کے سر پر کیا ہوا ہے؟"
انہوں نے فوراً سر پر بندھی پٹی دیکھی۔۔۔۔۔

"ایم سوری بابا۔۔۔میں وقت پر نہیں پہنچا۔۔۔مجھے معاف کر دیں"
وہ نم آنکھوں سے نظریں جھکائے کہنے لگا۔۔

فرقان صاحب لمحہ بھر اسے دیکھتے رہے۔۔۔۔

"گلے لگ کر مبارکباد نہیں دیں گے آپ۔۔۔میں دادا بن گیا"
وہ مسکرا کر کہنے لگے۔۔۔۔

ابراہیم نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔۔
پھر لپک کر ان کے گلے لگ گیا۔۔۔۔
کب سے روکے آنسوں بہنے لگے تھے۔۔۔۔

سونیا بیگم کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے تھے۔۔۔
وہ اس لمحے کو دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی۔۔۔

وہ فرقان صاحب سے آج ڈر نہیں رہا تھا کوئی گلا نہیں کر رہا شکوہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

بس بچوں کی طرح زار و قطار رو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس آغوش کو اس محبت کو بہت ترستا تھا۔۔۔۔

"کیا عورتوں کی طرح رو رہے ہیں آپ۔۔۔۔چپ کر جائیں"

وہ اسی سخت انداز میں کہنے لگے۔۔۔۔

ابراہیم نے اپنے بازو سے اپنے گیلے چہرے کو صاف کیا

"اپنے بیٹے سے ملے آپ۔۔۔۔؟"

فرقان صاحب کے سوال پر اپنا بازو چہرے پر رگڑتا رکا۔۔۔۔

پھر فوراً سونیا بیگم کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جو اٹھ کر اس کے قریب آئی۔۔۔۔

اور بچہ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

ابراہیم نے پہلی بار اپنے بیٹے کو اٹھایا تھا۔۔۔۔

وہ اس خوشی کو بہت ترسا تھا۔۔۔۔

وہ بے اختیار ہی اس معصوم کو دیکھ مسکرا دیا۔۔۔۔

آنسوں پھر سے بہنے لگے تھے۔۔۔

مگر اس بار خوشی کے آنسوں تھے۔۔۔۔

سونیا بیگم نے اسے خود سے لگاتے ہوئے پیار کیا۔۔۔۔

آج خود باپ بن کر اسے فرقان صاحب کی محبت کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"ابراہیم سے ہوئی تھی ناتمہاری شادی؟"
وہ سامنے بیٹھی منہا سے پوچھنے لگی

ہاں۔۔۔۔"منہا نے مختصر کہا"

"اسے بھی مبارکباد دے دیتی۔۔ کہاں ہے وہ؟۔۔ "
وہ منہا سے پوچھنے لگی

پتانہیں۔۔۔۔"منہا نے کہا"

"تمہارا ہسبنڈ ہے تمہیں نہیں پتاابراہیم کہاں ہے؟"

وہ حیرانی سے کہنے لگی

"ابراہیم یہاں ہے"

ابراہیم دروازہ کھول اندر داخل ہوا

"ہائے ابراہیم۔۔۔کیسے ہو؟"

اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔۔۔

"بلکل ٹھیک۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔۔سنا تھاڈاکٹر بن رہی تھی؟"

ابراہیم سوال کرنے لگا

"بن گئی۔۔۔یہاں جاب ہے میری۔۔۔۔"

وہ ہنس کر بتانے لگی۔۔۔

دونوں کو کھلکھلا کر بات کرتا دیکھ منہا کو غصہ کنڑول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

تبھی اندر کمیل اور انابیہ داخل ہوئے۔۔۔
انہیں دیکھ منہا مسکرائی۔۔۔

"کمیل۔۔۔۔"
وہ اسے پہنچان گئی تھی

کرن۔۔۔؟ کیسی ہو؟ کتنے ٹائم بعد دیکھا تمہیں۔۔۔ شکل بھی بھول گیا "
"تھا میں
کمیل نے ہنس کر کہا

"ہاں۔ مگر میں نہیں بھولی تھی۔۔۔ میری اسائمنٹ کاپی کرتے تھے تم

دونوں۔۔۔۔۔"

کرن کی بات ابراہیم نے فوراً کمیل کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"میں تو پڑھتا تھا۔۔۔"

کمیل نے چڑ کر کہا۔۔۔

"سب کو پتا ہے بیٹا تو کتنا پڑھتا تھا۔۔۔"

ابراہیم نے طنزیہ کہا۔۔۔

"ویسے ہی ہو آج بھی تم سب۔۔۔ لگتا ہے آج پورا کمینہ گروپ یہاں مل

جائے گا"

کرن ہنس کر کہنے لگی۔۔۔۔

اس کی بات پر جہاں منہا اداس ہوئی۔۔۔۔ابراہیم اور کمیل کے چہرے پر بھی افسردگی چھائی تھی۔۔۔

ان کی ہنسی غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

"کمینہ گروپ اب نہیں رہا"

پیچھے سے آتے نوریض نے کہا

"کیوں؟ ایوری تھنگ از اوکے؟"

وہ حیرت سے پوچھنے لگی

"کیوں کہ شاید تم جانتی نہیں آرب کی ڈیتھ ہو گئی"

نوریض کے جملے پر جہاں کرن کو افسوس ہوا۔۔

وہاں ان چاروں کا دل پھر سے رونے کو تیار تھا۔۔

وہ کرن سے مل کر جہاں اپنی کالج لائف کی یادوں میں چلے گئے تھے۔۔۔وہاں آرب کے ساتھ چھوڑنے کا وقت بھول نہیں سکتے تھے۔۔۔۔پھر سے سب یاد آگیا تھا

وہ تکلیف بہت بڑی تھی۔۔۔۔بہت بڑی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

کیسے ہیں آپ انکل۔۔۔۔؟"نوریض نے پوچھا۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں اب تو۔۔۔۔۔"

وہ کہنے لگے

انکل خون دینے سے آپ بستر پر آ گئے۔۔۔ میں تو آپ کو ینگ سمجھ رہا" تھا"

کمیل نے فرقان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

" سمجھ کیا رہے تھے آپ۔۔۔ ینگ ہی ہوں بیٹا۔۔۔"

وہ مسکرائے تھے

ہاں جی بلکل انکل تو ابراہیم کے ساتھ کھڑے ہو جائیں تو چھوٹے لگتے " ہیں"۔۔۔۔۔۔

نوریض ہلکے سے بڑبڑایا تھا۔۔۔

جسے کمیل سن چکا تھا۔۔۔

اور اسے مشکل ہو گیا تھا اپنی ہنسی روکنا۔۔۔۔

"اچھا انکل اجازت دیں"

کمیل اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ارے نہیں نہیں ایسے کیسے۔۔۔۔گھر چلیں گے آپ سب۔۔۔"

انہوں نے حکمیا کہا

"نہیں نہیں مہربانی انکل۔۔۔۔"

نوریض نے خوش دلی سے کہا

"اپنے دوست کی خوشی میں تو شامل ہوں گے آپ لوگ۔۔۔۔"

انہوں نے بہت عزت دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نوریض اور کمیل کو تو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

وہ بیڈ کراؤن سے ہلکی سی ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔
ہاتھ میں پیالی تھی۔۔۔ جس میں دلیا تھا وہ چمچ ہلا رہی تھی۔۔۔
ابراہیم اسے بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ناراض ہے؟"
وہ اس کے برابر بیٹھا
منہا نے گردن گھمائی اور دوسری جانب دیکھنے لگی

"دیکھے گی بھی نہیں میری طرف؟"

ابراہیم نے سوال کیا

منہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرایا۔۔۔۔۔

پھر اپنا بازو اس کے چہرے کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

منہا نے پہلے بازو کو دیکھا۔۔۔۔ پھر حیرت سے اسے۔۔۔۔

وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

منہا کو اسے مسکراتا دیکھ غصہ آنے لگا۔۔۔۔

اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ اس کے بازو پر دانت گاڑھ دیے۔۔۔۔۔

پوری قوت سے کاٹ کر اس کے بازو کو آزادی بخشی مگر وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

"تجھے درد نہیں ہوا؟"

منہا نے ہار کر اسے مسکراتا دیکھ پوچھا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔۔"

ابراہیم نے نفی میں گردن ہلائی

ڈھیٹ ہونا۔۔۔۔"وہ بے رخی سے کہتی پھر سے پیالی میں چمچ ہلانے لگی۔۔۔

"کھا کیوں نہیں رہی؟"

اس نے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"تجھے کیا لینا دینا۔۔۔تو جا اپنی ایکس کے پاس"

منہا نے بے رخی سے کہا

"وہ میری ایکس نہیں۔۔۔۔"

ابراہیم نے تصحیح کی

"کیوں کیا تو ساری ساری رات فون پر بات نہیں کرتا تھا اس سے ؟"

منہا نے پوچھا

"اب تو پرانی باتوں پر اپنے معصوم شوہر سے جھگڑا کرے گی ؟"

وہ مسکراہٹ دبائے پوچھنے لگا

"چلو نئی بات پر کر لیتی ہوں۔۔۔ٹائم کیا ہوا ہے ؟"

وہ پوچھنے لگی

"پانچ بج رہے ہیں"

ابراہیم نے اپنی کلائی پر بندھی اومیگا کی واچ کو دیکھ کہا۔۔۔۔ جسے وہ ہمیشہ پہن کر رکھتا تھا۔۔۔۔

"کل رات آپریشن ہوا تھا اور تواب مل رہا ہے مجھ سے"

منہا نے شکوہ کیا

"میں ڈر رہا تھا نا کہیں میری بیوی مجھے جان سے مار ہی نا دے۔۔۔۔۔"

ابراہیم نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"مار اتو تو نے ہے۔۔۔ان دو مہینوں میں ہر روز ہر لمحہ۔۔۔۔"

منہا کی آنکھ سے آنسوں گرنے لگے تھے۔۔۔۔

"تجھے کیا لگتا ہے منہا تیرے بنا میں زندہ رہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔؟"
ابراہیم نے اس کے آنسوں کو انگوٹھے کی مدد سے صاف کیا

"ہاں دو مہینے سے رہ رہا تھا۔۔۔۔پتا ہے میری کتنی طبیعت خراب
ہوئی۔۔۔میں مر جاتی تو۔۔۔۔؟"
وہ اسے دیکھ سوال کرنے لگی

"تو میں بھی تیرے پیچھے اوپر آجاتا۔۔۔معافی مانگنے"
ابراہیم نے اپنے کان پکڑتے ہوئے طلبگار نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے بھی مسکرادی۔۔۔۔

پھر اس کے کاندھے پر سر ٹکا دیا۔۔۔

"نام سوچا ہے۔۔۔ ہمارے بیٹے کا؟"

وہ پوچھنے لگی

"بابا رکھیں گے"

ابراہیم نے خوش دلی سے جواب دیا

منہا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

ابراہیم نے ابرو اچکا کر حامی بھری۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"مما میں نوریض کی گاڑی میں لے آؤں گا منہا کو۔۔۔آپ گھر چلیں۔۔۔۔ہم آتے ہیں"

ابراہیم نے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا۔۔۔۔لاؤ اسے مجھے دے دو۔۔۔۔آپ منہا کو لے آنا"

انہوں نے ابراہیم کی گود سے بچہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کرن چلی گئ؟"

ابراہیم نے منہا کو چھیڑنے کے لیے جان بوجھ کر کرن کا زکر کیا۔۔۔

منہا نے اسے گھورا۔۔۔۔

"کرن تم لوگوں کی دوست تھی؟"

انابیہ نے سوال کیا

"وہ ہماری کلاس میٹ تھی۔۔۔ایبو پر مرتی تھی"
نوریض نے ہنس کر کہا

ہاں ابراہیم اور کمیل دونوں اس کی اسائمنٹ کاپی کرتے تھے۔۔۔چور "
"تھے دونوں
منہا نے چڑ کر کہا

"جی نہیں میں اپنی خود بناتا تھا۔۔۔"
ابراہیم نے فوراً کہا

"نہیں جی۔۔۔صرف میں آرب ہی بناتے تھے"
منہا نے روانی سے کہا۔۔۔

پھر یک دم ہی چپ ہوئی۔۔۔

آرب کے زکر پر سب کے چہرے پر پھر سے اداسی چھا گئی تھی۔۔۔

"آج اگر ایدہ اور آرب ہوتے تو تمہارا گروپ مکمل ہو جاتا"
انابیہ نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"تیرا بریسلیٹ کہاں ہے؟ "
ابراہیم کو جیسے کچھ یاد آیا

"پرس میں ہے اندر والی زپ کھولو۔۔۔"
منہا نے اشارہ کیا۔۔۔

ابراہیم نے بریسلیٹ نکالا۔۔۔۔اور ہاتھ میں پکڑے دیکھنے لگا۔۔۔

جس پر نفاست سے بلائنڈ فرینڈز لکھا تھا۔۔۔۔

ابراہیم کی آنکھوں میں نمی تیر آئی تھی۔۔۔۔

کمیل نے ابراہیم کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وہ اس کی تکلیف کو اتنا ہی محسوس کر رہا تھا جتنا وہ۔۔۔۔

"تو لایا ہے؟ کہاں ہے؟"

ابراہیم نے پوچھا

نوریض نے جیب میں ہاتھ ڈال بریسلیٹ نکالا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"تمہارا بریسلیٹ کہاں ہے؟"

انابیہ نے باہر بیٹھے کمیل کو دیکھ پوچھا۔۔۔

"ایبو کے پاس۔۔۔۔میں نے کڈنیپنگ والی رات منہا کو بچاتے ہوئے گنوادیا"

"تھا

کمیل نے افسردگی سے کہا۔۔۔

"تو تم مانگ لو واپس ابراہیم سے"

انابیہ نے مشورہ دیا

"اب اس بریسلیٹ کا فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔"

کمیل نے کہا

تم لوگوں کی دوستی کا سائن ہے وہ بریسلیٹ۔۔۔۔ تم سب کو پہن کر رکھنا" چاہیے۔۔۔۔ آئی تھنک ابراہیم بھی یہی چاہتا ہے۔۔۔ تبھی اس نے نوریض "کو لانے کو کہا

انابیہ نے کہا

"وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا انابیہ۔۔۔۔۔"

کمیل نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

"پھر وہ کیا کرے گا؟"

انابیہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

" گاڑی روک نوریض"

ابراہیم نے کہا۔۔۔۔

نوریض نے گاڑی روکی۔۔۔وہ لوگ پل پر تھے۔۔۔۔

منہا نے یہاں وہاں دیکھا۔۔۔۔

ابراہیم باہر نکلا۔۔۔۔اور گرل کو تھامے کھڑا ہوا۔۔۔۔

نوریض بھی برابر آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے ہی کمیل کی گاڑی رکی۔۔۔۔۔وہ گاڑی سے اترا۔۔۔

"یہاں کیوں رکے ہو؟"

کمیل ان کے قریب آیا۔۔۔

پتا ہے یارو۔۔۔میں آنے والی نسلوں کو ایک نصیحت ضرور کرنا چاہوں گا۔۔۔۔"

ابراہیم نے پل کے نیچے تیزی سے بہتے پانی کو دیکھا۔۔۔

کمیل نے نوریض کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ خاموش تھا۔۔۔

"دوستی بہت خوبصورت رشتہ ہے۔۔۔ مگر دوستی میں ہمیشہ آنکھیں کھلی رکھنی چاہیے۔۔۔اندھا نہیں ہونا چاہیے"

ابراہیم نے اداسی سے کہا

"ایم سوری۔۔۔اس سب کا زمہ دار میں ہوں"

کمیل نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔

"نہیں اس سب کے زمہ دار ہم سب ہیں۔۔۔دوستی میں جب محبت آجاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔دوستی میں محبت نہیں آنی چاہیے یار"

نوریض نے کہا

کھڑکی سے انہیں دیکھتی منہاان کی آواز سن رہی تھی۔۔۔

آج جب آرب اور ایدہ کا ذکر ہوا تو محسوس ہوا ہم دوستوں کو کبھی بھول"
نہیں سکتے۔۔۔۔ ہم سب کے دل تو آج بھی جڑے ہوئے
"ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اور آگے بھی رہیں گے۔۔۔۔
ابراہیم نے کمیل کے شانوں پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا

"بس ہمارا کمینہ گروپ ٹوٹ گیا"
کمیل نے نم آنکھوں سے کہا

ابراہیم نے ہاتھ میں پکڑے چار بریسلیٹ دیکھے۔۔۔۔

(یہ ہمارے کمینہ گروپ کا سلوگن ہے)"
اس کے کانوں سے جملہ ٹکرایا

"بلائنڈ فرینڈز۔۔۔اس کا سلوگن ہی غلط تھا۔۔۔۔"
وہ آہستگی سے کہنے لگا۔۔۔

پھر ایک ہی جھٹکے سے سارے بریسلیٹ نیچے بہتے پانی میں پھینک دیے۔۔۔

(یہ بریسلیٹ میں نے بنوائے ہیں۔۔۔ہماری دوستی کی نشانی ہے یہ)
کمیل کی آنکھوں کے سامنے منظر لہرایا۔۔۔
جب وہ ان سب کے لیے یہ بریسلیٹ بنوا کر لایا تھا۔۔۔

کمیل کی آنکھوں سے آنسوں گرے تھے۔۔۔
وہ بنا کچھ کہے پلٹ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔
گاڑی میں بیٹھا تو انابیہ کی نظر اس کے بھیگے چہرے پر پڑی۔۔۔

"کمیل تم رو رہے ہو؟"

انابیہ نے پوچھنا تھا کہ کمیل بے اختیار ہی اس کے گلے لگا۔۔۔اس کی سسکیاں گاڑی میں گونج رہی تھی۔۔۔

"میں نے سب برباد کر دیا۔۔۔میری وجہ سے ہمارا گروپ ٹوٹ گیا۔۔۔ہم پہلے جیسے بلائنڈ فرینڈز نہیں رہے انابیہ۔۔۔۔"

کمیل نے بھری آواز سے کہا۔۔۔

انابیہ کی آنکھوں میں بھی نمی تیر آیا تھی۔۔۔

"اس نے بریسلیٹ پھینک دیے۔۔۔۔اس نے بلائنڈ فرینڈز کو پانی میں بہا دیا۔۔۔۔سب ختم ہو گیا"

وہ روتے روتے کہ رہا تھا۔۔۔

تو اس نے بلکل ٹھیک کیا ہے۔۔۔ سلوگن غلط تھا نا کسی بھی رشتے میں "
ہمیں اندھا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔ تم دوبارا بریسلیٹ بنوانا۔۔۔اس بار
فرینڈز فورایور کا سلوگن رکھنا۔۔تاکہ تم سب کو کوئی الگ نہ
کر سکے۔۔۔۔"

انابیہ نے مسکرا کر اسے سمجھایا۔۔۔

وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔۔

ابراہیم اور نوریض گاڑی میں بیٹھے۔۔۔

"کچھ ہوا تو نہیں نا؟"

منہا نے برابر بیٹھے ابراہیم کا بازو تھاما

"نہیں۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

ابراہیم نے اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔

" چلیں ہمارا بیٹا گھر پر انتظار کر رہا ہو گا

ابراہیم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

آہاں۔۔۔میں گاڑی میں ہوں۔۔۔۔"نوریض نے کھنکھارتے ہوئے"

گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

منہا اور ابراہیم قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔۔۔

کھلکھلا کر۔۔۔۔

THE END